دیوانِ

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ



کاوش

محمد محسن

مترجم سید ذیشان نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوان

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

سید ذیشان نظامی عفی عنہ

نام کتاب	....	دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	....	سید ذیشان نظامی عفی عنہ
نظرِ ثانی	....	محترم پروفیسر ملک محمد اشرف ایم اے
اہتمام	....	محترم شوکت علی دیوان
اہتمام اشاعت	....	محمد محسن
کمپوزنگ	....	محمد ارشد حسین قادری رضوی پیراخانہ راجگان
طابع	....	غلام مصطفےٰ پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت	....	-/600 روپے

استدعا اللہ کے فضل وکرم اور مہربانی سے انسانی کوشش اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت اور پروف ریڈنگ اور جلد بندی میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی ہے انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں یا فارسی شعر و الفاظ اور اُردو الفاظ درست نہ ہوں تو براہ کرم مہربانی فرما کر مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کَثِیْرًا

انتساب

عرفان محمود دیوان

کے نام

بسم الله الرحمن الرحيم

حالات وواقعات

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے ان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے ہیں جن سے سلسلہ چشتیہ کی شاخ سلسلہ صابریہ منسوب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور محبوب ترین خلفاء سے ہیں اور احباب میں سب سے پہلے مرید بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات آں شیر بیشہ محویت وفنا گویندہ اسرار عشق بر منابر ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی تعلق خاندان سادات سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام سید عبدالرحیم المعروف سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ہاجرہ ﴿رحمۃ اللہ علیہا﴾ تھا۔ جو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 19 ربیع الاول 592 ہجری کو جمعرات کے دن نمازِ تہجد کے وقت جبکہ ایک پہر شب باقی تھی ہرات میں ہوئی مگر بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کی جائے ولادت قصبہ کھوتوال لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر

جانتا ہے۔ کھوتوال کو کھتوال بھی کہا جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پر واقعہ:

جب اللہ تعالیٰ چاہے تو پاکیزہ اشخاص اس دارِ فانی میں تشریف لاتے ہیں لہٰذا حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا تشریف لانا قدرت کاملہ کی مشیت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دایہ مسماۃ بصری بنت ہاشم کا بیان ہے۔

''جس وقت شکم مادر سے برآمد ہوئے تو سر مبارک قبلہ کی طرف تھا اور پیر میری طرف تھے۔ میری یہ مجال نہ ہوئی کہ جسم اطہر کو ہاتھ لگالوں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے کا ارادہ کرتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اُٹھانے کے لئے ہاتھ لگاتی تو میرے ہاتھ کانپنے لگ جاتے یا ناقابل برداشت سوزش میرے ہاتھوں میں ہونے لگتی تھی یہ ماجرہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دایہ کو ہدایت فرمائی کہ پہلے وضو کرلو بعدہٗ جسم پاک کو ہاتھ لگا چنانچہ دایہ نے وضو کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل کرایا۔ اس وقت بھی حضور کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو وہی یاقوتی نور اور خوشبو سے لبریز بادل اپنے گھر کے گوشہ گوشہ میں معلوم ہوتا تھا اور یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ پاک روحیں لباس سفید میں خوش پوش کثرت سے گھر میں آرہی ہیں اور نوزائیدہ معصوم بچے کی پیشانی کا بوسہ لے کر واپس جارہی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تسمیہ اسم گرامی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم پاک علی احمد رکھا گیا۔ اس ضمن میں تذکرہ نگاروں نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے ہاں فرزند پیدا ہو تو اس کا نام احمد رکھنا۔ اس کے بعد ایک رات کو خواب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام علی رکھنا۔ روایات میں آتا ہے کہ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی ﴿ کہا جاتا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے ﴾ انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے ہاں فرزند کی ولادت ہو تو ان کا اسم گرامی علاؤالدین رکھنا کیونکہ یہ دین اسلام کو بلند کرے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک علاؤالدین رکھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے علی احمد رکھا اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ شہرت پا گیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کی کرامت:

ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں اس دور کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نے اذان دی اور فرمایا کہ یہ بچہ قطب عالم ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ بچپن سے ہی کرامات کا ظہور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہونا شروع ہو گیا تھا اور روز بروز خوارق صادر ہوتے تھے۔ سات ربیع الاول الآخر 594 ہجری بروز منگل نماز فجر کے بعد میں مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے مراقبہ سے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کے ایک بہت بڑے سانپ کے دو ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں ایک ٹکڑا مجھ پر گر کر زمین پر پڑا جبکہ ایک ٹکڑے کے پاس علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو آواز دی اور

ان کو بتایا تو ان کی والدہ نے ایک سیاہ سانپ کے دو ٹکڑے کر دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے سانپوں کے سردار کو مار دیا ہے اور سب سانپوں سے وعدہ لے لیا ہے کہ وہ میرے خاندان کے کسی بھی فرد کو کبھی بھی نہیں کاٹیں گے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرنا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین برس کی عمر میں اپنی مرضی سے شیر نوشی ترک فرما دی تھی اور جو کی روٹی تناول کرنا شروع کر دی تھی۔ تقریباً چار سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہ 21 ربیع الاوّل 596 ہجری کا واقعہ ہے کہ پیر کے دن فجر سے پہلے جب نیند سے بیدار ہوئے تو بلند آواز سے فرمایا:

لَامَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

یعنی اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔ اس کے بعد جب سوتے تو کبھی کبھار سوتے سوتے چونک کر اُٹھتے اور زبان مبارک سے بلند آواز کے ساتھ اسم پاک ''اللہ'' ادا فرماتے اور چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہو جایا کرتی۔

والد محترم کا وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔ اپنے زمانہ کے شیخ الوقت تھے، عابد زاہد اور متقی تھے حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً پانچ برس کی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کو درد قولنج کی شکایت لاحق ہو گئی اور اس بیماری کی حالت میں 597 ہجری میں وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بہت مغموم ہوئے کئی دنوں تک کھانا نہیں

کھایا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ حالت استغراق میں محو رہتے غلبہ جذب کی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر طاری رہتی تھی۔ اس دوران بعض اہل باطن حضرات آپ کی زیارت کے لئے آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور چلے جاتے صبح سے شام تک یہ حالت رہتی تھی کوئی دن اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ کوئی زیارت کے لئے نہ آتا۔ جنات تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ایک مدت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب کو کچھ قرار ہوا اور پروردگار عالم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سکون کی دولت عطا فرمائی۔

کھانا پکنے کا واقعہ:

والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد نہایت تنگی وعسرت سے گزر بسر ہونے لگا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کسی سے اس بات کا اظہار نہ فرماتی تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کے وقت جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ کھانے پینے کی ہوش نہ ہوتی تھی کئی پہر تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب بھوک کا غلبہ شدت اختیار کر لیتا تو اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کوئی چیز کھانے کیلئے طلب فرماتے۔ بعض مرتبہ یوں بھی ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شدت سے بھوک لگتی مگر گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دو تین دن سے فاقہ کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ اتفاق سے اس دن گھر میں کچھ بھی کھانے کو موجود نہ تھا۔ اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ کچھ کھانے

کو دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دو پہر تک بہانہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ٹالا اور اس دوران بہت کوشش کی کہ کچھ میسر آ جائے تو پکا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھلا دیا جائے لیکن کچھ بھی انتظام نہ ہو سکا چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا اور کہا کہ بھوک کے باعث بے تاب ہو رہا ہوں۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تسکین کے لئے ایک دیگچی میں پانی بھر کر چولہے پر رکھ دیا اور آگ جلا دی تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دیگچی میں چمچ ہلا دیتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے بعد والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہتے تو فرماتیں، بیٹا! ابھی پک جاتی ہے آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح کئی مرتبہ ہوتا رہا آخر مغرب کی نماز کے بعد بھوک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پریشان کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانا طلب فرمایا اور چولہے کے قریب جا کر خود دیگچی کا ڈھکن اُٹھا کر فرمایا، چاول تو پک گئے ہیں مجھے جلدی سے کھلا دیجئے۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اطہر سے یہ بات سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ انہوں نے تو دیگچی میں صرف پانی ڈال کر چولہے پر رکھا ہوا تھا اور پانی کے سوا اس میں کچھ نہ تھا مگر چونکہ ان کو یہ یقین تھا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اطہر سے جو کلمہ نکلتا ہے وہ بالکل درست اور سچ ہوتا ہے اس لئے فوراً اُٹھیں اور دیگچی کے پاس آ کر دیکھا تو واقعی نہایت اعلیٰ قسم کے چاول پک کر تیار ہو چکے تھے جن کی خوشبو بہت اچھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو

چاول نکال کر کھلائے اور مولانا محمد ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے بھی چاول دیکھے اور تبرک کے طور پر تناول فرمائے۔

ابتدائی دینی تعلیم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم ہرات میں حاصل کی۔ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا کے کاندھوں پر آن پڑی تھی۔ والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا نے اپنی اس ذمہ داری کو نہایت احسن طریقہ سے نبھایا۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حکیم پڑھا پھر عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں عربی اور فارسی کی تعلیم بھی مکمل کر لی۔ ابتدائی دینی تعلیم بہت شوق سے حاصل کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مزید باطنی تعلیم کے سلسلہ میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کی علی احمد ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو بھائی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اجودھن ﴿پاکپتن شریف﴾ بھیج دوں تا کہ ماموں کی زیر نگرانی علی احمد ﴿رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ﴾ علوم ظاہر و باطنی کی تکمیل کر سکیں۔

پاکپتن میں آمد و قیام:

جب حضرت علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق نو برس کی ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا ہرات سے روانہ

ہوئیں۔ پاکپتن شریف جانے کی غرض سے ایک قافلہ کے ہمراہ روانگی اختیار کی کہا جاتا ہے کہ اس سفر میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے۔ تذکرہ نگاروں نے تحریر کیا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کشف کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیٹا! تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ تمہارے دادا سید سیف الدین عبدالواہاب رحمۃ اللہ علیہ تو اس وقت بغداد شریف میں ہیں اور تم یہاں پر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ابھی میں اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی صورت دکھائی دی۔ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اٹھائیں جو کہ وصال پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت بابا جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی جذب کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس حالت استغراق میں اپنے بھانجے سے فرمایا، مرحبا علی احمد صابر فرزند بطن الولی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ اقدس پر قلب کے مقام پر اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں مارتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جمال ذات کے ظہور ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت شفقت سے توجہ فرمائی۔

تھوڑی دیر تک اسی طرح ماموں بھانجا معرفت کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے

بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ محترمہ نے عرض کیا کہ میں علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعلیم و تربیت بھی فرمائیں گے اور ان کے خورد و نوش کا خیال بھی رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ پروردگار عالم کا عطا کردہ سب کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود ہے۔ سینکڑوں غربا و مساکین کی نگہداشت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ ہوتی ہے۔ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھانجا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر کوئی سرپرست مجھے دکھائی نہیں دیتا جو ظاہری و باطنی علوم میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہو اس لئے میں اپنے بیٹے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتی ہوں اور میں خود واپس ہرات جانا چاہتی ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ہمشیرہ محترمہ! میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے نہایت بلند مرتبہ فرزند عنایت کیا ہے اس ضمن میں میں جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت بہت اچھی طرح کروں گا۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم شروع فرمائی بہت شوق کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ علوم صوری و معنوی کا اکتساب کرنے لگے۔ حضرت بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تین برس میں اس قدر علوم ظاہری کا حصول فرمایا کہ دوسرے بچے چھ برس میں نہ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت محنت و مشقت سے تحصیل علم فرمایا اس دوران

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا پاکپتن شریف میں ہی مقیم رہیں اور اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے بہت خوش تھیں۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا خواب:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 21 شوال 603 ہجری بروز اتوار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ تمہارے سپرد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی ان کے اُستاد بھی ہیں سرپرست بھی ہیں اور پیر طریقت بھی ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا تو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور ان کو بغداد شریف کی طرف حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود اپنے حجرہ میں معتکف ہو گیا۔

25 شوال 603 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد حضرت مولانا محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس حجرہ میں آئے اور عرض کیا کہ میں نماز تہجد پڑھنے کے بعد سو گیا تھا۔ عالم امثال میں میں نے دیکھا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کی نماز میں نے پڑھی ہے اور آج رات بھر حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ پر کیفیت جذب کا نہایت شدید غلبہ طاری رہا ہے۔ پھر ظہر کی نماز کے بعد علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی واپس آگئے اور اُنہوں نے بتایا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بن غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے ان کو دفن کرنے کے بعد میں واپس آگیا ہوں۔

بیعت:

''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ 25 شوال 603 ہجری جمعرات نماز عصر کے بعد حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو حاضرین مجلس کے روبرو بیعت سے مشرف فرمایا اس سلسلہ میں ایک مجلس ترتیب دی گئی جس میں سلسلہ چشتیہ کے جید بزرگ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ بھی موجود تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک بوقت بیعت گیارہ برس تھی۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہے اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے اپنے قلب کو نور عرفان سے منور کیا۔ بیٹے کی تعلیم و تربیت کی طرف سے مطمئن ہو کر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خوش تھیں چنانچہ اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ میرے بیٹے کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت میری خواہش کے مطابق ہو رہی ہے اور اب میں چاہتی ہوں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر کے واپس ہرات چلی جاؤں۔ اس کے بعد کہا بھائی! دیکھنا میرے بیٹے کو کوئی تنگی یا تکلیف نہ ہونے پائے میرا بیٹا بہت زیادہ شرم و حیا والا ہے۔ کبھی اپنے آپ کوئی چیز نہ مانگے گا اس لیے اس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف نہ ہو۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بہن کی تسلی کی خاطر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور بہن کے سامنے لنگر کا منتظم بنا دیا اور فرمایا کہ کل سے لنگر کی

تقسیم تمہارے سپرد ہے صبح سے مساکین اور فقراء میں لنگر تم ہی تقسیم کرنا اس خدمت کو بیٹے کے سپرد ہوتے دیکھ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ بہت خوش ہوئیں اور خوشی خوشی ہرات کی طرف روانہ ہوگئیں۔

تقسیم لنگر کی خدمت:

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد نے جو فریضہ سونپا تھا اس کو نہایت احسن طریقے سے انجام دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معمول بنا رکھا تھا کہ اشراق کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے حجرہ پاک سے باہر تشریف لاتے اور اپنی نگرانی میں غرباء و مساکین میں کھانا تقسیم کرتے اس کے بعد پھر حجرے میں چلے جاتے اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے، نماز مغرب کے بعد پھر لنگر کی تقسیم اپنی نگرانی میں کرتے۔ لنگر کی تقسیم کرنے کے دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت کا شدید غلبہ رہتا۔ طبیعت عالیہ جلالی ہوگئی اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک کے نزدیک جانے کی جرأت بھی نہیں کرتا تھا۔

اس ضمن میں روایات میں آتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بارہ برس تک لنگر تقسیم کرنے کی خدمت انجام دی مگر اس مدت میں لنگر سے کچھ نہ کھایا نہ ہی کسی نے آپ کو کھاتے پیتے دیکھا۔ حالانکہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے منع نہ فرمایا تھا کہ تم نہ کھانا، صرف ان کی الفاظ کی پابندی فرمائی کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر پکوانے اور کھلانے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کھانے کا اس لئے بلا اجازت میں کیسے کھاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک میں رہ کر اپنے آپ رحمۃ اللہ علیہ

کو عبادت وریاضت میں مشغول کئے رکھا روزانہ روزہ رکھتے جب بھوک کی شدت زیادہ ہوجاتی اور برداشت نہ ہوسکتی تو افطاری کے وقت جنگل کی طرف نکل جاتے اور درختوں کے پتے اور جنگلی خودرو پھل سے روزہ افطار کر لیتے اس کے بعد جب نماز مغرب ادا کرتے تو پھر لنگر کی تقسیم کی خدمت انجام دیتے۔

دُعائے نوری:

''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لنگر کی تقسیم کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور لنگر میں سے اپنے کھانے کے لئے کچھ بھی نہ لیتے حجرے کا دروازہ بند کر کے توجہ ویکسوئی کے ساتھ عبادت الٰہی کرتے جب لنگر خانہ سے واپس حجرہ مبارک میں تشریف لے جاتے تو پہلے باآواز بلند یہ دُعائے نوری پڑھتے جو صوفیاء کرام کی نظروں میں آب حیات کی مانند ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ قَبْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ مُخِّيْ نُوْرًا وَّ فِيْ عِظَامِيْ نُوْرًا وَّ بَيْنَ يَدَيَّ نُوْرًا وَّ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ سِلّٰهِ حَقًّا هُوَ.

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کامل بارہ سال تک لنگر خانہ سے ایک دانہ تک نہ کھایا اور نہ

کھانے میں سے نمک تک چکھا۔ یہ برکت دعائے نوری اور نور باطنی کی قوت کے باعث تھی کہ تمام مساکین فقراء کو دونوں وقت کھانا تقسیم کرتے مگر خود نہ اس میں سے کھاتے تھے نہ پیتے تھے۔

کیفیت جذب کا آغاز:

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی حضرت الشیخ فضل الرحمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ گیارہ ذیقعد 603 ہجری بروز جمعہ کا واقعہ ہے جبکہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو ہرات کی طرف تشریف لے گئے ہوئے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ جب لنگر سے فارغ ہو کر حجرہ اقدس میں تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا گیا اچانک میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رونے کی آواز سنی تو اس کا سبب دریافت کرنے کی غرض سے حجرہ میں داخل ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ رونے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے سلوک کے جذب ہو جانے کا رنج ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دُنیا سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اب بندگان خدا میں سے سوائے اولیاء کرام اور رجال الغیب کے کوئی بھی میرے پاس نہ آسکے گا گو مرتبہ سلوک جذب سے کم نہ ہوگا لیکن جذب کی کیفیت کا غلبہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اللہ خیر کرے معلوم نہیں کیا ہوگا۔ یہ سن کر میں خاموشی کے ساتھ حجرہ مبارک سے باہر آ گیا اور مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک اندر سے بند کر لیا۔

زبانِ فرید رحمۃ اللہ علیہ سے صابر کا خطاب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ایک عرصہ کے بعد ہرات سے واپس تشریف لائیں اپنے بیٹے کی حالت دیکھی کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنے ہوئے تھے۔ اپنے بھائی سے اس امر کی شکایت کی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہن! آپ بخوبی طور پر جانتی ہیں کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہا کے سامنے علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لنگر خانہ کا منتظم بنایا تھا اور اِس کے سپرد پورا لنگر خانہ کر دیا تھا۔ اِس سے پوچھو کہ اِس نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مجھے لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس میں سے کھانے کا نہیں اور بغیر حکم کے میں اس میں سے ایک دانہ بھی کیسے کھا سکتا تھا۔ یہ سُن کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بہن! اللہ تعالیٰ نے علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا یہ صابر ہے ان شاء اللہ اسے دونوں جہانوں میں صابر کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ یہ بچپن سے ہی جس قسم کے صبر کا اظہار کر رہا ہے اور بچپن سے ہی جو عجیب و غریب باتیں اس سے سرزد ہو رہی ہیں اور بھی بہت سی باتیں مستقبل میں سرزد ہوں گی''۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھانجے کے صبر سے بہت متاثر اور خوش تھے۔

نکاح اور زوجہ کا انتقال:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا

جب ہرات سے تشریف لائیں تو حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں اپنے بیٹے علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی شادی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے کرنا چاہتی ہوں "تاریخ مشائخ چشت" میں تحریر ہے کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں صاحبزادوں کے نام یہ ہیں:

حضرت الشیخ نصیرالدین نصراللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الشیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت الشیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ۔ صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں: بی بی مستورہ، بی بی شریفہ، بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا اجمعین۔

بہن کی بات سن کر حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہن! میری طرف سے تو ہاں ہے لیکن علی احمد رحمۃ اللہ علیہ شادی کا اہل نہیں ہے وہ ہر وقت حالت جذب میں رہتا ہے ایسی حالت میں ان کی شادی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس جواب کو سن کر بہن نے یہ سمجھا کہ میں بیوہ ہوں اور میرا بیٹا یتیم اور مفلس ہے اس لئے بھائی اپنی بیٹی دینے سے انکار کر رہے ہیں چنانچہ یہ بات بہن نے بھائی سے کہہ بھی دی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شادی کے لئے رضامند ہو گئے اور اپنی بیٹی کی شادی حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کر دی۔ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پرزور اصرار پر یہ نکاح 21 شوال 613 ہجری بروز بدھ بعد نماز عصر ہوا۔

رات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ کے حجرے میں روشنی کی اور دلہن کو حجرے میں لا کر بٹھا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ جب تہجد کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو حجرے میں ایک عورت کو بیٹھا ہوا دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور پوچھا تو کون ہے؟ دلہن نے جواب دیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں، میں تو ایک کو دل میں بسا چکا ہوں دوسرے کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ میں خدائے وحدہٗ لاشریک کا بندہ ہوں اس کے جمال میں گم ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلے اسی وقت حجرے میں نور الٰہی کا نزول ہوا۔ جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلہن برداشت نہ کر سکیں اور بے ہوش ہو گئیں پھر ان کی حرکت قلب بند ہو گئی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے کی مجذوبانہ کیفیت سے آگاہ تھیں اس لئے ان کے دل میں مختلف قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ فجر کے وقت حجرہ مبارک کھول کر اندر داخل ہوئیں تو دیکھا مخدوم پاک مراقبہ کی حالت میں ہیں جبکہ دلہن کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ دیکھ کر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خفا ہوئیں اور غصہ کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کمر پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کی تھی مگر تم نے

دُلہن کو کیا کر دیا ہے۔ اب میں تمہارے ماموں کو کیا جواب دوں گی اور کس منہ سے ان کے پاس جاؤں گی؟ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا امی جان! اس میں میرا کیا قصور ہے اللہ کی رضا یہی تھی۔

''تذکرہ جلیل'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دُلہن کو جب ایک نظر دیکھا ہو گا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ گوارہ نہ ہو سکا کہ فطری اور دنیاوی آرام کی خاطر تجیر کی بہترین راحت سے محروم ہو جائیں اور اپنے دل میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو جگہ دیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی جلالی نگاہ میں اپنی دُلہن کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگ لیا اور اپنی دُلہن کی نفسانی خواہشات کو فنا کر کے جلا کر خاکستر کر دیا جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تن خاکی کو زوجہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُلہن کو بھی زوج کی ضرورت نہ رہی کیونکہ عشق الٰہی کی آگ سالک کے دل سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

والدہ محترمہ کا وصال:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دُلہن کے اس طرح اچانک انتقال سے حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو بہت صدمہ ہوا۔ اس صدمے کے باعث وہ بیمار ہو گئیں۔ رفتہ رفتہ اسی بیماری کی وجہ سے آخرکار 2 محرم الحرام 614 ہجری بروز جمعہ اس دُنیا سے رحلت فرما گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا ابوالقاسم

بھنڈاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا بعد نماز مغرب انتقال ہوگیا ہے اوران کودفن کرنے کے لئے جنازہ قبرستان کی طرف لے جا رہے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی جنازہ میں شرکت فرمالیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حجرہ سے اس لیے باہر نکلا ہوں کہ لنگر کی تقسیم کروں اوراس خدائی لنگر سے زیادہ دنیا میں مجھے کوئی شے عزیز نہیں ہے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی تجہیز وتکفین کے لئے حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی ہی کافی ہے۔حقیقت یہ تھی کہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دلی طور پر بہت دُکھ ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اُداس رہنے لگے۔استغراق کے عالم میں محو رہتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت شدید سے شدید تر ہوتی جاتی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر کی تقسیم سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

عطائے خرقہ ولایت:

کہا جاتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ تقریباً نو برس تک عالم استغراق میں مستغرق رہے اوراس کیفیت کا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر شدت سے غلبہ رہا۔اس مدت کے دوران حضرت بابافریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر مسلسل باطنی توجہ مبذول رکھی۔ایک دن مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے محسوس کیا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کواس استغراقی کیفیت سے باہر نکالنا چاہیے۔چنانچہ اس مقصد کے لئے گیارہ محرم الحرام جمعرات کے دن اشراق کی نماز کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھر پور خصوصی توجہ مبذول فرمائی پھر

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بائیں کان میں سات بار بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا۔ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کلمہ پڑھتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت استغراق سے باہر آ گئے۔ اس کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی مجلس منعقد کی اور اس مجلس پاک میں خرقہ خلافت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نوازا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر اپنا کلاہ پہنا کر اپنا خرقہ مبارک پہنا دیا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل کے زیر سایہ تقریباً ستائیس سال کیفیت باطنی کی تحصیل فرمائی اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے۔ ایک دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نوازا جائے۔ اس ضمن میں ''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ 24 رمضان المبارک 650 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو جلد لے چلو۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عالم امثال میں ہی مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کو حجرہ مبارک سے ہمراہ لیا اور اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے عقب میں روانہ ہوا تھوڑی دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبروت کے عروج کیا چاروں طرف تا حد نگاہ انوار و تجلیات یاقوت کی مانند درخشاں تھے اور ہر طرف نور ہی نور دکھائی دیتا تھا۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ایک عالیشان دربار منعقد

تھا۔ جہاں پر حضور سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رونق افروز ہیں اور ارد گرد تمام حضرات سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اور دیگر حضرات متقدمین اور متاخرین کی ارواح پاک بھی حسب مراتب متمکن ہیں۔ میرے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اور مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ اقدس میں پیش کیا اور میں نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بندگان عالی میں پیش کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بٹھایا اور پشت پر دست مبارک رکھ کر زبان حق سے فرمایا ہٰذا ولی اللہ میں نے بھی کہا ہٰذا ولی اللہ۔ اس کے بعد میرے پیرومرشد اور تمام موجود حضرات نے بھی یکے بعد دیگرے ہٰذا ولی اللہ کہا۔ اس قدر مبارکباد کی آوازیں میرے کان میں گونجنے لگیں کہ ناگہاں میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔ یہ شب اس قدر روشن و منور تھی کہ لیلۃ القدر کی مانند معلوم ہوتی تھی۔ میں اسی وقت اُٹھ کر مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ خلافِ معمول دروازہ کھلا ہوا ہے اور انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے جبکہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ عالم استغراق میں مشغول ہیں۔ اس کے بعد عارفان حق کی آمد شروع ہو گئی جو کہ جوق در جوق آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مہر ولایت کو دیکھ کر ہٰذا ولی اللہ کہتے ہوئے مجھے مبارکباد دیتے تھے۔ صبح سے شام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب سالکین سے مہلت ہوئی تو رجال الغیب، رقبا و نقبا، نجبا و ابدال، اقطاب و اغیاث اور بادشاہ جنات آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے ہٰذا ولی اللہ

کہتے ہوئے مجھے مبارک باد دینے لگے۔

اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی مجلس پاک منعقد کر کے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا اپنی کلاہ مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھی اپنے ہاتھوں سے سبز عمامہ باندھا پھر اپنا خرقہ مبارک پہنایا اور سند خلافت تحریر کر کے دہلی کے لئے مرحمت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ تم پہلے قطب ہانسی حضرت الشیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس ولایت نامہ پر مہر خلافت لگوا لینا پھر اس کے بعد دہلی جانا۔

انگلی شمع کی مانند روشن ہوگئی:

حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے "سیر الاولیاء" کے مصنف تحریر کرتے ہیں کہ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مریدی کی بدولت اکابر شیوخ کے مرتبہ پر پہنچے۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدر و منزلت اس قدر تھی کہ حضرت بابا صاحب جس کو بھی خرقہ خلافت سے نوازتے تو پہلے اس کو ارشاد فرماتے کہ پہلے ہانسی جا کر خلافت نامہ پر ان کی مہر لگوالو۔ ان کی مہر کے بغیر کوئی بھی خلافت نامہ مکمل نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ اسی حکم کے مطابق پاکپتن شریف سے ہانسی کی طرف روانہ ہوئے۔ جب اپنی سواری پر سوار ہو کر ہانسی پہنچے تو سواری پر

بیٹھے بیٹھے ہی خانقاہ اقدس میں داخل ہوئے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ دونوں بزرگوں نے نماز مغرب اکٹھے ادا کی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دیا گیا خلافت اور قطبیت نامہ ان کو دکھایا۔

اتفاق سے اس دن خانقاہ اقدس میں روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور مطلع ابر آلود تھا رات کی تاریکی پھیلنے کی وجہ سے حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب کا وقت ہے روشنی کا بھی کچھ انتظام نہیں اس لئے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں صبح کو دن کی روشنی میں مہر ثبت کر دی جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سن کر فرمایا کیا روشنی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام صبح تک کے لئے ملتوی کیا ہے یا کچھ اور بھی کام ہے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور تو کوئی کام نہیں ہے صرف روشنی نہ ہونے کی وجہ سے کیا ہے کہ صبح کو مہر و دستخط کر دیئے جائیں گے۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت مہر لگانے اور دستخط کرنے پر اصرار کیا چنانچہ چراغ جلایا گیا مگر اس وقت ہوا بڑے زور کی چل رہی تھی اس لئے ایک جھونکے سے چراغ بجھ گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت پر اسم اعظم پڑھ کر دم فرمایا تو انگشت مبارک شمع کی مانند روشن ہو گئی۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کو ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ جب ان کے غصے کا یہ حال ہے تو یہ

دہلی کی قطبیت کیا کریں گے دو چار دن میں ہی دہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے اور دہلی بلاوجہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج مبارک میں بہت جلال ہے اور دہلی والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غصہ اور جلال کی تاب نہ لا سکیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ معمولی سی بات پر ہی دہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے لہٰذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی کی قطبیت پر فائز کیا جائے یہ فرماتے ہی اُنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سند قطبیت کو چاک کر دیا۔

اپنی سند قطبیت کو چاک ہوتے ہوئے دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ایک دم غصہ میں آگئے اور حالت جلال میں فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری سند چاک کی ہے میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ چاک کر دیا۔ جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی اس وقت حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف میں نماز کے لئے وضو کر رہے تھے وضو کے بعد فرمایا اللہ خیر کرے آج دین کے دو پہلوانوں میں کشتی ہو رہی ہے۔

اس کے بعد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ہانسی سے روانہ ہو گئے اور واپس پاکپتن شریف پہنچے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ قطب حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت نامہ پر مہر نہیں فرمائی اور سند کو چاک کر دیا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جمال کے چاک کئے ہوئے کو میں نہیں سی سکتا مگر تم غم نہ کرو میں اس سے بہتر تمہیں حکم نامہ لکھ کر دوں گا۔

عطائے ولایت کلیر:

تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کلیر شریف کا شاہ ولایت مقرر فرمایا اور اس ضمن میں اپنے دست مبارک سے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا اور حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں 15 ذی الحجہ 652 ہجری کو کلیر شریف کی طرف روانہ فرمایا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف پہنچے تو وہاں پر مساۃ گل زادی کے مکان میں سکونت اختیار فرمائی، یہ گھرانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد ہو گیا۔ اسی محلہ میں جمال تیلی اور مساۃ نعمت کے گھر بھی تھے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ کے شمال کی طرف قاضی تبرک کا مکان تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اگلے دن عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ نمازیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور آپ سے بات چیت کی تو وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقویٰ کی شہرت پورے کلیر شریف میں پھیل گئی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنا شروع ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالی حالت اور رعب و دبدبہ کے باعث نزدیک آنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی اس لئے دور سے ہی زیارت کی سعادت حاصل کر کے چلے جاتے۔ ایک دن آپ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ اور جمال تیلی اور ان کے بیٹوں کے ہمراہ عصر کے وقت مسجد میں تشریف لائے۔ عصر

کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نمازیوں سے مخاطب ہوئے مسجد میں اس وقت تقریباً دو ہزار افراد موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پروردگار عالم کے نزدیک اس کے سب بندے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا خاص بندہ وہی ہے جو سچے دل سے اس کی عبادت واطاعت کرے اور اس کے بھیجے ہوئے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی پابندی کرے۔

اس کے بعد حضرت الشیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ اور جمال تیلی اور ان کے سات بیٹوں نے بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے لوگو! یہ اقطاب ہند ہیں اور ان کو کلیر کی ولایت عطا کی گئی ہے۔ اس لئے سب لوگوں کو چاہیے کہ ان کے دست حق پر بیعت کر کے دینی و دنیاوی کامیابی حاصل کریں۔ ان کو حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر مامور فرمایا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے ان کو بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے وعظ و نصیحت سے فائدہ اُٹھاؤ۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں کی باتیں سُنیں مگر کوئی بھی بیعت کی غرض سے آگے نہ بڑھا۔ اگلے دن فجر کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین مسجد کو وعظ و ہدایت فرمائی۔ حاضرین میں سے کسی نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر لبیک نہ کہا اور جواب دیا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور ہمارا امام قاضی تبرک ہے اس کی منشا کے بغیر ہم کس دلیل سے تم کو اپنا امام اور اپنا پیر مان لیں۔ ﴿ قاضی تبرک کلیر شہر میں قاضی

کے عہدہ پر فائز تھا، غرور تکبر میں یکتا تھا اور اپنے سے افضل کسی کو نہ سمجھتا تھا تمام اہل شہر پر اس نے اپنا رُعب جما رکھا تھا، ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس کا فرمانبردار تابعدار تھا۔ شہر کا حاکم قیام الدین عرف ذموان بن داؤد بن خاکف اگرچہ خود مختار تھا مگر وہ بھی قاضی تبرک کا تابعدار تھا۔

قاضی تبرک کی مخالفت:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا، فقیر اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے عطا کردہ خلافت نامہ کی بنا پر امام ہونے اور سلطان الاولیاء کا خطاب رکھتا ہے اس دلیل کے باعث طریقت کی ہدایت کرتا ہے۔ آپ کے اس اعلان کی شہرت کلیر شریف میں ہوگئی۔ رفتہ رفتہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہوتے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت قاضی تبرک کو بہت ناگوار گزری اور اس نے کھلم کھلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت شروع کردی جو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت منداور مرید ہو گئے تھے ان کو بہکانا شروع کر دیا اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کیلئے آتے تو ان کو اس مقصد سے باز رکھنے کیلئے روکتا اور ان پر دباؤ ڈالتا۔ قاضی تبرک کی مخالفت اور سخت رویئے کی وجہ سے بہت سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے بغیر ہی واپس چلے جاتے جبکہ بعض لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قربت سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ قاضی تبرک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی انتہا کردی اس نے رئیس کلیر قیام الدین کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بدظن کر دیا اور کہا کہ کلیر میں ایک ایسا شخص

آیا ہے جو اپنی بزرگی و برتری کا دعویدار ہے اور اپنے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی مرشد کامل کا بھیجا ہوا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ کلیر کی ولایت اس کے سپرد کی گئی ہے وہ جامع مسجد میں بھی اسی طرح کی باتیں اور وعظ و تلقین کرتا رہتا ہے جس سے نمازیوں کی نمازوں میں فتور پڑتا ہے اور لوگ اس کی باتوں کا اثر لیتے ہیں اگر فوری طور پر اس کا سد باب نہ کیا گیا تو ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن ہمارے لئے نقصان کا باعث بن جائے اس لئے ضروری ہے کہ جلد اس کا تدارک کیا جائے۔

کلیر کے رئیس پر قاضی تبرک کی باتوں کا اثر ہوا اور اس نے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھا چنانچہ رئیس کلیر قیام الدین بذات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے کی غرض سے جامع مسجد میں آیا۔

گمشدہ بکری کا واقعہ:

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد میں تشریف لا چکے تھے۔ قاضی تبرک نے چونکہ پہلے ہی رئیس کلیر کے کان بھر رکھے تھے۔ اس لئے اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان الاولیاء اور قطب الاقطاب ہیں اگر یہ درست ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ سچا ہے تو بتایئے کہ میری ایک بکری جو کہ تین ماہ سے غائب ہے اس کی رنگت سفید اور قد دراز تھا اور وہ بہت خوبصورت بکری تھی اس وقت کہاں ہے؟ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں صحیح بتا دیا تو ہم اہل کلیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی امامت، ولایت، قطبیت تسلیم کرلیں گے حضرت

مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ایک دم جلال میں آگئے اور فرمایا: زموان کی بکری کھانے والے لوگو یہاں حاضر ہو جاؤ۔ یہ الفاظ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ادا ہوتے ہی فوری طور پر ستائیس آدمی گھبرائے ہوئے جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت فرمایا تم نے زموان کی بکری کھائی ہے ان لوگوں نے رئیس کے خوف سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ہم پر بہتان ہے ہمارا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بہت چاہا کہ ان کا پردہ فاش نہ ہو مگر وہ لوگ انکار ہی کرتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تنگ آگئے اور ان لوگوں نے بات نہ بتائی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس شہر سے فرمایا تم اپنی بکری کا نام لے کر بلند آواز سے پکارو اور پھر قدرت کا نظارہ دیکھو۔ رئیس شہر نے بکری حرمنہ کہہ کر آواز دی۔ رئیس کا نام لے کر آواز دینا تھا کہ بحکم باری تعالیٰ فوراً ان ستائیس آدمیوں کے پیٹ میں سے جدا جدا آواز آئی کہ میرا اس قدر اتنا اتنا حصہ فلاں فلاں شخص کے پیٹ میں ہے اور انہوں نے نصف شب کو ذبح کیا تھا میرا گوشت بھون کر کھایا تھا اور میری ہڈیاں صدرق کنویں میں ڈال دی تھیں۔

صبر وضبط کی انتہا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر رئیس کلیر بہت متاثر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قطبیت کا اقرار کیا اور چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرے مگر قاضی تبرک نے مکاری سے کام لیتے ہوئے رئیس کے کان میں کہا کہ یہ شخص ساحر و جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اس

کی باتوں میں نہ آئیں ورنہ آپ کی تمام سلطنت برباد ہو جائے گی۔ غرضیکہ قاضی تبرک نے اسی طرح مکروفریب سے رئیس کو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بدعقیدہ کر دیا۔ رئیس اس کے ورغلانے میں آگیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا تمہارا معاملہ جادو کا معلوم ہوتا ہے تم قطب نہیں ہو۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا الحمدللہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ سنت مبارکہ بھی اس عاجز سے ادا ہوئی کہ جادوگر خیال کیا گیا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح خاموشی کے ساتھ اپنی قیام گاہ کی طرف چلے جانے کے باوجود قاضی تبرک کو یہ خوف لاحق تھا کہ اگر کسی طرح مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا سکہ جم گیا تو میں فوری طور پر اپنے منصب سے الگ کر دیا جاؤں گا۔ اس لئے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں کوئی کمی نہ کی اور رات دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر کمر بستہ رہا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پراپیگنڈا کی انتہا کر دی مگر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صبر وتحمل کی انتہا کر دی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حالات کلیر سے آگاہی:

''سیر الاقطاب'' میں تحریر ہے کہ جب قاضی تبرک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت سے کسی بھی طرح باز نہ آیا اور اس کام میں رئیس کلیر کی مکمل حمایت اسے حاصل رہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس میں کلیر کے حالات کے بارے میں اس طرح لکھا کہ:

''حضور نے جس مقام پر بندہ کو مقرر فرمایا ہے وہاں نماز جمعہ کے لئے جگہ

نہیں پاتا اور کوئی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور حضرت پیر دستگیر کی اجازت کے بغیر تاب دم زدن نہیں۔ اس بارے میں جو حکم فرمایا جائے اس پر عمل کروں گا"۔

اس خط کے جواب میں حضرت قطب الکاملین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ولایت تم سے ہی متعلق ہے جس طرح تمہارا دل چاہے اسی طرح کرو اور جو مناسب سمجھو کرو اس کا تمہیں اختیار ہے۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت و حکم ملنے پر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے۔

اس ضمن میں تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے خط کا جواب دینے کے ساتھ کلیر شریف کے رئیس اور قاضی تبرک دونوں کو بھی ایک خط تحریر فرمایا جس میں لکھا:

"اے کلیر کے رئیس اور قاضی! تم میرے صابر کو آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ سمجھ کر اطاعت کرو کیونکہ اولی الامر وہی لوگ ہیں جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے حاکم مقرر کیا گیا ہے بحکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اس ملک کا امام مقرر کیا ہے اور دربار رسالت سے اسے سلطان الاولیاء بنایا گیا ہے اگر تم اس سے انحراف کرو گے اور اس کی بیعت سے انکار کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے تم سب کے نام لوح محفوظ سے چاک ہو چکے ہیں لیکن اگر اب بھی تم اپنی بہتری و سلامتی چاہتے ہو تو علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی اطاعت کرو"۔

تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا رئیس کلیر اور قاضی تبرک کو اس خط کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف کے حالات کے بارے میں لکھ کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوب بھیجا تو اس مکتوب کو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا کہ وہ پیرو مرشد کی خدمت میں پہنچائیں۔ آپ کا خط لے کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے پاکپتن شریف آئے اور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خط حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ خط پڑھ کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب لکھا اور ساتھ ہی ایک جامع فتویٰ قاضی تبرک کے نام تحریر فرمایا۔ اس فتویٰ کو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اسے مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر جانا۔ چنانچہ جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ واپس کلیر شریف پہنچے تو پہلے سیدھے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ فتویٰ دکھانے کے بعد قاضی تبرک کے حوالے کر دیا گیا۔ اس بدبخت نے پڑھ کر چاک کر دیا اور اس کی پشت پر یہ لکھا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور امامت قدیم سے ہمارے حصہ میں چلی آتی ہے۔ ہمیں بیعت کی ضرورت نہیں ہے اور ہم آپ کے کہنے پر کیوں یہ یقین کریں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہمارے لئے صادر ہوا ہے اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیں تو پھر ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ کو امام تسلیم کریں گے۔ ورنہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔

یہ چاک کردہ خط حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر اپنے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے خط کی تعظیم کی مگر جب اس کو چاک کیا ہوا دیکھا تو جلال میں آگئے اور فرمایا اے گستاخو! تم نے ہمارے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خط چاک کیا ہے ہم تم سب کے ناموں کو لوح محفوظ سے چاک کئے دیتے ہیں۔ آج کی میری یہ بات یاد رکھو کہ تم لوگ کلیر کی سرزمین کے ساتھ بہت جلد سوختہ ہو جاؤ گے اور اس طرح جلو گے کہ تا قیامت تم سب جلتے رہو گے۔ کہا جاتا ہے کہ قاضی تبرک نے آپ کے مرشد پاک کا خط چاک کر کے صفوت بن قہوان نام کے ایک شخص کے ذریعہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن اس چاک کردہ خط کو اور اپنی طرف سے لکھا گیا مکتوب حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صورتحال کی آگاہی کی غرض سے بھجوا دیا اور پھر اس کے بعد حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس کلیر اور قاضی تبرک کے نام خط تحریر کر کے روانہ کیا جس میں لکھا کہ:

"پروردگار عالم نے تجھے کلیر کی ریاست عطا فرمائی ہے اور مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو دو جہان کی بادشاہی عطا ہوئی ہے تجھ پر لازم ہے کہ فوری طور پر ان کی اطاعت کر۔ تم ان کے مرتبہ و مقام سے آگاہ نہیں ہو کیا تم نہیں جانتے کہ ان کا باپ شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ جیسا بلند پایہ بزرگ اور دادا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ جیسا ولی اللہ اور جد امجد قطب الاقطاب

غوث اعظم حضرت الشیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ ہے کس قدر شرم کی بات ہے کہ تم قرآن حکیم کو اپنا پیر کہتے ہو اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے۔ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہو، میری یہ تحریر قاضی تبرک کو بھی مخاطب کرتی ہے اور ان کو بھی میں تاکید کرتا ہوں کہ اگر اس کے خلاف کرو گے تو پچھتاؤ گے اور قیامت تک گرفت سے نہ نکل سکو گے''۔

غرض یہ کہ اس طرح کا نامہ مبارک حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ لے کر رئیس کلیر کے پاس پہنچے تھے۔

کلیر میں زلزلے کے جھٹکے:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے نامہ مبارک کی رئیس کلیر اور قاضی تبرک نے کوئی پرواہ نہ کی اور بدستور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت جاری رکھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کلیر شریف میں بہت سے علماء، فضلاء اور مشائخ بھی رہتے تھے کلیر کے رئیس اور شہر کے قاضی سرکش اور نافرمان ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہدایت حق کی تلقین کرنے کی بہت کوشش کی مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی کلیر کے لوگ بھی طرح طرح کی خرافات میں مبتلا ہو چکے تھے۔ جب یہ لوگ سرکشی اور نافرمانی میں حد سے بڑھ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت

کے جلالی پن میں شدت پیدا ہوگئی۔ یہ نماز فجر کے بعد کا وقت تھا کہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے ورد سیف اللہ حرز یمانی، حرز مرتضوی کو بہ ترکیب قیوی روحی تلاوت فرمایا اور آسمان کی طرف دم کیا پھر دوسرے دن بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرما کر زمین کی طرف دم کیا زمین میں اسی وقت ایک جنبش سی ہوئی لوگوں نے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے۔ دن چڑھنے تک تین مرتبہ زلزلہ آیا۔ رئیس کلیر نے قاضی تبرک کو بلایا اور اس کا سبب دریافت کیا۔ قاضی کے پاس کوئی جواب نہ تھا اس لئے اس نے کہا کہ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے کیوں محسوس ہورہے ہیں۔

قاضی کا مایوسانہ جواب سن کر رئیس کلیر نے کہا کہ میرا خیال ہے یہ قہر الٰہی ہے جو حضرت اقطاب ہند رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضی کے باعث ہم پر نازل ہونے والا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم جا کے ان سے معافی مانگیں اور ان کی بیعت کرلیں۔ قاضی تبرک نے یکدم حواس باختہ ہوکر جواب دیا کہ آپ تو خواہ مخواہ معمولی سی باتوں سے خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔ یہ سب جادوئی عمل ہے اور جادو باطل ہوتا ہے اگر آپ اس کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو میں ایک ساحرہ کو اس طرح عمل کے لئے آپ کے سامنے پیش کرسکتا ہوں۔ رئیس کلیر نے فوری طور پر اس کو بلانے کا حکم دیا چنانچہ ساحرہ کو حاضر کیا گیا۔ رئیس کلیر نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلہ آچکا ہے؟ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ چوتھی بار بھی زلزلہ آ گیا۔ ساحرہ نے کہا یہ تو سحر کا

ایک معمولی سا مظاہرہ ہے اگر آپ حکم دیں تو میں بھی زمین کو اس طرح جھٹکے دے سکتی ہوں۔ رئیس کلیر نے اس ساحرہ کا امتحان لینے کی غرض سے حکم دیا کہ وہ اپنے سحر کا مظاہرہ کرے۔ اس پر اس نے گیارہ مرتبہ اپنے سحر کا مظاہرہ کیا وہاں پر موجود لوگوں اور رئیس کلیر کو گیارہ بار زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے حالانکہ حقیقت میں یہ زلزلے نہ تھے۔ بلکہ اس ساحرہ نے اپنے سحر سے کام لے کر ان لوگوں کے دلوں پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کروائے جس سے ان کو زمین کا زلزلہ محسوس ہوا اور ان لوگوں نے سمجھا کہ پہلے آنے والے زلزلے بھی سحر کے مظاہرے ہیں۔ اس دن اذانِ جمعہ تک سات مرتبہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔

کلیر کی مسجد کا رکوع وسجود:

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لوگوں نے جامع مسجد کلیر شریف کا رُخ کیا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت پر تشریف فرماتے تھے۔ نمازیوں کی آمد شروع ہو چکی تھی تھوڑی ہی دیر بعد کلیر رئیس اور قاضی تبرک بھی آ گئے۔ مسجد میں ہزاروں آدمی موجود تھے۔ قاضی تبرک نے اپنے مصلہ امامت کے پاس پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو راہ راست پر آنے کی تلقین فرمائی مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مذاق اُڑاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جادوگر کے خطاب سے پکارا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا ضاف

طور پر انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ ہرگز تمہیں اپنا امام نہیں بنائیں گے۔ قاضی تبرک کے باآواز بلند انکار کو وہاں پر موجود نمازیوں نے بھی سنا اور کسی نے آگے بڑھ کر مداخلت نہ کی ہر ایک نے خاموشی اختیار کی اور اس معاملہ میں بالکل دخل نہ دیا۔ یہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت سے اُٹھے اور پہلی صف میں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی صف سے اُٹھا دیا کہ یہ ہماری جگہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اُٹھے اور پچھلی صفوں سے ہوتے ہوئے لوگوں کے اٹھانے بیرونی دروازہ کے قریب آخری صف میں پہنچ گئے لیکن وہاں پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑا نہ ہونے دیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں بھی کھڑے ہوئے لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہماری جگہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں سے ہٹا دیتے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیڑھیوں تک آگئے جب سیڑھیوں پر بھی جگہ نہ ملی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی باہر آگئے جبکہ حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سیڑھیوں پر جگہ مل گئی۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں جلال کی کیفیت کا شدت سے غلبہ ہو چکا تھا ''سیر الاقطاب'' اور نور العارفین'' میں تحریر ہے کہ جب لوگ رکوع میں گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کو حکم دیا کہ وہ بھی رکوع کرے اور سجدہ میں جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ایسا ہی ہوا مسجد کے سجدہ کرتے ہی تمام لوگ اس کے ملبے تلے دب گئے۔ شہر میں زبردست زلزلہ آ گیا۔ جو لوگ مسجد کے باہر تھے انہوں نے جب تمام لوگوں کو مسجد کے ملبے تلے دبے موت کی

وادی میں جاتے ہوئے دیکھا تو وہ شہر کی طرف بھاگے اور لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دی۔

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پر جلال کا غلبہ طاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی جلالی کیفیت میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے قیام گاہ کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم جمع تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی کا خواستگار تھا۔ چونکہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت جذب و جلال کے غلبہ کو محسوس کر رہے تھے۔ اس لئے کسی بھی شخص کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جانے نہیں دے رہے تھے اور یہ کہہ کر ان کو واپس کر دیتے تھے کہ اب وقت گزر چکا ہے حضرت اس وقت بہت جلال میں ہیں جب شہر کے لوگوں کی آمد میں اضافہ ہوتا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اُٹھے اور کسی دوسرے مقام کی طرف چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف اور مسجد کی تباہی کے حالات لکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا کہ جب تم واپس آؤ تو میرے عقب میں رہنا میرے سامنے ہرگز نہ آنا ورنہ جل کر خاکستر ہو جاؤ گے اور میں جو کچھ حکم دوں اس کی تعمیل کرنا ورنہ نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکپتن شریف کی طرف روانگی اختیار فرمائی اور عشاء کی نماز کے وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔

کلیر شہر کی ویرانی:

کہا جاتا ہے کہ جس وقت کلیر شریف میں مسجد کے منہدم ہونے کا واقعہ پیش آیا

عین اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ اقدس میں حضرت قطب الدین ابوالغیث بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اوران کی نماز جنازہ پڑھنے کی غرض سے بہت سے بزرگ وہاں پر جمع تھے۔ ان اولیاء کرام نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بابا جی! جب سے ہم لوگوں کو جامع مسجد کلیر کے اُلٹ جانے کا القا ہوا ہے ہمارے قلوب پر ایک باطنی کیفیت طاری ہے اور کسی کا حال سن کر سکون نہیں ملتا۔ سوائے اس کے کہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا جائے۔ ان کی بات سن کر حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ واقعہ میرے مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کے بلند مرتبہ کمال کا باعث ہے اور جب تک تم لوگ خود جا کر مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مزاج پرسی کر کے نہ آؤ گے اس وقت تک کسی بھی اہل باطن کو اس کی رستگاری حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو تمام حاضرین کے سامنے کلیر شریف کے حالات و واقعات کی تفصیل بیان کی۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھائیس خلفاء بھی وہاں پر موجود تھے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز وہاں پر ادا فرمائی اور پھر وہاں سے روانگی اختیار کی پھر جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ واپس کلیر شریف پہنچے تو یہ تہجد کا وقت تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاکپتن شریف کے تمام حالات بیان کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تم مجھ سے عالم امکان کی بات ہرگز نہ کرنا اگر کچھ کہنا ضروری ہو تو عالم وجوب کی بات کرنا۔ کافی دنوں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت طاری رہی تہجد کے وقت

آپ رحمۃ اللہ علیہ مسماۃ گل زادی کے مکان پر تشریف لائے اور جس مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے وہ مقام پہلے دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پسند تھا۔ اس مقام پر کھڑے ہو گئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پاس ہی لگے ہوئے گولر کے درخت کے قریب آئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پشت مبارک گولر کے درخت کے ساتھ لگا رکھی تھی اور بائیں ہاتھ سے درخت کی ایک شاخ پکڑ کر مٹھی بند کر لی پھر اپنی شہادت کی انگلی بلند کرتے ہوئے ہاتھ کو اپنے قلب کے سامنے لا کر آسمان کی طرف نگاہ کی۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سایہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔

کچھ دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر استغراقی حالت طاری رہی پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے درخت کی شاخ چھوٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی نیچے چھوڑ دیا۔ آسمان کی طرف بلند نگاہیں ہٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت میں گولر کے درخت سے ذرا ہٹ کر جس جگہ پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جلالی نگاہوں سے ایک ہلکی سی نظر زمین کی طرف کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں سے سات قدم کے فاصلہ پر زمین سے آگ نکلی جو دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف پھیل گئی۔ اس آگ سے کلیر کی ہر چیز جلنا شروع ہو گئی۔ اس آگ کی زد سے صرف گولر کا درخت، ایک فاختہ جو اسی گولر کے اوپر گھونسلہ بنائے ہوئی تھی۔ زمین کا وہ ٹکڑا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا اور حضرت امام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

مبارک جو کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے کلیر کی فتح کے ہنگامے میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے تھے۔ یہ مذکورہ بالا چار چیزیں محفوظ رہیں۔ کلیر کی تباہی کے بعد پورے شہر میں ویرانی پھیل گئی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جامع مسجد کلیر کے انہدام کے بعد شہر میں کوئی بیماری پھیل گئی جس سے وہ ویران اور تباہ و برباد ہو گیا۔

دور جلال:

روایات میں آتا ہے حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف کی تباہی کے بعد نہایت یکسوئی اور محویت کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد افغانستان کے شہر کابل کے علاقہ سے اکیس علماء و فضلاء، حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعت کرنے کی استدعا کی۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے فرمایا کہ تمہارے لئے اس فقیر کے پاس کچھ نہیں ہے تم حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کلیر شریف چلے جاؤ تم میں سے جس کا حصہ ہوگا وہ عطا کریں گے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق یہ سب علماء کرام کلیر شریف پہنچے اور وہاں پر چند یوم قیام کیا لیکن ان کا مقصد پورا نہ ہوا۔ کیونکہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں بے حد جلال پیدا ہو گیا تھا اور اسی جلال کی

وجہ سے کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب نہیں آتا تھا اس لئے حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سوا باقی تمام علماء کرام یکے بعد دیگرے واپس کابل چلے گئے پروردگار عالم نے حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ پر اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرمایا اور ان کو استقامت کی دولت نصیب فرمائی۔ وہ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ٹھہرے رہے، پھر جب حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ جذب وسکر کی حالت سے نکل کر حالت صحو میں آئے تو ارشاد فرمایا، اے شمس الدین! تو ہمارا فرزند ہے ہم نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی ہے کہ ہمارا یہ سلسلہ تیرے ذریعہ سے تاقیامت جاری وساری قائم ودائم رہے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور! کچھ تناول فرمالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت استغراق میں تھے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، بے شک یہ درست ہے مگر کیا بندے کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ مالک کی نقل کرے، اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو واقعی بندہ بندہ اور اللہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے آزاد ہے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند دانے گولر کے تناول فرمائے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی استغراقی کیفیت کے عالم میں حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کوئی مرید خاص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

میں حاضر رہنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا شمس الدین! آج سے تم چھ سال کے لئے حبس کبیر یعنی چھ سال تک خلوت گزیں اور چلہ کشی اختیار کرو۔ اس چھ برس کی طویل مدت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اور چنے کی دو روٹیاں اور پانی کا ایک لوٹا کھانے پینے کیلئے دیا اور فرمایا شمس الدین! جب بھوک پیاس لگے تو ان سے دور کر لینا۔ جب حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ چھ برس کی چلہ کشی کے بعد حبس کبیر سے باہر آئے تو آدھی روٹی اور آدھا لوٹا پانی باقی تھا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا شمس الدین! ہم نے تم کو ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پورے چھ برس تک حبس کبیر میں مقید رہنے کے بعد حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا جاؤ اور شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لاؤ۔ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عالم محویت میں پایا اور سات مرتبہ ان کو آواز دی۔ آواز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی آواز ہے۔ میں جواب میں قَالُوْا بَلٰی کہنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ مجھے آواز دی۔ اس وقت میں سمجھا کہ اب حکم فَاسْجُدُوْا کا ہے میں سجدہ کرنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی، اس وقت میں سمجھا کہ یہ آواز کُــــنْ کی ہے۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو تب میں سمجھا کہ یہ آواز وُجُوب ہے۔

اس کے بعد حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ اب میں عالم ارواح سے بَرْزَخِ صُغْریٰ میں آیا ہوں۔ پھر حضرت علم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو میں یہ سمجھا کہ عدم سے وجود میں ابھی آیا ہوں۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو اس وقت میں سمجھا کہ کوئی کسی کو پکارتا ہے پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو میں سمجھا کہ کوئی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ یہاں ہے جسے کوئی پکارتا ہے۔ پھر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات بار آواز دی تو میں نے آنکھیں کھولیں اور دیکھا پھر پوچھا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد ہے؟ یہ سن کر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ متحیر ہوئے اور حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے اور تمام حالات کے بارے میں عرض کیا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جا کر شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے کہو کہ:

"صابر کے شمس ارضی کو بحکم صابر بلاتا ہے"

چنانچہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ گئے اور ان الفاظ کے ساتھ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آواز سنی تو فوراً اسی وقت حبس کبیر سے باہر تشریف لے آئے اور مخدوم پاک حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

عالم جمال کا آغاز:

حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کے لئے ایک جھونپڑی تیار کر رکھی تھی اور اس مقام پر لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا

تھا۔ کلیر شریف اور کلیر شریف کے اردگرد کے علاقوں اور مضافات سے عقیدت مندوں کی آمد جاری رہتی تھی اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس چلے جاتے کوئی بھی شخص رات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بھی حاضر ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب کوئی دہلی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے ہی معلوم ہو جاتا تھا تو آپ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرما دیتے کہ:

"دہلی والا آ رہا ہے ہانڈی میں نمک ڈال دینا"۔

ہانڈی میں گولر کھانے کے لئے اُبالے جاتے تھے اور اس سے آنے والوں کی بعض مرتبہ تواضع کی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا حسن نامی قوال کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہاں سے کچھ انعام ملے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اس کو کھانے کیلئے گولر دے دو۔ قوال نے گولر لے تو لئے لیکن دل ہی دل میں اس انعام پر کڑھتا رہا کہ یہ کیا ملا میں تو یہاں پر اس لئے حاضر ہوا تھا کہ میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا قوال ہوں اور حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ ہیں اس لئے کافی انعام لوں

گا۔ لیکن یہاں سے تو کچھ بھی نہیں ملا تاہم پاکپتن شریف پہنچ کر حضور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ گولر دکھادوں گا اور اس انعام کا ذکر کروں گا۔

اس کے بعد جب حسن قوال کلیر شریف سے واپس پاکپتن شریف پہنچا تو اپنے سفر کی ساری روئیداد حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حضور بیان کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جب میں نے اپنے فریدی قوال ہونے کا ذکر کیا تو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "میرے شیخ اچھے ہیں" حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ سنے تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج سے میں شیخ ہوا ہوں۔ پاس بیٹھے ہوئے خدام نے عرض کی، حضور! کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے شیخ نہ تھے؟ ارشاد فرمایا آج سے پہلے شیخ کہنے والے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نہ تھے۔ آج یہ الفاظ حضور مخدوم پاک ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی زبان اطہر سے نکلے ہیں۔ اس کے بعد حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے وہ گولر حاضرین میں تقسیم فرمادیے۔ جس جس نے بھی وہ گولر کھائے اس کی باطنی کیفیت میں تبدیلی آ گئی اور اس کا باطن نور سے منور ہو گیا۔

خواجہ شمس ترک رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت:

قطب ربانی، قطب الاقطاب، علم میں کامل، زہد و ورع میں مکمل، یادِ الٰہی میں مستغرق، ظاہری و باطنی فضائل سے آراستہ، سرمایہ صدق، طالب عقبیٰ، شیخ کامل حضرت الشیخ سید علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن حضرت خواجہ شمس

الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ہم نے تجھے ہفت اقلیم کا شاہ ولایت مقرر کیا ہے۔ فی الحال تم پانی پت جانے کے بجائے پہلے چتور گڑھ چلے جاؤ اور سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہِ اسلام ہے اور ایک عرصہ سے قلعہ چتور گڑھ کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ مگر اسے فتح حاصل نہیں ہوتی۔ تمہارا جانا وہاں پر ضروری ہے اس لئے کہ جب تک تم دُعا نہ کرو گے اُسے فتح حاصل نہ ہوگی۔ تمہارے جانے کے بعد اس دنیا فانی سے میرا بھی کوچ ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک کب ہوا اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اخیری خدمت سے محروم رہ جاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جس دن قلعہ فتح ہوگا اسی دن میرا وصال ہوگا یعنی جس دن تم سے کوئی کرامت سرزد ہوگی اسی دن میرا وصال ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا کہ قلعہ فتح ہونے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تیرے لشکر میں موجودگی کی نشاندہی اور اطلاع ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کو کرے گا اور سلطان تیرے پاس آکر تجھ سے دُعا کرنے کی درخواست کرے گا تو تم اس کے حق میں دُعا کرنا، بفضل باری تعالیٰ تمہاری دُعا قبول ہوگی اور قلعہ فتح ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تم میری تجہیز و تکفین و تدفین میں شامل ہو گے۔

اپنے پیرو مرشد کا حکم ملتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے روانہ ہوئے اور سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں جا کر بھرتی ہو گئے۔ ان

دنوں سلطان علاؤالدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ چتوڑ کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نہایت دیانت و امانت کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دیتے رات کے وقت اپنے خیمہ میں رہ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ سلطان خلجی نے کافی عرصہ سے محاصرہ کر رکھا تھا مگر اسے قلعہ فتح کرنے میں ناکامی کا سامنا تھا چونکہ شاہی فوج نے کافی عرصہ سے میدان جنگ میں اپنے خیمہ لگا رکھے تھے طویل محاصرے اور بارش کی کثرت کی وجہ سے خیموں کے رسے گل کر کمزور ہو چکے تھے اور کافی تعداد میں ناکارہ ہو گئے تھے۔ اس بات کی اطلاع سلطان علاؤالدین خلجی کو دی گئی تو سلطان نے فوری طور پر سوت اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ شاہی حکم کی تعمیل میں شاہی کارندے ایک گاؤں میں پہنچے اور لوگوں سے کہا کہ سلطان کا حکم ہے فوری طور پر اس قدر سوت فراہم کیا جائے۔ بظاہر اتنی جلدی اس قدر سوت کی فراہمی بہت مشکل اور ناممکن تھی اس لئے گاؤں کے لوگ پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ اس گاؤں میں ایک بزرگ رہتے تھے وہ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات ولی اللہ تھے۔ ان کو شاہی کارندوں کی آمد اور گاؤں والوں کی پریشانی کا علم ہو گیا چنانچہ وہ گاؤں والوں کے پاس آئے اور ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر کرنے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کا انتظام کر دوں گا۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شاہی کارندے کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر لے کر آئے گھر سے ایک ہنڈیا لے کر اس میں ایک سوت کی نلکی ڈال دی پھر ہنڈیا کے منہ پر کپڑا باندھ کر ایک سوراخ سے نلکی کے سوت کا سرا باہر نکالا، کچھ پڑھ کر دم کیا اور دُعا مانگی۔ اس ہنڈیا کو لے کر شاہی کارندے کے پاس آئے اور اس سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سوت کا سرا کھینچ کر جس

قدر چاہو رسہ بنالوان شاء اللہ سوت میں کمی واقع نہ ہوگی۔

شاہی کارندے بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بہت خوش ہوئے اور ہنڈیا لے کر خوشی خوشی شاہی لشکر کی قیام گاہ میں پہنچے اور سوت کھینچنا شروع کیا وہ سوت کھینچتے جاتے تھے اور رسے بناتے جاتے اس طرح بہت جلد ڈھیروں کے حساب سے رسے تیار ہو گئے۔ بے شمار لشکری اس منظر کو دیکھنے کے لئے وہاں پر جمع ہو گئے تھے اور حیران ہوتے تھے۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کی خبر سلطان علاؤالدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ہو گئی چنانچہ وہ بذات خود اس جگہ پر آیا جہاں ہنڈیا سے سوت نکالا جا رہا تھا اپنی آنکھوں سے سارا مشاہدہ کرنے کے بعد ان شاہی کارندوں کو ساتھ لے کر پاپیادہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت سے مشرف ہوا، قدم بوسی کرنے کے بعد عرض کیا حضور! بہت زبردست مہم آن پڑی ہے کامیابی نہیں ہو رہی میری فتح کے لئے دعا فرمایئے۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا جو کام میرے ذمے تھا وہ میں نے بفضل باری تعالیٰ پورا کر دیا ہے جس مقصد کے لئے تم میرے پاس آئے ہو اس کے لئے خود تمہارے لشکر میں ایک خدا رسیدہ بزرگ موجود ہے اگر وہ دعا کرے گا تو تمہاری فتح یقینی ہے۔ سلطان علاؤالدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لشکر میں بزرگ کی موجودگی سے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس حقیقت شناس مرد بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس بزرگ کی علامت یہ ہے کہ ایک روز رات کے وقت تیز ہوا چلے گی بارش اور آندھی کے باعث تمام خیمے گر جائیں گے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو جائیں گے لیکن اس بزرگ کا

خیمہ قائم رہے گا اور اس کا چراغ بھی روشن رہے گا اور وہ تلاوت کلام اللہ میں مشغول ہو گا اگر اس وقت تم آندھی اور بارش میں تھوڑی سی تکلیف کر کے اس بزرگ کے پاس جا کر ان سے دُعا کی درخواست کرو تو وہ ضرور دُعا کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں فتح حاصل ہو گی۔

سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ آخر کار وہ شب آ ہی گئی بارش کے ساتھ سخت آندھی چلی خیمے گر گئے جس سے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو گئے۔ سلطان فوری طور پر اپنی لشکر گاہ میں ہر طرف پھرنے لگا اسے دور سے ایک خیمہ میں چراغ جلتا ہوا دکھائی دیا وہ فوراً اس خیمے میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تلاوتِ قرآن مجید میں نہایت استغراق کے ساتھ مصروف ہیں۔ سلطان دست بستہ ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب تلاوت کلام پاک سے فراغت پائی تو سلطان کی طرف دیکھا۔ سلطان نے سلام کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اور اس وقت آنے کی وجہ پوچھی۔ سلطان نے معذرت کی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر و منزلت نہ کر سکا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے معاف فرما دیں۔ اس کے بعد دعا کی درخواست کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں یہاں سے تین کوس پر جا کر دُعا کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ قلعہ فتح ہو جائے گا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تین کوس پر جا کر دُعا کی ادھر سلطان خلجی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق قلعہ پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں قلعہ فتح ہو گیا۔

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک:

جس وقت سلطانی لشکر فتح مندی کے ساتھ قلعہ میں داخل ہو رہا تھا عین اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آئی اور سمجھ لیا کہ آج حضرت مخدوم پاک علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے چنانچہ فوری طور پر کلیر شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ کلیر شریف میں پہنچ کر مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے غسل و کفن سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ بالکل تیار ہو گیا تو دیکھا کہ ہزاروں لوگ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھنے کیلئے موجود ہیں۔ نمازِ جنازہ پڑھانے کی کوئی جسارت نہ کرتا تھا کیونکہ نماز جنازہ اس شخص کو پڑھانا تھی جو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بلند و مرتبہ رکھتا ہو۔ اسی شش و پنج میں تھے اور تھوڑی دیر انتظار کے بعد مصلے پر کھڑے ہونا ہی چاہتے تھے کہ حاضرین نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش گھوڑے پر سوار چلا آ رہا ہے قریب آ کر اس نے گھوڑا باندھا اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مصلے پر کھڑا ہو گیا۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جب وہ نقاب پوش واپس جانے کے لئے گھوڑا کھولنے لگا تو اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بات یاد آ گئی کہ انہوں نے ایک دن اپنے پیرومرشد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تھا کہ حضور! مقامِ فنا اور مقام بقا کیا ہے؟ تو حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ فنا و بقا کا راز کسی وقت ظاہر کر دیا جائے گا۔

آج وہ سوال اچانک اتنی مدت کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں دوبارہ اُبھر آیا تھا پھر ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جس بزرگ نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی ہے ان سے ملاقات تو کرنی چاہیے کہ وہ کون ہیں تاکہ پتہ چلے سکے کہ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ کس شخصیت نے پڑھائی ہے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہو کر جانے ہی والے تھے کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ دوڑتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور عرض کیا اے اللہ کے بندے! آپ رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام کیا ہے؟ یہ سن کر نقاب پوش نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا اور فرمایا فقیر کے جنازے کی نماز فقیر ہی نے پڑھائی ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھا تو نہایت حیران ہوئے۔ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا شمس الدین! حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ مقام فنا ہے اور یہ مقام بقا ہے یہ سنتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ایک طرف روانہ ہو کر سب کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۳ ربیع الاول 690 ہجری بمطابق 23 مارچ 1291 عیسوی میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک کلیر شریف ضلع سہارنپور میں نہر گنگ کے کنارے پر واقع ہے۔

صاحب تذکرہ:

جلیل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تذکرہ اولیاء ہند میں روایت ہے کہ حضرت کا وصال ۱۳ ربیع الاوّل ۶۹۰ھ میں عین حالت سماع میں بعہد جلال الدین خلجی ہوا۔ اقتباس الانوار میں ایک روایت کے مطابق ۶۶۴ ہجری ہے سیر الاقطاب کے مطابق روایت ثانی سے جو اس نے اختیار کی ہے ”جان گنج شکر بود“ کے اعداد سے ۶۵۹ ہجری برآمد ہوتا ہے۔ خزینۃ الاصفیاء میں معارج الولایت کے حوالے سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری درج ہے اور حدیقۃ الاولیاء میں ۶۰۹ ہجری بحالت سماع اور بوقت وفات حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی تحریر کی ہے۔ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین میں آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بروز پنجشنبہ بعہد سلطان جلال الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ درج ہے مصنف کلیر کا چاند کتاب بستان کے حوالہ سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بتاتا ہے قریب قریب تمام ان محققین کی رائے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی تاریخ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری ہے۔

مزار اقدس:

حضرت مخدوم پاک علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ زبردست جلالی طبیعت کے مالک تھے تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ بعد از وصال بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کے باعث تقریباً دو سو برس سے زائد عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

کے جلال کی شدت کی وجہ سے کوئی بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جانے کی ہمت وجرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی انتہائی پر جلال طبیعت رکھتے تھے مگر بعد از وصال اس جلالی کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے اردگرد دور دور تک کوئی آبادی قائم نہ ہو سکی تھی۔ جس کی بناء پر رفتہ رفتہ عقیدت مندوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک کی دور سے بھی زیارت کرنا چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے آثار معدوم ہو گئے اور پھر ایک وقت آیا کہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کس مقام پر واقع ہے۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

رونق افروزی:

آخر دو صدیاں گزرنے کے بعد سلسلہ صابریہ کے ایک بزرگ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایک اشارہ ہوا جو یقیناً حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت تھی۔ جس کی مختصر تفصیل ''مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین'' کے حوالے سے اس طرح ہے کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ رودلی میں اپنے دادا پیر حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر جھاڑو دیا کرتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز کے بعد حسب معمول جھاڑو دے رہے تھے کہ ان کے قریب سے ایک بزرگ گزرے اور چلتے چلتے فرمایا عبدالقدوس! ہمارے مزار پر بھی جھاڑو دے دیا کرو۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے ہاں تو کر لی مگر ان بزرگ کے رعب وجلال کے باعث یہ نہ پوچھ سکے کہ آپ کون

ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک کہاں واقع ہے؟۔

وہ بزرگ اپنی بات فرما کر ان کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے اور پھر یہ فکر مند ہو گئے کہ وہ بزرگ کون تھے اور ان کا مزار کہاں ہے؟ ہر وقت اس بارے میں فکرمند رہتے تھے۔ آخر ایک دن انہوں نے جب حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری دی تو مزارِ انور سے حق حق کی آواز سنی جسے سن کر ان پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ مزارِ اقدس کے قریب ہی تشریف فرما ہو گئے اور مراقبہ شروع کر دیا۔ مراقبہ کی حالت میں اپنے دادا مرشد حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کی وساطت سے حضرت مخدوم پاک علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور تمام صورتحال سے آگاہی حاصل کی پھر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی جلالیت کم کرنے کی التجا کی تو حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی التجا کو شرف قبولیت بخشا اپنے مزار مبارک کی نشاندہی کی اور عقیدت مندوں کو مزار مبارک پر حاضری کی عام اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ساتھ کلیر شریف کے لئے روانہ ہوئے ''حقیقت گلزار صابری'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف میں پہنچ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی نشان کو واضح کرتے ہوئے جنگل سے درخت کاٹ کر مزار مبارک کی حد بندی کی اور درختوں کے ستون بنا کر زمین میں گاڑھے۔ قبر مبارک کے اردگرد درختوں کے پتے اور شاخیں

ترتیب کے ساتھ بچھا دیں اور رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا چند یوم تک وہاں پر قیام فرمایا اس کے بعد واپس گنگوہ شریف روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل مزارِ مبارک پر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا۔ ان کی آمد سے بہت سے عقیدت مند بھی وہاں پر جمع ہو گئے تھے۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے شیرینی پکا کر حاضرین میں تقسیم فرمائی اور دُعا فاتحہ کے بعد رُخصت ہوئے۔

اگر چہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد عقیدت مندوں نے مزار مبارک پر زیارت کے لئے جانا شروع کر دیا تھا مگر اس کے باوجود لوگوں کی آمد و رفت کچھ زیادہ نہ تھی اکثر کئی دنوں تک کسی کی حاضری نہ ہوتی تھی اور پھر مزار مبارک کے اردگرد دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی جس کے باعث ایک سناٹا چھایا رہتا تھا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی بعد از وصال ایک کرامت کے بارے میں ''مکتوباتِ فردوس الوجوب'' اور ''اقتباس الانوار'' میں تحریر ہے کہ ایک ہندو سادھو کہیں سے پھرتا پھراتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پاس آیا تو اس کے دل پر ایک طرح کی ہیبت طاری ہو گئی اسے یہ جگہ بڑی پُر ہیبت دکھائی دی یہاں پر کافی تعداد میں پرندے جمع تھے۔ اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی خاص مقام ہے ممکن ہے کہ زمانہ قدیم میں یہ ہماری عبادت گاہ ہو۔ پھر اسے یہ خیال آیا کہ اگر یہ کسی مسلمان کی قبر ہوئی تو میں اسے زمین کے برابر کر دوں گا پھر اس نے سوچا کہ کہیں اس جگہ پر کوئی خزانہ دبا ہوا ہو اس لئے اس جگہ کو کھود کر دیکھنا چاہیے۔ یہ سب باتیں سوچ کر وہ ہندو سادھو آگے بڑھا اور قبر مبارک

کے نزدیک آیا۔ کسی آہنی اوزار سے قبر میں ایک سوراخ کیا اور اس سوراخ کے اندر اپنا چہرہ داخل کر کے یہ دیکھنا چاہا کہ اس میں کیا ہے۔ اس کی گردن وہیں پر پھنس کر رہ گئی اس نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح اپنی گردن اس سوراخ سے باہر نکالے مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی حالت میں وہ خوف سے مر گیا۔ رات کے وقت دور کی ایک بستی میں رہنے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کو خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ فوری طور پر میری قبر مبارک پر پہنچو اور ایک کتے کو جو میری قبر مبارک کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے اس جگہ سے دور کر دو۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق صبح سویرے ہی آپ کی قبر مبارک پر پہنچا تو دیکھا کہ ہندو سادھو جس کی گردن قبر کے اندر پھنسی ہوئی ہے مردہ حالت میں پڑا ہے اس سادھو کو بے ادبی کی سزا مل گئی تھی۔ اس شخص نے اس کی نعش کو وہاں سے ہٹایا جب اس کی گردن کو قبر مبارک سے باہر نکالا تو اس ہندو سادھو کی شکل کتے کی مانند ہو چکی تھی۔ اس کی نعش کو دور لے جا کر پھینک دیا گیا۔

......☆......☆......☆......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر خواهی غم غربت طلب کن از درِ دلها

بکوئی دلبرے جان وه که گردی شمع محفلها

ترجمہ: اے پیارے اگر تُو پردیس کے غم کا خواہش مند ہے تو ان کے در سے مانگ ﴿ پیارے مہربان دوست سے ﴾ تجھے چاہیے کہ تو کسی محبوب کی گلی میں اپنی جان دے دے تا کہ تو محفلوں کی شمع بن جائے۔

بمکتب خانه رنداں بیا بکدم اگر خواهی

کتاب سرِ دل برخواں که گرد و حلِّ مشکلها

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دل کے بھید پڑھے تو رندوں کے مکتب میں چل کر آ۔ اس سے تو یقیناً تیری مشکلات کا حل نکل آئے گا۔ تیری مشکلات کا حل رند لوگوں کے مدرسہ میں دل کے بھید بتانے والی کتاب میں ہیں۔

نهنگ آسابه بحر عشق شو غرق از سر سودا

که بیخواهش بیابی هر طرف راهی بساحلها

ترجمہ: اپنے سر کے سودا سے تو عشق کے سمندر میں مگرمچھ کی مثل غرق ہو جا۔ جب تو ایسا کرے گا تو تجھے بغیر خواہش کے بھی ساحل پر آنے کیلئے ہر طرف سے راہیں ملیں گی۔

ازاں روزیکہ آمد از خدا حکم فلاتنہر
نرفتہ از درم محروم ہر گز دستِ سائلہا

ترجمہ: جس دن سے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آیا ہے کہ مت جھڑک۔ تو اُس دن سے میرے در سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں گیا ہے۔ ﴿میرے در سے جس نے آکر جو مانگا اُسے عطا کر دیا ہے﴾

بیفگن بر رخِ زیبا نقاب اے شاہد قدسی
کہ میسوزد زتابِ طلعتِ تو جانہا دولہا

ترجمہ: اے آسمانوں کے پیارے تو اپنے حسین چہرہ پر پردہ ڈال لے۔ کیونکہ تیرے چہرے کے جمال کی آب و تاب سے بناؤ سنگھار کئے ہوئی جانیں اور دل بھی جل جاتے ہیں۔

بشیدائی ببزم پاکبازانِ خدا جویاں
برقصم از سر مستی بہ آواز جلا جِلہا

ترجمہ: اللہ کے متلاشی پاک باز بندوں کا شیدائی ہو جا۔ کیونکہ میں تو اُس کی اَحَدَ اَحَدَ آواز کی مستی پر خود رقص کرنے لگتا ہوں۔ ﴿خدا کو پکارنے والوں کی آواز پر میں بذاتِ خود وجد و رقص کے حال میں ہو جاتا ہوں﴾۔

زہجرت شد جہاں درباز زآب گریہ صابرؔ
زچشم ناخدا رفتہ ہمہ آثار منزلہا

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے رونے سے آنکھوں کے پانی سے ایک جہاں کا در کُھل گیا اور وہ دُور ہو گیا اس سیلاب میں ملاح کی آنکھوں سے منزلوں کے تمام آثار دُور ہو چلے ہیں۔

......☆......☆......☆......

دادند مرا روزِ ازل گوہر غم را

درام بکفِ دل علم درد و الم را

ترجمہ: مجھے تو روزِ اوّل سے ہی انہوں نے غم کا موتی بخش دیا۔ اب میرے دل کی ہتھیلی پر علم کا درد اور غم والم موجود ہیں۔ ﴿گویا مجھے روزِ اوّل سے ہی غم والم اور پہچان کا علم عطا ہیں﴾

شد مسکن من عرش بریں تابدم حشر

آنکہ کہ نہادم بره دوست قدم را

ترجمہ: مجھے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حشر کے روز تک عرشِ بریں پر ٹھکانہ عطا ہو گیا ہے۔ اسی لئے کہ میں نے تو اپنے محبوب کی راہ میں اپنا قدم رکھ لیا ہے۔

پیدا ست بمن سرِّ دل ہر کس و ناکس

دادم بدل خویش عنان لوح و قلم را

ترجمہ: مُجھ پر ہر کس و ناکس کے دل کا راز کُھلا ہے۔ کیونکہ میں نے تو اپنے دل کی باگ کو لوح و قلم کے مالک کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ ﴿میں لوح و قلم کے مالک کا غلام بن گیا ہوں﴾۔

گر شرح نبودہ بخدا کس نرسیدہ

زین راہ تواں یافت کمالاتِ قدم را

ترجمہ: اگر شرع محمدی ﷺ نہ ہوتی تو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات تک نہ پہنچ سکتا۔ اس

راہ سے تو کمالاتِ قدم حاصل کی جا سکتی ہیں﴿ جو کوئی شرعِ محمد ﷺ پر کاربند ہو جائے اُس پر اللہ تعالیٰ تک رسائی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

تا خار صفت گر بنشینم زغنایش
بر خاکِ ندامت فگنم مسند جم را

ترجمہ: میں تو اگر اُس کی رحمت و شفقت سے کانٹوں کی مثل ہو جاؤں تو بھی میں جمشید بادشاہ کے تخت کو شرمندگی کی خاک پر پھینکتا ہوں﴿ مجھے تو اپنے آقا کی رحمت کے کانٹے بھی جمشید بادشاہ کے تخت کی شان و آرائش سے زیادہ عزیز اور قابلِ قبول و رحمت ہیں﴾۔

مفتاحِ درِ فیضِ الٰہی شوم آں دم
یک بار اگر بوسہ زنم سنگ حرم را

ترجمہ: اگر میں اپنے آقا ﷺ کے حرم پاک کے پتھر کو ایک بوسہ دے لوں تو اُسی لمحہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فیض کے در کی چابی حاصل ہو جائے۔

بر عرش بریں مست برقصم بصد آئین
یک بار اگر بوسہ زنم نقش قدم را

ترجمہ: اگر میں ایک بار بھی حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کے نقش کو بوسہ دے لوں تو میں سینکڑوں آئین و اصول سے عرش بریں پر مستی سے رقص کروں۔

بنور شریعت بسرا پردہ وحدت

رد نیست مرد گم شدہ ارباب حکم را

ترجمہ: شرع کے نور میں پردۂ وحدت پوشیدہ ہے تو اس میں گمشدہ آدمی حکم دینے والے لوگوں سے رد نہیں کیا جاتا۔ جو وحدت الٰہی کے نور میں غرق ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو با اختیار لوگ بھی ہرگز رد نہیں کرتے بلکہ اُن پر ان احباب کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔

گر نیستی من شود از هستی حق مست

بیرون کنم از کون و مکان نام عدم را

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی میں مست میری ہستی مٹ جائے تو میں عدم کا نام کون و مکان سے نکال دوں۔

از درد تواں رفت بسر منزل عرفان

صابرؔ مده از دست خود ایں حُزن و الم را

ترجمہ: عرفان کی منزل کو طے کیا جا سکتا ہے درد سے پس اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے ہاتھ سے غم اور الم سے اس جان کو ضائع نہ کر۔

.......☆.......☆.......☆.......

روئے بنما مرا رسول خدا

یا خدائے تو در خلائو ملا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ! مجھے اپنا دیدار بخش دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے جو خلا میں ہے اور آسمانوں میں وہ سب آپ ﷺ کے رب کی خلق ہے اور آپ ﷺ کو اس ذات کا قرب ہے۔

چوں نکردم زجاں فدائے رہت

از ازل عشق تست در دل ما

ترجمہ: میں اپنی جان آپ ﷺ کی راہ میں قربان نہ کر دوں۔ اس لئے کہ ہمارے دل میں آپ ﷺ کا عشق روزِ اوّل سے موجود ہے۔ یعنی بندوں سے اللہ تعالیٰ نے عشق محمدی ﷺ کا اقرار روزِ اوّل سے ہی لے لیا تھا۔

آشکارا بچشم دل دیدم

جلوئہ ذات تست درہمہ جا

ترجمہ: میں نے تو ہر جگہ تیری ذات کا جلوہ پایا یعنی میرا دل تیری ذات کو ہر جگہ دیکھتا ہے کیونکہ تیری پاک ذات کا جلوہ مجھے ہر جگہ نظر آتا ہے۔

تو نگہدار از کمال کرم

یا رب از لطف اندریں سودا

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے خاص کمال کرم سے مجھے دیکھ اور میرے حال پر خصوصی کرم فرما۔ کیونکہ میں تو ہر لحظہ تیرے خصوصی لطف و کرم کی اُمید و توقع رکھتا ہوں۔

سوئے تو از کمال شیدائی

میرود همچو باد بے سروپا

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات سے لو لگانے والے کمال درجہ سے تیرے شیدائی ہو گئے ہیں وہ تیری طرف ایسے پلٹے ہیں جیسے ہوائے تیز و تند چلتی ہے۔

رحمت خاص حق توئی زان رد

دو جہاں ست بردرِ تو گدا

ترجمہ: اے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری ذات پاک عین رحمت خاص حق تعالیٰ ہے۔ تیرے در کا گدا تو دونوں جہاں کو حاصل کرنے سے ہٹ جاتا ہے یعنی وہ دونوں جہاں کو رد کر کے تیرے در کی گدائی کو ترجیحاً سعادت قرار دیتا ہے۔

نتواں کرد مر ترا تشبیہ

ذاتِ پاک و ہست بے ہمتا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری پاک ذات کو کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ تیری پاک ذات بے ہمتا ہے یعنی تیری ذات ایسی ہے کہ اُس کی مثل نہیں اور تیری ذات بلاشبہ بے مثل ہے۔

سر نہادم بخاک درگاہت

تا شوم محرم قضا و رضا

ترجمہ: اے میرے رب میں نے تیری ذات کے آگے اپنا سر خاک پر رکھ دیا ہے۔ اور

اللہ کرے کہ میں اللہ کی ذات کی قضا و رضا کے مسئلہ کو جان سکوں۔ ﴿اے میرے اللہ میں تیری قضاورضا کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہوں مجھے محرم بنا﴾۔

در فتادم بکوی تو از پا
دست من گیر تا بروز جزا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی میں اپنے پاؤں سے گر گیا ہوں۔ میں تیرے حضور دُعا کرتا ہوں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ لیں اور روز جزا تک میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رہے۔ آمین!!

ھمہ ناجی شدند دریک دم
گر نگاہت فتد بھر دوسرا

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لمحہ میں سبھی ناجی ہو گئے۔ اگر تیری پاک ذات سے نگاہ کسی اور طرف اُٹھ جائے تو خراب حال ہو جائے۔

شکر ھا میکنم ازیں شادی
بھرور دم دم تو ھست دوا

ترجمہ: میں اِس خوشی پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ تو تو ہر دم کرم نواز ہے۔ اور تو ہر مرض کی دوا وعلاج ہے۔

میدھم میدھم ترا صابرؔ
ھر چہ خواھی بخواہ از درِ ما

ترجمہ: اے صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو مانگ ہم تجھے دیتے ہیں۔ پس تو جو چاہے مانگ لے ہمارے در سے۔

☆......☆......☆......

برویت چون نظر افتاد مارا

بدیدم در رخست نور خدارا

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ جب ہماری نظر آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پڑی آپ ﷺ کے روشن ومنور چہرہ پر نورِ خدا کو دیکھ لیا۔

اگر گنج فنا آید بدستم

دھم ازذوق صد ملك بقارا

ترجمہ: اگر مجھے تیری ذات پاک میں فنا ہونے والا خزانہ مل جائے۔ تو میں اس خوشی میں اِس خوشی کا صدقہ ایک سو ملک بقا بھی قربان کردوں۔

بیادر چشم من بن شین و بنگر

اگر خواھی کہ بینی مصطفیٰ

ترجمہ: اے دوست آ۔ میری آنکھ میں جگہ کرلے اور پھر دیکھ۔ اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ رسول خدا محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات کو دیکھے تو آ جا۔ اور اس سعادت کو ایسے پالے۔ جیسا میں نے کہا۔

اگر افتد بدستم درد عشقت

نخواھم تادِم محسر دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرے عشق کا درد میرے ہاتھ آجائے۔ تو میں تا روز حشر علاج کے لئے کوئی دوا طلب نہ کروں۔ یعنی تیرے عشق کے علاوہ کسی

چیز کی طلب نہیں رہے گی۔

اگر در دل خیالِ تو کند بار

زشہر دل کنم بیروں ہوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر میرے دل پر تیرا خیال بوجھ ہو جائے تو اس خیال کو اپنے دل کے شہر سے نکال پرے کر دوں یعنی میرے لئے تیرا خیال ہی سب کچھ ہے اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں بھاتا۔

فنا شو ہاں فنا شو ہاں فنا شو

چو صابرؔ باش عشق کبریا را

ترجمہ: پس تو اس کی یاد اور توجہ میں فنا ہو جا۔ ضرور فنا ہو جا۔ یقیناً فنا ہو جا۔ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل ہو جا۔ اللہ کے عشق میں غرقاب ہو جا۔

......☆......☆......☆......

بدہ ساقی شراب غم زمارا

کہ تابنیم جمال کبریا را

ترجمہ: ساقی ہمیں شراب غم کا گھونٹ پینے کو دے۔ کیونکہ اب ہم میں کبریا ذاتِ اقدس سے دور رہنے کی تاب نہیں رہی ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کی دید کیلئے بے تاب ہو کر رہ گئے ہیں۔

دردِ دیگر ندارم جز دردِ تو

تو بنواز از کرم ایں بینوارا

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ بھکاری ہوں تیرے در کا۔ میرے لئے تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں ہے اے کبریا ذات تو اپنے کرم سے مجھے نواز دے کیوں کہ میں مفلس وفادار ہوں۔

اگر جبریل آرد داروئے درد

نخواھد عاشقے دردت دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر جبرائیل علیہ السلام بھی میرے لئے درد کی دوا لے آئے تو بھی تیرے در کا عاشق جو تیرے درد میں مبتلا ہے۔ وہ کبھی بھی اُس کی دوا طلب نہ کرے گا۔

اگر پرسند از تو تا دمِ حشر

مگو با ھیچکس سرِّ قضارا

ترجمہ: اگر تجھ سے فرشتے تا دم حشر سوال کر کے پوچھتے رہیں تو پھر بھی ہرگز قضاوقدر کے بھید کا علم اُن پر نہ کھول۔ یعنی جو تیرے دل کا حال وقال ہے اُن کو اِس کا راز نہ دے تا کہ وہ تیرے محرم راز نہ ہو جائیں۔

زسر تا پا گنھگارم ازیں رہ

بکن عفو از کرم مر ایں گدارا

ترجمہ: اے میرے خالق میں تو سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑا ہوں کیونکہ

میری راہ عشق کی راہ ہے۔ پس تو مجھے اپنے کرم سے معاف فرما دے کیونکہ میں تو تیرے در کا گدا گر ہوں۔

اگر لطف شود ھادی کنم طے

بسو دایت رہ بے منتہا را

ترجمہ: اے میرے خالق و مالک اگر تیرے کرم میرے حال پر ہوں اور مجھے تیرا کرم رہبر رہے تو یہ منزل طے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تیرے عشق کی راہ طویل ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

فدا شو بردد چشم خویش از دفق

کہ خوش دیدہ جمالِ مصطفا را

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو اپنی دونوں آنکھوں کی مہربانی پر قربان و فدا ہو جا۔ کیونکہ تو خوش نصیب ہے جس کی آنکھوں نے جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار حاصل کر لیا ہے۔

مپرس از اھل عرفان کس نگوید

چو صابر سرّ اسرارِ خدارا

ترجمہ: اے مہربان تو اہل عرفان سے اُن کے حال وقال کی پوچھ گچھ نہ کر۔ کیونکہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل اللہ تعالیٰ کے اسرار و بھید کوئی نہیں بتائے گا۔ کیونکہ اُن کی ذات نے اللہ کے بھید کو پایا ہے۔ جو کوئی بھید پائے اور شاہد ہو وہی کیفیت حال بیان کر سکتا ہے۔

.......☆.......☆.......☆.......

خداوندا رہِ توفیق بنما
بروئے من درِ تحقیق بکُشا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تو مجھے اپنی رحمت کی توفیق عطا فرما دے اور مجھے اپنا رستہ دکھا دے۔ اور میرے دل پر اپنے فضل واحسان سے تحقیق وعلم کا دروازہ کھول دے۔

مرا از لطفِ خود در ہر دو عالم
بسوائے محبت دار برپا

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے حال پر اپنا لطف وکرم کر دے۔ صرف یہاں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں مہربانی رکھ اور میرے حال پر اپنی رحمت ومحبت کا دروازہ کھول دے کیونکہ میں تیری محبت میں غرقاب ہوں۔

مگر حاصل شود از لطف نعمت
شہود و ایما این بے نوارا

ترجمہ: اے میرے مولا مجھے تیری لطف وعنایت کی نعمت میسر رہے۔ کیونکہ میں لاچار ہوں۔ مجھے اپنا دیدار اور اپنا مدعا عطا کر دے۔ اسے تو صرف تیرے دیدار اور رضا کی طلب ہے۔

شد اند آرزوئے دیدن تو
زہر مویم ہزاران چشم بینا

ترجمہ: تیرے دیدار کی آرزو کی حد ہی ختم ہوگئی یعنی ہم تیرے دیدار کی آرزو میں مستغرق ہیں۔ کیونکہ میرے جسم کے ہر بال کی ہزاروں آنکھیں تیری دید کی

طلب گار ہیں۔ میرے جسم کے تمام بال ایسے ہیں جن کی ہزاروں بینائی والی آنکھیں ہیں اور سبھی تیری دید کے لئے کھلی ہیں۔

زھجرت آن جھان و ایں جھاں را

ز آب دیدئہ من گشت دریا

ترجمہ: میرا دل نہ اس جہاں میں ہے اور نہ اس کو اگلے جہان کی خواہش ہے یہ دونوں جہاں سے ہجرت کئے ہے بس اسے تیرے جہاں کی طلب ہے۔ جدائی اور فرقت نے اسے رُلا دیا ہے۔ اب میری آنکھوں کے آنسوؤں سے دریا بہہ نکلے ہیں۔

ازاں روزیکہ حال من بدیدند

ملائیک سر بسر هستند شیدا

ترجمہ: مہربان فرشتوں نے جب سے میرا یہ حال دیکھا ہے۔ تو وہ اب سراپا میرے شیدائی ہو گئے ہیں انہیں میرے حال پر رشک ہے۔ اور وہ سرتاپا میرے حال کے شیدائی ہو گئے ہیں۔

درگاہ تو اُم آوردئہ خود

مراں از لُطف ای باری تعالیٰ

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق میں تیرے در پر آ گرا ہوں۔ تجھے تیرا واسطہ ہے تو مجھے اپنے لطف و کرم سے دُور نہ کر۔ یعنی میں تیرے در پر آ گرا ہوں مجھے اپنے در سے دُور اور رد نہ کر۔

ازیں لطفے کہ کردی درحق من
نشستم بر سرِ عرشِ معلا

ترجمہ: اے میرے مہربان جو کرم تو نے میرے حال اور حق میں فرما دیا ہے۔ میں اُس انعام واکرام کی بدولت عرش معلیٰ پر جا پہنچا ہوں۔

اگر خواہی چو ذاتِ خود بیابی
درونِ ہر دو عالم نیست پیدا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہے کہ تو عرفان حاصل کرے تو یاد رکھ کہ یہ دونوں جہاں میں نہیں ہے بلکہ یہ تو مجھے تیری اپنی ذات میں مل سکتا ہے۔ تو اسے اپنے آپ میں پا سکتا ہے۔

خلافِ شاہ بازانِ حقیقت
نہ گفتم من تو میدانی خدارا

ترجمہ اے مہربان میں نے شہبازوں کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ تجھے میرے حال کی خبر ہے۔ تجھ سے کوئی چھپا نہیں۔

اگر خواہی رسی در بزم وحدت
چو صابرؔ رو براہِ عشقِ یکتا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ بزم وحدت تک پہنچ جائے تو صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل عشق کی راہ میں تنہا حال لے کر چل۔

......☆......☆......☆......

میفگن از نظر خود نیاز منداں را

بہ بزمِ خاص مدہ راہ خود پسندان را

ترجمہ: اے دوست نیاز مندوں کو اپنی نظر و توجہ سے نہ گرادے۔ اور خود پسند لوگوں کو خاص محفل میں جگہ و مقام نہ دے۔ یعنی جو لوگ نیاز مند ہوں انہیں عزت دے اور خود پسندوں کو کوئی مقام نہ دے۔

من از کتابِ غم عشق خواندہ ام صد بار

نصیب درد نشد عاشقانِ درماں را

ترجمہ: میں نے سو بار عشق کے غم کھانے والے لوگوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو عاشق علاج کراتے ہیں انہیں ہرگز عشق کا درد نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خیال روئے تو دردم بصد ہزاراں لطف

زنامہ دِل من محو کردِ عصیاں را

ترجمہ: تیرے حسین چہرہ کو دیکھنے کے خیال کے درد میں لاکھوں قسم کے لطف و خوشیاں ہیں۔ اس خیال نے میرے دل کے نامہ سے گناہوں کو دھوڈالا ہے۔

اگر ہزار خم بادہ بے تو نوش کنم

اثر نمیکنند این عاشقان مستاں را

ترجمہ: اے دوست اگر میں تیرے بغیر ایک ہزار جام شراب کے بھی نوش کرلوں۔ مگر مست عاشقوں پر اس شراب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

چہ شُکر گویمت اے نازنین زسر وجود
خیالِ زلف و وخت بردا زمن ایمان را

ترجمہ: اے میرے نازنین میں تیرا کیا شکر ادا کروں۔ تیری زُلف کا خیال اور دل کی مرہم پٹی کرنے کے خیال نے میرا ایمان مجھ سے لے لیا ہے۔

دوبارہ راہ نیابی وصل حصور
اگر تو فاش کنی سرِّ راز پنہاں را

ترجمہ: اے دوست تجھے دوبارہ راستہ نہ ملے گا جو تو ملاقات کے خیال میں محصور ہے۔ اور اگر تو ایک پوشیدہ راز کو فاش کر دے گا۔ یعنی جسے دوست سے محبت ہوتی ہے اسے اس کے راز فاش نہ کرنے چاہئیں اس سے نقصان ہوتا ہے۔

بہ بزم عشق در آ ہمچو صابرؔ از سرذوق
بہردو کون ببیں جلوہ ہائے یزدان را

ترجمہ: بڑے اشتیاق اور دلچسپی سے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل بزم عشق میں داخل ہو جا۔ اس میں تجھے اللہ تعالیٰ کے دونوں جہان کے جلوے نظر آئیں گے۔

......☆......☆......☆......

ہست در دنیا و دین دو کار ما
میر شاند د رومی با کبریا

ترجمہ: ہمارے دنیا اور دین میں کام ہیں۔ وہ ہمیں کامیاب کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف پہنچاتے ہیں۔

رشتہ تدبیر ما در دستِ تست
انصرام بخش از بہر خدا

ترجمہ: اے مالک ہمارے تدبیر کی رسی تیرے ہاتھ میں ہے۔ پس تو اے خدا اپنی ذات کے صدقہ میں اس کا انتظام و انصرام عطا فرمادے۔

زان سبب رُو سوئے تُو آوردہ ام
ذاتِ تو از ذات حق نبود جدا

ترجمہ: میں نے تو صرف اسی وجہ سے تیری طرف رُخ کر لیا ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات ذاتِ حق سے جدا نہیں ہے۔

خود بگو جز تو کسے داریم ما
دستِ گیر از کرم اے مقتدا ما

ترجمہ: اے میرے مہربان تو خود ہی یہ بتا دے کہ تیرے سوا ہمارا کون ہے۔ پس تو اپنے کرم و مہربانی سے ہماری دستگیری کر کیونکہ تو ہی ہمارا قائد ہے۔ اور ہم تیرے مقتدی ہیں۔

در کتابِ عرشیان من خوانده ام
نام پاکت از ازل مشکل کشا

ترجمہ: میں نے عرش والوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ تیرا پاک نام روزِ ازل سے مشکل کشائی کرتا ہے۔

بر درت هستیم از روزِ ازل
کارسازیہائے ما کن بے قضا

ترجمہ: ہم تو آپ کے درِ دولت پر روزِ ازل سے پڑے ہیں۔ خدا کیلئے ہمارے کام بغیر قضا و قدر سنوار دے یعنی ہم آپ کے روز ازل سے غلام ہیں۔ تو ہمارے بگڑے کام سنوار دے خواہ وہ قضاوقدر میں ایسے نہیں لکھا ہُوا۔

غیر نامت برنیاید از زبان
گر مرا پرسند در روزِ جزا

ترجمہ: اور اگر مجھ سے روزِ جزا کو اُنہوں نے پوچھا تو میں تیرے نام کے سوا کچھ بھی اپنی زبان پر نہ لاؤں گا اور نہ میں کسی سوال کا جواب تیرے نام کے علاوہ لوں گا۔

چوں بود بر تو عیاں احوالِ من
رحم کن برما ز روئے مصطفےٰ

ترجمہ: جب تجھے ہمارے احوال سے آگاہی ہے۔ اور تو واضح جانتا ہے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کے صدقے ہم پر رحم فرما۔

ذاتِ تو از روزِ اول همچو حق
دستگیری ماست درهر دوسرا

ترجمہ: اے آقا آپ کی ذاتِ پاک روزِ ازل سے حق ہے۔ پس ہم پر دونوں جہاں میں اپنی مہربانی سے ہماری دستگیری کر۔

درد ما را نامِ پاك تو بس ست
روز و شب اندر خلائق درملا

ترجمہ: اگر ہمیں کوئی دُکھ درد ہو تو تیرے نام پاک سے وہ ٹل جاتا ہے۔ ہمارا دن ہو یا رات خُلد ہو یا فرشتوں کی دُنیا سبھی جگہ ہمارے حال پر اس نام پاک سے رحمت ہوتی ہے۔

از همه رو سوئے تو داریم رو
دست ما بگیر از کرم ای رهنما

ترجمہ: اے ہمارے مہربان ہم نے تو ہر طرف سے اپنا منہ موڑ کر تیری ذات کی طرف کرلیا ہے۔ پس تو ازراہ کرم ہمارا دستگیر و رہنما ہوجا۔

زان سبب مهر دو عالم گشته
نور حق هستی تو از سر تا بپا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذاتِ پاک سر سے پاؤں تک نور ہی نور ہے۔ اسی سبب سے یہ دونوں جہان نورانی ہوگئے ہیں۔

رحم کن بر حال من اے بادشاہ
تو غنی ہستی و ما جملہ گدا

ترجمہ: اے میرے بادشاہ سلامت آپ میرے حال پر رحم فرمائیں۔ کیونکہ آپ کی ذات غنی اور خزانوں کی مالک ہے اور ہم سبھی گداگر اور آپ کے در کے بھکاری ہیں۔

یافتم اندر رہت ازروے شوق
تن جدائو سر جدائو پا جدا

ترجمہ میں نے نہایت شوق ورغبت سے آپ کی راہ میں قدم رکھا اور چلا۔ اس شوق سے میرا تن، میرا سر اور میرے پاؤں سبھی جدا ہو گئے۔ میں نے سبھی کو الوداع کہا۔

من ہمہ چوں صابرم ازروئے شوق
سر نہادم بر درِ تو از رضا

ترجمہ: میں نے یہ حال نہایت صدق وصفا سے اختیار کیا۔ اور صبر کی منزل میں رہا۔ میں نے تیری راہ میں تیری رضا سے تیرے در پر سر رکھ دیا ہے اور میں دل و جان سے آپ کی ذات پر قربان ہوں۔

......☆......☆......☆......

فنا شو گر تو میخواهی بقارا

توانی یافتن زین کبریارا

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنی بقا چاہتا ہے۔ تو فنا ہو جا۔ یعنی اپنی ہستی کی منفی کر لے۔ یہ حالت بقا تجھے صرف رب تعالیٰ کی ذات سے ہی مل سکتی ہے۔ جو اپنی ہستی کو مٹاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بقا نصیب فرما دیتا ہے۔ اُس میں ہی اللہ کی ذات جاگزین ہو جاتی ہے۔

زخود بر خیز یعنی بیخبر شو

کہ بینی بے طلب در خور خدارا

ترجمہ: اے بندے اپنی میں کو ختم کر لے۔ اور اپنی ذات کی نفی سے ہو جا اگر تو اس حال میں ہو گیا تو تُو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے حال کو کر لے گا۔ پھر وہی حدیث قدسی کا مضمون کہ "بندہ بندہ نہیں رہتا وہ میں ہو جاتا ہوں"۔

فنا ملکِ بقارا می نماید

ازاں من دوست میدارم فنارا

ترجمہ: مُلک بقا کو فنا نہیں ہے اور فنا ہونا مُلک بقا کی راہ ہے اسی وجہ سے میں فنا کی حالت سے دوستی اور محبت رکھتا ہوں۔

رضائے خویشتن را بر قضا نہ

کہ نادانی تو اسرار قضارا

ترجمہ: اے بندے تو اپنی رضا کو قضا و قدر کے ہاتھ پر چھوڑ دے۔ کیونکہ تو قضا کے

رازو نیاز نہیں جانتا یعنی بندے کو چاہئے کہ قضاو قدر پر جرح نہ کرے کیونکہ اِس مضمون پر بحث کے اسرار اُس پر پوشیدہ ہیں۔

اگر خواہی کہ گردد کارت آسان
مکن محو از دِل خود مدعارا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا کام آسان وسہل ہو جائے۔ تو تجھے چاہئے کہ تو اپنا دلی مقصد اپنے دل سے نہ نکالے۔ تا کہ تجھے دلی مراد حاصل ہو جائے۔

بدرگاہ تو رہ آوردہ ام من
تو بنواز از کرم ایں بینوا را

ترجمہ: اے میرے مالک وخالق مہربان میں تیری بارگاہ میں آ گیا ہوں۔ تو اپنے فضل وکرم سے اس بے سہارا بندے کو نواز دے۔ کیونکہ تیری ذات بے نیاز اور کرم نواز ہے۔

بکن طے از سر مستی بصد ذوق
دوگامی منزلے نا منتہارا

ترجمہ: اے بندے تو سینکڑوں ذوق وشوق سے اس منزل کو طے کر لے اور سرشار رہ کر یہ کام کئے جا۔ یہ منزلِ دُنیا تو دو قدم کی ہے۔ اور لا منتہا منزل کی طرف کا سفر ہے۔ اور لا منتہا کی منزل تو بہت طویل ہے۔

کنم بر عرش اعظم رقص مستی
اگر بینم جمال مصطفےٰ را

ترجمہ: اگر مجھے حضرت محمد الرسول ﷺ کے اک جمال ودید نصیب ہو جائے تو

میں اس خوش بختی سے عرش اعظم پر مستی کی حالت میں رقص کردں۔

من از سودائے عشقت همچو صابرؔ

نه مے خواهم بدرد خود دوارا

ترجمہ: میں صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل آپ کے عشق کا سودا رکھتا ہوں۔ میں سودائی مرض میں مبتلا ہوں مجھے اس مرض کا درد ہے لیکن میں اس کی دوا کا طلب گار نہیں ہوں۔ مجھے آپ کے عشق میں مبتلا رہنے میں راحت اور سکون ہے نہ کہ کسی اور دوا میں فائدہ ہے۔

......☆......☆......☆......

در هوائے وصلِ آن جانان دلا

در هوا شو در هوا شو در هوا

ترجمہ: اے میرے نادان دل تو محبوب کے وصل کی خواہش میں زندہ و باقی رہ۔ تو ہمیشہ اسی حال میں رہ تیرے لئے اس حال کی دعا ہے۔ تو ہمیشہ اس حال میں رہ۔

تا بیابی راه وحدت از سرا وثمه

بے نوا شو بے نوا شو بے نوا

ترجمہ: اگر تو محبوب کے وصل کا خواہاں ہے تو راہِ وحدت میں پڑا رہ۔ تجھے اس میں کامیابی ہوگی سب کچھ چھوڑ۔ بے نوا ہو جا۔ چپ سادہ لے۔ ہمیشہ کی خاموشی میں ہو۔ اور عالم تحیر میں ہو جا تا کہ تو وحدت الوجود میں ہو سکے۔

گر بخواهی از بقائے حق بقا

هاں فنا شو هاں فنا شو هاں فنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو حق سے بقا کا خواست گار و خواہش مند ہے تو اس کو پا سکتا ہے لیکن اس میں فنا ہو جا۔ فنا ہو جا۔ ضرور فنا میں بقا پائے گا۔

گر ز هجر عشق خواهی گوهرے

آشنا شو آشنا شو آشنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو ہجر عشق سے کوئی موتی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس راز سے آشنا ہو جا۔ اس راز سے واقف ہو جا۔ اور واقفیت حاصل کر۔ تا کہ تو مدعا و مقصود حاصل کر لے۔

تا تو کردی قبله اصحاب دین

رهنما شو رهنما شو رهنما

ترجمہ: اے بندے جب تو نے اصحاب دین و ملت کو اپنا قبلہ و کعبہ بنا لیا تو تو علم و فہم والا ہو گیا۔ پس تو دوسروں کا رہنما بن۔ رہنما بن۔ رہنما اس سے تیرا بھی بھلا اور دوسروں کا بھی بھلا ہے۔

چند خواهی کرد بے حکمی ما

بیوفا ایے بیوفا ایے بیوفا

ترجمہ: اے دوست و مہربان اگر تو نے ہمارے چند ارشادات کو نہ مانا۔ اور اُن سے

سر پھیر لیا۔ تو گویا تو بے وفا ہے۔ بے وفا۔ بے وفا۔ تیرا حال ہمارے ہاں نافرمانوں میں ہو گیا۔

کار کن تا بشنوی از قدسیاں
مرحبا ای مرحبا ای مرحبا

ترجمہ: اے مہربان تو ایسا کام کر کہ ہمیں خوشی ہو۔ جب یہ کرے گا تو تو سنے گا کہ فرشتے یہ تجھ سے کہہ رہے ہوں گے۔ شاباش شاباش اے حکم بردار شاباش۔

ہمچو صابر از کمالِ عاشقی
پارسا شو پارسا شو پارسا

ترجمہ: اے بندے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل عاشقی میں کمال پیدا کر لے۔ یہ کمال عاشقی۔ پارسا ہونا ہے۔ پس تو پارسا ہو جا۔ پرہیز گار بن جا اور پارسا کی صف میں آ جا۔

......☆......☆......☆......

بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا
تا در رخ تو بینم نورِ خدا نمارا

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال فوراً عطا فرما دے۔ کیونکہ میں دید کا طالب ہوں۔ تیرے دیدار سے تیرے رُخ انور میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں۔
اے اللہ کے نور والے مجھے اپنا رُخ انور اور نورانی چہرہ دکھا دے۔

پردہ برافگن از رخ من بافتم زرویت

درذات تو ہویدا انوار کبریا را

ترجمہ: اے میرے محبوب و مہربان اب میرے دل کے چہرہ سے پردہ ہٹادے میں نے تیرا جمال اور دیدار حاصل کرلیا ہے۔ تیری ذات قدس میں مجھے ذاتِ کبریا کے انوار نظر آتے ہیں۔ اب میرے دل اور آنکھ کی میل کو دھوڈال۔

من ہیچ غم ندارم در روزِ محشر از ذوق

دیدم بچشم حق بین سلطانِ انبیاء را

ترجمہ: اے مہربان آقا مجھے اب محشر کے دن کا کوئی غم والم اور فکر نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے نہایت ذوق وشوق سے حق کو دیکھنے والی آنکھ سے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلی ہے۔ یعنی میرے آقا آپ کی ذات حق بین ہے۔ آپ کی وساطت سے میں نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلی ہے۔ یہ سعادت مجھے آپ کی ذات بابرکات کے وسیلۂ جمیلہ سے نصیب ہوئی ہے۔

سوئے خدا روم من ازھر دریکہ خواھم

دارم بدستِ عرفان دامانِ مصطفی را

ترجمہ: اے آقا میں اب جس راہ سے ہوکر چلوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ تک رسائی ملتی ہے۔ یہ اس لئے کہ میں اپنے ہاتھ میں عرفان والی ذات کا دامن پکڑے ہوں۔ اے آقا آپ کو عرفان حق ہے۔ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور آپ کی رسائی دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اسلئے میرا دامن ہر لحاظ سے سرشار ہے۔

بُوئے ززلفِ مشکین باھر کسے رسانند
یارب بدہ نورا ھے در کوئے او صبارا

ترجمہ: میرے آقا کی ذات وہ ہے جن کی زلف مشکین سے ہر کوئی خوشبو حاصل کرتا ہے۔ اے اللہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ نور عطا فرما دے جو اُن کی گلی کی ہوا کو نصیب ہے۔

عالم کشی و گوئی اینھا ھم از قضا شد
راھی کجاست جاناں در کوئی تو قضارا

ترجمہ: اے مہربان تو جہاں کو قتل کیے جا رہا ہے۔ اور یہ کہتا جاتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا یہ قضا و قدر کا معاملہ ہے۔ اے محبوب تو کدھر جا رہا ہے۔ کیا تیری راہ میں ہی قضا و قدر ہیں۔ یعنی لوگ تیری دید پر مرتے ہیں۔ تو یہ کہتا ہے یہ قضا ہے۔ میرا کوئی فعل و عمل نہیں۔ اے آقا اس میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔ حال سے واقف کر دے۔

عالم زماہ رویان گر پُر شود نہ بینم
جز تو بہ تو ز اوّل دارم رہ وفارا

ترجمہ: اے محبوب اگر یہ دنیا حسین چہروں سے پُر ہو جائے تو بھی میں اُدھر آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں کیونکہ میں نے تو اول روز سے ہی تیرے ساتھ اور صرف تیرے ساتھ وفاداری کا حلف اُٹھایا اور عہد کیا تھا۔

بـــر آر تـــو آرزو نـــے مـــارا
تـــا روئـــے تـــو بیـــنـم آشـکـــارا

ترجمہ: اے محبوب اپنے دل کی آرزو پوری کر لے۔اور ہماری فکر نہ کر بلکہ تو اپنا چہرہ انور کھول تا کہ ہم تیرے حسین وجمیل چہرہ کو دیکھ کر دلی مراد اور شادمانی حاصل کریں۔

گـــر راہ دھـــی شـــوم فـــدایـــت
در بـــزم وصـــال ایـــں گـــدارا

ترجمہ: اے آقا اگر اس بندہ کو آپ کے بزم وصل میں جانے کی راہ مل جائے تو یہ بندہ اپنی جان آپ پر قربان کرتا ہے۔

در حـــضـــرت تـــو کـــے اســت قـــدرت
گـــویـــد تبـــو اســـت رعـــارا

ترجمہ: اے آقا آپ کی محفل پاک میں کسے یہ طاقت وتاب ہے کہ وہ آپ کی ذات کے حضور کچھ عرض کرے کہ میرے آقا میری رعایت فرمائیں

در راہ تـــو ســـر نـهـــادہ ام مـــن
بـــنـــوازد لـــطف بـــے نـــوا را

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں نے آپ کی جناب کی راہ میں اور آپ کی رضا میں اور راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے۔پس تو میرے آقا اس بے نوا کو اپنے لطف وکرم سے نواز دے۔

بے جلوہ روئے تو بکویت

صابر نکند نظر بقارا

ترجمہ: اے میرے آقا تیرے کوچہ گلی میں تیرے دیدار کے سوا اور کیا چاہیے۔ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ کی گلی میں بقا اور حیات کیلئے کوئی نظر نہیں کرتا وہ تیری گلی میں تیرے جمال و دیدار کا خواہاں ہے۔

......☆......☆......☆......

ہر گزیدہ زدست کلام الستِ ما

دادی تو اختیار دِل خود ہدست ما

ترجمہ: اے میرے مولا یہ کائنات کا نظام اور اس میں اطاعت سب تیرے حکم سے ہے جو تو نے پیدا کرتے وقت فرمایا تھا۔ الست بربکم؟ تو روحوں نے عرض کیا اے رب تو ہی یقیناً ہمارا رب ہے۔ پس تو نے ہمیں پیدا کر کے ہمیں کو با اختیار کر دیا کہ جو کرنا چاہو کرتے رہو۔ آخر کار تم ہمارے قابو اور قبضۂ قدرت سے ہو۔ کرو جو چاہو۔ کرو۔

ما اگرچہ بردرِ تو بخاک افتادہ ایم

بر عرشِ اکبرست ہمیشہ نشستِ ما

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ ہم تیرے در کی خاک پر پڑے ہیں۔ دنیا میں ہم خاک پر ہیں۔ لیکن تیرے ہاں ہمارا مسکن عرش اکبر ہے۔ ہمیں تو وہاں جگہ عطا فرمائے گا۔ کیونکہ ہم تیرے ہیں۔

جز جلوئہ جمال تو و ز خود نیافتم

گز ہستی تو ہست شدہ ہست ہست ما

ترجمہ: اے مالک وخالق میں نے تیرے جلوۂ جمال کے سوا کچھ نہ پایا۔ تیری ذات سے سب کچھ بنا ہے۔ ہماری ذات و پیدائش کا بنانے والا تو ہی ہے۔ ہم کچھ نہیں تو ہی ہے۔ اور ہم تیرے حکم سے ہوئے۔ ورنہ ہم کچھ نہ تھے۔

از ما جدا فتادہ ز سودائے دلبراں

برعہدِ خود نماند دل خود پرست ما

ترجمہ: اے مالک وخالق بندے کا حال یہ ہے کہ اس نے حسینوں کو دیکھا۔ اُن کا عشق دل میں لگایا۔ تو وہ اللہ سے جدا راہ پر ہو گیا۔ اس طرح اس خود پرست کا دل اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا۔ بندہ نے دنیا میں دل لگایا۔ اپنا حال اور عہد بھول گیا۔ اللہ سے دوری اختیار کر لی۔ اور خسارے میں ہو گیا۔

ز عرش بگزری دہ بہ ھوت در رسی

یك جرعہ گر رسد بتواز دستِ ماست ما

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ کا ہو جائے تو تیرا مقام عرش سے آگے مقام ہوت ہو جاتا ہے۔ تجھے یہ حال اس وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب تو ہمارے ہاتھ سے ایک گھونٹ پی لے۔ یعنی بندہ عالم ہوت کے ارفع مقام پر اس وقت پہنچتا ہے جب بندہ اللہ کی ذات میں اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے پھر کیا ہے۔

ع ؎ من تو شدم تو من شدی

بعد ازیں کس نگوید من دیگرم تو دیگری

برقول و فعل حال نبی بستہ ایم دل

بر شرع مصطفیٰ است ہمہ بندوبست ما

ترجمہ: اے اللہ ہم نے اپنے حال اور دل کی دنیا کو سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل پہ لگالیا ہے۔ ہمارا حال اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر ہے۔ پس ہمارے حال وقال کا نظام اُن کی شرع پر مبنی ہوگیا ہے۔

گوئیم ہمچو صابر عاجز بہ بندگی

رحمے بکن نگار بحال شکست ما

ترجمہ: اے اللہ میں صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اپنی عجز وانکسار سے اور بندہ ہونے کے رشتہ سے عرض کرتا ہوں کہ تو ہم پر نگاہِ کرم فرما کیونکہ ہم بُرے اور خستہ حال میں ہیں۔

......☆......☆......☆......

بیا گر عاشقی ایدل بکوے دلبر زیبا

برقص از ذوق تا یابی وصال آن بت رعنا

ترجمہ: اے دل اگر تجھے عشق ہے تو حسین معشوق کی گلی میں دید کی خاطر آ۔ تو ذوق وشوق سے رقص کرتا کہ تجھے اس بے مثال حسن والے بُت سے ملاقات ہو جائے۔

اگر خواہی شوی چوں مہر روشن در جہانِ عشق

بدہ جان و دل و دین ہر چہ داری در رہ معنا

ترجمہ: اگر تو عشق کے جہان میں سورج کی مثل چمکنے کی خواہش کرتا ہے تو اُس کی راہ میں اپنی جان اور دل اور دین سبھی کچھ قربان کر دے۔

نوائے تو نہ میگنجد بہ بزمِ مایقین میدان

اگر خواہی وصال مابیا از خویشتن یکتا

ترجمہ: تو یقین کر لے کہ تیری آواز ہماری بزم میں نہیں گونجتی۔ اگر تو ہمارے وصل یا ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اپنے آپ سے بیگانہ ہو جا۔

بر آں چیزیکہ دیدی در ازل امروز مخواہی

ببیں گر میتوا فی یافت اندر صورت اشیا

ترجمہ: جو چیز تو نے روزِ ازل کو دیکھی تھی وہ آج نہ طلب کر۔ دیکھ اگر تو ایسے کر سکتا ہے تو وہ تجھے چیز مطلوب کی شکل میں مل سکتی ہے۔

بھر صورت عیاں شد جلوئہ دیدار تو بنگر

بیادر عالم کثرت کہ بینی جلوئہ خود را

ترجمہ: تیرے دیدار کا جلوہ ہر صورت میں ظاہر ہو گیا۔ پس تو دیکھ اور کثرت کے عالم میں آتا کہ تجھے اپنا جلوہ نظر آئے جان لے کہ وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت ہے۔

اگر داری سر سودا ببازارِ حقیقت را

کہ یابی سود ہا اندر طریق عشق ایں سودا

ترجمہ: اگر تو بازارِ حقیقت سے سودا کی خریداری کا خیال رکھتا ہے۔ تو جان لے کہ اس سودا بازی میں تجھے فائدہ نہیں فائدے حاصل ہوں گے صرف عشق کی راہ سے ہو کر آ۔

اگر خواہی کہ بینی سرِّ دو عالم را

چو صابر شو بصبر اندر کہ یابی دیدئہ بینا

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دونوں جہاں کے اسرار کو دیکھے تو صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل دیکھ تا کہ تجھے روشن آنکھ مل جائے۔ جس سے تو ہر دو عالم کا مشاہدہ کر لے۔

......☆......☆......☆......

اے دلبر زیبا بیا من دوست میدارم ترا

بنما رخ از بہر خدا من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میرے حسین وجمیل دلبر آ کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔ خدا کیلئے مجھے اپنا چہرہ منور دکھا کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

سرمایہ ایمان توئی دردِ مرا درماں توئی

در شہر جان سلطان توئی من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب تو میرے ایمان کا سرمایہ ہے۔ اور میرے درد کا علاج بھی تو ہی ہے۔ میری جان کے شہر کا سلطان تو ہے۔ میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔

یکدم جان و دل نابار یابی پیش من

بشنو بگوش دل سخن من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میرے سامنے سے فوراً اپنی جان اور دل جدا نہ کر۔ بلکہ سُن دل کے کان سے سُن میری بات کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

از جلوئہ روئے تو من نو رم سراسر جان و تن

نازم بحال خویشتن من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب تیری دید سے میری جان اور تن سراپا نورانی ہوگئے ہیں۔ میں اپنی اس حالت پر ناز کرتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر روے تو دارم نظر هستم ز سرتاپا بصر

بنما رخِ خود را دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے چہرہ پر نظر ڈالی تو میں سر سے پاؤں تک روشن آنکھ ہوگیا۔ ایک بار پھر تو اپنا دیدار عطا کر کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

ایے مظهر نورِ خدا از تست اشیا راضیا

نبما مرا ملك بقا من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے نور کا مظہر ہے۔ تجھ سے چیزوں کو چمک اور نور حاصل ہے پس تو مجھے مُلک بقا دکھا دے کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

من آمدم در کوئے تو دارم نظر برروئے تو

جان میدہم برھوئے تو من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب میں تیری گلی میں آیا ہوں میں تیرے منور چہرہ کا دیدار کرتا ہوں میں تو تیری راہ میں جان دیتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

اے محرم رازِ خدا اے مظہر سرِّ خفی

ہستی امام انبیاء من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رازوں کو جاننے والے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کے پوشیدہ رازوں کا مظہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ انبیاء علیہم السلام کے امام ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھتا ہوں۔

اے سرور کون و مکان ثانی نداری در جہاں

رحمت بحال بیکسان من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے کون ومکان کے سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی مثال اس دنیا میں کوئی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بے کس لوگوں پر رحم کرنے والی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں میرے حال پر مہربانی فرمائیں۔

ترجمہ: ﴿بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال درجہ مہربان مہربان﴾ ﴿سورۃ توبہ ۱۲۸﴾

از دولتِ سودائے نودارم و بے بینائے تو

سردرنهم برپائے تو من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے نئی دولت پائی تیرے عشق سے اور میں اس سے پہلے آنکھ میں نور نہ رکھتا تھا۔ میں تو تیری ذات کے آگے اپنا سر رکھتا ہوں۔ میں تجھ پر قربان جاؤں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

درهرچه دیدم ظاهری هم حاضری هم ناظری

از مهر و مه روزشن تری من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے جس کسی شے کو دیکھا تو مجھے وہاں ظاہر نظر پڑا۔ تو وہاں حاضر تھا۔ اور تو وہاں دیکھنے والا تھا یعنی تو ہر چیز میں ظاہر حاضر اور ناظر ملا۔ تیری ذات سورج چاند سے بھی زیادہ روشن نظر آئی۔ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر حسن تو دارم نظر آں من گشته بنجر

شدحاصلم رنگِ دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے حسین محبوب میں نے تیرے حسن کا دیدار کیا تو بے خود ہو کر رہ گیا۔ مجھے دوسرا رنگ حاصل ہو گیا۔ اسلئے کہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

ای رونق روے زمین سرمایه خلد برین

پیرایه خوبانِ چین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اس دنیا جہاں کی رونق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یہ سب سے بلند جنت کا سرمایہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال ایسا ہے جیسے چین کے فن کار کسی

شکل کو سنوارتے اور زینت دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حسین ہاتھ سے بنے ہوئے بے مثل ہیں۔ اسلئے میں آپ کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایے کاشف علم الیقین لے صاحب عین الیقین

ایے مصدق حق الیقین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات علم یقین کو ظاہر کرنے والی ہے۔ آپ سراپا یقین عین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق الیقین کی سچی تصدیق ہیں۔ اسلئے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوستی رکھتا ہوں۔

صابر بیادر عاشقی در عشقبازی صادقی

دانستہ ام چون واشقی من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آ عاشقی کی منزل میں آ کیونکہ تو عشق کرنے میں سچا اور صادق مرد ہے میں نے تجھے جانچ لیا۔ تو اس منزل میں پکا اور کامل ہے۔ اسلئے میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

......☆......☆......☆......

خواجہ قطب دین مدد فرما

سرِ اسرار عشق خود بنما

ترجمہ: اے میرے آقا خواجہ سیدنا قطب دین رحمۃ اللہ علیہ آپ میری امداد فرمائیں۔ آپ کو عشق حق عطا ہے۔ آپ اُس کے اسرار و بھید اور رموز سے آشنا ہیں۔ خدا کیلئے وہ مجھے دکھا دیں تا کہ میں بھی عشق کی منزل کا مسافر بن جاؤں۔

از طفیل معین دین چشتی

در رحمت بروئے من بکشا

ترجمہ: میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ آپ کو یہ نعمت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے طفیل ملی ہے میں ان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مہربانی فرمائیں اور مُجھ پر بھی رحمتِ حق کا دروازہ کھول دیں۔

شاہبازان قدس از سرِ صدق

سر نہادہ ترا بزیر پا

ترجمہ: یا خواجہ! پاک و برتر شاہبازوں نے بھی آپ کی خدمت میں نہایت سچے حال اور صدق سے سر جُھکا دیئے اور وہ سر آپ کے سامنے نہیں بلکہ آپ کے پاؤں تلے رکھ دیئے ہیں۔

رحم کن رحم از سرِ الطاف

رُخِ زیبائے خود دمے بنما

ترجمہ: اے خواجہ! میرے حال پر شفقت و رحم فرمائیں آپ پر مہربانیوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ اُس عطا کے صدقے میں مجھے دم بھر کیلئے اپنا رُخِ منور دکھائیں تاکہ آپ کی رُونمائی کی سعادت ملے۔

اوفتادم بورطہ غفلت

ساز از لطف خود مرا برپا

ترجمہ: یاغریب نواز! میں تو غفلت و سُستی کے بھنور میں گرا پڑا ہوں۔ آپ اپنی

کرم نواز فطرت کے صدقہ میں مجھے نوازیں اور مجھے اپنی شفقت وعنایات سے اُٹھا کر کھڑا کریں۔

وصفِ ذاتت نمی تواں کردن
ذاتِ پاکِ تو هست سرِّ خدا

ترجمہ: یا غریب نواز خواجہ میں آپ کے اوصاف بیان نہیں کرسکتا ہوں۔آپ کی ذاتِ پاک تو وہ ذات ہے جس میں اللہ کے بھید مخفی ہیں۔یعنی آپ کی ذات پر اللہ کا وہ انعام ہے اور اس نے آپ کو وہ راز عطا فرما رکھے ہیں جو مخلوق کو معلوم نہیں ہیں۔

قطب دین قطب دین بگو صابر
گر تو خواهی شوی ز اهل صفا

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ)! تو اپنی جان و دل سے قطب دین قطب دین پڑھتا رہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو اہل صفا یعنی پاک باطن والا ہو جائے تو تو قطب دین قطب دین وظیفہ اپنا لے تاکہ تو اہلِ صفا میں سے ہو جائے۔

☆......☆......☆

عاشقی خونخوارہ ام دلدار میداند ترا
همچو عشق آوارہ ام دلدار میداند ترا

ترجمہ: اے میرے مہربان! میں بے حد درجہ آپ کا طالب ہو گیا ہوں جیسے کوئی خونخوار بے باک ہوتا ہے۔اے میرے دلدار میں آپ کی ذات کو جانتا ہوں۔آپ سے عرض ہے کہ میں دل میں آپ کا عشق آوارہ رکھتا ہوں۔

مجھے کسی اور چیز سے غرض نہیں ہے اے میرے دلدار آپ کو میرا حال معلوم ہے کہ میں آپ کی ذات سے کتنا عشق اور کیسا عشق رکھتا ہوں۔

از ازل در کوی غم باصد ہزاراں عجزودرد
ہمچو جان بیچارہ ام دلدار میداند ترا

ترجمہ: میں تو عشق کے میدان میں روزِ ازل سے ہوں میں غم کے کوچہ میں لاکھوں عاجزیاں اور درد لئے پڑا ہوں۔ میں غم کے ماروں کی مثل بے چارگی کے عالم میں ہوں۔ میرے دلدار تُو مجھے جانتا ہے میں تیرا ہوں میں تیرا چاہنے والا ہوں۔

جائے آب از ہر بن جوش آتش میزند
ایں چنیں خوانخوارہ ام دلدار میداند ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا حال تو یہ ہے کہ میرے ہر ہر بال سے عشق کی آگ جوش مار کر نکل رہی ہے اور ہر بال پانی کا چشمہ بن گیا ہے میں اس قدر عشق میں غرقاب ہوں کہ بیان نہیں ہوسکتا آپ کو میرا حال وقال معلوم ہے آپ کی محبت میں غوطے مار رہا ہوں۔

آفتاب عالم افروز ست از روزِ ازل
طلعتِ رخسارہ ام دلدار میداند ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب اس دنیا میں روشنی دینے والا سورج روزِ ازل سے تاباں ہے۔ میں آپ کے چہرۂ انور سے روشنی لئے ہوں میرے آقا آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا اور آپ سے محبت رکھنے والا ہوں۔

در طریق عشقبازی صابر از روئے نیاز
ھمچو مہ سیّارہ ام دلدار میداند ترا

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) عشق کے میدان اور اُس کی راہ میں نہایت نیاز مندی اور عجز سے ،گرا پڑا ہے اور اس میدان میں میں چلتے پھرتے چاند کی مثل گردش کر رہا ہوں۔ مجھے کسی لحظہ چین نہیں ہے اے میرے محبوب تو جانتا ہے کہ میں تیری محبت میں آوارہ ہوں۔

......☆......☆......☆......

ای ز ذاتِ فیض بخشت شددل و جان فیضیاب
دیدہ ام نورخدا در ذات پاکت بے نقاب

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز! میں نے آپ کی ذات اقدس سے اپنے دل و جان میں فیض پایا ہے کیونکہ آپ کی ذاتِ پاک فیض رساں ہے میں نے آپ کی ذاتِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا نور کُھلم کُھلا پایا ہے یعنی آپ کی ذات سراپا فیض رساں اور نورِ خدا سے معمور ہے۔

قد تو طور ست چشم ھمچو موسےٰ منتظر
نیست کس را طاقت روے تو دیدن بے حجاب

ترجمہ: اے میرے غریب نواز! آپ کا جسم اطہر مثل کوہِ طور کے نورٌ علیٰ نور ہے اور آپ کی آنکھ ہمہ وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اس انتظار میں ہے کہ آپ کو اللہ

کا دیدار ہو۔ کسی بندے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آپ کی ذات کو بے
نقاب دیکھ کر حوصلہ رکھ سکے کیونکہ آپ سراپا نورِ اللہ ہیں۔

نورِ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ذات تو شد آشکار

چون نگریم مرترازاں رو کہ ہستی آفتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے نور کو دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کی ذات سے ظاہر ہے اگر ہم اس نقطہ نظر سے آپ کی ذات کو دیکھیں تو وہ محال ہے ہاں اُس کی جھلک سورج کی ہستی سے ظاہر ہے گویا سورج میں آپ کے نور سے روشنی ہے۔

هیچکس را نیست از سرِّ کمالِ تو خبر

خوانده ام روزِ ازل وصفِ کرامت درکتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات نہایت بلند و بالا با کمال ہے اور اس کمال کے راز کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے میں نے روزِ اوّل کو ہی آپ کے اِس کمال وصف و حال کو لکھا پڑھ لیا۔

آنچه اندر لوح محفوظ ست دیدم سربسر

کرده ذاتِ تو از سرِّ معانی انتخاب

ترجمہ: اے خواجہ! جو لوحِ محفوظ میں آپ کا حال اور جمال لکھا ہے وہ میں نے سارے کا سارا دیکھ لیا ہے۔ آپ کو کمال درجہ کی بلندی ملی ہے آپ کی ذات

گرامی نے کمال بلند درجہ کے راز و نیاز سے اپنے لئے انتخاب کیا ہے جس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔

صابر از سرِّ کمال تو چہ گوید پیشِ تو
در دو عالم گشتہ روشن چو مہر آفتاب

ترجمہ: یا خواجہ! آپ کی ذات کا کمال آپ کے سامنے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کیا بیان کرے۔ وہ تو دو جہان میں روشن ہے جیسے چاند اور سورج روشن ہیں ایسے آپ کے کمالات و جمالات روشن و رہبر ہیں۔

......☆......☆......☆......

اگر عشق خواہی بخوان بے حجاب
کتابم کتابم کتابم کتاب

ترجمہ: اے بندے! اگر تو چاہے کہ عشق پڑھ لے تو پڑھ مگر بے حجاب ہو کر اور پڑھنے میں میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ۔ کیونکہ عشق کے اسباق کی یہی کتاب ہے اور بس۔

نہ اسم و نہ اسم نہ جسم نہ جان
نہ بحر حقیقت نیم آفتاب

ترجمہ: عشق کے سبق میں کوئی درس ایسا نہیں ہے کہ تجھے یاد کرنا پڑے اسم اور اس سبق میں نہ نام یاد کرنا ہے نہ جسم گھلانا پڑتا ہے اور نہ ہی جان مارنی پڑتی

ہے۔اس سبق میں کوئی بحر کی حقیقت سمجھنا ہوتی ہے اور نہ ہی دو پہر تک کوئی سبق رٹنے کی ضرورت ہے۔

نہ مومن نہ ترسا نہ کافر نہ مغ
نہ خاکم نہ بادم نہ آتش نہ آب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں مومن، نصرانی، کافر اور آتش پرست کسی کا کوئی امتیاز نہیں سکھایا اور سیکھا جاتا اس کے اسباق میں خاکی، بادی آتشی، اور آبی کے جزیات کا مطالعہ نہیں ہوتا ہے۔اس میں حکمت کے اُمور پر بھی بحث نہیں پڑھی جاتی ہے۔

نہ عشقم نہ حسنم نہ ھجر نہ وصل
زنور حقیقت من انتخاب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں ہائے عشق، ہائے حُسن، ہائے ہجر اور ہائے وصل کے اسباق کی ورق گردانی نہیں ہوتی ہے اس میں صرف نورِ حقیقت کے لحاظ سے انتخابِ درس ہوتا ہے۔

نہ عزم نہ ذلم نہ خیرم نہ شر
من آن نور ذاتم بصدر آفتاب

ترجمہ: اس سبق میں نہ عزت، نہ ذلت، نہ خیر و شر کسی کا بھی کوئی پاس سوچا جاتا ہے بلکہ یوں ہوتا ہے کہ بندہ کی فکر میں نور ہوتا ہے جیسا سورج کی روشنی۔ بندہ اِس حال میں ہو کر نور ہو جاتا ہے۔جس کا منبع نور دینے والی ذات۔

تو در خود ببین جلوئہ ذات ما

نہ بیند کسے بے نقاب آفتاب

ترجمہ: اے بندے! تو اپنے حال کو خود پڑھ تجھے اپنے اندر جلوہ نظر پڑے گا۔ جسے کوئی دوسرا بے نقاب ہو کر نہیں دیکھ سکتا کیونکہ تیرا من سورج کی مثل روشن ہے۔

بکن آنچہ گفتم زروئے یقین

کہ گردو ترا در جہاں فتح یاب

ترجمہ: اے دوست! ایسا کئے جا جیسا میں نے کہا اور یہ یقین سے کئے جا۔ اس طرح کرنے سے تو دنیا میں کامیاب ہوگا۔

نہ بیند کسے در جہاں روے من

بگو جلوئہ من بہ بیند بخواب

ترجمہ: اے دوست! اس دنیا میں کوئی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ پس جو مجھے حالت خواب میں دیکھے وہ میرا جلوہ بیان کرے۔

مگو صابر آن ذوق اُنظُر الَیك

چو موسےٰ مکن در جہاں اضطراب

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ایسا تقاضہ ذوق اور شوق سے نہ کر تجھے پتہ ہوگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صرار پر جواب ملا تھا "اُنظُر اِلَیك" پھر اس کے نتیجہ میں کیا بنی تھی پس ایسا تقاضا مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بے صبری سے نہ کئے جا۔

☆.......☆.......☆.......

در طلب رُوئے تو ام آو پیا ای حبیب

دیدہ بسوے تو ام آو بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے میرے حبیب ومحبوب میں تیرے چہرہ انور کی دید کی طلب رکھتا ہوں اس لئے میرے محبوب آتا اور جاتا رہ۔ میری آنکھ تیری طرف لگی ہے پس میرے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

مظہر یزداں توئی رحمتِ رحمان توئی

باطن و ظاہر توئی آو بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے محبوب! تیری ذات اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ونشان ہے تو رحمٰن کی رحمت کا پیکر ہے تو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی پس اے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

اوّل و آخر توئی حاضر و ناظر توئی

چارہ درمان توئی آو بیا اے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تیری ذات اوّل وآخر ہے تو حاضر وناظر ہے۔ تو مرض کا علاج ہے اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آتا اور جاتا رہ تاکہ محبت کی تار نہ ٹوٹے۔

ھستی تو نور دین ھادی اھل یقین

رونق خلد بریں آو بیا اے حبیب

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی ذات اقدس یقین والوں کیلئے دین کی رہبر ہے۔ آپ کی ذات پاک خلد بریں کی زینت ہے اے حبیب کبریاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نوازتے رہیں۔

قبلہ کون و مکان ذاتِ تو سرِّ جہاں

نور زمین و زمان آو بیا اے حبیب

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کون و مکان کا قبلہ و قابلِ احترام ہے پس میرے خواجہ اِس زمین و زمان میں جو نور ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہے اور تیری ذات دُنیا جہاں کا راز ہے پس میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات دُنیا کے وجود کا واسطہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں اور ہمیں بامُراد فرمائیں۔

بحرِ حقیقت توئی سرِّ طریقت توئی

مہر شریعت توئی آو بیا اے حبیب

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری ذات حقیقت کا سمندر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریقت کا بھید ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات شریعت کی مہر ہے پس میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنا جانا رکھ کہ عشق میں فرق نہ آنے پائے۔

صابر دل خستہ باز ہست بسوز و بساز

ز آتش دل در گداز آو بیا اے حبیب

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کا دل خستہ حال ہے وہ سوز و گداز کیلئے بے قرار و منتظر ہے اُس کا دل عشق کی آگ سے پگھل گیا ہے پس اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتا رہ اور جاتا رہ تا کہ یہ عاجز اور اِس کا عجز باقی رہے۔

☆ ☆ ☆

سوئے من بیقرار نگہ بیار اے حبیب
نیست وگر غمگسار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: شاعر کہتا ہے کہ اے حبیب! میں عشق میں بے قرار ہوں میری طرف نگاہ فرمائیں اے حبیب تیرے سوا میرا کوئی غم بانٹنے والا نہیں ہے از راہِ کرم مجھ غمگین حال پر اپنی نگاہ فرمائیں۔

ریختہ ام خونِ دل از رہ دیدہ چناں
کوئی تو شد لالہ زار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب میں نے اپنی آنکھوں سے دل کا خون بہایا ہے اور اتنا خون بہہ گیا ہے کہ تیری گلی میرے دل کے خون سے سُرخ پھولوں کی کیاری کی مثل ہو گئی ہے۔ پس اے حبیب میری حالتِ زار پر نگاہ فرمائیں۔

از غم ہجرت رخت شب ہمہ شب شد بیار
چشم دلم خون ببار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب تیرے ہجر اور جدائی کے غم سے میری رات ہمیشہ کی رات ہو گئی۔ کہ جس میں تیرا چہرہ تاریکی کے باعث معدوم ہوا جا رہا ہے۔ میری آنکھ میرا دل خون بہا رہے ہیں خدارا اپنی نظر عنایت مجھ پر کریں تا کہ اس بے حال پر رحم و کرم ہو جائے۔

رُوئے نما از کرم اے بت رعنا بیا

کرو بدل درد کسار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے حسین و بے مثل مجسم نہایت کرم و مہربانی سے اپنا دیدار دیں۔ آپ آئیں کیونکہ میرے دل میں جدائی نے درد بڑھا دیا پس از راہ کرم میرے حبیب میرے حال پر رحم و کرم کردیں۔

جلوہ حسن رخت کرو بھر شئے ظہور

سرِّ تو شد آشکار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: آپ کے چہرہ انور کے نور و جمال کی وجہ سے دُنیا میں ہر چیز کا ظہور ہوا پس اس سے آپ کا راز کُھل گیا۔ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرم مجھ پر کردیں۔

ریخت بفرق جھاں ز آتش سودائے تو

آہ دل من شرار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: آپ سے محبت کے سودا یا خیال کی آگ نے اس جہان میں تفرقہ پیدا کردیا ہے افسوس آپ کی فرقت سے میرے دل میں آگ کے شرارے اُٹھ رہے ہیں۔ خُدارا میرے حال پر نگاہ کرم فرمائیں میرے حبیب۔

در طلب وصل تو جمع شدند اھل دین

بر درِ تو صد ھزار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصل کے مسئلہ پر اہل دین اُٹھ کھڑے

ہوئے ہیں یعنی آپ کے وصل کا مسئلہ اہل دین کی محافل میں چل نکلا ہے آپ کے درِ اقدس پر لاکھوں رنگارنگ بحث کرنے والے آگئے ہیں ازراہ کرم اے حبیب اِس مسئلہ کے حل پر نگاہ کرم فرما دیں۔

تاکہ خیالِ رخت در دِل من جاگرفت

سربسرم نو بہار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: جب سے میرے دل میں آپ کے دیدار پاک کا خیال بیٹھ گیا ہے میں اس دن سے مکمل طور پر ایک نئی بہار اور جوبن والا ہوگیا ہوں ازراہ خدا میرے حال پر نگاہ کرم فرما دیں۔

صابر مسکین تو گوئیدت ازوئے عجز

آمدہ ام اشکبار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ کا مسکین غلام ہے وہ آپ کی جناب میں نہایت عجز وانکساری سے عرض کرتا ہے کہ اے آقا مجھ غریب پر نگاہ فرمائیں کیونکہ میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مجھ ناکس وحقیر پر نگاہ کرم فرمائیں۔

......☆......☆......☆......

اللہ اللہ گوچو صابر از ادب

از زبان دل بصد عجز و نیاز

ترجمہ: اے دوست! تو اللہ اللہ کیے جا اور یہ کہنا بھی بڑے ادب سے اور پھر اُس ذات سے مستی اور دیوانگی کی دُعا اور طلب کیے جا۔

از زبان دل بصد عجز و نیاز
نام حق خوانی بجنبانی تو لب

ترجمہ: اے دوست! اپنے دل کی زبان سے ہزار عاجزی اور انکساری سے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کا ورد کئے جا ہر لحظہ اور ہر وقت تیرے لبوں پر حق تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی کا ورد جاری رہے۔

نیست غم مارا ز روزِ باز پُرس
پیشوا داریم ماشاہ عرب

ترجمہ: اے دوست ہمیں قیامت کے روز سوال کیئے جانے کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ کیونکہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہ عرب ہے۔

نیست آن عاشق کہ می ترسد زغم
عاشقان را درد و غم باشد طرب

ترجمہ: اے دوست میں تجھے آگاہ کروں کہ وہ عاشق نہیں ہے جسے کوئی غم والم ہو بلکہ عاشقوں کا حال تو یوں ہوتا ہے کہ اُن کے لئے درد اور غم خوشی کا باعث ہوتے ہیں عاشقوں کو عاشقی میں درد وغم خوشیاں بکھیرنے والے عناصر ہو جاتے ہیں۔

ناگہان گر نامِ تو افتد بگوش
گر دہد جاں نیست عاشق را عجب

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ اگر اچانک تیرا نام میرے کان میں پڑ جائے تو کوئی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہوں کہ اگر عاشق اپنے محبوب کی خاطر جان

بھی قربان کر دے تو کوئی عجیب سماں اور حال نہیں عاشقوں کی جان محبوب کی جان میں ہوتی ہے اور عاشق اپنا آپ محبوب کو ہبہ کر چکے ہوتے ہیں۔

صابر از خواھی جمال عاشقی

نامِ حق میگوید و لیکن روز و شب

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تو عاشق کا جمال دیکھنا چاہتا ہے تو سُن کہ وہ تو ہر وقت حق حق کے نعرے لگاتا رہتا ہے اور وہ بھی اُس کا وظیفہ سارے رات دن کا ہوتا ہے یعنی اس کی زبان پر یہ وظیفہ ہر وقت رہتا ہے۔

صابر آں را دوست میدار خدا

در ازل دادند مارا ویں لقب!!

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو اُسے دوست بنا کر رکھ کیونکہ اوّل روز سے ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ لقب عطا فرما دیا تھا۔ پس تو بھی ہمیں اسی لقب سے یاد کیے رہ۔

......☆......☆......☆......

نور حق بین محمد عربی ست

قبلہ دین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ اگر تو چاہے کہ اللہ کا نور دیکھے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دینِ حق کا قبلہ ہیں۔

مــادر هــمــه انبیــاء بــحـکـم خـدا

خـتـم تـلـقیـن مـحـمـد عـربـی سـت

ترجمہ: ہمیں تمام انبیاء سے یہ حکم خدا ملا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین اور سب پر خاتم ہیں۔

شـکـر کـن شـکـر تـا بـروزِ جـزا

عیـش غـمگیـن مـحـمـد عـربی سـت

ترجمہ: اے دوست تو اللہ کا شکر ادا کر اللہ کا شکر تا قیامت ادا کرتا رہ تیرے لئے وہ ذات عیش اور راحت و آرام ہیں۔ وہ تیرے غم کو مٹانے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

بهـر هـفـت آسمـان بـصـد خـوبـی

مـاهِ پـرویـن مـحـمـد عـربـی سـت

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ساتوں آسمانوں میں اپنی کمال خوبی اور بلند درجات سے ہے۔ آپ کی ذات سارے آسمانوں میں ایسے ہے جیسے ہم اہل دُنیا کیلئے ماہ پروین ستارہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انبیاء و اولیاء کا جھرمٹ رہتا ہے۔

یـار غـار نبـی ابـوبـکـر سـت

سـروکـار نبـی ابـوبـکـر سـت

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کے یار غار حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ نظام و انصرام اور ہر طرح کا سروکار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

در ہمہ کائنات از سرِ صدق
غمگسارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ ساری کائنات میں نہایت صدق وصفا والے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غمگسار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں گے تا قیامت۔

بر زبانِ ملائکہ جاری ست
یادگار نبی ابوبکر ست

ترجمہ: یہ بات سُن لے کہ آسمانوں کی مخلوق ملائکہ کی زبان پر بھی یہی جاری وساری ہے کہ دُنیاو آخرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار ہیں۔

از ازل تا ابد بهر دو جهاں
جاں نثارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: دوستو سُنیں کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہے جو دونوں جہاں میں اول روز سے تا ابد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان نثار رہی ہے اور رہے گی۔

در ہمہ عاشقان بروزِ وغا
شہسوارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: لڑائی کے روز جب جنگ زوروں پر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عاشق وجاں

نثار حاضر تھے مگر ان سب میں سب سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی تھی۔ جس نے نبی اللہ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ مقدس کی خاطر سب سے بڑی جاں نثاری کیلئے شہسوار بن کر اپنے آپ کو پیش کیا۔

با هزاران نیاز تا دم حشر
راز دارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ہزاروں لاکھوں جان نثار تا قیامت ہوں گے اور ہر لحظہ ہر کوئی نئی آن و شان سے حاضر ہے مگر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے راز دار صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

هادی هر دو کون لے صابر
در و یار نبی ابوبکر ست

ترجمہ: ہمارے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہاں میں دستگیر ہیں۔ اُن کے دوست گھر ہوں یا باہر ہر جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دوستی کو ثابت کیا ہے۔

......☆......☆......☆......

حامی دین مصطفیٰ عمر ست
گنج تلقینِ مصطفیٰ عمر ست

ترجمہ: اے دوست اُس لئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے حامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کی ذات قدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی

تعلیمات کا خزانہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کی ذات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی تلقین فرما کر دین کی خدمت فرمائی۔

من ہمین گویم از کمال یقین
چشم حق بین مصطفےٰ عمر ست

ترجمہ: اے دوست! میں کمال یقین و ایمان سے یہ کہتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی حق کی پہچان کرنے والی آنکھ تھی جس نے حق کو دیکھا اور پہچانا۔

آشنا باش تابدانی تو
بہر تمکین مصطفےٰ عمر ست

ترجمہ: اے دوست سُن تا کہ تو بھی اس بات سے واقف ہو جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہستی ہے جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقار، زور اور رتبہ دیکھا جا سکتا ہے گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عکس دیکھا جا سکتا ہے۔

در چمن زار گلشنِ رضوان
گل نسرینِ مصطفےٰ عمر ست

ترجمہ: جنت کے باغات میں جو پھولوں کا باغ اور پھولوں کی زمین ہے اس میں سب سے خوش رنگ اور خوشبودار گلِ نسرین ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغ میں مہک رہا ہے۔

یــــافتــم یـــافتــم ز لــطفِ خــداً
ظــل آئیــن مـــصــطــفــےٰ عــمــر ســت

ترجمہ: دوستو یہ سُن لو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم پایا مجھے اللہ تعالیٰ نے لُطف اور کرم سے نوازا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین وقانون کے سایہ رحمت سے ملا اور یہ سایہ رحمتِ حق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

در ســمــــاوات عـــاشــقـــان بــنــگــر
مــــاہ پــرویـــن مــصــطــفــےٰ عــمــر ســت

ترجمہ: اے دوست تُو دیکھ اور عاشقوں کی دُنیا جہاں میں نگاہ کر تو وہاں دیکھے گا کہ اُن آسمانوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جان نثار اور ستاروں میں بلند و بالا ستارہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مثل آسمان کے ستارہ پروین کے ہیں۔

صــــابـــــر از صـــدق مـیــں گـــویـــد
جـــان و تســکیــن مــصــطــفــےٰ عــمــر ســت

ترجمہ: اے دوستو سُن لو کہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے صدقِ دل وایمان سے یہ کہتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اور سکونِ قلب و راحت کا درجہ رکھتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

مکان درد عشقت سینہ ماست
سرد و جان غم دیرینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے درد کا مقام و مکان ہمارا سینہ ہے۔ تیرے حال و جان سے ہماری جان پر اثر پڑا ہے تیرے ماضی کے سرد حالات اور جان کے غم سبھی ہماری جان میں ہیں ہم نے اپنے محبوب کے ہر حال سے متاثر ہو کر اپنا حال بنالیا ہے۔

بسودائے محبت تادم حشر
متاع عشق در گنجینہ ماست

ترجمہ: اے دوست ہم تیری محبت کے تا حشر اسیر ہیں ہمیں تیری محبت جنون کی مثل ہے تیرے عشق کا حال سبھی ہمارے خزانہ میں موجود ہے گویا ہمارا سینہ ایک خزانہ ہے جس میں تیرے عشق کا مال و منال جمع ہے اور تا روزِ حشر وہاں موجود رہے گا۔

نہ تنہا من زجرعہ مشت گشتیم
جہاں ست از مئے دو شینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب میں ہی اکیلا نہیں ہوں جس نے تیری ذات سے محبت کی مٹھی بھرلی ہے بلکہ یہ سارا جہاں ہے جس کے لوگ عشق کی شراب سے سرشار ہیں انہوں نے بھی ہمارے ساتھ ہی تیرے عشق کی شراب سے سرشاری حاصل کرلی ہے۔

خداوندا تو میدانی ز اول
ھمیشہ زاھدان را کینہ ماست

ترجمہ: اے میرے رب تو ہی جانتا ہے کہ روز اوّل سے آج تک زاہد لوگوں کو ہم

عاشقاں پاک بازوں سے کینہ و بغض ہے کیونکہ زاہدوں کی دُنیا اور ہے اور ہم عاشقوں اور رندوں کا جہاں اور ہے۔

زِ سرِّ ہر کسے ہستیم واقف
کہ وجہِ خاص تو آئینہ ماست

ترجمہ: اے دوست سُن ہم ہر کسی کے راز و نیاز سے خوب آگاہ ہیں۔ اس کی خاص وجہ اور سبب یہ ہے کہ تیری ذات ہمارے لئے آئینہ ہے۔ جس کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کسی کے چھپے بھید سے آگاہ ہیں۔

مرا در ہر دو عالم گر بجوئی
بزیر خرقہ پشمینہ ماست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ اگر تو مجھے دونوں جہاں میں تلاش کرے تو مجھے تو پاسکتا ہے۔ مگر ہمیں تو ہمارے خرقہ گودڑی کے نیچے پائے گا جو ابریشم کی بنی ہے۔

بیا صابر نظر کن برزخ ما
کہ ہان امشب شب آوینہ ماست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آ اور ہمارے چہرہ پر نگاہ کر کے دیکھ آج رات جو تو ہمیں دیکھ رہا ہے یہ شب جمعہ ہے اور یہ ہماری خوشی اور دید کا دن ہے۔ آ اور تو بھی ہمیں دیکھ۔

☆......☆......☆......

بہ یادِ روئے ساقی میتواں زیست
بہ بوئے موئے ساقی میتواں زیست

ترجمہ: اپنے محبوب کی دید کی یاد میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ اُس کے چہرۂ انور کی

زیارت سے زندگی ہے۔ اور اپنے ساقی ومحبوب کی زلفوں کی خوشبو کو محسوس کر کے زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ یعنی مُحب کو محبوب کا چہرہ اور اُس کی رونق اور اُس کی زُلفوں کا جمال ایک حیات بخش شے ہوتی ہے۔

ازین جانے کہ باشد گر نباشد
بکنج موئے ساقی میتواں زیست

ترجمہ: یہ بندہ کی جان رہے کہ نہ رہے اس کا پتہ نہیں مگر معشوق کی زُلف کے بل دیکھتے دیکھتے زندگی بسر ہوگی عاشق کی زندگی معشوق کا دیدار اور زُلفوں کی جھلک سے ہے۔

بسودائے محبت تا شوم خاک
بخلق جوئے ساقی میتواں زیست

ترجمہ: میں اپنے معشوق کی محبت کے سودا میں خاک ہو جاؤں کوئی پروا نہیں لیکن معشوق کی نظروں کی سرزمین یا خطہ کی دید سے زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

بصد ذوق و طرب تا روز محشر
بگفت و گوئے ساقی میتواں زیست

ترجمہ: میں تا روزِ قیامت انتہا درجے کے ذوق اور عیش سے کہہ سکتا ہوں کہ محبوب کے مقام وقیام گاہ کی دُنیا میں زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

بکار من نیاید آبِ حیواں
بآب جوئے ساقی میتواں زیست

ترجمہ: اے دوست میرے کام آب حیواں کا چشمہ اور اُس کا پانی نہیں آ سکتے مجھے اس کی ضرورت تک نہیں میرے لئے تو میرے محبوب کے چشمہ دید کا پانی

کافی ہے۔ میں اِس پر زندگی بسر کر سکتا ہوں میرے نزدیک آبِ حیواں کوئی وقعت کا حامل نہیں ہے۔

اگر جان رفت از من هیچ غم نیست

زچشم آبروئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اے محبوب سُن اگر میری جان جاتی رہے تو بھی کوئی غم کی بات نہیں ہے میں تو اپنے محبوب کی چشم اور ابرو کو دیکھتے دیکھتے اپنی زندگی بسر کر سکتا ہوں۔ میرے لئے محبوب کی آنکھ اور ابرو کی دید ہی حیات ہے۔

نه جان خواهم نه دل نے دین چو صابر

بجست وجوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل نہ اپنی جان کی پروا ہے نہ میں دل کا خواہش مند اور نہ میرے لئے کسی دین کی پیروی لازم ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی صرف اپنے محبوب کی ذات کی جستجو اور اُس کی جناب میں حاضر باشی ہی زندگی گردانتا ہوں۔ میری زندگی میرا تن من دھن سبھی میرے محبوب پر قربان ہوں اور یہی میری زندگی ہے۔

......☆......☆......☆......

هر که از عشق روے گرداں است

اینچنیں گر مرید شیطان است

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ جو کوئی عشق سے رُوگردانی کرتا ہے تو کوئی عجیب مقام نہیں بلکہ وہ بندہ اِس لئے رُوگردانی کرتا ہے کہ گویا وہ شیطان کا مُرید اور چیلا ہے۔

ھر کہ بر نفس غالب است مدام
بادشاہِ جہان عرفان است

ترجمہ: اے دوست یہ یاد رکھ کہ جو بندہ اپنے نفس کو مغلوب کیے رکھتا ہے تو گویا ایسا بندہ بادشاہ ہے اور وہ دنیا کا عرفان و عقل اور تدبیر رکھتا ہے۔

ھر کہ گیرو گدائی درِ تو
او بھر دو جہان سلطان است

ترجمہ: اور جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ اقدس کی گدائی حاصل ہو جاتی ہے تو گویا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ ہو گیا۔ اے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کی گدائی بادشاہوں کے محل اور خزانہ سے زیادہ قابل قدر و منزلت ہے۔

ھمچو من رہ بوصل می باید
ھر کہ در کوی دوست حیراں است

ترجمہ: میری مثل وصل کی راہ پر چلنا اور اسے اختیار کرنا چاہیے یہ طریق وہ اختیار کرے جو اپنے دوست کی گلی میں حیران اور پریشان ہے۔

عاقبت صاحب جنان گردو
در جہاں ھر کہ پا بدامان ست

ترجمہ: آخرکار وہ آدمی جنتوں والا ہو جاتا ہے۔ جو اس دُنیا میں اُس کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔

گر تو خواھی بخواہ زانکہ دلم
مصدرِ گنج نور یزدان است

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تو چاہتا ہے مانگ لے کیونکہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے نور کے

خزانوں کا منبع ہے پس تو جو چاہتا ہے اس سے مانگ لے تا کہ تیرا دل راضی ہو۔

خُسرو هر دو کون میگردو

هر که در بندگی سلطان ست

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ دونوں جہاں میں بادشاہیوں والا بڑی شان والے بادشاہ خسرو پرویز کی مثل بڑا بن جاتا ہے جو یہاں اللہ کی اطاعت میں رہا۔

عاشق زلفِ و روئے تو جانان

گاه کافر گهے مسلمان ست

ترجمہ: اے محبوب جو کوئی تیری زلفوں اور چہرۂ انور پر قربان ہو گیا وہ گاہے مثل معشوق ہو جاتا ہے اور گاہے وہ نہایت تابع فرمان یعنی عشق کی منزل میں بندے کو ہر روپ اپنانا پڑتا ہے۔تب جا کر وہ عشق کی منزل کا شہسوار بنتا ہے۔

ره نیابد ببزم خاموشان

هر که ازدردِ عشق گریان ست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ وہ بندہ جس کو عشق لگا اور اُسے عشق کے درد نے رُلایا ہو۔وہ کبھی بھی خاموش لوگوں کی محفل کا راستہ نہیں پاتا ہے یعنی جسے عشق نے گھائل کیا وہ کبھی چین یا سکون سے دُنیا میں نہیں رہ سکتا ہے۔

لذتِ درد راکجا داند

هر که راول بسوئے درمان ست

ترجمہ: اے دوست! وہ بندہ درد کی لذت سے کہاں آشنا ہو سکتا ہے جس کا دل علاج کیلئے پھرتا رہے یعنی جن لوگوں کے دل میں عشق آ گیا وہ دل کی بیماری کے

علاج کیلئے کہیں نہیں جاتے۔ اُن کے لئے عشق کے درد میں رہنا ہی علاج اور لذت ہوتی ہے۔

روشن از مہر و مہ بود تا حشر
در دِل ہر کہ نور ایمان ست

ترجمہ: اُس بندے کا دل چاند اور سورج کی مثل قیامت تک روشن رہا ہے جسکے دل میں نور ایمان چمکا اس کا نور اور اس کا جمال اس کے دل کو ہر چیز سے روشن رکھتا ہے۔

راہ عصیان میرود ہرگز
ہر کہ راروی دل بقرآن ست

ترجمہ: اے دوست یادرکھ وہ بندہ کبھی بھی راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے جس کا دل اور روح قرآن مجید کے احکام کی تابع میں رہتا ہو۔

از کمالاتِ عشق محمود است
کہ ریازش مگر سلیماں ست

ترجمہ: وہ بندہ جو عشق کی واردات میں کمالات کے درجات پر گیا وہ لامحالہ خوش بخت ہے وہ باطن میں اللہ کی یاد میں رہا خواہ اسے تختِ سلیمانی اور جاہِ سلیمانی حاصل رہے پس بلند بخت وہ ہے جو اللہ کی یاد میں مستغرق رہا وہ درجاتِ دنیا و دین پا گیا۔

گفت صابر بدلبر غم بخش
سوز دردِ تو آب حیوان ست

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے غم دینے والے محبوب سے کہا کہ میرے پیارے تیرے درد کا سوز میرے لئے آب حیوان ہے میں اس سے ہمیشہ کی سرشاری چاہتا ہوں تیرا سوز و درد میرے لئے آب حیوان کی مثل ہے۔

ھر کہ با نفس خویش قادر نیست
او بانوار عشق ناظر نیست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ جو بندہ اپنے نفسِ امارہ کو اپنے قابو میں رکھنے پر قدرت نہیں رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ عشق کے انوار و تجلیات کو دیکھ نہیں سکتا بندے کو لازم ہے کہ وہ عشق کے میدان میں آئے تو نفسِ امارہ پر کنٹرول کرے سچا عشق ہی انوار و تجلیات دیتا ہے میل اور نفس کی پلیدی رُوح اور دل کو میلا کر دیتے ہیں یہ عشق نہیں عذاب اور وبال ہے۔

نفس امّارہ میکشد سوئے خود
بشنو از من کہ بر تو ظاھر نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ انسانی نفسِ امارہ بندے کے حال کو اپنے حال کی طرف کھینچتا ہے پس تُو اُس کے قابو اور چنگل میں سر نہ دے یہ بات تجھے بتاتا ہوں جو تجھے معلوم نہیں۔ عشق کی واردات نفس امارہ کی خواہشات کے برعکس کارگر ہیں۔ جنہیں ابھی تک تُو نہیں جانتا ہے۔

مستِ غفلت همیکنند ادا
ھر کہ برحال خویش حاجر نیست

ترجمہ: دوست سُن لے وہ بندہ ہی غفلت برتتا ہے جو اپنے حال اور حقیقت سے دُور ہوتا ہے بندہ کو غافل ہونے کیلئے نہیں پیدا کیا گیا۔ اسے عقلِ بیدار سے رہنا

لازم آتا ہے پس بندہ کو چاہیے کہ دل بیار دل ہتھ کار نوں۔ پس یہاں دُنیا میں کام بھی اللہ کیلئے ہوں۔

از ھوا ھائے نفس کے ترسد

ھر کہ را دل ز آز طاھر نیست

ترجمہ: اے دوست! سُن وہ آدمی کب اور کیسے ڈر محسوس کرتا ہے جس کا دل دُنیا کے لالچ سے پاک نہ ہو جس دل میں دُنیا کی حرص اور یاد ہو گی اُس دل میں کہاں اللہ کا ڈر، اللہ کی یاد اور پاکیزگی ہو گی۔

نتواں شرح داد تا ھستم

حالتِ نفس راکہ آخر نیست

ترجمہ: میرے دوست سُن کہ جب تک بندے کے دل میں میں باقی ہو اُسے بھلائی اور طاہر پن کیسے سمجھ آسکتے ہیں اُسے یہ کیسے کھول کر بتایا اور سمجھایا جائے کیونکہ نفس امارہ کی حالت کی کوئی آخر نہیں جتنا اِس کو دُنیا کی طرف لاؤ گے اُتنا ہی یہ آگے آگے بڑھ کر تمہیں دنیادار کرے گا۔

کے تواند نفیس بر آوردن

ھر کہ بر شیر نفس قاھر نیست

ترجمہ: جو کوئی نفس امارہ اور دُنیاوی طاقت کو ختم نہیں کرتا اور بندے کے دل میں جبر و تعدی باقی ہو وہ کب سنور سکتا ہے وہ کبھی پاکیزہ سانس نہیں لیتا پاکیزگی نفس مارنے اور میں مارنے میں ہے۔

گفت صابر نمیرسد بکمال

ہر کہ در کوئے عشق صابر نیست

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ یہ بات کہتا ہے کہ وہ بندہ کمالات کی منزل کو نہیں پا سکتا جو عشق کی گلی میں صبر سے کام نہ لے عاشق کیلئے صبر چاہیے۔

......☆......☆......☆......

مارا غم عشق شادمانی ست

سرمایہ عمر جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ ہمیں عشق ہے اور یہ عشق ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے ہم عشق میں خوش نہیں ہمارے لئے عشق میں یہ غرقابی عُمر جاودانہ ہے اِس میں استغراق فنا نہیں بلکہ بقا ہے۔

مرگست برائے او بسرکوب

ہر کس کہ دریں جہان فانی ست

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کیلئے موت ہے جو عشق میں پڑ کر سر پیٹتا ہے کیونکہ اس دنیا میں جو آیا ہے وہ فانی ہے پس بندے کو لازم ہے کہ وہ بقا حاصل کرے اُسے فانی نہیں ہونا اُسے بقا پانے کو عمل پیہم کرنا چاہیے۔

زین مستی خود نمیتوان رفت

سوئے درِ حق کہ درنہانی ست

ترجمہ: انسان اپنی مستی سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ وہ اس دُنیا میں دل لگا کر آخرت

بھول چکا ہے اُسے حق کے دروازہ کی جانب جانا چاہیے جو اُس پر پوشیدہ
ہے بندہ کو حالتِ بیداری اختیار کرنا لازم ہے۔

میدانم و من زروزِ اول
لعل لبت آبِ زندگانی ست

ترجمہ: میں یہ جانتا ہوں میں تو روزِ اول سے ہی تیرے سُرخ ہونٹوں پر نثار ہوں
اِن کی دید میری زندگی کی بقا اور زینت ہے میرے لئے تیرے ہونٹوں سے
بول میری حیات اور میری قدر دانی ہے۔

از جلوئہ نور روئے خوبت
دیدن نتوان کہ لامکانی ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرۂ انور کی خوبی اور کمال سے مجھے نورانی حال
نصیب ہے اس میں مجھے نور نظر آتا ہے اُسے دیکھا نہیں جاسکتا ہے کیونکہ وہ
لامکان مقام وقیام کا مکین ہے۔

شد گشتہ بکوئے تو جہانے
انصاف بکن چہ خونفشانی ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی میں جانا میرے لئے ایک جہان کو پانا ہوگیا ہے
میں نے تیری گلی میں حاضری سے ایک جہان پالیا تو انصاف کر کیا یہ خون
بہانا نہیں ہے پس مجھے نہ رُلا۔ مجھے اپنا بنالے۔

صد لخت جگر ز دیدئہ دل

بر چہرئہ عاشقان نشانی ست

ترجمہ: اے محبوب! عاشق اپنے محبوب کے دیدار کے مشتاق ہوتے ہیں عاشقوں کے چہرہ کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ تو اُن کے چہرہ پر اُن کے دل کے سوٹکڑے دیکھ پائے گا۔ یہ محبوب کی نگاہِ فیض کا ثمرہ ہوتا ہے کہ عاشق کے دل کے سو ٹکڑے ہوکر رہ جاتے ہیں۔

ہرگز نہ نہم بدرو مرہم

این دردِ دلم زیادِ جانی ست

ترجمہ: اے محبوب! میں اپنے دلی درد پر ہرگز مرہم پٹی نہیں رکھتا ہوں کیونکہ یہ درد کسی پیارے کی یاد ہے اور میں اسے تازہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ میرے دل میں عشق کا درد میرے محبوب کی یاد سے ہے۔

صابر گوید ز شوق ارنی

گو طالب طعنہ لن ترانی ست

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اپنے محبوب سے بڑے اشتیاق سے کہتا ہے کہ مجھے اپنا دیدار بخش دیں تو جواب ملتا ہے کہ تُو مجھے نہیں دیکھ سکتا میرے لئے محبوب کا یہ وطیرہ بھی شفقت ہے۔

☆.....☆.....☆

در بــــزمِ وصـــال رفتــم از دســـت
دارم دل خـــود ز دســـت بـــر دســت

ترجمہ: اے دوست! میں محبوب کی محفل میں چلا گیا میں اپنے دل سے دستبردار ہو گیا میں اپنا دل اپنے ہاتھ پر رکھ کر محبوب کی محفل میں حاضر ہو گیا شاید کہ محبوب میرا دل قبول کر لے۔

مـــن عـــاشــق هستـــی تـــو هستـم
کیـــن هستـــی مـــن زهســت تـــوهســت

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرا عاشق ہوں تُو تُو ہے میں اب میں نہیں ہوں میری یہ ہستی تیری ہستی سے ہے اگر تُو ہے تو میں ہوں۔ میری ہستی فنا ہے اور تیری ہستی میں میری ہستی و بقا ہے۔

شـــد مـــحـــرمِ راز خـــلـــوتِ عشـــق
هـــر کـــس کـــو زنـــفـــس خـویشتـن دُســت

ترجمہ: جو عشق کی محفل و تنہائی میں ہوا وہ محرمِ راز نہ ہوا ہاں وہ محرم راز ہوا جو اپنے من کو مار بیٹھا اُس نے اپنے نفس سے ہاتھ دھو لیا وہ عشق کی خلوت و محفل کا بیٹھنے والا ہوا جس نے اپنا مَن مار لیا۔ میں کو ختم کیا اُس نے مقام پایا رازدارِ عشق ہوا یہ اُس کے درجات ہیں۔

هـــرگـــز نـــه کـــنـــد نـــظـــر بـــمـــرهـــم
آنـــکـــس کـــه بـــدرد عشـــق پیـــوســـت

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو کسی محبوب کے عشق میں مبتلا ہوا وہ ہرگز اپنے درد کے

علاج کیلئے زخم پر مرہم نہیں رکھتا جو لوگ عشق کے زخم کھاتے ہیں وہ مرہم پٹی کرانے کی فکر سے بے نیاز ہو کر جیتے ہیں۔

بکسست و نشست بردرِ عشق

هر کس دل خود بدست پیوست

ترجمہ: وہ بندہ جس نے کسی سے محبت کی اور اُس کے در پر بیٹھ رہا۔ وہ گویا مینڈک ہے ایسا شخص جو اپنے دل کو سلامت رکھے وہ بندۂ بیکار ہے۔

محروم نگردو از غم و درد

آنکس که بکنج هجر به نشست

ترجمہ: وہ بندہ غم اور درد سے محروم نہیں ہوتا ہے یعنی وہ غم اور درد کے بغیر نہیں رہ سکتا جو جُدائی کے حال میں ہو گیا جس کا محبوب اُس سے دُور ہو گیا عشق کے میدان میں اُترنے والوں کے لئے غم اور درد لازم و ملزوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

صابر گشتی چو خاك از ذوق

در زیر كفِ نگار خود بست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو عشق کے میدان میں ذوق و شوق سے آیا۔ اب خاک ہو جا اور جس نے اپنے آپ کو دیکھا اور اپنے مقام کو قائم رکھا وہ بے حد بے قدری کی حالت میں جا گرا۔ اپنا مقام گرا کر کوئی مقام پر جا سکتا ہے بڑائی حاصل کرنے کو بڑائی برقرار کرنے سے عزت و قدر نہیں ملتی۔

......☆......☆......☆......

هوش کن هوش که تاریك شبے درپیش ست

گوش کن گوش که راهے عجبے درپیش ست

ترجمہ: اے انسان تُو ہوش کر ہوش سے کام لے کیونکہ تجھے ایک تاریک اندھیری رات سے سامنا ہوگا یہ بات سن لے اور غور سے سُن لے کہ تجھے ایک عجیب راستہ سے واسطہ پڑنے والا ہے سنبھل جا اور ہوش کے کان کھول۔

هاں مکن کبر باین حسن و جمالیکه تراست

بهر مهر رُخ خوبت عجبے در پیش ست

ترجمہ: اے انسان تو اپنے اس حُسن و جمال پر اس قدر غرور نہ کر کیونکہ تیرے حسین چہرہ کو عجیب حالات کا سامنا ہونے والا ہے۔

گرچه هستی تو گرفتار بدست عصیاں

شکر کُن شکر که شاهے عربے درپیش ست

ترجمہ: اے بندے تو غور کر تیری ذات گناہوں کے ہاتھوں گرفتار ہے لیکن تجھے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے تجھے شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے روبرو حاضر ہونا ہے گناہوں سے باز آ۔ غلطیاں اور بے ادبی نہ کر ورنہ تجھے اُن کے حضور بے حد شرمندہ ہونا پڑے گا۔

تو مشغوره بکردار خود از بو الهوسی

کارکن کار که سیر عُقبیٰ در پیش ست

ترجمہ: اے بندے تو اپنے کردار پر غرور وتکبر نہ کر تو نہایت تندہی سے کام کر، کل کیلئے کچھ کام کر کیونکہ تجھے عقبیٰ کی سیر سے واسطہ پڑنے والا ہے۔

گرچہ در عالمیاں بے سروسامان ہستم

ہیچ غم نیست کہ بزم طربے درپیش ست

ترجمہ: اگرچہ میں دونوں جہاں میں بے سروسامان ہوں مجھے اپنی بے سروسامانی کا کوئی غم وفکر نہیں ہے کیونکہ مجھے عیش ونشاط کی محفل سے عقبیٰ میں واسطہ پڑنے والا ہے۔

ہاتفِ غیب خبر و ادبہ بسرِّ دل من

بہر بخشایش صابر سببۓ در پیش ست

ترجمہ: اے دوست مجھے غیب کے فرشتے نے خبر دی میرے دل کے راز نے کہا کہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیری بریت اور بخشش کے اسباب سے تجھے واسطہ پڑنے والا ہے اتنا نہ گھبرا اور نہ مایوس ہو۔

......☆......☆......☆......

مرا از طلعت رویت نظرَ سوخت

چگونہ میتواں دیدن بصر سوخت

ترجمہ: تیرے چہرے پر نظر کرنے سے میری نظر جل گئی آپ کے چہرہ کو جلی ہوئی آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے۔

دل شوریدئہ من زیر پایش

ز آہ خویشتن شمس و قمر سوخت

ترجمہ: میرا شور کرنے والا دل اُس کے پاؤں تلے ہے جس کی آہ سے سورج اور چاند جل گئے۔

نمیدانم بجانان چون رسم من
زنورِ سینہ من راھبر سوخت

ترجمہ: اے محبوب میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تجھ تک رسائی کیسے حاصل کروں جب کہ میرے سینہ کے نور سے میرا رہبر جل گیا۔

ظفر یابم ز رزمِ لشکر ھجر
کہ از انفاس گرم من چو زر سوخت

ترجمہ: میں نے ہجر و جدائی کے لشکر سے میدان جنگ میں کامیابی حاصل کی کیونکہ میرے سانسوں کی گرمی نے سونا بھی جلا کر رکھ دیا۔

زتابِ آتش سودائے عشقت
متاع سینہ من سر بسر سوخت

ترجمہ: تیرے عشق کے سودا کی آگ کی گرمی نے میرا سامان جو میرے سینہ میں تھا جلا کر رکھ دیا ہے۔

بجائے آب آتش میزند جوش
ازان در چشم من گنج و گھر سوخت

ترجمہ: وہ تو پانی کی بجائے آگ کو مزید بڑھکاتے ہیں اسی وجہ سے میری آنکھ میں جو خزانہ اور جواہرات و ہیرے تھے جل گئے۔

ازیں سودا چگونہ جاں توان برو
بیکدم شعلہ آتش جگر سوخت

ترجمہ: اس سودا اور فکر سے جان کیسے بچائی جاسکتی ہے جس آگ کے شعلہ سے فی الفور جگر بھی جل گیا۔

شب ہجران چرا آخر ندارو
زسوزِ ہجر من گوئے سحر سوخت

ترجمہ: اُن کی جُدائی اور دُوری کی رات میں یہ کیوں کر نہیں جب کہ میری ہجر کی جلن نے سحر کو بھی جلا کر رکھ دیا۔

نگہ افتاد چوں برسدرہ صابر
زگرمئی نگاہِ من صدر سوخت

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی نگاہ جب سدرہ پر پڑی تو میری نگاہ کی گرمی نے سینہ بھی جلا کر رکھ دیا۔

......☆......☆......☆......

لطفِ خدا قافلہ سالار ماست
حفظ خدا درہمہ جا یارِ ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہمارے قافلہ کا سردار ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی امان ہماری مددگار ہے ہر حال میں اللہ ہمارا رہبر ہے اور ہر جگہ اور ہر وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت مددگار ہے۔

از کرم خاصِ خداوندگار

فرق حسودان بسرِ دارِ ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہمارے حال میں شامل ہے اور حاسد لوگوں سے ہماری جُدائی موت تک ہے ہمارے حال پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام و اکرام ہے اور ہمارا حاسد لوگوں سے بہت ہی دُور کا تعلق ہے اور یہ حال موت تک رہے گا۔

نیست غم از شرّ عدو تا بہ حشر

رحمتِ رحمان ہمہ درکارِ ماست

ترجمہ: ہمیں قیامت تک اپنے دُشمنوں کے شر اور بُرائی کا ہرگز کوئی غم نہیں کیونکہ ہمیں اپنے مہربان رب کی رحمت سے ہر کام میں مدد مل رہی ہے۔

قبلہ جان و دل و ایمان ما

در دو جہاں حضرت خود کارِ ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ جو ہماری جان دل اور ایمان ہیں وہ خود ہمارے دونوں جہاں میں ہمارے سبھی کاموں میں مددگار اور مہربان ہیں۔

خواجہ محمود زلطف و کرم

قوتِ بخشش دل بیمار ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ بڑے کرم والے اور مہربان ہیں۔ اُن کی ذات سے ہمیں اور ہمارے بیمار دل کو قوت اور ہمت نصیب ہے۔

یک نظر از خواجہ حضرت کمال

مرہم ریش دل افکار ماست

ترجمہ: ہمارے حال پر حضرت خواجہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی مہربانی ہے اُن کی ذات ہمارے دُکھی دل پر ایسی شفیق ہے جیسے کسی مریض کے مرض پر مرہم رکھ دی جاتی ہے جس سے اُسے آرام مل جاتا ہے۔

شاہد ما شیخ ابواحمد ست

زانکہ چوحق واقف اِسرار ماست

ترجمہ: ہمارے حال و قال کے آشنا اور شاہد ہمارے خواجہ ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ ہمارے حال پر ایسے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ کبریا دلوں کے بھید جاننے والی ذات ہے۔

موئے تو شد غیرتِ مشکِ خُتن

روئے تو از آتش گلزار ماست

ترجمہ: آپ کے بال مبارک نہایت خوشبودار ہیں خُتن کے ہرن کی مشک بھی آپ کے بال پر رشک کرتی ہے اور آپ کا روشن چہرہ ایسا ہے جیسے کہیں باغ میں سُرخ پھول مثل آگ کے کھلے ہوں۔

نالہ زند صابر محو رخت

طالب وصلت دِل خونخوار ماست

ترجمہ: جب صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ کے چہرۂ انور پر نگاہ کرنے لگتا ہے تو آپ کی

زیارت کے طالب کا دل حد سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے یعنی ہم اپنے خواجہ کے چہرۂ انور کو دیکھنے کے ہر لحظہ طلب گار ہیں اور ہمیں ہر لحہ آپ کے نورانی چہرہ کی دید کی خواہش رہتی ہے۔

......☆......☆......☆......

خرامان می شوم سوئے خرابات

نمانده صومعه جائے مناجات

ترجمہ: میں ویرانے یا بیابان میں مست حال جاتا ہوں۔ تب میرے لئے کوئی مقام دُعا کی جگہ یا مقام نہیں رہتا۔ یعنی جب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جاتا ہوں کہ یک سو ہو کر محوِ عبادت ہو جاؤں تو وہاں مجھے کوئی دُعا کرنا نہیں یاد آتا۔

نهنگِ فقر دریائے شهودم

نیم فارغ زسودائے عبادات

ترجمہ: میں دریائے فقر کا شاہد ہوں اور اس دریا میں مثل مگرمچھ ہوں میں ایسے حال میں عبادات کے سودا یا فکر سے نیم فارغ ہوتا ہوں مجھے اُس حال میں عبادات کی فکر نہیں ہوتی دیدار کا طالب رہتا ہوں۔

بخلوت خانه مستان رفتم

شدم واقف من از سرِّ خفیّات

ترجمہ: میں مست لوگوں کے مقام اور اُن کی خلوت میں چلا گیا مجھے وہاں خفیہ اسرار سے آشنائی ہوگئی یعنی میں نے فقراء کے قریب تر ہو کر اپنا حال فقر سنوار لیا ہے۔

زخالِ خویش نتواں گفتگو کرو

بہر حال بخوانی باتحیّات

ترجمہ: میں اپنے حال کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کرسکتا لیکن تو یہ شفقت بھرے سبق تاحیات پڑھتا رہ۔

مدہ ازدست شرع مصطفیٰ را

کز این رہ میشود حاصل کمالات

ترجمہ: اے دوست تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس پرکار بندرہ کیونکہ یہ وہ راستہ ہے جو کمالات تک لے جاتا ہے۔

مگر مہرِ قضا افروز عالم

ز نورِ تست روشن وجہ در ذات

ترجمہ: شاید کہ یہ دنیا قضا وقدر کے سورج کی وجہ سے روشن ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بندے کا اصل آپ کے نورِ جمال سے روشن ہے۔

بصد محنت شدم واقف ازیں حال

دل من نیست قادر بر محالات

ترجمہ: میں اس حال سے بے حد و بیشمار محنت کے بعد آشنا و واقف ہوا لیکن میرا دل بے حقیقت باتوں پر قدرت نہیں رکھتا۔

بزن نغمہ نیازِ غم بصد ناز

کہ یابم مست دھم رقصانہ حالات

ترجمہ: اے دوست تو بڑے ناز سے غم کے نیاز کا نغمہ یا گیت گائے جا کیونکہ مجھے مستی کا حال اور رقص کی صورت حاصل ہوگئی ہے۔

گناھے کردئہ صابر یقین دان

بجز توبہ دگر نبود مکافات

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اِس بات کا یقین کر لے کہ میں نے گناہ کئے اور گناہ کی حالت کے حال کی مکافات سوائے توبہ کے کوئی نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

رُخِ خوبِ تو رونقِ قمر است

لب لعل تو غیرتِ شکرست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرے کی رونق اور حُسن کی وجہ سے چاند پر رونق ہے اور چاند بھی تیرے لبوں کی رنگت پر رشک کرتا ہے۔

بھر وصل تو از سرِ سودا

دِل من ھمچو مہر در بدن ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے وصل یا ملاقات کے سودا کے حال نے میرے دل کو ایسا آوارہ کر دیا ہے جیسے سورج کی روشنی گھر گھر میں ہوتی ہے ایسے ہی میں ہر جگہ تیرے لئے سرگرداں ہوں۔

هر کہ در گنج عشق شاد نشد

از غم و درد عشق بیخبر ست

ترجمہ: جوکوئی عشق کاخزانہ پاکرخوش نہ ہواتووہ گویاعشق کےغم اوردرد سے بےخبر ہے۔

رہ نیابد ببزم جان بازان

هر کہ از درد عشق نوحہ گرست

ترجمہ: وہ بندہ جانبازوں کی محفل کاراستہ نہیں پاسکتا جوعشق کے درد کا نوحہ گر یا ماتم کرنے والا ہے۔

میدهد انچہ خواهد از سر لطف

آنکہ از درد دل شکستہ تراست

ترجمہ: وہ جو اپنا دل توڑ بیٹھا اور اُسے دردِ دل کی مرض لگی ہے۔ وہ نہایت مہربانی سے جو چاہے دے دیتا ہے۔ یعنی جن کے دل ٹوٹ جائیں وہ ہر چیز سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں کوئی چیز پیاری نہیں رہتی۔

تو نہ واقف از حقیقت عشق

جانب عشق درد راهبر است

ترجمہ: اے دوست تُو عشق کی حقیقت سے ہرگز واقف وآشنا نہیں ہے کیونکہ عشق کی جانب جانے کو درد رہبر ورہنما ہے۔

گاہ خندد گھے بگرید زار

دِل عشاق راھمین ھنر است

ترجمہ: عاشق کبھی تو ہنس پڑتے ہیں اور کبھی زاروقطار رونے لگتے ہیں عاشق لوگوں کے دل کو ایسے ہنر معلوم ہیں۔

از شب ھجر تو ندارم غم

بخیال تو شام من سر است

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری جُدائی کی رات کا کوئی غم نہیں رکھتا ہوں کیونکہ تیرے خیال میں ڈوب کر میری شام صبح ہو جاتی ہے میں ہر لحظہ تیری جُدائی کے غم میں بسر کرتا ہوں شام سے صبح تک تیرا خیال رہتا ہے۔

مکشا عقدہ ھائے درد مرا

بوئ مرھم بزخم من ضرر است

ترجمہ: اے میرے محبوب! میرے درد کے مشکل حال کو مت کھول اور حل کر بلکہ میرے زخموں کیلئے مرہم کی بُو بھی نقصان دینے والی ہے۔

کن فراموش صابر از دِل خود

نیك و بد ھرچہ ھست در گذر ھست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اپنے دل سے سب کچھ بھول جا اور انہیں نکال دے جو بھی نیک و بد خیال تیرے دل میں آئے نکال دے گزرا سو گزرا۔

......☆......☆......☆......

اندر دلِ ما بجز خدا نیست

از منظر دل خدا جدا نیست

ترجمہ: اے دوست یہ سُن لے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں ہے اور ہمارے دل کے منظر سے خُدا جُدا نہیں یعنی ہمارے دل میں محبتِ الٰہی کے سوا کچھ جاگزیں نہیں ہے۔

فرمود لطف نَحْنُ اَقْرَبُ

در حکم خدائے ما خطا نیست

ترجمہ: اے بندہ یہ بات سُن لے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت لطف و مہربانی سے بندے کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ ہم شاہرگ سے بھی زیادہ بندے کے قریب ہیں تو یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان میں کوئی کسر نہیں یقیناً اللہ ہر لحظہ بندہ کے پاس رہتا ہے مگر بندہ اس سے غافل ہے۔

از ما بطلب ہر انچہ داریم

درہستی من بجز بقا نیست

ترجمہ: اے دوست مانگ لے جو چاہتا ہے مانگ لے جو کچھ ہمارے پاس ہے کیونکہ ہماری ذات میں سوائے بقا کے کچھ نہیں ہمارے پاس فنا نام کی کوئی شے نہیں بقا ہے بقا مانگ لے۔

در روزِ ازل اَلَسْت گفتند

گفتیم بلے غیر بلا نیست

ترجمہ: اے بندے یاد کر کہ اللہ نے تجھے پیدا فرمایا تو تجھ سے پوچھا تھا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو بندے کی رُوح نے عرض کیا اے اللہ یقین سے کہتا ہوں کہ تو میرا رب ہے بندے نے مثبت میں جواب دیا اور کہا مجھے کوئی غم اور فکر ہرگز نہیں کیونکہ تو میرا رب ہے۔

در پیکر فانیم نظر کن

جز ما غم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے بندے اپنے پیکر میں نگاہ کر اور اپنے رب کو تلاش کر کیونکہ تیرے پیکر میں اللہ کی ذات کی بقا ہے لیکن ہم انسان ایسے ہیں کہ اِس حال کے ہوتے ہُوئے بھی غم و درد کے سوا کُچھ نہیں پاتے۔

این دل کہ درونِ سینہ دارم

جز با غم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ یہ دل جو ہم اپنے سینہ میں رکھتے ہیں سوائے درد و غم کے اور کچھ نہیں جانتا اسے ہر لحظہ یا آخرت کا غم یا دنیا کے غموں سے نجات نہیں ہے۔

در ہر دو جہاں بجانِ پاکت

جز صابر تو ترا گدا نیست

ترجمہ: اے بندے تیری جان اللہ نے پیدا فرمائی وہ پاک ہے کیونکہ خود اللہ نے اِسے

بنایا ہے تجھے دونوں جہاں میں جانِ پاک رکھا لیکن اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تُو تو ہر لحظہ گداگروں کی مثل ہے۔ اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تجھ سا دونوں جہاں میں مانگنے والا کوئی نہیں ہے۔

.......☆......☆......☆......

بیخبر از خویش شود زهر چه مست

زانکه توئی محرم سرِّ اَلَست

ترجمہ: اے دوست اُس لے جو کوئی ہر چیز سے مست ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے بے خود ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ تُو تو اللہ کے اس راز سے آشنا ہے جو اللہ نے فرمایا تھا کون ہے تیرا رب؟ تو بندے نے اللہ کے روبرو کہا تھا کہ تُو میرا رب ہے بندے اِس امر کے راز سے بھی تُو آگاہ ہے۔

طالب مائی اگر از صدق دل

درد مرا زود بیاد رب است

ترجمہ: اے بندے جو تُو موت کا طالب ہے اور صدقِ دل سے یہ مانگے تو ہمیں درد ہوتا ہے رب کی یاد میں میرا درد ہے یعنی میں اپنے رب کو ہر درد و غم میں یاد کرتا ہوں۔

خاک صفت باش اگر عاشقی

راه نیابد بر ما خود پرست

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق و محبت ہے تو خاک ہو کر رہ جا کیونکہ ہمارے ہاں خود پرستوں اور تکبر کرنے والوں کو راہ نہیں ملتی ہے اللہ کی ذات کے طالب متکبر لوگ نہیں ہو سکتے۔

رہ بسلامت نہ برو ہیچ کس

زانکہ کس از نفس پرستی تُرست

ترجمہ: اے بندے اُس آدمی کو سلامتی کا رستہ نہ ملا جو نفس پرست رہا اور اُس کا دل اِس سوچ میں رہا کیونکہ سلامتی تو خاکساری میں ہے نہ کہ اترانے اور بڑائی اپنانے میں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "فقر میرا فخر ہے" پس خاکساری میں بڑائی ملتی ہے۔

می نتواں وید رُخ خوب تر

طلعتِ رویت رہ نظارہ بست

ترجمہ: اے دوست! حسین چہرہ کا جمال نہیں دیکھا جا سکتا ہے لیکن تیرے حُسن کے جمال نے مجھے دوسرے سارے نظارے دیکھنے سے ہٹا دیا۔

ایدل اگر عاشقی از روے صدق

نیستی آور کہ شوی جملہ ہست

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی سے عشق کرتا ہے اور سچا عشق رکھتا ہے تو ٹھیک اور اگر صدق وصفا نہیں تو تُو کچھ بھی نہیں ہے۔

دل بسر کوئی تو مستی نمود

غمزۂ شوخ تو سر دل شکست

ترجمہ: اے محبوب میرے دل نے تیرے کوچہ میں آکر مستی اختیار کی اور مست ہو

گیا۔ گویا تیری آنکھ کا اشارہ ایسا تھا کہ میرا دل ٹوٹ کر رہ گیا میں تیرے ابرو کے اشارہ پر دل ہار گیا اور آوارہ دل ہو گیا۔

بادئہ از جام می ات خوردہ ام

مست شدم مست شدم مست مست

ترجمہ: اے دوست! میں نے تیری دید کی شراب کا ایک جام پیا ہے جس سے مجھے مستی آ گئی میں مست و مدہوش و بے ہوش ہو گیا۔

صابر شوریدہ بصد آرزو

کوہ صفت بر سر کویت نشست

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو اے محبوب تو نے شوریدہ و مست کر دیا ہے وہ اب تیری گلی کے سرے پر پہاڑ کی مثل بے حس و حرکت بیٹھ رہا ہے۔

......☆......☆......☆......

شراب وحدتِ جام شریعت

کشیدم من چو مستانِ طریقت

ترجمہ: اے محبوب! وحدت کے شراب کا جام شریعت کا جام ہے۔ یعنی جو وحدت کے قائل ہیں وہ شریعت کے احکام پر ہیں۔ میں نے یہ شراب کا جام ایسے پی لیا ہے جیسے طریقت کے کاربند مست لوگ پیتے ہیں۔ یعنی طریقت اور وحدت ایک ہی حوض کے جام ہیں۔

بهـــر سُــوچـــون نــظـــر افتـــاد والـلّـــه

نـــدیــدم مـــن بــجـــز ســرّ حــقیـقـــت

ترجمہ: اے محبوب! اللہ گواہ جب میری نگاہ ہر طرف اُٹھی تو میں نے سوائے حقیقت کے کُچھ نہ پایا۔ یعنی مجھے شریعت پر کاربند ہونے پر ہر طرف حقیقت ہی حقیقت نظر پڑی۔

بســـرِّ لامــکـــان از نـــفـــس هستـــی

رهـــی یـــابـــی بســودائـــی مـــحـبـــت

ترجمہ: اے دوست! تُو اپنی ذات میں سے ہی لامکان کا راستہ پاسکتا ہے وہ راستہ یقیناً محبت کا سودا ہے۔ اگر محبت ہوگی تو نفس کے ذریعہ اپنی ذات میں مقام لامکان پالے گا۔

اگـــر عـــاصـــی و گـــر نـــاجـی ســت بـگـذر

مــکـــن بـــاهیـــچـکـــس زیـــن ره مـلامـــت

ترجمہ: اگر تو گنہگار ہے یا بے دین ہے جو بھی ہے سارے افکار چھوڑ دے۔ میں ایک بات کہوں گا کہ کسی کو کوئی ملامت نہ کر کسی کی بُرائی مت بیان کر یا اُس کے لئے بُرائی نہ بول۔

بــفـعــل و حـــال قـــال مــصــطـفـیٰ بـــاش

کـــه هســـت ایـــن پیشـــه اهـــل ســلامـــت

ترجمہ: اے بندے سُن تُو اپنا ہر فعل اور اپنا حال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان

کے مطابق کرلے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ راہ ہی سلامتی پانے والوں کی راہ ہے۔ اسی میں سلامتی اور بھلائی ہے۔

بروز حشر می آید بکارت

زبد کردن ز کردار ندامت

ترجمہ: اے دوست! اگر تیرا ہر فعل اور حال سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوگیا تو یہی کچھ تمہیں روزِ حشر کام آئے گا۔ کیونکہ یہ فعل اچھا ہے ورنہ بُرے کام کرنے سے اور بُرے کردار سے اُس دن شرمندگی ہوگی۔

چو صابر بیخبر از خویشتن شو

کہ تا یابی رہ کوئے خرامت

ترجمہ: اے بندے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل تو اپنے آپ کو بھول جا اپنی میں ختم کرلے تاکہ اُن کے آرام دہ کوچہ گلی کی راہ پر چل سکے۔ یعنی جو اپنی تکبر کی زبان بند کرلے اُسے اللہ اور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری کی سعادت نصیب ہوگی۔

......☆......☆......☆......

کسی کہ عشق ندارد زبد گھر سنگ ست

بطالبان محبت ہمیشہ درجنگ است

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ جس دل میں عشق نہیں ہے وہ تو ایک بداصل پتھر ہے۔ انسان یا جاندار نہیں ہے محبت کرنے والے طالبوں سے اُسے ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔

مرا از روز ازل تا ابد هزاران شکر

که دامن غم عشقت همیشه درجنگ ست

ترجمہ: میں روزِ ازل سے آخر دن تک اللہ کا ہزاروں بار شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ تیرے ساتھ جس کی محبت اور عشق ہو گیا لوگ اُس سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہا کرتے ہیں۔

هزار جان برد از کف ببزم اهل دلان

بگوشِ دل شنو از ذوق نغمه چنگ ست

ترجمہ: وہ اہل دل کی مجلس سے اُن کی ہتھیلی پر رکھی ہزاروں جانیں لے کر بھاگ گیا۔ اے دوست تُو دل کے کانوں سے شوق سے سُن لے کہ اُس کیلئے نغمہ یا گیت ایک گرفت ہے جب وہ نغمہ الاپے تو سننے والے گرفت میں آجاتے ہیں۔

خیال می نرسد در حریم تو جانان

چگونه وصل بیابم که راه پُرسنگ ست

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا خیال تیرے مقدس حرم تک نہیں پہنچ سکتا ہے میں کس طرح تجھ سے مل سکتا ہوں کہ یہ راستہ سنگِ خار سے بھرا پڑا ہے۔

ز ظلم غمزئه شوخت رهِ ملامت را

خدا پناه دهد زان کسی که سرهنگ ست

ترجمہ: تیری شوخ نظر دید یا آنکھ کی دید پر بڑی ملامت ہوتی ہے لوگ ملامت کرتے ہیں کہ تم کیا غلط کام کر رہے ہو۔ اللہ ایسے لوگوں سے بچائے کیونکہ وہ لوگ تو ایسے ہیں جیسے سپاہی جو لوگوں کو باز رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔

کسی کہ نیست درا جامہ پارہ از سر درد
چگونہ جان بدہد زانکہ این گران سنگ ست

ترجمہ: وہ جس نے اس سر دردی میں اپنا جامہ پارہ پارہ نہ کرلیا ہو۔تو وہ کیسے جان دے گا کیونکہ یہ کام یعنی کسی کو جان پیش کرنا دل پر پتھر باندھنے سے ہوسکتا ہے یہ عام آدمی کا عمل نہیں۔

نمیرسد بکمالات عشق ای صابر
هران کسیکہ زخواری عشق ورننگ ست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ وہ بندہ عشق کی منزل میں کمالات کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔جس نے عشق میں پڑکر ذلت وخواری اور اپنی عزت کو برباد نہ کیا ہو۔ گویا کہ عشق میں پڑنے والوں کی لوگ عزت و قدر نہیں کرتے اُنہیں دوسروں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہونا پڑتا ہے۔

☆......☆......☆......

ظہور عشق سرّ لامکانی ست
جمالِ حُسن نورِ جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ عشق کا ظہور لامکان کا بھید ہے۔کسی حسین کا دیدار نور جاودانہ ہے یعنی عشق کا میدان لامکان تک ہے اور کسی نیک حسین کا دیدار ہمیشہ کا نور پانا ہے۔

اگر تو عاشقی نبشین بصد ذوق

بکنجِ غم متاعِ شادمانی ست

ترجمہ: اگر تجھے کسی کا عشق ہو گیا تو سینکڑوں ذوق و شوق سے بیٹھ جا کیونکہ غم کا کونہ اختیار کر کے بیٹھ رہنا ہمیشہ کی خوشی بھرا سرمایہ پانا ہے سچی محبت ہمیشہ کی سدا بہار دولت پانا ہے۔

انانیست نمی گنجد دران بزم

کہ بے ہستی در انجا زندگانی ست

ترجمہ: اُس کی بزم میں غرور و تکبر کرنا زیب نہیں دیتا ہے بلکہ اُن کی محفل میں تو بے حیثیت ہو کر جانا ہی زندگی پانا ہے عشق کی بھاری منزل میں تکبر کرنا اور بڑا بننا زندگی نہیں شرمندگی ہے پس عاجز بن جا۔

مرا روئے غم و غربت بصد ذوق

بحق من کمالِ مہربانی ست

ترجمہ: مجھے اُن کی محفل میں جانا اور وہاں کا غم اُٹھانا اور اجنبی پن میں رہنا ہزار بار ذوق و شوق سے پسند ہے اُن کا مجھے اِس حال میں قبول کر لینا اُن کی کمال مہربانی اور احسانِ عظیم ہے۔

بجز حرفے نداند ہیچ مردے

کلامِ عاشقانِ دربی زبانی ست

ترجمہ: کسی کو کوئی حرف تک معلوم نہیں ہوتا یا کوئی ایک حرف بھی نہیں جانتا ہے

کیونکہ عاشقوں کا کلام تو معشوق و محبوب کے پاس بے زبان ہو جاتا ہے یعنی کوئی عاشق محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر لب کشائی نہیں کرتا۔ اُس کا کلام تو محبوب کی دید کرتے رہنا ہوتا ہے۔

نشانِ عاشقان هرگز نیابی

نشان عاشقان در بے نشانی ست

ترجمہ: اے دوست تُجھے عاشقوں کی نشانی اور پتہ ہرگز نہیں ملے گا۔ کیونکہ عاشقوں کی نشانی اُن کے لاپتہ ہونے میں ہے جیسے لامکان کو دیکھا نہیں جا سکتا ایسے ہی عاشقوں کے نشان کو لامکان کی مثل پا سکتے ہیں۔

به بحرِ فکر یکدم آشنا شو

که سیرم سر بسر بحر معافی ست

ترجمہ: اے دوست تُو فکر کے سمندر سے فوراً آشنا ہو جا۔ یعنی عالم استغراق میں رہ کیونکہ میری سیر اور میرا سفر بحرِ معانی میں ہے جس نے سوچا اور انصاف کیا وہ مطلب پا گیا۔

بیا صابر بر د گر صادقی تو

بکوئے دلبران راه نهانی ست

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) آ اور اس مطلب کو حاصل کر لے اگر تیرا صدق کامل ہے تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ محبوب لوگوں کی گلی کا راستہ پُر اسرار ہے۔

اُسے پانے کیلئے صدق وصفا کی صفت ہونا لازم ہے تب جا کر کسی محبوب کی گلی کی راہ اختیار کی جاسکتی ہے۔

......☆......☆......☆......

اگر خواھی کنی باحق کلامات
بخوان قرآن دین گیران مرادات

ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو قرآن پڑھ۔ اس سے تجھے دین ملے گا اور بامراد ہوگا۔

بیا ازمن طلب مستی بے کیف
خراباتم خرابات

ترجمہ: اے دوست آ اور مجھ سے مستی حاصل کر اور وہ بھی بے کیف مستی ہے کیونکہ میرا دل تو ویرانہ ہے ویرانہ اور صرف ویرانہ اس میں کوئی کیف ونشاط نہ ملے گا۔

زمن تو ھر چہ میخواھی بیابی
کراماتم کرامات

ترجمہ: اے دوست میرے پاس آ اور جو تُو چاہتا ہے حاصل کر لے کیونکہ میرا دل کرامات کا خزانہ ہے کرامات کا خزانہ اس میں سوائے اِس کے کچھ نہ ملے گا۔

شوم اندر زمین عشق پیدا
نباتاتم نباتات

ترجمہ: اے دوست میں عشق کی زمین میں پیدا ہوا ہوں میرا خمیر عشق ہے مجھ سے سراپا جو نباتات پیدا ہوگی وہ بھی میرے جیسے ہی ہوگی پس آ اور مطلب حاصل کر لے۔

مــــرا دریـــــاب اگـــر خـــواهــــی
کــمـــــالاتــم کــمـــــالاتــم کــمـــــالات

ترجمہ: اے دوست اگر تُو سلامتی کا خواہاں ہے تو مُجھ سے ربط رکھ لے۔ تُو سراپا سلامتی ہو جائے گا کیونکہ میرا وجود سراپا کمالات ہے کمالات کا خزانہ اور کمالات کا مخزن۔

نہـــــان اســـرار عشـــق آمـــوز از مـــن
خــفیّـــاتــم خــفیّـــاتــم خــفیّـــات

ترجمہ: اے دوست تُو مُجھ سے عشق کے اسرارِ نہانی آ کر سیکھ لے۔ کیونکہ میری ذات سراپا مخفی خزانہ ہے مخفی حال وقال اور مخفی اسرار سے میری ذات پُر ہے۔

تــو غــفـــارے بیـــامـــرزاں ز صـــابـــر
خــطیـــأتــم خــطیـــأتــم خــطیـــأت

ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات غفور اور رحیم ہے تو مجھے معافی دے دے۔ میں تیرے در پر اپنا حال لے کر آیا ہوں میں سراپا خطا ہوں خطاؤں کا پتلا ہوں اور خطاوار ہوں معافی دے دے۔

☆......☆......☆......

شـــرابِ بیـــخـــودی خـــوردم زجـــامـــت
فتـــادم از ســـرِ مستـــی بـــدامـــت

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے جام یا پیالے سے بے خودی کی شراب نوش کی جس کی وجہ سے میرا سر مستی کی حالت میں تیرے دامن پر گر پڑا۔

بچوگانِ ارادت از سر ذوق

ربودم از همہ گوئے سلامت

ترجمہ: میں بڑے ذوق شوق سے ارادہ کر کے عقیدت سے چوگان کھیلا اور میں نے یہ کھیل اور اس کا گیند سب سے چھین لیا یعنی عشق کے میدان میں میں نے چوگان کھیلا اور بازی جیت گیا۔

اگر خواهی کمالِ عشق و مستی

مکن بر اهل زین ره ملامت

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے میدان میں کمال درجہ کی مستی چاہتا ہے تو اہل دل پر ملامت کرنے کی عادت سے باز رہ کیونکہ عشق کی دُنیا والوں پر طعن و ملامت کرنا نااہل و بے شعور لوگوں کا کام ہے۔

کمالِ عشق رانیست انتهائے

مشو مغرور بر سرِّ کرامت

ترجمہ: اے دوست عشق کی منزل میں کمال حاصل کرنے کی کوئی انتہا نہیں ہے پس تجھے چاہیے کہ تو اپنے کرامت و عجیب حال پر مغرور نہ ہو۔ عشق کی واردات ہر کسی کی دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور عجائب و کرامات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

اگر خواهی کہ گردی محرم عشق

دلت پُر کن ز سودائے محبت

ترجمہ: اے دوست اگر تُو یہ چاہتا ہے کہ عشق کے رموز سے آشنا ہو جائے تو اپنے دل میں محبت کا سودا بھر لے تا کہ تو اِس میدان میں آجائے اور پھر وارداتِ عشق کے رموز کی آگاہی میں کوشاں ہو۔

بیابی راه در اهل سلامت

ز سر تا پا اگر گروی ندامت

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے اہل سلامت و عافیت کی محفل نصیب ہو جائے تو بہت بہتر ہے اور اِسے اپنی خوش بختی گردان تجھے سر سے پاؤں تک شرمندگی ہونی چاہیے کیونکہ تُو نے یہ سعادت اہل سلامت کے وسیلہ سے حاصل کی۔

اگر نامت بگوش صابر افتد

دل و جانرا فدا ساز بنامت

ترجمہ: اے دوست و مہربان اگر تیرا نام صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے کانوں میں پڑ جائے تو وہ تیرے نام کی آواز پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہے وہ دل و جان سے تیرا جان نثار ہے۔

......☆......☆......☆......

جلوۂ نورِ حقیقت بر رُخ من ظاهر ست

شاهد ست و باطن ست و غائب مست و حاضر ست

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تری ذات کا جلوہ میرے چہرہ سے ظاہر ہے سچ یہ

ہے کہ تیری ذات شاہد ہے باطن میں موجود ہے غائب میں باقی ہے تو ہر جا حاضر و ناظر ہے۔

سرِّ اشیا را اگر خواهی که بینی در جهان

چشم دل بکشاد بنگر هرچه خواهی ظاهر ست

ترجمہ: اے دوست اگر تو موجوداتِ دنیا کے بھید سے آشنائی چاہتا ہے تو چل پھر کر دُنیا دیکھ لے ﴿فسیروفی الارض﴾ یعنی دنیا جہان میں چل پھر کر دیکھ لے تو اس منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے دل کی آنکھ کھول اور دیکھتا رہ جو کچھ تو چاہتا ہے تُو اُس سے شناسا ہو جائے گا۔

کے تواند دیدِ چشم غرّه نورِ وجه او

تابشِ مهرِ رُخ او حُسن خود را سا ترست

ترجمہ: اے محبوب تیرے نور بھرے چہرہ کو جو چاند ماہ کے پہلے دن نکلتا ہے اُسے کیسے آنکھ دیکھ سکتی ہے کیونکہ جب اُس کے حسین و جمیل چہرہ کی نورانیت کو اُس کے حُسن نے خود چھپا رکھا ہے۔

روح قالب از صفاتِ ذاتِ حق دار و نشان

هر که زین ره منکر ست آں زه مردیم آمرست

ترجمہ: اے بندے انسانی جسم میں روح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ حق کا نشان ہے اور جو اِس سے انکار رکھتا ہے وہ گویا گستاخ مرد ہے۔

ھر کسی را جلوۂ خودمی نمایم مختلف
درھمہ اشیاء شھود وحدت ما قادرست

ترجمہ: ہر جسم میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ مختلف صورت میں نظر پڑتا ہے اے بندے جان لے کہ ہر ایک شے میں اللہ کی وحدت کا نشان موجود ہے وہ ہم پر ہر امر میں قادر و با اختیار ہے۔

انچہ اندر لوح محفوظ ست می بینم عیاں
کے شود پنھاں زمن در چشم من حق ناظرست

ترجمہ: جو کچھ بھی لوحِ محفوظ میں اللہ نے رکھا ہے میں اُسے واضح طور پر دیکھ لیتا ہوں یہ چیزیں کیسے مُجھ سے پوشیدہ رہ سکتی ہیں وہ سب کچھ میری آنکھوں میں واضح نظر پڑ رہی ہیں۔

عاقبت واقف شود از سرّ حال ھر کسے
ھر کہ از شب تا سحر در کُوئی عشقت ذاکرست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس وہ ذات ہے جو آخر ہر شے کے ہر بھید سے آشنا ہے جو کچھ دُنیا میں جو بھی کہے اُس کا بیان اُس کے عشق سے بیان کیا جاتا ہے۔

دردلم عصیاں ندارد راہ تا روز جزا
زانکہ دل را حق تعالیٰ حافظ ست و ناظرست

ترجمہ: میرے دل میں قیامت تک کوئی گناہ داخل ہونے کی راہ نہ پائے گا کیونکہ میرے دل کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور وہ میرے دل کو دیکھتا ہے۔

گر بخواھی نورِ عرفان چشم دل را یارکن

مصدر سرِّ الٰھی ھر دو عالم صابرست

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ کے نور کا عرفان حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنے دل کی آنکھ سے دوستی بنالے کیونکہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ کے بھید و اسرار کا منبع تیری ذات ہے۔

......☆......☆......☆......

بده بادۂ ناب از جامِ وحدت

شوم مست بیخود به بزم محبت

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنے ہاتھ سے وحدت کے جام سے خالص شراب پلا دے تاکہ میں محبت کی محفل میں بے خود اور مست ہو کر رہ جاؤں یعنی میرے حال پر وحدت کے اثر سے حال وقال بدل جائیں۔

کمال از چه حاصل شود دررهِ دین

بیاد بر و بر صراطِ شریعت

ترجمہ: دین کے راستہ میں کس چیز سے کمال حاصل ہو جائے پس تُو مجھے یاد رکھ اور شریعت کی راہ پر گامزن کر دے۔

ندارم نظر بر رخِ ماه و خورشید

منم شمع نور صفائی حقیقت

ترجمہ: میں چاند اور سورج پر نظر نہیں کرتا ہوں میں نور کی شمع ہوں اور حقیقت کی صفائی والا

اگر گوهر را ز خواهی زمن خواه
منم گوهر از کان نورِ نبوت

ترجمہ: اگر تجھے کسی گوہر یا موتی کی طلب ہے تو مُجھ سے مانگ کیونکہ میں خود نبوت کے نور کی کان کا موتی ہوں یعنی حسنی حسینی سید ہوں میں نبوت کے گھر سے پیدا ہوں۔

اگر یك ره از تو نظر بر من افتد
شوم در هر دو عالم زاهل سعادت

ترجمہ: اگر ایک بار بھی آپ کی نگاہِ کرم میرے جسم پر پڑ جائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو میں دونوں جہاں میں خوش نصیب ہو جاؤں گا۔

مده خویش را در کفِ نفس بدکیش
مکن تا تو هستی ظهورِ کرامت

ترجمہ: اے اللہ کے نیک و پارسا بندے اپنے آپ کو بدخصلت اور بدمذہب کے حال میں نہ ملا۔ ایسا ہرگز نہ کر کیونکہ اگر تو میری سُنے گا تو یقیناً تجھ سے کرامات کا ظہور ہوگا یعنی اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیشہ اچھے حال میں ہونے پر کرامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

پشیمان شو از هرچه کردی بسودا
بنه سر بزانوی از ندامت

ترجمہ: اے بندے جو کچھ تُو نے سودا یا وہم سے غلط کام کیے ہیں ان پر شرمندہ ہو اس شرمندگی کے عالم میں اپنا سر شرم سے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر رو اور عاجزی کر۔

بریں عمر فانی مشو غرّہ یکدم

کہ تاراہ یابی بکنج غرامت

ترجمہ: اے بندے اپنی اِس فنا ہونے والی زندگی پر مغرور نہ ہو تا کہ تجھے اپنے نقصان کی تلافی کرنے کی راہ مل جائے اور تیری اپنی غلطیوں اور گناہ پر توبہ کی قبولیت جلد مل جائے۔

یقین وان یقین دان چو صابر یقین دان

کہ نیست اندرین دھر جائے اقامت

ترجمہ: اے دوست تو یقین سے میری بات مان مجھ پر یقین کر اور صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل یقین والا ہو جا کیونکہ اِس دُنیا میں بے یقینی رکھنے والوں کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

عشق تو عیشِ شادمانی ماست

مایہ عمر جاودانی ماست

ترجمہ: اے محبوب تیرا عشق اور محبت ہماری ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی خوشی کا باعث اور وجہ ہے اور تجھ سے پیار کا معاملہ ہماری ہمیشہ رہنے والی عمر کی خوشی کا باعث ہے۔

نتوان زیست بے سر کویت

یاد کوئی تو زندگانی ماست

ترجمہ: اے محبوب تیری گلی میں بے ہوش ہو کر گر جانا زندگی نہیں ہے تیری سرپرستی اور ہم پر شفقت بھری نگاہ رکھنا ہے ہماری زندگی کا موجب ہے۔

پردہ برافگن از رُخ زیبا
گر ترا ذوق خونفشانی ماست

ترجمہ: اے محبوب دوست اپنے حسین و جمیل چہرہ انور سے پردہ ہٹا دے ہم تیرا دیدار کرلیں اور گر تجھے ہمارا خون بہانے کا ذوق وشوق ہے تو ازراہِ مہربانی اپنے رُخ زیبا سے پردہ ہٹا تا کہ تُو بھی راضی ہم بھی خوش۔

شب درد ترا چہ شرح و ہد
شور عشق تو یار جانی ماست

ترجمہ: اے محبوب ہماری وہ رات جو ہم دُکھ درد میں بسر کر دیتے ہیں تُجھے اُس کی تفصیل اور مکمل کہانی کیا حال بتائے آپ سے عشق کا شور اور آوازہ ہماری جان کا ساتھی ہے۔

بعبادت شاہدت صابر
کز ازل بر تو مہربانی ماست

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) عبادت میں آپ کا شاہد گواہ ہے روزِ ازل سے تیرے ساتھ محبت کرنا ہماری مہربانی کی دلیل ہے یعنی ہمارا تمہارا ساتھ ایک مہربانی کا نشان ہے۔

☆......☆......☆......

ماہ و مہر از رُخ تو حیران ست
بر جمالِ تو حسن قربان ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرۂ انور کے جمال پر چاند اور سورج بھی حیران ہیں وہ تیرے جمال و حُسن پر قربان ہوتے ہیں۔

در ہوائے رخ تو از سرِ درد
چشم من ہمچو ابر گریان ست

ترجمہ: تیرے جمیل چہرہ سے ہوکر آنے والی ہوا میں درد کا ایک بھید پوشیدہ ہے اسی وجہ سے میری آنکھ بادل کی مثل رو رہی ہے۔

بر سر کوئے تو روزِ ازل
دست ہر فرد در گریبان ست

ترجمہ: پہلے ہی روز سے تیری گلی کے کونہ پر پہنچتے ہی ہر کسی کا ہاتھ اپنے گریبان کو جاتا ہے یعنی جو کوئی تیری گلی میں تیری دید کو گیا وہ تیرے حُسن کی زنجیر کا اسیر ہو کر رہ گیا۔

گردو از تاب روئے توئی تاب
گرچہ خورشید ماہ تابان است

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرہ کی آب و تاب سے ہر چیز میں تاب و جمال آگیا اگرچہ سورج جہاں کو تاباں کرتا ہے لیکن تیرے جمال و تاب سے جہان میں روشنی اور تابانی آئی۔

بـــر مـــرا دود کـــون مـــی خـــنـــدد

هـــر کـــه در مـــلك داد ســـلـــطـــان ســـت

ترجمہ: جوکوئی انصاف کے ملک میں بادشاہ بنا بیٹھا ہے وہ بھی میرے خاندان پر ہنستا ہے بھلا بتاوہ کون ہے؟

بـــحـــرِ عشـــق تـــو دردلـــم جـــوشیـــد

چشـــمـــه هـــایـــش چـــو آبِ حیـــوان ســـت

ترجمہ: اے محبوب میرے دل میں ترے عشق نے جوش مارا اُس سے آبِ ان جیسے چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔ جن سے سیراب ہونے والے تا قیا ت زندہ و سلامت رہیں گے۔

هـــر چـــه در کـــون وور مـــکـــان دیـــدم

جـــلـــوئـــه نـــور ذاتِ یـــزدان ســـت

ترجمہ: اے محبوب میں نے کون ومکان میں نگاہ ماری اور دیکھا مجھے ہر شے میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا نور جلوہ مارتا نظر آتا ہے۔

ورهـــمـــه کـــائـــنـــات از ســـرِ لـــطـــف

مـــظـــهـــر ســـرِّ ذات ایـــشـــان ســـت

ترجمہ: اے محبوب اللہ کی ساری کائنات میں اُس کی ذات کا لطف وکرم کا بھید موجود ہے اور ہر چیز میں مجھے اللہ کی ذاتِ اقدس کا راز نظر پڑا ہے۔

لــــذتِ درد کــــے دھــــد او را

هــــر کــــه در آرزوئــے درمــــان ســـت

ترجمہ: اے محبوب اُسے لذتِ درد کون دیتا ہے جو اپنے درد کے علاج کا آرزومند ہے جیسے دردِ عشق ہو وہ اُس کا علاج طلب نہیں کرتا اور جو طلب کرے اُسے لذتِ درد کون دیتا ہے۔

دُشــمــنــی هــائــے کــس ضــرر نــکــنــد

هــر کــرا لــطــف تــو نــگــهــبــان ســت

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کو دُشمنی سے کوئی ضرر ونقصان نہیں ہوتا ہے جس پر تیری شفقت نگران اور پاسبان ہو اُس پر دُشمن حاوی نہیں ہوسکتا۔

از کــمــــالات احــمــــد و مــحــمــود

ذات پــاکِ تــو چــون ســلــیــمــان ســت

ترجمہ: اے محبوب احمد ومحمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات واحسانات کی بدولت تیری ذات پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثل تاجدار ہوگئی ہے۔

رحــم بــر حــالِ او بــکــن یــا رب

صــابــر از کــردهــا پــشــیــمــان ســت

ترجمہ: اے اللہ اُس بندے پر اپنا رحم وکرم فرمادے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے اعمال کی وجہ سے پریشان وشرمندہ ہے۔

......☆......☆......☆......

ھر کس کہ درین جہان فانی ست

در بحرِ محیط زندگانی ست

ترجمہ: اے بندے سُن لے یہ دُنیا فانی ہے جہاں فانی ہے ہر جاندار جسے زندگی ملی ہے فانی ہے یہ جہاں فانی ہے

حالِ دِل خود نمتیواں گفت

دُر کشمکش و غم نہانی ست

ترجمہ: اے سننے والے سُن لے کہ اپنے دل کا حال کہا یا بیان نہیں کیا جا سکتا ہر کوئی کوشش میں ہے اور پوشیدہ غم میں ہے۔ یعنی اس دُنیا میں ہر کوئی مصروف ہے اور اُسے غم والم نے گھیر رکھا ہے۔

کار تو بروز محشر آید

شائستگی کہ در جوانی ست

ترجمہ: اے بندے روزِ قیامت کو تیرے اعمال سامنے رکھے جائیں گے اور تیرے جوش و جوانی کی اچھائی تجھے دکھائی جائے گی یعنی قیامت کے روز اعمال کا محاسبہ ہوگا جوان وہ ہوگا جس کے اعمال میں اچھائی ہوگی۔

گر نکتہ عشق را بخوابی

دانی کہ کلام بے زبان ست

ترجمہ: اے بندے اگر تُو عشق کے نکتہ اور رمز کو پڑھ لے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ

کلام بے زبان ہے عشق میں بندہ اپنے محبوب کے سامنے نہیں بول سکتا عاشق محبوب کے سامنے نہیں بولتے۔ اُن کی نظروں سے کلام ہوتا ہے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔

از خویش نہان نشین بخلوت
زین خلوتِ خاص لا مکانی ست

ترجمہ: میرا اللہ ہم سے پوشیدہ بیٹھا ہے وہ ہم میں ہم نشین ہے اُس کی خلوت خاص اور لا مکان ہے اللہ کی ذات ہم میں موجود ہے وہ ہم سے پوشیدہ ہے اُس کا مقام لا مکان ہے جسے کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

در من تو مجو نشان هستی
نورِ دل مازبی نشانی ست

ترجمہ: اے بندے میری ذات میں اُس ذات کی حقیقت تلاش نہ کر بلکہ ہمارے دل میں جو نور ہے وہ اللہ کا ظہور و نشان ہے اُسے دیکھ اور اُس سے درس لے تا کہ تو فہیم ہو جائے۔

در عالم کائنات ذاتت
یکسر زنشان مهربانی ست

ترجمہ: اے بندے تیری ذات کا وجود اس عالم کائنات میں موجود ہے اور یہ نشانی اور تیرا وجود اور ذات کا ہونا اُس کی خاص مہربانی سے ہے۔

صابر ز ازل بذات خوبت

با درد و غمِ تو یار جانی ست

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تیری ذات اصل اچھائی سے ہے جو روزِ ازل کو بنایا گیا تھا اور تیرے دل میں درد اور غم تیری جان کا جز کئے گئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

مکان من جہانِ لا مکان ست

نمودم از ظہور بے نشان ست

ترجمہ: اے بندے سُن تیرا مکان جہانِ لامکان ہے تیری میری پیدائش بے نشان ہے سورۂ دہر میں ارشادِ رب ہے کہ اے بندے ایک وقت وہ تھا کہ تیرا نام و نشان بھی نہ تھا یہ بیان اُس حکم کی تفسیر ہے۔

بہر صورت کہ دیدم یافتم من

دل اندر غم غم اندر دل نہاں ست

ترجمہ: میں نے جدھر بھی نظر کی میں نے پایا کہ دل غموں میں پڑا ہے اور غم دل میں پوشیدہ ہے یعنی بندہ کو دنیا میں کوئی ایسا نہ ملے گا جسے دُنیا یا عقبیٰ کا غم نہ لگا ہو ہر دل میں غم لگا ہے۔

دریـــن وحـــدت گــر آئـــی عـــالـم کـون

تــخــم اژ جـــان و جـــان از تـن عیـان ســت

ترجمہ: اگر بندہ اِس عالم کون ومکان کو دیکھے تو اُسے ہر شے میں وحدت ملے گی یعنی ہر شے میں واحد اللہ موجود ہے اِ جان سے بندہ کی شناخت ہے اور جان کا نشان بندے کا جسم ہے جو ظاہر ہے۔

بهـــارِ جـمـــلــــه خـــوبـــانِ دو عـــالــم

خـــزان انـــدر خـــزان انـــدر خـــزانســت

ترجمہ: اے بندہ اِس دُنیا کے حسین چہرے اِس دنیا میں ہی ہیں۔ جنہیں خزاں ہی خزاں ہے اور ہر لحظہ خزاں اُن پر محیط ہے جس میں کوئی بہار نہیں یعنی دُنیا کے حُسن اور حُسین کو خزاں اور زوال ہے۔

زهـــر راهـــی کـــه رفـتـم یـــافـتـم مــن

ره اهـــل ســـلامـــت بیـــکـــران اســـت

ترجمہ: میں اس دنیا میں ہر راہ سے ہو کر چلا اور گیا اور آگے بڑھا مجھے یہی ملا کہ اہلِ سلامت کا راستہ ہی سلامتی کا راستہ ہے اور جو اِس راہ پر نہ چلے وہ سلامتی سے دُور رہا۔ اُسے نقصان وزوال ہے۔

اگـــر چشـــم تـــخـــدا بیـــن اســت بــنــگــر

ظهـــور ذاتِ وحـــدت بـــی نشـــان ســت

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ کی نظر سے یا حق نگاہ سے دیکھے تو تجھے باور کرنا ہوگا کہ

ہر شے میں ذاتِ وحدت اللہ تعالیٰ کی پاک ذات موجود و مستور ہے اور وہ بے نشان ہے اور بے نشان اِس لئے کہ تیری بصر میں اُسے دیکھنے کی صلاحیت یا عنصر نہیں اس لئے تو اُسے نہیں پاتا ہے جب کہ وہ موجود ہے۔

زچشم غیر ذاتت در دو عالم
نہان ست و نہان ست و نہان ست

ترجمہ: اے بندے اللہ کی ذاتِ مقدس تیری آنکھوں سے پوشیدہ ہے تو اُسے اس جہاں میں نہیں دیکھ سکتا ہے وہ نہاں ہے وہ پوشیدہ ہے وہ چھپا ہوا ہے تیری نظر کا قصور ہے کہ وہ تجھے پوشیدہ معلوم ہوتا ہے وہ تیری آنکھ سے پوشیدہ ہے جب کہ وہ ظاہر و باہر ہے۔

ز صدق دل یقین در بسته ام من
غم عشقت دوائے بیدلان ست

ترجمہ: میں نے نہایت کامل یقین سے یہ بات دل میں بٹھا رکھی ہے کہ تیرے عشق کا غم بے دل لوگوں کی دوا ہے وہ لوگ جن کے دل میں عشق الٰہی ہے وہ کسی اور پر دل نہیں لگاتے۔ اُن کی بیماری کا علاج اللہ کے عشق میں غم کرنا ہے۔

ترا خواهد کس و ناکس بصد راه
دِل صابر سرائے بیکسان ست

ترجمہ: اے محبوب تجھے ہر کوئی چاہے گا ہزار راہ سے ہو کر تیرے پاس آئے گا لیکن صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کا دل تو صرف بے کس لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔

☆......☆......☆......☆

مده شراب محبت بمن بیا ایدوست

کنبم بهر سر موئے تو جان فدا ای دوست

ترجمہ: اے میرے پیارے مجھے اپنی محبت کی شراب نہ دے بلکہ آ اور میں تو تیرے سر کے ہر بال پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

نشسته ام بسرِ کوئے تو بصد امید

که مهر روئے تو بنیم یکے بر آیدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو تیری گلی میں سو اُمیدوں سے بیٹھا ہوں کہ مجھے تیرا دیدار ہوگا۔ میں اس لئے بیٹھا ہوں کہ میں تیرا روشن چہرہ دیکھوں ایک بار باہر آتا کہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

به بندگی تو سر در نهاده ام ز ازل

ترحمے بکن آخر برین گدا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو اوّل روز سے ہی تیری غلامی میں اپنا سر جُھکائے بیٹھا ہوں۔ خُدا را رحم کھا اے دُوست آخر کار تو اِس گدا پر ترس و رحم کھا۔

رسم بکوئے وصالِ تو باهزاران ذوق

که لطف هست تو ماراست پیشوا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیرے وصل کیلئے اور تیری گلی میں تیرے دیدار کیلئے ہزار بار شوق کا سوچا اور منصوبہ بنایا ہے پس اے محبوب تو ہمارے لئے مہربانی ہے تُو ہمارا پیشوا ہے اے مہربان تو ہمارا دوست ہے۔

هزار جان و دلِ و دین کنم فدائے هست
بہ بینوائے غنادارم و وفا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میں ہزار جان و دل سے تیری ذات پر قربان ہوں میں اپنا دین بھی تجھ پر قربان کرتا ہوں میں بے نوا ہوں، میں کنگال ہوں مجھے مالدار کردے مجھے اپنی وفا عطا کر دے اے دوست میں تیرا سائل ہوں۔

اگر نقاب کشائی زرخ دلم بہ بری
بملك حُسن نہ چوں تست دلربا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان اگر تو میرے دل سے پردہ ہٹا دے تو یہ تیری نیکی ہے کیونکہ حُسن کی دُنیا میں تجھ سا کوئی حسین نہیں ہے۔ اے میرے دلبر تو بڑا حسین ہے اے دوست مجھ پر یہ احسان کر دے۔

نمودہ بود جہان از وجود تو پیدا
تو خود بگو کہ جدائی زمن چرا ایدوست

ترجمہ: اے میرے رب یہ جہاں تیری ذات نے بنایا ہے اس جہاں کی تخلیق تیرا امر ہے تو خود ہی کہہ دے کہ تو مجھ سے جُدا ہے یہ جُدائی کیسی میں تیرا مخلوق تو میرا خالق مجھے اپنے سے جُدا نہ کر۔

نمیتوان بکسی لذتِ فراق تو گفت
چہ راحت است بدل دروے دوا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تیری جدائی کی لذت کا بیان کس سے کروں کیسے اور کس حال سے کروں میرے دل کے درد کو تیرے نام اور تیری ذات سے راحت و

آرام ہے تو میرے دل کے درد کی دوا ہے۔

من ارفناء فنائہ گشتہ ام چو تویابی
کمالِ عشق تو دارد بدل بقا ایدوست

ترجمہ: میرے دوست اگر چہ مجھے فنا ہے اور فنا جب میں نے تجھے پالیا تو تیرے عشق کا کمال یہ ہے۔ میرے دل کو تجھ سے بقا ہے تو مجھ پر مہربان ہو جا مہربان اے دوست۔

بشہر عشقِ تو باصد ہزار درد و بلا
چومن کسی نبود طالب جفا ایدوست

ترجمہ: میرے مہربان تیرے عشق و محبت کے شہر میں مجھ جیسے لاکھوں کروڑوں درد اور بلا میں مبتلا پڑے ہیں مگر مجھ جیسا تیری جفا اور سختی کا طالب نہ ہوگا اے مہربان دوست مجھ پر نگاہ فرما۔

توئی زفکرو رائے جہان ورائے جہان
تو خود بگو کہ بیابم ترا کجا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تو میری سوچ ہے سارے جہاں کی سوچ اور فکر ہے تو خود مجھے بتا دے کہ اے دوست میں تجھے کہاں تلاش کروں اور تجھے کہاں پاؤں۔

ہزار سجدہ کنم ہمچو صابر از سر ذوق
بیا بیا کہ توئی مظہر خدا اے دوست

ترجمہ: میں صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی طرح ہزار بار سجدہ کرتا ہوں اور بڑے ذوق اور شوق سے اے دوست آجا آجا تو اللہ کا مظہر اور نشان ہے۔

☆.....☆.....☆.....

خداوندا بجز ذات تو کس نیست

بجز ذاتِ تو کس فریاد رست نیست

ترجمہ: اے میرے رب اے میرے خالق تیری ذات کے سوا کوئی نہیں ہے جو میری فریاد سُن لے۔ تو میرا رب ہے پس میری فریاد اور عرض سُن لے۔

مخواہ از ھر دو عالم جز غم عشق

ترا گنج غمِ سوداش بس نیست

ترجمہ: اے دوست تُو سوائے عشق کے غم کے دونوں جہاں میں اور کچھ نہ مانگ۔ پس دُعا ہے کہ تجھے اُس کے سودایا جنون کا خزانہ نصیب رہے اور اِس کے سوا میری کوئی تیرے لئے دُعا نہیں ہے۔

ورین رہ پائے نہ برپوئی دلھا

ترا ھادی رہِ بانگ جرس نیست

ترجمہ: اے دوست عشق کی راہ میں محبوب کے پیچھے چلتا ہے تو اُس کے پاؤں کے نشان پر کبھی پاؤں نہ رکھ یہ فعل بھی بے ادبی ہے تیرا تو اُس کے قدم کا نشان رہبر ہے تجھے کسی آواز دینے والے نے رہبری نہیں کرنی تیرے محبوب کے قدموں کے نشان تیرے رہبر ہیں۔

زبھرِ مسکن مرغ دل تو

بصدق ذوق و طرب کنج قفس نیست

ترجمہ: اے دوست ٹھکانے کیلئے تیرے دل کے مرغ کو نہایت صدق وصفا سے اور

بڑے ذوق وشوق سے نہایت طرب وطمطراق سے آشیانہ یا پنجرہ نہیں ملے گا
بلکہ اس مُرغ کو اپنے قفس کیلئے محنت درکار ہوگی۔

دریں رہ جاں نباید داد صابر
بکوئے دلبراں رفتن ہوس نیست

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اس راہِ عشق ومحبت میں جان پیش نہ کی جائے بیشک وہ
جان پیش نہ کرے جسے محبوب کی گلی میں جانے کی تمنا نہ ہو۔

......☆......☆......☆

بدہ ساقی شراب از خم وحدت
کہ کردم مست تا روزِ قیامت

ترجمہ: اے شراب پلانے والے ساقی مجھے وحدت کے مٹکا سے ایک جام شراب پلا
دے جو مجھے تا قیامت مست حال بنا دے۔

اگر یک جرعہ یابم از لبِ تو
کنم من از سر مستی عبادت

ترجمہ: اے محبوب اگر تیرے ہونٹوں سے مجھے ایک گھونٹ شراب مل جائے تو
مست وسرشار ہوکر عبادت میں لگ جاؤں۔

بمستانِ خدا بات الٰہی
شوم ہمدوش و گردم ظلِ رحمت

ترجمہ: اللہ کے مست بندوں سے کلام بلاشبہ اُس نے ملا دیتی ہے مجھے پلاتا کہ میں
رحمتِ ربی کے سایہ تلے طواف کروں۔

زشب تا صبح از ذوق مناجات

نشینم مست در کوئے ملامت

ترجمہ: میں عبادت کے ذوق وشوق میں ساری رات بسر کردوں۔ میں لوگوں کی ملامت کا ہرگز فکر نہ کروں جب وہ مجھے تیری گلی میں دیکھ لیں۔

دل خود را چو مستان پاک گردان

کہ گردد مصدر سرِ محبت

ترجمہ: اے دوست مست لوگوں کی طرح اپنے دل کو بے نیاز اور بے فکر کر لے۔ تا کہ تجھے محبت کا بھید مل جائے۔

وضو کن از شراب خود فراموش

کہ گردی سر بسر نورِ حقیقت

ترجمہ: اے دوست اپنے آپ کو بھلا دینے والی شراب سے وضو کر تا کہ تو خود بھی سراپا نور علی نور ہو جائے۔

دلا گر طور باشی نور گردی

اگر هستی تو لایق در شریعت

ترجمہ: اے دل اگر تُو طور بن جائے تو بلاشبہ تُو نور ہو جائے۔ اگر تیری ذات میں اچھائی ہے تو شریعت پر چل۔

بجائے بادہ خون دادن چہ لائق
چنین کردن بما نبود مروت

ترجمہ: شراب کی بجائے خون دینا کیا اچھا ہے؟ اور ایسا کرنا تو ہمارے نزدیک مروت اور مردانگی اور بہادری نہیں ہے۔

ترا بخشید صابر ایزد از لطف
کہ تو بر حال خود داری ندامت

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑی مہربانی سے بخش دیا جب کہ تُو بذاتِ خود خودداری کے عالم میں شرمندہ ہے۔

......☆......☆......☆......

دردِ عشق دلبر خوانخوارہ غمخوار من ست
شکر لِلّٰہ تا قیامت درد غم یار من ست

ترجمہ: اے دوست میرا خون کرنے والے معشوق کے عشق کا درد بھی میرے لئے غم خوار ہو گیا ہے میں اِس پر اللہ کا تا قیامت شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ اُس کی جُدائی کے غم میرے دوست بن گئے ہیں۔

درمیانِ بزم مہ رویاں بصد عز و شرف
بادشاہے دلبران از حسن دلدارِ من ست

ترجمہ: اے دوست! حسین لوگوں کی مجلس میں ہزار عزت و تکریم پائے ہوں میرا معشوق اپنے حُسن کے عالم میں حسین لوگوں کا بادشاہ ہے یعنی میرا محبوب تمام محبوبوں سے حُسن کی وجہ سے قابلِ عزت بنا ہے۔

کے تو اند برد در و در و توازمن کسے

پاسبان گنج عشقت چشم بیدارمن ست

ترجمہ: اے محبوب تو کس لئے مُجھ سے دُور ہی دُور چلا جا رہا ہے۔ جب کہ میری جاگتی ہوئی آنکھ تیرے عشق کے خزانے کی پاسبان ہے۔

کے کنم روسوے گلزار جهان تا زنده ام

درد و غربت محبت غم جمله گلزار من ست

ترجمہ: اے دوست میں جب تک زندہ ہوں کیسے اِس دُنیا کے باغ سے روگردانی کرسکتا ہوں میرے باغ کے پودے درد پردیس بے وطنی محبت اورغم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

من ندارم هیچ عم از هجر تو تارد زحشر

زانکه اندر بیکسی هجرت خریدار من ست

ترجمہ: اے دوست مجھے تا قیامت تیری جُدائی کا کوئی غم نہ ہوگا اس لئے کہ بے کسی میں ہجرت میری خریدار ہے۔

درمیان بزم مشتاقانِ بصد ذوق و طرب

جان برائے عشق تو دریافتن کارمن ست

ترجمہ: میں مشتاق لوگوں کی مجلس میں ہزار ذوق وعیش سے رہ رہا ہوں تیرے عشق کیلئے جان کو پیش کرنا ہی میرا کام ہے۔

نیست حاجت همچو منصور از کفن برادر عشق
آه ورد آلودئه عشق تو هم دارمن ست

ترجمہ: عشق کی منزل میں کفن نہ لینا مثل منصور حلاج کے ضروری نہیں ہے افسوس تیرے عشق میں آسودہ بندے میرے ہمنشین ہیں۔

گر نگریم خونِ دِل در کوئ تو باشد عجب
بحرها هر سور وان از چشم خونبارمن ست

ترجمہ: اگر ہم تیری گلی میں دل کا خون گرا ہوا دیکھیں تو عجیب بات ہے میرا خون بہانے والی آنکھ سے ہر جانب خون کے سمندر رواں ہیں۔

گفت صابر با حریفاں غم عشق بتاں
هرچه خواهد از غم و غربت بباز ارمن ست

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے محبوب و معشوق لوگوں کے عشق کے غم کے حریفوں سے پوچھا کہ دوستوں جو چیز تمہیں درکار ہے مثلاً غم واذیت تو ایسا سامان میرے بازار میں دستیاب ہے۔

☆......☆......☆......

در عالم ما کسی تو ما نیست
اندر دِل ما بجز خدا نیست

ترجمہ: اے مہربان! یہ دُنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں تیرے جیسا ہمارے نزدیک کوئی نہیں ہے اور ہمارے دل میں تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں ہے۔

سر حلقہ انبیاء مرسل

در دو جہاں چو مصطفیٰ نیست

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کے حلقہ ودائرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سردار و تاجدار ہیں اور سچ یہ ہے کہ دونوں جہاں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل کوئی نہیں ہے۔

از روزِ ازل بصد غم و درد

در حضرت او چو ما گدا نیست

ترجمہ: اے اللہ ہم روزِ ازل سے ہزاروں غم اور درد میں مبتلا ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ہم جیسا کوئی مانگنے والا نہیں ہے۔

در ہستی ما اگر بجوئید

ہاں از سر و پا بجز وفا نیست

ترجمہ: اگر کوئی ہماری ذات میں کسی چیز کی کوئی تلاش کرے تو بلاشبہ ہم کہیں گے کہ ہماری ذات میں سر تا پاؤں وفا کے سوا کچھ نہیں ہے۔

او رانتوان شمرد آدم

کو عاشق درد بے دوا نیست

ترجمہ: اے بندے اسے تو ہرگز آدمی نہ شمار کر جس کو کسی کا عشق ہو اور اس عشق کے درد میں مبتلا ہو اس کے درد کا کوئی علاج نہیں ہے۔

در خلوت او نہ بار یابد

ہر کس کو بدرد آشنا نیست

ترجمہ: اے مہربان! جو اپنے محبوب سے خلوت اختیار کر لے اُسے کوئی غم اور بوجھ باقی نہیں رہتے ہیں کیونکہ جسے درد سے آشنائی نہیں ہے وہ عاشق نہیں ہے۔

خواہ ز غمت جدا نگردم

ہیہات کہ در جہاں بقا نیست

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں چاہوں کہ تیرے فراق کے غم کو دُور کر دوں تو یہ کبھی بھی ممکن نہیں ہے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اِس دُنیا میں کسی چیز کو بقا و قیام نصیب نہیں ہے۔

صابر تو بساز با غمِ عشق

معشوق اگرچہ با وفا نیست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ یاد رکھ ہمیشہ ہمیشہ عشق کے غم سے رابطہ قائم رکھ یعنی تو عشق کے غم میں جئے جا اگرچہ معشوق کے دل میں وفاداری نہیں ہے لیکن تو اپنے حالِ عشق پر قائم رہ۔

......☆......☆......☆......

نور چشمانِ من ظہور علی ست

مایہ جام من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ میری آنکھوں میں نور و بصیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی ذات سے ہے میری ذات یا ہستی کے ظرف میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کی ذات سے ظہور ہے۔

از ازل تا ابد بروئے یقین
جان جانان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے مہربان میں از روئے یقین و ایمان کہتا ہوں کہ ازل سے ابد تک میری جان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا ظہور جاری و ساری ہے۔

تو نگہدار یا رب از آفات
زیب بستانِ من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے اللہ تو میری ہر طرح کی آفات سے حفاظت فرمائے رکھ میرے قالب کے باغ کی رونق اور زینت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

روز محشر اگر مرا پرسند
سر ایمان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے دوست اگر فرشتے مجھ سے حشر کے روز کچھ پوچھیں گے تو میں بلا تکلف کہوں گا کہ میرے ایمان کا سر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

بخش یا رب مراز لطفِ قدیم
نور برہان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے رب تو مجھے اپنی خاص رحمت اور کرم سے بخش دے میرے حال کی دلیل اور ذات پر جو نور کی چادر ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے۔

بخدائے کہ خالقِ دلہاست

سرو سامانِ من ظہورِ علی ست

ترجمہ: اے دوست سُن! اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم وہ ذات ہی دلوں کو پیدا کرنے والی ہے اور میری متاع کا سارا سرو سامان اور حقیقت سبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا مظہر اور کرم ہے۔

در چمن زار گلشنِ احمد

گل و ریحان من ظہور علی ست

ترجمہ: حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغ کے گل و گلزار میں جو گلاب و ریحان خوشبودار پھول کھلے ہیں وہ سبھی کے سبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا صدقہ ہیں۔

چشم غیر از کجا تواند دید

زیر و امان من ظہور علی ست

ترجمہ: کوئی بھی کسی آنکھ سے کیا اور کہاں دیکھے میرے زیر اور میرے امان میں جو کچھ سونپا گیا ہے وہ سبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا عطیہ ہے میں کسی اور چیز پر کیوں نظر کروں۔ میرے لئے آپ کی ذات امان بھی ہے اور احسان بھی۔

در گلستان مصطفےٰ دیدم

گل خندان من ظہور علی ست

ترجمہ: میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغ میں مُسکراتے پھول دیکھے۔ میرے من میں بھی وہی پھول مہکتا ہے یہ سبھی بہاریں حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کریمہ سے ہیں۔

نکنم سوئے مہر و ماہ نگاہ

شمع تاباں من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست میں ہرگز چاند اور سورج پر بھی نگاہ نہیں کرتا ہوں کیونکہ میرا من جو روشن و منور ہے اس کا ظہور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ پاک سے ہے۔

تحفت جان و فواد لے صابر

گوہر کانِ من ظہور علی ست

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ میری جان میں اور میرے فائدے اور نفع میں جو کچھ ظہور پذیر ہے اور جو کچھ موجود و تخلیق ہے یہ سبھی کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ مبارکہ کی برکت اور کرم سے ہے۔

☆......☆......☆......

بدردِ عشق جاناں میتواں ساخت

بدین رہ جانِ روشن میتواں ساخت

ترجمہ: اے دوست! محبوب کے عشق کے درد میں زندگی بسر کی جا سکتی ہے اس راستہ پر چل کر ایک روشن جان زندہ و باقی رہ سکتی ہے۔ اس کے بغیر گزارہ محال ہے۔

زکف بادہ زول مستی زسر ہوش

بہ لشکر گناہ مستاں میتواں ساخت

ترجمہ: اے دوست اپنے محبوب کے ہاتھ سے شراب کا جام اور اُس کے دل و نگاہ کی مستی اور ہوشمند سر بھی محبوب کا اثاثہ ہیں۔ اگر عاشق کو یہ سامانِ حرب میسر آ جائے تو

یقیناً وہ مست لوگوں کے میدان میں اُتر سکتا ہے معشوق کو یہ سامان عاشق سے
مِل جائے تو یہی اُس کی فتح اور نصرت اور مدعا و حیات اور مالِ غنیمت ہے۔

بصد ذوق و طرب جان زاهد از تو
بدست خود چو مستان باید انداخت

ترجمہ: اے محبوب میں ہزار ذوق و شوق اور خوشی سے تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں اگر تو مجھے نواز دے تو میں مست لوگوں کی مثل اپنے آپ کو تیری ذات پر نچھاور اور قربان کرتا ہوں۔

کنم شور و شغب فریاد و افغان
زبهرِ دیدنت صد گونه پرداخت

ترجمہ: اے میرے محبوب میں بڑا شور غل فریاد اور آہ و زاری کرتا ہوں یہ سبھی پریشانی کے سامان صرف تیرے دیدار کی خاطر کرتا ہوں میں یہ سبھی سو بار بھی تیرے لئے برداشت کرنے پر راضی و راغب ہوں۔

چگونه جان و دل پیشش بیازو
چو صابر را رهِ دور نشناخت

ترجمہ: اے دوست سُن! ذرا دیکھ اُس کی خدمت میں اپنی جان اور دل کیسے پیش و قربان ہوں جب کہ وہ تو صابر (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے قربان ہونے والے کو دُور سے شناخت نہیں کرتے ہیں محبوب تو وہ جو کسی کے دل و جان کو دُور سے ہی پہچان لے کہ یہ میرا ہے۔

☆......☆......☆......

مظہر سر خدا حضرت خوند کار ماست

مطلع نور خدا حضرتِ خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! اللہ تعالیٰ کے راز کا مظہر یا واضح نشانی ہمارے مُرشد ہمارے رہبر ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نور کا ظہور ہیں اور ہمارے رہبر ہمارے دستگیر ہیں۔

ھرچہ بخواہ میدھد ازرہ لطف بی طلب

مالك گنج بقا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! ہمارے آقا ہمیں نہایت احسان مندی سے بغیر مانگے عطا کرتے ہیں اور جو مانگیں وہ بھی دیتے ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے والے خزانہ سے بانٹنے والے ہمارے آقا و مرشد پاک ہیں۔

طلعت رویش مگر ھر دو جھان در گرفت

مھر صفت پر ضیاء حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! سنو آپ کا نورانی چہرہ دونوں جہاں میں ظاہر و مہربان ہے آپ کی ذات بلاشبہ بے حد مہربان پُر نور اور رہبر ہے یہ ہیں میرے آقا میرے خواجہ۔

درھمہ اصحاب دین نزد خدا ذی کرم

واقف سر خدا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! میرے آقا اللہ تعالیٰ کی نہایت کریم ذات سے ہیں وہ دین حق کے بڑے باوقار حیثیت ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کے جاننے والے ہمارے خیر خواہ اور بڑے رہبر ہیں۔

نیست غم از روز حشر خاطر خود جمع دار

حامی روزِ جزا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! ہمارے آقا و ہادی کو روزِ قیامت کی ہولناکیوں کی کوئی فکر نہیں ہے ہمارے آقا کو اُس روز بلاشبہ ہماری پریشانی اور فکر لاحق ہوگی۔

دیدئہ از چشم دل در صفِ مروانِ دین

دمبدم مصطفیٰ حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دین کے مرد لوگوں کے دل کی آنکھ روزِ قیامت بندوں کی تلاش اور فکر میں ہو گی ہر لحظہ ہمارے ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخلوق کی صفوں میں اپنے پیروکاروں اور محبوں کی تلاش و فکر ہوگی۔

درھمہ سگانِ عرش از کرم ذوالجلال

محرم اسرار ھا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: وہ اللہ کے عرشِ عظیم پر آرام کرنے والے اور عزت پانے والے لوگوں میں ہیں۔ لوگوں کے بارے میں سوچنے اور فکر کرنے والے خیر خواہ ہمارے آقا ہیں جنہیں اللہ نے اپنی حکمت وقدرت سے وہاں کے جملہ اسرار اور راز سے آشنا کر رکھا ہے۔ اُنہیں وہاں اپنے غلاموں اور چاہنے والوں کی سوچ ہوگی۔

صابر گوید ز صدق از دل و جان تا ابد

قبلہ ہر دوسرا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) یہ باتیں صدق و یقین سے کہتا ہے وہ تادمِ آخر دل و جان سے نثار اور قربان ہے نیز یہ کہ ہمارے پیشوا ہمارے رہبر ہمارے قبلہ و احترام کا مقام ہمارے آقا کی ذات ذوالکرام ہے۔

در عشق تو جاودان توان زیست

با درد تو شادمان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی بسر کیے جاسکتا ہوں اور تیرے درد میں میں ہمیشہ خوش خوش زندگی بسر کر سکتا ہوں۔

بنما رخ خویشتن زمانے

تا پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان ہمیں اپنا چہرۂ انور دکھا ایک زمانہ تک تجھے دیکھ کر ہم کامیاب زندگی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

از لطف نظر بحالِ من کن

در کوئے تو جانِ جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے حال پر اپنی لطف و کرم کی نگاہ کر تیرے اس کرم فرمائی کے بدلہ میں میری جان ہم تیری گلی میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

منصور صفت بذوق مستی

در پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہم مستی کے ذوق و شوق بھرے عالم میں منصور حلاج کی مثل رہ سکتے ہیں اور ہم اس حال سے ہو کر آپ کی خدمت میں ایسی کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔

بیجان بھوائے وصل جاناں

در زمرئہ عاشقان توان زیست

ترجمہ: ہم اپنے مہربان کی ملاقات کے خیال میں بے جان ہو کر گرے پڑے ہیں
ہم اپنے محبوب کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ ہم اُس کے عاشق لوگوں کی
صف اور اِس زمرہ میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

بیجان عزیز بردل و دین

در کوئی تو ہمچنان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان جان ہم بے جان و بدحال ہو گئے ہم تیری گلی میں دل اور دین
ہار بیٹھے پس ہم اِس حال میں بھی تیرے ہو کر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

در غمکدئہ خیال رویت

شادان چو خیال جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے پُرنور چہرہ کی دید کے خیال میں ہم ڈوبے ہوئے
ہیں اور تیری دید کا غم کدہ ہمیں پریشان کئے ہے لیکن تیری دید کا خیال ہمیں
خوش رکھتا ہے اور اس خوشی میں زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

بگذر و زجان عاریت ہاں

درد ہر تو میہمان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہماری جان اپنی نہیں رہی یہ تیری ہے ہم نے تو تجھ سے مستعار

لے لی ہے تیرا ہر درد ہمیں قبول ہے اور ہم درد کے مارے مہمان کی مثل
زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جان و دل و دین بباد داده

صابر بخدا نهان توان زیست

ترجمہ: میرے مہربان ہم نے اپنی جان اور دل اور دین سبھی کچھ قربان کر دیئے۔
ہمارے پاس کچھ نہیں رہا۔ اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اب ہم چھپ چھپا کر
زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆......☆......☆......

سوختم از دردِ دلبر الغیاث

غمزئہ او مست و جان بر الغیاث

ترجمہ: اے میرے مہربان اور مددگار میں اپنے دلبر محبوب کی جدائی کے درد سے
جل گیا ہوں میری مدد کر میں اپنے محبوب کے ابرو کے اشارہ پر مست ہوں
اُن پر جان قربان ہے اے میرے مددگار میرے حال پر شفقت فرما۔

عالمی برهم شود اندر دمی

گر شود زلفِ تو ابتر الغیاث

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تیری زُلف کھل جائے اور بال بکھر جائیں تو
اُن کی دید پر سارا جہاں ایک دم میں ہی درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

از غم غربت بسوائے تو من

میکشم افتادہ بردر الغیاث

ترجمہ: اے مہربان میں تیری جدائی کے غم میں بدحال ہو کر رہ گیا ہوں میں اِس حال میں بھی تیرے در پر گرا پڑا ہوں تو میرے حال پر شفقت اور رحم فرما رہ۔

روئے بنما تا شود تسکینِ دل

آتشِ سوزان ست دربر الغیاث

ترجمہ: اے مہربان تو مجھے اپنے چہرۂ انور کی زیارت کرادے تاکہ میرے دل کو تسکین اور راحت ملے تیرے گھر کی چوکھٹ کی دید سے میں دل جلا ہوں تو مہربانی کر اور مجھ پر شفقت اور رحم فرما۔

از ھوائے روئے تو در کوئی تو

کردہ ام بس خاک بر سر الغیاث

ترجمہ: اے مہربان میں تیری گلی میں تیری دید کو جاتا ہوں مجھے تیری دید نہیں بلکہ تیرے چہرہ سے گزر کر آنے والی ہوا ملتی ہے جس نے میرے سر کو مٹی کر دیا ہے میں اپنے سر پر خاک ڈال لیتا ہوں کیونکہ تیری دید تو میسر نہیں آتی اے مہربان تو میرے حال پر شفقت کر اور کرم فرما ہو جا۔

کس ندیدم ھمچو تو دیدم بسی

نیست اندر ھفت کشور الغیاث

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں نے تیرے جیسا کوئی بندہ نہیں دیکھا ہے میں نے تو

سات ملکوں میں تیرے مثل کوئی نہیں دیکھا ہے پس تو میرے حال پر مہربان اور شفیق ہو جا اے مہربان۔

بے تو صابر دار سودائے تو
جائے گُل آتش بہ بستر الغیاث

ترجمہ: اے مہربان تیرے سوا اور تیری فرقت میں میں تو بُرے حال میں ہو کر رہ گیا ہوں کیونکہ میں تیرا سودائی ہوں میرے لئے تو پھولوں کا مقام بھی آگ کا بستر ہو گیا ہے کیونکہ تو میرے پاس نہیں مجھے تو نہ پھول اچھے اور نہ نرم بستر فائدہ مند ہے پس اے مہربان میرے حال میں میری مدد کر تا کہ میں خوش حال اور خوش دم ہو جاؤں۔

......☆......☆......☆......

خدانـد از گنج خویشتن گنج
بده یك جلوئه این صورتِ پنج

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنے خزانہ رحمت سے مجھے خزانہ عطا فرما دے اور آپ اپنی ذات کا واسطہ قبول کر کے مجھے پنجتن پاک کی شکل میں اپنا دیدار عطا فرما دے۔

گذشتم از سرِ عرشِ معلّٰی
بگوشم تا رسیده نغمه خنج

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری رحمت سے پرواز کرتے عرش معلّٰی کے اوپر چلا

گیا۔ وہاں اس کی راہ میں میرے کانوں میں خوش آئند نغمہ پہنچا۔ میں نے وہاں دل کو خوش کرنے والا نغمہ سُنا۔

خداوندا مرا در روز محشر
بنور عشق خود با دوست در سنج

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق مجھے اپنے کرم سے روزِ محشر کو اپنے عشق کے نور سے آشنائی بخشنا جو میرے دل کو بھاتی ہے۔

مرا راہِ بہ بزم قدس صابر
شد ازیں من فرید الدین شکر گنج

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ ناچیز صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو اُس عالی مقام بزم کی راہ پر رکھ کیونکہ میں اُس عالی قدر و مرتبت آقا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے اِس بزمِ قدس میں چل کر آیا ہوں۔

......☆......☆......☆......

ببزم درد کشان یافتم نشان صلاح
بکوے پیر مغان دیدہ ام مکان صلاح

ترجمہ: اے مہربان سُن لے کہ میں نے اپنے دکھ درد میں شریک ہونے والوں کی محفل میں نیکی اور مصلحت دیکھی اور پائی ہے اور میں نے مدہوش کر دینے والی شراب کا جام دینے والے کے مکان میں مصلحت دیکھی ہے۔

زمان و مکان نبود در طریق سر میدان

بروں زہر دو جہاں ست آں جہاں صلاح

ترجمہ: اللہ کے حضور جانے اور حاضر ہونے والے میدان کی راہ میں نہ زمان ہے اور نہ مکان یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی زمان و مکان کا تصور ہی نہیں ہے وہ مقام تو دونوں جہاں سے الگ جہاں ہے۔

فغان و درد عزیز تر اہل دلان

بروز حشر بکار آیدت فغانِ صلاح

ترجمہ: اے اہل دل لوگو! آہ وفغان اور دردِ عشق کی حالت بہت بہتر ہے یہ یاد رکھئے کہ آہ فغان جو نیکی کیلئے کی جائے اس میں مصلحت ہے اور یہ حال ہی روزِ حشر کام کی چیز اور فائدہ دینے والی ہے۔

زجام لعل لب دلبران شدم مدہوش

روم بعرش محبت بنرد بانِ صلاح

ترجمہ: اے دوستو! میں محبوب لوگوں کے اُس لب سے جو سُرخ جام پی لینے سے ہوتے ہیں میں اُن کی اِس صفت کے طفیل جو اُن میں ہے اس نیکی اور شفقت کے صدقہ عالی مقام ہوا میں محبت کے عرش پر جا پہنچا ہوں۔ اس بلندی کیلئے نیکی اور مصلحت ہی سیڑھی ہے۔

بہ بند خویش نگہداشتم ز دولتِ عشق

ھوئے حرص کہ ھستندرہ زنانِ صلاح

ترجمہ: میں عشق کی دولت سے اپنے حال کی حفاظت کرتا ہوں جنہوں نے اپنے آپ کو عورتوں کی حرص سے بچایا وہ مصلحت و نیکی پا گئے۔

زچشم خویش بدیدم بصد ھزار نظر

زعرش رفت مرا پیش کاروانِ صلاح

ترجمہ: میں نے اپنی آنکھوں سے ہزارون نظروں کو دیکھا میں عرش سے بھی آگے گیا۔ نیکی سکھانے اور نیکی کی راہ پر لانے والوں کی نیکی اور بھلائی کی بدولت وہ میرے آگے آگے تھے۔

بدستِ نفس ھوا و ھوس مدہ دل را

زمن شنو تو اگر طالبی بیان صلاح

ترجمہ: اے دوست اپنے دل میں ہوا و ہوس کو ہرگز ہرگز جگہ نہ دے۔ میری یہ بات سُن لے کہ تو اگر نیکی کا طالب ہے تو تیرے لئے یہ بہتر ہے کہ تو اپنے نفس سے لالچ اور حرص پرے کر دے۔

چو صابر از سر سودا بصد ھزاران صدق

نھادہ ام سر سودا بر آستانِ صلاح

ترجمہ: اے دوست تو صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل اپنے سر میں ہزار صدق و صفا رکھ لے کیونکہ میں نے بھی نیکی کے آستانہ پر اپنی نظر لگا رکھی ہے جس میں صدق و صفا ہے۔

☆......☆......☆......

نشین در بزم سلطان مشائخ

کہ ذاتِ اوست ایمانِ مشائخ

ترجمہ: اے دوست حضرت سلطانِ مشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ۔ کیونکہ اُن کی ذاتِ اقدس مشائخ کا ایمان ہے۔

ظہور گنج شکر در رُخ اوست

ازین وجہ ست سلطان مشائخ

ترجمہ: اُن کے چہرۂ انور پر حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نور کا ظہور ہے یہی وجہ ہے کہ وہ سلطانِ مشائخ ہوئے ہیں۔

نظام الدین نظام الدین بگوئید

کہ یاد اوست سامان مشائخ

ترجمہ: لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ جناب کو حضرت نظام الدین نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی دید اور یاد مشائخ کا سامان اور روپ ہے۔

تو نامش را درونِ دل نگہدار

کہ نامِ اوست درمانِ مشائخ

ترجمہ: اے میرے دوست و مہربان تو اُن کے نامِ گرامی کو اپنے دل میں رکھ لے۔ کیونکہ اُن کا نام تو مشائخ کا علاج ہے اور سکونِ مشائخ ہے۔

زمن بشنو نظام الدین چشتی

کہ ہست اندر جہاں جاں مشائخ

ترجمہ: اے خواجہ نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے یہ بات سُن لے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات دُنیا جہاں میں مشائخ کی جان ہے۔

بخاکِ کوئی تو سر بر نہادم

کہ کوئے اوست بستان مشائخ

ترجمہ: اے میرے بھائی میں تیری گلی کی خاک میں اپنا سر بچھاتا ہوں کیونکہ میرے خواجہ کی گلی تو مشائخ کا باغ ہے۔

چہ می پرسی زمن از سز پنہاں

منم صابر نگہبانِ مشائخ

ترجمہ: اے دوست مجھ سے کیا پوچھتا ہے کہ پوشیدہ راز کیا ہے میں صابر ہوں اور مشائخ کے در پر خدمت گار۔

......☆......☆......☆......

زعشقت شد دلم مدھوش چون باد

گھی در جوش گھہ خاموش چون باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میرا دل تیرے عشق کی وجہ سے ہوا کی مثل مدہوش ہو گیا ہے۔ اِس دل کی یہ حالت کبھی بڑے پُر جوش حال میں ہوتی ہے اور کبھی ہوا کی مثل پُر سکون و خاموش۔

ازان روزیکہ دیدم روئے خوبت
برفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان جس روز سے میں نے تیرے روشن چہرہ کو دیکھا ہے میرے حال کا جوش ختم ہوگیا اور ہوا کی مثل تھم گیا اور مدہوش ہوگیا ہے۔

کرم ھائے کہ کردی در حقِ من
رسد از ھر طرف در گوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان وہ کرم اور مہربانی جو تُو نے میرے حال پر کی ہے اُس کرم نوازی کی آواز مجھے ہر جانب سے ہوا کی مثل سنائی دے رہی ہے۔

نمیدانسم چرا بامن چنیں کرد
نرفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نہیں جانتا ہوں کہ تُو نے میرے حال پر یہ کرم کیوں کر کمایا ہے تیرے احسان کی بدولت میرے دل کا جوش ختم نہیں ہو رہا جیسے ہوا ساکن نہیں ہوتی۔

بسودائے محبت ھمچو صابر
برائے وصل او نیکوش چون باد

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل محبت کے سودا میں ہو جا۔ اُس کے وصل کیلئے نیک خصال ہو جا ایسے جیسے ہوا مہربان ہوتی ہے۔

......☆......☆......☆......

جہاں از طلعتِ رویت سراسر نور میگردو

در کون اندر دو چشم من بیکدستون میگردو

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا یہ جہاں آپ کے پُرنُور چہرہ کے دیدار سے نور ہو جاتا ہے۔ میری دونوں آنکھیں اس دنیا میں تیرے دیدار سے ایک دستور یا طریق بن جاتی ہیں۔

ببنرم مانباشد حاجت بادہ بیابنگر

چنان مست از شراب نغمہ تیور میگردد

ترجمہ: ہماری بزم ومجلس میں شراب وشراب خوری کے قصے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور اگر شراب کا بیان کیا جائے تو شراب جیسی مستی آجاتی ہے اور چکور کے نغمہ کا سرور محفل پر چھا جاتا ہے۔

بیادر خلوتم یکدم اگر داری یقین بشنو

دِل شوریدہ ات از درد و غم معمور میگردد

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے یقین ہے تو میری محفل کی تنہائی میں آ اور پھر سُن کہ تیرا شور کرنے والا دل درد وغم سے بھر جائے گا۔

اگر کفرست و گرایمان بدرگاہ کریم از صدق

ہر انچہ می بری آنجاھمہ منظور میگردد

ترجمہ: اے مہربان اگر تو صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا حالِ دل کفر کی حالت کا

یا ایمان بھرا لے کر حاضر ہو جائے تو دیکھ کہ وہاں جو کچھ تو وہاں لے جائے سارا حال وقال منظور ہو جاتا ہے مگر صرف صدق والا حال اور قال مطلوب ہے۔

میفگن از رُخِ زیبا نقاب ازروئے رعنائی
تجلائے مه و خور پیش تو مستور میگردد

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اپنے رُخِ انور سے نقاب ہٹا دے تا کہ تیرے حسین چہرہ کا جمال سبھی کو ملے۔ تیرے نقاب ہٹانے سے چاند کی تجلی اور سورج کا جمال بھی تیرے حسن کے سامنے چُھپ کر رہ جاتے ہیں۔

کجا یابد کمال عشقبازی یافتن معنی
هر آنکو خویش را خواهد ازین دور میگردد

ترجمہ: اے مہربان جو تیری ذات سے اپنے آپ کو دُور کر لے وہ کب عشق بازی کے کمال کو حاصل کر سکتا ہے۔

بریز از جامِ رحمت آب تسکین بخش هاں ورنه
زسوز هجر درد تو تنم تنور میگردد

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنی رحمت کے جام سے میرے حال پر تسکین دینے والا پانی انڈیل دے۔ ورنہ میرا حال تو تیرے ہجر کے درد کی وجہ سے تنور ہو کر رہ جائے گا۔ یعنی میں جل جاؤں گا۔ میں بچ سکتا ہوں صرف تیرے رحمت کے پانی کے پڑنے سے۔

غم و غربت مکن حاصل اگر خواهی وصال او

هر آنکو خویش را خواهد ازین ره دور میگردد

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اُس کی ملاقات کا خواہش مند ہے تو اس ملاقات سے تجھے نہ کوئی غم رہے گا اور نہ ہی تیرے حال پر اذیت آئے گی۔ مگر جو اِس راہ سے دُوری اختیار کرے اُسے یہ حال نہ ملے گا۔

اگر خواهی سر دیوانگی صابر بما نبشین!!

ازیں ره نفس شیطان عاقبت مقهور میگردد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تو دیوانگی کا بھید اپنانا چاہتا ہے تو ہمارے ساتھ محفل کر۔ کیونکہ انسان جو اچھائی سے بھاگے اُسے آخر کار شیطانی نفس کی راہ چلنا ہوتا ہے اور اُس پر اللہ کا قہر آ کر رہتا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی محفل اللہ کے اسرار کی محفل ہے اور شیطان کے پیروکاروں کیلئے غضب وقہر مقدر بنتا ہے۔

......☆......★......☆......

بزم عشق بیبا تاکه بر قرار کند

بصد هزار تمنای دل نیاز کند

ترجمہ: اے مہربان آ آ اور بزم عشق میں آ تا کہ تیرا یقین قرار پائے اور تیرا دل لاکھوں بار دلی نیازمندی حاصل کرے۔

زفرق تابقدم جملہ گوشم از سر صدق

بزلف آن بت زیبا سخن دراز کند

ترجمہ: اے مہربان میں تو سر کی چوٹی سے قدم تک مکمل طور پر صدق وصفا والے کان بن گیا ہوں۔ پس آ اور محبوب کی بات کر اور لمبی باتیں کہتا جا کیونکہ میرے محبوب کی حسین زلف کی داستان کوئی ایک مفصل داستان ہے۔

زگریہ شب ہجران متاب سینہ گرم

بکنج غم دل مسکین خود گداز کند

ترجمہ: اے دوست اپنا سینہ محبوب کی جدائی کی راتوں میں زارزار رونے سے گرم نہ کیے جا۔ بلکہ غم کے گوشہ میں اپنے مسکین دل کو جگہ دے تا کہ وہ اُسے یاد کرتا رہے اور اُس کا تصور بندھا رہے۔

جہان جہان شود داز بیخودی فدا تا حشر

اگر زور و دل خویش نغمہ ساز کند

ترجمہ: تو اپنی بے خودی کے عالم پر تا حشر قربان ہو جایہ تیرا جہاں ہے اگر تو اپنے دل کے زور سے یہ کام کرے تو یہ دنیا میں ایک نغمہ ہو جائے۔

اگر کمال بخوائید از سر سودا

بگوش دلبر رعنا حدیث راز کند

ترجمہ: اگر تو اپنے جنون میں کمال درجہ کو چاہتا ہے تو تو دل کو لبھانے والے محبوب کے راز و نیاز کی باتیں سنتا رہ۔

زبندگی دِل محمود را فرا نگرفت
نظر بجانب سرمایہ ایاز کند

ترجمہ: محمود کے دل کو بندگی سے قرار نہ حاصل ہوا۔ اس لئے اُس نے اپنے مہربان کی جانب ہی جھکاؤ رکھا اور ایاز کے سرمایہ و مال کی جانب ہی جھکا رہا۔

متاع ہر دو جہاں گر طلب کند ازما
نظر بجانب الطاف کار ساز کند

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہم سے دونوں جہاں کا مال و متاع چاہتا ہے تو تو اپنی مہربانی کی نظر ہماری جانب رکھ۔

بسوئے کعبہ دل از کمال سحر نگاہ
زشام تا بسحر ہمچومن نماز کند

ترجمہ: اے محبوب اپنے کمال درجہ کے جادو بھرے انداز سے میرے دل کے کعبہ پر نگاہ کر اور شام سے صبح تک میری مثل نمازِ محبت ادا کئے جا۔

بغیر حق نتوایند یافت مقصد دل
بہ پیش حضرتِ دوستِ دل فراز کند

ترجمہ: بغیر حق و اچھائی کے دل کا مقصود حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کیلئے اپنے پیارے کے حضور دل بچھا دے۔

اگر حقیقت اشیا مت بر شما ظاهر

ببرم هر که در آئید احتراز کند

ترجمہ: اگر تجھے چیزوں کی حقیقت نظر آجائے اور تجھ پر باطن ظاہر ہو جائے تو تُو ہر ممکن یہ کوشش کر کہ تو جو حقیقت تجھے نظر آجائے اس کے بیان سے باز رہ کیونکہ جو ذاتِ اصل کو دیکھ لے وہ اس کے بیان سے اُس کو بے نقاب نہ کرے پردہ پوشی لازم ہے۔

خبر دهد بصابر بصد هزار امید

سبك نگاه بروئے گدا تو آز کند

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو لاکھوں امیدوں سے یہ خبر سُنا دے کہ تو گدا کی جانب تیزی سے نگاہ کر مگر تو اُسے دُکھ کی نگاہ سے نہ دیکھ تیرے دُکھ میں لالچ نہ ہو جس لالچ سے اُسے دُکھ ملے۔

......☆......☆......☆......

بچوگان شریعت گوئی بربود

زچوگان طریقت سوئے معبود

ترجمہ: اے دوست تو شریعت پر کار بند ہو کر جیت سکتا ہے تو کامیابی کا گیند حاصل کر سکتا ہے مگر یاد رکھ کہ طریقت کی پیروی کرنے سے تو اپنے معبود کی طرف منزل کو پا سکتا ہے۔

رسانیدم بسر حدِّ طریقت
مرا زین حال شد تا جملہ مقصود

ترجمہ: میں طریقت کی حدود کے سروں تک جا پہنچا مجھے اس حال سے میرا دلی مقصود اور مدعا حاصل ہو گیا۔

چو گشتم آگھہ از حال دل خویش
شدم از فرق تا پا جملہ محمود

ترجمہ: جب میں اپنے دل کی حالت اور حقیقت سے آگاہی حاصل کر گیا تو میں سرتاپاؤں تک مکمل محمود ہو گیا۔ محمود سے مراد حمد کیا گیا بے حد تعریف کے لائق بن گیا۔

بیا آذر بزم مستانِ خردمند
اگر خواھی مراد خویستن زدو

ترجمہ: اے مہربان آ عقل مند مست لوگوں کی محفل اختیار کر اُن کی صحبت سے مستفید ہو اگر اپنے دلی مدعا کو جلد از جلد حاصل کرنا چاہتا ہے تو میرے اِس مشورہ کو قبول کر لے۔

زسرِّ نفسِ بدکردار رستی
کہ آواز حکم حق گشت ست مردود

ترجمہ: اے دوست بدکردار نفسِ امارہ سے نجات حاصل کر۔ اُس کی مرضی پر نہ چل۔ کیونکہ اُس نے اللہ کے حکم حق کو نہ سُنا اُس کی پروانہ کی۔ اِس بناء پر

مردود ہوا جس نے نفسِ امارہ کی پیروی کی اُس نے حق کو نہ مانا لہٰذا وہ مردودِ حق کے مقام کو پہنچ گیا۔

چہ حال ست این بایس سودا کہ واری
نبردہ هیچکس از ذات او سود

ترجمہ: اے دوست جس کسی نے یہ خیال باندھ لیا۔ اُس کا اِس کے سوا اور کیا حال ہوا یعنی جس نے نفس امارہ کی مانی وہ خسارہ میں گیا۔ آج تک کسی نے فائدہ نہ حاصل کیا جس نے نفس امارہ کی مان کر بسر کی۔

بیا صابر نشین بر مسندِ عشق
هر انچہ خواستی در تست موجود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور عشق کے تخت پر بیٹھ یعنی مہربان کی رہبری سے عشق حق میں ڈوب جا۔ جو کچھ چاہتا ہے جو کچھ بننا چاہتا ہے اس کیلئے تیرا من سب کچھ رکھتا ہے جو چاہتا ہے ہو جائے گا اگر تو اچھا بننا چاہتا ہے تو بھی اچھائی کا عنصر تیرے حال میں ہے اور بُرائی کا مادہ بھی تیرے اندر ہے۔

......☆......☆......☆......

دل در طلب راز نکو شد کہ نشد
در هجر تو خونخوار نکو شد کہ نشد

ترجمہ: میرا دل راز معلوم کرنے یا راز کی طلب میں خوب پُر جوش ہوا یا نہ ہوا۔ یہ خون پینے والا تیری جدائی میں کوشاں ہوا یا نہ ہوا۔

بیهــوش فتــاد ایــن دل دیــوانــه مــن
از مستــی هشیــار نــکــو شــد کــه نشــد

ترجمہ: میرا دیوانہ دل بے ہوشی کے عالم میں ہو کر رہ گیا یہ مستی کے عالم سے بہتر حال کی طرف ہوا یا نہ ہوا۔

در وادی عشــق تــو چــون موســی بجهــان
دل طــالــب دیــدار نــکــو شــد کــه نشــد

ترجمہ: تیرے عشق کی وادی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہو گیا۔ تیری دید کے طالب کے دل میں تیرے دیدار کا ولولہ اُٹھایا نہ اُٹھا۔ میں تو مثل موسیٰ علیہ السلام تیرا ہو کر رہ گیا ہوں۔

مــنــصــور صــفــت بــدارِ غــم میــر کشید
جــان مــحــرم اســرار نکو شد کــه نشد

ترجمہ: میں منصور حلاج کی طرح تیرے غم میں مر گیا تا کہ بھید کے علم رکھنے والے کی جان ٹھیک ہوئی یا کہ نہیں ہم نے راز پایا اور تیرے فراق میں گھائل ہو گئے۔

رفــت ســت زدســت دشــمــن جــان عــزیــز
مــادل شــدگــان کــار نــگــوشــد کــه نشــد

ترجمہ: میری جان عزیز کا دشمن میرے ہاتھ سے نکل گیا ہم نیک و اچھے کام میں لگ گئے یا نہ لگے۔ مگر ہم اپنے محبوب کو کھو کر افسوس کرتے ہیں۔

با این غم و اندوہ کہ دارد دِل من

اندر دل دلدار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میرے دل میں انتہا درجہ کا غم اور دُکھ ہے کیونکہ محبوب سے دور ہوں پتہ نہیں کہ ہمارے محبوب کے دل کو یہ بات اچھی لگی یا بُری لگی لیکن ہم تو بے حد دُکھی ہیں۔

صابر تو بگو شکر کہ در زیر فلک

باکج روشانِ نکوشد کہ نشد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو شکریہ ادا کر اِس دنیا میں کہ پتہ نہیں کہ ہماری ادا اُنہیں پسند آئی یا آنا پسند ہے۔

......☆......☆......☆......

ھرکہ در عشق تو بیکام و زبان خواھد بود

جانِ او محرم اسرار نہانِ خواھد بود

ترجمہ: اے محبوب جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس کی خواہش تو پوری ہو گی اُس نے زبان پر تیرا عشق وارد کر لیا وہ سراپا تیرا ہوا گویا کہ اس کی جان پوشیدہ بھید کے جاننے والی ہو جائے گی۔

واقف از سر خفیاتِ نہان خواھد بود

ھرکہ در کوئے تو بے نام و نشان خواھد بود

ترجمہ: جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس نے گویا نہایت پوشیدہ راز پا لئے وہ پنہاں اسرار سے واقف ہو گیا۔ جو تیرے کوچہ گلی میں گم ہوا وہ کامران و کامیاب ہوا۔

ھر کہ در کوئی تو چون خاک فتاد از غربت

بر فلک مھر صفت نور فشان خواھد بود

ترجمہ: جو پردیسی ہوکر تیری گلی میں خاک کی مثل گر گیا اِس میں وہ آسمان پر نور فشاں وتاباں سورج کی مثل ہوکر رہ گیا۔

می ندانم چہ شود عاقبتِ کارِ من

حالت خویش ندانم کہ چسان خواھد بود

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ آخر کار میرا انجام کیا ہوگا میں اپنی حالت کو نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔

از ازل تا بہ ابد چشم دلم ارسر ذوق

ھمچو نرگس بجمالت نگران خواھد بود

ترجمہ: شوق کے خیال وعزم سے میرے دل کی آنکھ پہلے دن سے آخر دن تک تیری دید پر ایسے لگی ہے جیسے نرگس کا پھول تیرے حسن وجمال کی دید میں اپنی آنکھ کھولے اور ہمہ تن چشم بنے دیکھ رہا ہے۔

صاحب جنت فردوس شود از سر خاک

ھر کہ خاک رہِ آن سروردان خواھد بود

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے درِنواز پر جھک جائے وہ صاحب جنت فردوس کا مکین ہو جاتا ہے جس نے بھی تیرے درِ بندہ نواز کے راستہ کی خاک لی وہ عظمت کی حقیقت کو جانتا ہے۔

تاقیامت بسرا پردئہ و صلت نرسم

روز محشر همه از شرح بیان خواهد بود

ترجمہ: اے میرے آقا میں قیامت تک تیرے گھر جو نہایت باپردہ ہے وہاں تک میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ میرا دل تیرے غم کے درد سے کیسے مُڑ سکتا ہے۔

مشکلات کہ در الفاظ قراقم پیداست

روز محشر همه از شرح بیان خواهد بود

ترجمہ: وہ مشکلات جو لفظ قم کہنے میں برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ تمام قیامت کے دن تفصیل سے بیان ہو جائیں گی۔

صابر از درد و فراق آه بکش تادمِ حشر

شعلہ آه تو در کون و مکان خواهد بود

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو دکھ درد اور جدائی کی تکلیف پاکر آہیں بھر اور یہ عمل تادمِ آخر کر تارہ کیونکہ تیری آہوں کا شعلہ کون و مکان میں ایک دن رنگ لائے گا۔

☆......☆......☆......

عاشقان از شراب غم مستند

درِ عشرت بدیگران بستند

ترجمہ: عاشق لوگ غم کے شراب میں ڈوبے مست و مدہوش ہیں اور دوسرے عیش و عشرت میں پڑے ہیں۔

گفتگوے است اندرین معنی

از ازل تا ابد همین هستند

ترجمہ: اس بارے میں یہ گفتگو ہے کہ وہ ازل سے ابد تک اسی حال وقال اور خیال میں غرق ہیں۔

عاشقان از کمالِ صدق یقین

همه باورِدِ دوست پیوستند

ترجمہ: عاشق لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اُن میں کمال درجہ کا صدق ہے وہ سبھی اپنے دوست یا محبوب کے درد میں ڈوبے پڑے ہیں۔

عاشقان سوئے لامکان از عرش

همچو معنی ز لفظ بر جستند

ترجمہ: عاشقوں کا قیام لامکان کی جانب عرش ہے اُن کا یہ درجہ ایسے واضح ہے جیسے ان الفاظ کے معانی ہیں۔

لذتِ درد رانمید انند

زاهدان از غمت تهی دستند

ترجمہ: زاہد لوگوں کو درد کی لذت معلوم نہیں ہے اور زاہد تیرے غم سے خالی اور دُور ہیں۔

عارفانِ کمال حضرت تو

همچو صابر زخویش بگستند

ترجمہ: اے خواجہ تیرے عارف جو اپنے مقام میں کمال پر فائز ہیں وہ تو صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل اپنے آپ سے بھی گئے ہوئے ہیں۔

مستان رسید عید بیاران ندا کنید
باصد ہزار ذوق خدارا ثنا کنید

ترجمہ: اے دوستو! مست لوگوں کی عید آ گئی تم اپنے دوستوں کو اس کیلئے پکارو۔ لاکھوں بار ذوق وشوق سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کیے جاؤ۔

عصیان نماند در بدنم تا بروز حشر
شکرانہ خدائو رسول خدا کنید

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار شکرادا کرتا ہوں اس میرے فعل کی برکت سے میرے بدن پر کوئی گناہ تا قیامت نہ ہوگا پس تم اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا شکریہ ادا کرو۔

در بارگاہ حضرت حق زود تر رسید
خود را بہ بزم بادہ فروشان رہا کنید

ترجمہ: بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں جلد پہنچ سکتا ہے تمہیں چاہیے کہ تم شراب بیچنے والوں کی محفل میں حاضری دیتے رہا کرو اس فعل سے آخر کار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شرف مل جائے گا۔

آمد ندا بگوش دل ساز سوی حق
دلہائے خویش را بدر ما گدا کنید

ترجمہ: دوستو! اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف سے ہمارے کانوں میں بابرکات کلمات

پہنچے ہیں پس تم اپنے دل کو ہمارے آستانہ کا گداگر بنادو تاکہ تمہاری آخرت سنور جائے۔

بامارسید در دوجہاں از سر نیاز
یکدم اگر ز صدق و صفا رو بما کنید

ترجمہ: دوستو! ہم نے آقا کے در پر اپنا سر نیاز جھکا دیا تو دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل ہوگئیں یہ اُسی صورت میں ممکن ہوجائے گا اگر تم صدق وصفا کو خیرباد کہہ کر ہماری جانب جھک گئے۔

در بزم بادہ جان گراں کردہ ایدگر
تقصیر ہائے کردہ خود را قصا کنید

ترجمہ: اے دوستو! اگر تم نے شراب کی محفل میں شراب نوشی سے اپنی جان پر بے حد ظلم کرلیا پس اب تم اپنے قصور کی قضا کرو یعنی بار بار شرابِ عشق کے جام پی لو۔

خواھد اگر قبول شود روزئہ و نماز
در کوئے مے فروش دوگانہ ادا کنید

ترجمہ: اے دوست اگر تم اپنے نماز وروزہ کی قبولیت کی تمنا وخواہش کرتے ہوتو ایسا کرو کہ شراب فروشوں کی گلی میں جا کر اُن کی شفقت پر شکرانہ کے دونفل ادا کرو۔

ایے عارفان زبہر خدا از کمال لطف
برھان عشق را بدل ما عطا کنید

ترجمہ: اے عارف لوگو! خدا کیلئے نہایت لطف واحسان سے عشق کی دلیل کو ہمارے دل کے ساتھ بدل لو تمہارے اس کام سے تم یقیناً بامراد ہوجاؤ گے۔

صابر کمال قرب دلت باخدا

رحمت بحال خستہ این بینوا کنید

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیرے دل کو اللہ تعالیٰ سے نہایت قرب حاصل ہے پس تو اس بے یارومددگار کی خستہ حالت پر شفقت کرتا کہ یہ بھی قرب حاصل کرلے اوراس کی حالت بہتر ہو جائے۔

......☆......☆......☆......

عاشقاں را درد تو شادی بود

بیدلاں را لطف تو ھادی بود

ترجمہ: تیرا دیدار عاشق لوگوں کی خوشی کا سبب ہو جاتا ہے اور بے دل لوگوں کیلئے تیری مہربانی رہنما ہو جاتی ہے۔

نیست لایق باچنیں لطف و کرم

بردل من از تو بیدادی بود

ترجمہ: تیرا ایسا سلوک جس میں ایسا لطف وکرم تجھ سے واقع ہوتا ہے اگر تو ایسا کرے تو گویا تیرا ایسا کرنا میرے خال پر بے رحم ہونا ہے۔

نیست خط بر صفحۂ رخسار تو

بھر ما این خط ازروائے بود

ترجمہ: تیرے چہرہ انور پر جوانی کے آثار کے بال کوئی اصل حقیقت کے بال نہیں ہیں بلکہ یہ تیرے چہرہ پر جوانی کے بال تو تیرے منہ کو ڈھانپنے والی چادر ہیں۔

رہ نمی یابد ببزم ما کسے

ہر کہ بر خونِ تو فریاد سے بود

ترجمہ: اُس بندے کو ہماری محفل میں آنے کا رستہ نہیں ملتا ہے جو تیرے خون کرنے پر فریاد کر کے آئے۔

شکر گویم صابر از روئے نیاز

عشق در گوشِ دلم نادے بود

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ میں تو نیاز مندی کی رُو سے شکر گزار ہوں کیونکہ عشق نے میرے دل کے کان میں یہ آواز دے دی ہے۔

......☆......☆......☆......

خداوندا سوالِ من مکن زد

قبولش کن اگر نیک ست و گر ھد

ترجمہ: اے میرے اللہ تیرے حضور میں ایک سوال کرتا ہوں تو اپنی رحمت سے اُسے رد نہ کر اے اللہ میرے اُس سوال یا آرزو کو قبول فرما خواہ وہ اچھا ہے یا بُرا سوال ہے۔

من از روز ازل امید وارم

بدہ مارا ز گنج خویش بے حد

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو روز اوّل سے ہی یہ اُمید کرتا ہوں کہ تو ہمیں خزانہ سے بے حد و حساب عطا کرے گا۔

من از تو هر چه میخواهم بده زود
بعزت ذاتِ پاکِ شاه احمد

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تجھ سے جو کچھ طلب کرتا ہوں وہ مجھے جلد عطا فرما دے اور یہ تیری عنایت وعطا حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک عزت وتکریم کے صدقہ ہو جائے۔

ازان رد قربِ حق ممتاز گشتیم
که هستم عاشق ردِ محمد

ترجمہ: اے اللہ اس وجہ سے ہم تیرے قرب میں بڑی امتیازی اور عزت بھری جگہ پاتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کے عاشق ہیں۔

خداوندا ز لطف و رحمتِ خود
بنه ور سینه من عشق سرمد

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے خصوصی لطف وکرم اور رحمت کو میرے سینہ میں رکھ اور وہ عشق جو ہمیشہ رہنے والا اور غیر فانی ہے وہ مجھے عطا کر دے۔

بده سرور ره سودائے خوبان
نمی یابی تو ملك عشق بے کد

ترجمہ: اے اللہ ہمیں نیک لوگوں کا سودائی بنا اور اُن کی حضوری کا رستہ دکھلا مگر اے دوست تجھے عشق کے مُلک کا رستہ بغیر مشکل نہیں ملے گا۔

بیا صابر نظر کن بر دل ما

کہ دِل از غیر حق گشتہ مجرد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آ اور ہمارے دل پر نگاہ کر کیونکہ دل حق کو چھوڑ کر اکیلا ہو کر رہ جاتا ہے یعنی دل میں حق ذات کا ڈیرا چاہیے۔

......☆......☆......☆......

ماہ محرم رسید درد و الم تازہ شد

بر دل ہر انس و جان زخم ستم تازہ شد

ترجمہ: اے دوستو! محرم کا مہینہ آ پہنچا اور اس ماہ میں ہمارے درد و رنج تازہ ہو گئے اس میں نہ صرف ہمارے دل کو دُکھ ہوا بلکہ اس ماہ کی آمد سے ہر انسان و ذی روح کے دل پر ظلم کے زخم تازہ ہو گئے۔

تاکہ درین گوش من نام محرم رسید

بر دِل شوریدہ من آتش غم تازہ شد

ترجمہ: جب میرے کان میں ماہِ محرم کا نام پہنچا تو میرے شور کرنے والے دل میں غم کی آگ تازہ ہو گئی ہے۔

از ازل ست تا ابد شور و فغان در جہان

از غم دردِ حسین شورِ الم تازہ شد

ترجمہ: دنیا میں یہ شور و آہ و بکا کا حال روزِ ازل سے قائم ہے لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے درد کے غم سے اِس رنج و الم کا شور اور بھی تازہ ہو گیا ہے۔

بهر جمالش چناں پردہ بہ بستند ھاں
از قدمِ شاہ دین باغ ارم تازہ شد

ترجمہ: ضرور اُس ذات کے جمال کے لئے پردہ پوشی کی گئی ہے حضرت امام حسین ﷜ جو اِس دین حق کے بادشاہ ہیں اُن کی ذات کے صدقہ یہ باغِ ارم تازہ ہوکررہ گیا ہے۔

گشت بصد تیغ کین یعنی یزید لعین
بر دل خونین دلان حزنِ قدم تازہ شد

ترجمہ: یزید لعین و پلید کے بغض اور عداوت کی ہزاروں تلواروں نے یہ کام کیا اُس نے گویا دُکھ بھرے دلوں پر تلوار چلا کر خون کیا اُس کے اِس اقدام نے سارے دُکھ وغم تازہ کردیئے۔

ھر کہ بہ حُسین گریہ و زاری کند
بر سرِ او از خدا لطف و کرم تازہ شد

ترجمہ: جوکوئی حضرت حسین ﷜ کی یاد میں گریہ وزاری کرتا ہے اس کے سر پر اللہ تعالیٰ کا خاص لطف وکرم تازہ ہوجاتا ہے۔

صابر گوید زود و شب ھمہ شب شد بدرد
ماہ محرم رسید درد و الم تازہ شد

ترجمہ: صابر ﴿﷫﴾ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ محرم میں غم کی وجہ سے دن رات اندھیرا ہو جاتا ہے اے دوستو! ماہ محرم آپہنچا اور ہمارے سارے دُکھ درد اور رنج تازہ ہوگئے۔

☆ ☆ ☆

در گلشنِ ما خزاں نہ گنجد

وصفش بسر زباں نہ گنجد

ترجمہ: اے دوست ہمارے باغ میں خزاں نہیں داخل ہو سکتی ہے اور ہمارے محبوب کی صفت کے بیان کو زبان کی گنجائش نہیں ہو سکتی ہے۔

ھر کس کہ بدل خیال تو بست

او نیز بہ لا مکاں نہ گنجد

ترجمہ: ہر کوئی جس کے دل میں تیرا خیال بندھ گیا وہ تو ایسا سرشار ہوا گویا وہ لامکان میں بھی نہیں سما سکتا۔

ھر کس کہ ترا شناخت در حشر

در حلقۂ عاشقاں نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے اللہ جس کسی نے تیری پہچان کر لی وہ حشر کے روز عاشق لوگوں کے حلقہ میں نہیں سما سکے گا۔

مرغے تو کہ کرد ور قفس جا

در باغچہ جناں نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ وہ بندہ جو تیری ذات میں غرق ہو گیا وہ تو گویا جنتوں کے باغیچہ میں بھی خوشی سے سما نہ سکے گا۔

در ہر دو جہاں بقصد لطافت

جز نام تو در جہاں نہ گنجد

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے عشق میں غرق ہو کر تیرا ہو گیا وہ اِس ہزار بار رحمت کی خوشی سے دونوں جہاں میں کامران ہوا کیونکہ تیرے نام کی بدولت وہ اِس دنیا میں نہیں سما سکتا ہے۔

خاموش درآ اگر توانی

ور دیر فغان نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے تو اب خاموشی اختیار کر کے آ جا اگر آ سکتا ہے تو کیونکہ عبادت گاہ میں شور و غل کے ساتھ کوئی سما نہیں سکتا ہے۔

در سینہ من ز دولتِ عشق

جز آہ شرر فشان نہ گنجد

ترجمہ: میرے سینہ میں عشق کی دولت ہے اس میں سوائے آہ و فغان جو آگ لگا دینے والی ہو اِس کے سوا اس کی گنجائش نہیں ہے۔

بلبل بہوائے وصل رویت

در گلشن بوستان نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرہ کی زیارت کی غرض سے باغ میں بُلبُل آتی ہے وہاں اُسے پھولوں پر دل لگانے کی گنجائش و ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

صابر تو کجا رسی بایں جسم
در بزمِ وصال جان نہ گنجد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو اس جسم کے ساتھ کہاں پہنچ سکتا ہے کیونکہ وصل کی بزم و محفل میں تو جان کی گنجائش تک نہیں ہوتی ہے۔

......☆......☆......☆......

دل بے نور خود خبر ندارد
در دیدۂ خود بصر ندارد

ترجمہ: اے دوست سُن کہ وہ دل جس میں نور نہ ہو۔ وہ اپنی خبر بھی نہیں رکھتا ہے کوئی پیروں کا کیا خیال کرے۔ ایسے لوگوں کی اپنی نظر بھی دیکھنے کی قوت سے خالی ہوتی ہے۔

در بست خدائے بیچگونم
چوں تو بجہان دگر ندارد

ترجمہ: اُس بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ جب کوئی دوسروں کی حالت سے بے دھیان ہو کر سر پھیر لیتا ہے۔

عاشق بھوائے وصل رویت
در سینہ بجز شرر ندارد

ترجمہ: وہ عاشق جس کے دل میں تیرے وصل و دید کا خیال نہیں ہوتا۔ تو گویا ایسے دل اور سینہ میں سوائے آگ کے کچھ دھرا نہیں ہوتا۔

در سینۂ عاشقان جانباز

بر غمزۂ تو ضرر ندارد

ترجمہ: جان دینے والے عاشقوں کے سینہ میں تیرے معشوقانہ ادا کو کوئی ضرر نہیں آتا تیری معشوقانہ ادائیں عاشقوں کے سینہ میں کوئی نقصان نہیں دیتی ہیں بلکہ تیری ادائیں اُن کی خوشی کا سامان بن جاتی ہیں۔

عاشق کہ بکوئے او قدم زد

جان و دل و دین مگر ندارد

ترجمہ: جو کوئی اس معشوق کی گلی میں قدم رکھتا ہے۔ وہ عاشق ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ اُس کی اپنی جان اپنا دل اور ایمان نہیں رہتا۔ وہ بہت کچھ ہار کر اُس کی اداؤں پر نثار ہو جاتا ہے۔

زاھد بفریب نفس بدکیش

از وردِ خدا اثر ندارد

ترجمہ: وہ زاہد جو اپنے بُرے نفس کی خاطر زہد اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے فریب میں ہوتا ہے۔

صابر بجز از دیدۂ غم

در عشق تو راھبر ندارد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ غم بھری آنکھوں کے سوا۔ عشق کی دنیا میں اور کوئی تیرا رہبر نہ ہوگا۔ یعنی عشق میں غم کے سوا کوئی اور ساتھی نہیں ہوتا۔ غم وہ ساتھی ہو جاتا ہے۔ جو ہمہ وقت ساتھ رہتا اور لئے پھرتا ہے۔

نگار از لطف چون برمن نظر کرد
من دیوانه را دیوانه تر کرد

ترجمہ: میرے محبوب نے جب مجھے دیکھا اور ایک نظر بھر دیکھا۔ تو اُس کی اس ادا سے میں دیوانہ ہی نہ ہوا بلکہ مزید دیوانہ ہو کر رہ گیا۔

حریف من زجام بادۂ عشق
بیك جرعه جهانرا بیخبر کرد

ترجمہ: میرے حریف نے عشق کے شراب سے بھرے ایک پیالے سے ہی نہ صرف بے خود کیا۔ بلکہ صرف ایک گھونٹ شراب پلانے سے سارے جہاں کو بے خبر اور بے بس کر کے رکھ دیا۔

همه حوران بسجده سر نهادند
شب بجنت چوں گزر کرد

ترجمہ: میرے مہربان کی دید سے جنت کی حوروں نے اپنے سر سجدے میں رکھ دیئے۔ یہ میرے مہربان کا حال ہے جب وہ ایک رات جنت سے سیر کرتے کرتے گزرے۔

اگر ذوقِ وصال ما بدارید
زا بردیدهِ خونِ دل ببارید

ترجمہ: اے سامع اگر تو ہمارے وصل کا ذوق وشوق رکھتا ہے۔ تو اپنے دل کے خون کی آنکھوں سے ہم پر بارش برسا دے۔

نہ بارید از شما بارید برما
بدست خود دل و جانرا سپارید

ترجمہ: یہ آنسوؤں کی بارش تم نے نہیں برسائی بلکہ یہ ہم پر برس پڑی ہے۔ ہم نے اپنے ہاتھ سے دل اور جان اُن کے سپرد کر دیے ہیں۔

غم و غربت زما خواهید باران
ندارید اگر ندارید اگر ندارید اگر ندارید

ترجمہ: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم سے غم اور غربت برس کر ختم ہو جائے۔ تو ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں۔ تم نہیں کر سکتے۔ نہیں کر سکتے۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

هزاراں تخم درد و غم زهر جنس
بصحرائے وجود من بکارید

ترجمہ: ہر قسم کے درد و غم کے بیج اور ہر جنس کے بیج میرے وجود کے صحرا میں اُگے ہوئے ہیں یا اس سے ہر قسم کا بیج تم حاصل کر سکتے ہو۔

هزاران جان فدا سازیم دردم
اگر ر عاشقان مارا شمارید

ترجمہ: میری جان میں درد ہی درد ہیں ایسی درد بھری ہزاروں جانیں ہم فدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے عاشقوں کو شمار کر سکو تو ہم ان کیلئے یہ جانیں قربان کرنے پر راضی ہیں۔

بکن اے جان صابر تو تماشا
دمی او را بدست او سپارید

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی پیاری جان تو تماشہ کر یا دیکھ کہ کیسے ہم اُس کے ہاتھ میں ایک دم بھر کیلئے اپنے آپ کو سپرد کرتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

مرا ور کوئے دل بر راہ داوند
در عشرت بروئ من کشادند

ترجمہ: اُنہوں نے مجھے اپنے محبوب کی گلی کی راہ کی رہبری کر دی۔ گویا کہ انہوں نے میرے حال پر عیش و عشرت کو کشادہ اور وسیع کر دیا۔

غریبانِ سرِ کوئے تو از جان
درین محنت سرا بس نامرادند

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی کے سرے پر بیٹھنے والے غریب اپنی جان ہار چکے ہیں۔ وہ گویا کہ اِس دنیا کی مشقت بھری زندگی سے مایوس ہو کر رہ گئے۔

غلامِ حضرتِ عشقِ تو مستند
نخست زان سبب سر بپا نہاوند

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے غلام تیرے اس کرم نوازی کے عمل پر مست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے پہلے اس سفر میں اپنا سارا زور اور جان کھپا دی ہے۔

چو در وحدت سرایت رہ نداوند

زردیٔ بیخودی از پا فتاوند

ترجمہ: جب انہیں تیری وحدت سرائی مین راہ نہ ملی۔ وہ اس وحدت کے فلسفہ کو نہ پا سکے۔ تو گویا وہ اِس بے خودی کے عالم میں اپنے پاؤں سے گر گئے۔

بکوئے عاشقاں از ذوق وملت

زشب تا صبح برپا ایستادند

ترجمہ: وہ عاشقوں کی گلی میں محبت کے ذوق اور اُس کی لذت میں گھرے، گرے پڑے رہے۔ اُنہوں نے یہ حالت رات کے آغاز سے صبح تک ایسے بسر کی گویا وہ اپنے پاؤں پر کھڑے منتظر دید بے حس رہے۔

بمکتب خانۂ رنداں بیا چون

ہمہ در عشقبازیٔ اوستاوند

ترجمہ: اے مہربان تو رند لوگوں کی محفل میں سیکھنے کیلئے آ تو وہاں دیکھے گا کہ سبھی لوگ عشق بازی کیلئے پڑے ہیں۔

مقیمان حریمت از سرِ صدق

چو صابر بردرِ عشق تو شادند

ترجمہ: حرم محترم میں رہنے والوں کے حال میں صدق وصفا کا بھید ہے۔ پس تو بھی صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل اُن کے عشق کے دروازہ پر شاد وخوش رہ۔

......☆......☆......☆......

ای اهـل دلان شـمـا کـجـائید
در کـوئـے مـغـان دمے بیـائید

ترجمہ: اے اہل دل لوگو تم کہاں ہو۔ ایک آدھ لحہ کیلئے اِن آتش پرستوں کے کوچہ گلی میں چلے آؤ۔

مستی بکنید هچو باده
از رشتۂ دل گره کشائید

ترجمہ: اے اہل دل تم بھی شراب کی مثل مستی کے عالم میں ہو جاؤ۔ اور اپنے دل کی گرہ اور گانٹھ کو تھوڑے وقت کیلئے کھول دو۔

از حال دلم بکس چگوئید
گر بندۂ خاصه خدائید

ترجمہ: اے اہل دل میں اپنے دل کا حال کس سے کیسا بیان کر دوں۔ یہ دل کا بیان تو اُسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کوئی سننے والا اللہ کا خاص بندہ ہو۔

مفتاح خزینۂ الهید
سوئے در دوست ره نمائید

ترجمہ: دوستو! یہ اہل دل لوگ تو اللہ تعالیٰ کے خزانہ کی چابیاں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ حقیقی دوست کی جانب بڑھنے کیلئے راہ نمائی کرنے والے ہیں۔

تــــا لــــذت درد ســــا بــــدانیــــد

یك لـــحـــظــــه ببـــرم مــــا درائیـــد

ترجمہ: دوستو! ان کی محفل اس لئے کی جاتی ہے کہ لذت دردکم ہو جائے۔ میں تو ان کی محفل میں لحہ بھر کیلئے اسی وجہ سے حاضر خدمت ہوتا ہوں۔

ســــامــــانِ دل خــــراب هستــــنــــد

ســــرمــــایــــه مــــفــلســــان شمــــائیــد

ترجمہ: یہ لوگ دل کا سامان برباد کئے ہوئے ہیں۔ان کے دل مفلس نہیں ہوتے ہیں۔وہ غریب لوگوں کی دستگیری کا سامان رکھتے ہیں جس سے وہ بدل و جان ساتھ ہوتے ہیں۔

زان در دلِ عــــاشــقــــانِ نــگــــنــجیــد

چــــون مهــــر سپهــــر درِ هــــوائیــــد

ترجمہ: یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ عاشقوں کے دلوں میں سمانہیں سکتے۔یہ ہوا میں ایسے لہراتے ہیں جیسے چمکتا سورج آسمان پر۔

بــمــیــنــیــد جــمــــالِ حســـن جــــانــــان

از هستــــــی خــــــویشتــــن درائیــــد

ترجمہ: یہ محبوب لوگوں کے حسن و جمال کا جیتا جاگتا روپ ہوتے ہیں اور یہ اپنی ذات کی نفی کرتے ہیں۔

زهـــاد بیـــاد و عشــق ســازیـد

بیـــدرد هـــمیشـــه در جـــفـــائید

ترجمہ: زاہد لوگ ہر لحظہ یادِ الٰہی میں مگن و مصروف اور اللہ سے عشق لئے پھرتے ہیں۔ جیسا کہ بے درد لوگ ہمیشہ دوسروں پر جفا کرنے میں رہتے ہیں۔

افتـــد بـــجهـــان عشــق غــوغـــا

ازحســن نـــقـــاب بـــر کشـــائید

ترجمہ: دنیا جہاں میں عشق کا شوروغل پھیل جاتا ہے۔ اور اس پر وہ حسن سے اپنا نقاب اٹھا دیتے ہیں۔

صـــابـــر زکـــمـــال عشــق گـــوئید

اے اهـــل جهـــان چـــه بـــے وفـــائید

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ حسن والے اپنے عشق کے کمال بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر دنیا والے بھی عجیب ہیں وہ بڑے بے وفا ثابت ہوتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

مــن بــاوه نــوش کــردم ای طــالبــان بــدایــنــد

چــون بــاده جــوش کــردم ایطــالبــان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! سن لو میں نے عشق کی شراب پی لی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم ہے۔ اب میری حالت شراب کی مستی کی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم ہے۔

من صاحب و فائیم در عشق پیشوائم

گہ بندہ گھہ خدائیم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں وفا کا بندہ ہوں اور اپنے پیشوا کے عشق میں غرق ہوں۔ کبھی میری حالت بندہ کی سی ہوتی ہے اور کبھی میں اللہ کی یاد میں مستغرق ہوتا ہوں۔ تم نے میرا حال معلوم کر لیا ہے۔

من عشق جانگدازم باھیچ کس نسازم

چون حسن بے نیاز ایطالبان بدانید

ترجمہ: میں اپنی حالت میں نہیں میری جان عشق میں گھل گئی ہے اب مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے اب میں سراپا حسن بے نیاز ہو گیا ہوں۔ تم میری اس کیفیت و حالت کو جانتے ہو۔

بر عرش جائے دارم در عشق شہریارم

با حسن یار غارم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! سن لو میں کسی وقت اللہ کے ہاں عرش پر رسائی والا ہوتا ہوں۔ کیونکہ میں شہر عشق کا بندہ ہو گیا ہوں۔ میں اُس ذات کے ہمراہ مثل یار غار کے ہوتا ہوں۔ اے طالبو میرے حال سے تم آشنا ہو۔

سلطانِ وین پناہم گھہ مہر گہ چو ماہم

بخشندہ گناہم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں تو دین پناہ سلطان خواجہ رضی اللہ عنہ کا ہوں۔ کبھی میری حالت

سورج کی مثل ہوتی ہے تو کبھی چاند کی مثل میری تابانی۔ اے طالبو میں اللہ سے گناہ معاف کراتا ہوں میرے رب نے میرے گناہ میری معافی پر معاف فرما دیئے ہیں۔ تم میری اس حالت وکیفیت سے واقف ہو۔

در کوئے میفر و شان مستم چو بادہ نوشاں
از درد در خرو شان ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے میرے متوالو! میں شراب بیچنے والوں کی گلی میں شراب میں مست و مدہوش ہوں۔ میں فراق کے غم اور درد سے بیتاب رہتا ہوں۔ تم میری اس صورت حال سے آشنا ہو۔

کے ذوق عشق دا رید دلرا بغم سپارید
از دیدہ خون بباریدایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو سنو! تم کیسا ذوق عشق رکھتے ہو۔ تم اپنے محبوب کا غم کیسے لیتے ہو۔ کیا تم اپنی آنکھوں سے خون برساتے ہو۔ میری حالت کا تمہیں علم ہے۔ میں کیا ہوں۔

سو دائے عشق دارم از دیدہ خون ببارم
از ہجر بیقرارم ایطالبان بدانید

ترجمہ: طالبو! میں وہ ہوں جسے عشق کا سودا ہے۔ میں ہمہ وقت اپنی آنکھوں سے غم اور خون برساتا ہوں۔ میں اپنے محبوب کے فراق میں ہمہ وقت بے قرار ہوں۔ تمہیں میرا حال پتہ ہے۔

من کفر نیست ندانم در عشق محو شانم
در لامکان مکانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: میں عشق کی منزل میں خالص ہوں۔ میرے پاس عشق میں کفر و بناوٹ و دوئی نہیں۔ میں محبوب کی دید میں محو و مدہوش ہوں۔ اُس کی شان کا خیال ہے۔ میری حالت سے تم آشنا ہو۔

من عشق عاشقانم من حسن جاودانم
چون و چرا ندانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے محبوب کے عشق میں سراپا سرشار و غرق ہوں۔ میرا عشق صادق ہے۔ میرا خالص عشق ہمیشہ رہنے والا اور صدق بھرا ہے۔ میرے ہاں عشق میں چُون و چرا نہیں۔ اے طالبو! میرے حال سے تم آگاہ ہو۔

من درد را دوایم من عشق را وفایم
من حُسن را صفائیم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے درد کی آپ دوا ہوں۔ میں عشق کی واردات میں وفادار ہوں۔ میں عشق میں سچا طالب ہوں۔ میرا عشق صاف و شفاف صفت والا ہے۔ اے طالبو! تم میرے حال سے خوب آگاہ و آشنا ہو۔

من مرغ بیز بانم جز نام تو ندانم
خاموش ور فغانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں عشق و جذب کی منزل میں اُس پرندہ کی مثل ہوں جو بے زبان

ہوتا ہے اُس کے منہ سے کوئی آواز نہیں آتی اے آقا میں صرف تیرے نام پر زندہ ہوں میرے ذہن ودل سے سب نکل چکا ہے میں شور کرتا ہوں مگر خاموش نظر آتا ہوں میری کیفیت میں شور ہے تم میری حالت سے آشنا و آگاہ ہو۔

صابر بیا بگویم بنگر دمی برویم

من باکسی نگویم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾! آ اور میرا حال دیکھ میں تمہیں کہتا ہوں ایک دم بھر کیلئے میرا حال دیکھ لے میں اپنی یہ عرض کسی سے نہیں بیان کرتا اے طالبو میرے حال وقال سے تم آگاہ ہو۔

......☆......☆......☆......

ز روز اوّل از حکم خداوند

جہان راز ابر باران هست پیوند

ترجمہ: اے دوستو اس کارخانہ جہاں میں اوّل روز سے ہی اللہ کا حکم جاری وساری ہے اور اس جہاں میں سرسبز اور شاداب حالت کیلئے اللہ کی رحمت کی بارش اس کی رحمت سے وابستہ ہے۔

بیا برائے ابر از حکم الٰهی

کہ تا گردد جہان زین لطف خورشید

ترجمہ: اے دوستو! آؤ اللہ کے حکم سے اللہ سے بارش اور رحمتِ باراں طلب کرو تا کہ اس جہاں میں سورج کی مثل روشنی اور رونق ہو جائے۔

جہان شد برہم از خشکی بصد درد
جدا افتادہ اند از جوش فرزند

ترجمہ: دوستو! قحط سالی اور بدحالی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ یہ دنیا کا نظام خشکی کی وجہ سے درہم برہم ہوا جا رہا ہے اور لوگوں کو اِس بدحالی سے ہزار دُکھ درد مل رہے ہیں یہ ایسی خستہ حالی ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بچوں کی محبت کی فکر گھٹ گئی ہے گویا قحط سالی نے دنیا میں نفسا نفسی کا عالم برپا کر دیا ہے اور لوگ بچوں سے بھی محبت نہیں رکھ رہے بھوک اور قحط سالی نے اُن کی محبت بھی دلوں میں کم کر دی ہے۔

کریمی تو رحیمی بر خلایق
بجائے آب آتش را تو چینند

ترجمہ: اے اللہ تو کریم ہے تو رحیم ہے اپنی مخلوق پر رحم فرما۔ اب خشک سالی کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ دنیا والے پانی کی بجائے آگ پھانک رہے ہیں۔

تو میدانی نہانی ہر ولے را
چگونہ پیش تو گوید خردمند

ترجمہ: اے اللہ تو لوگوں کے دلوں کے خفی رازوں سے آگاہ ہے تو اُن کے دلوں کے بھید اور اسرار سے واقف ہے کوئی عقل والا بھی اپنے عقل کے بل بوتے پر تیرے حضور بولنے کی کیا جرأت کرے بلکہ بولنے کی ضرورت ہی نہیں تو ہر مخفی اور مستقبل کے اسراروں سے بھی آگاہ ہے۔

بکن لطفِ ازل اندر حق خلق
بحالِ عاشقاں درود بلا چند

ترجمہ: اے اللہ تو ازل سے مہربان ہے اپنا ازلی رحم اپنی مخلوق کے حق میں کر دے عاشق لوگوں کی حالت سے تو آگاہ ہے اُن کے درد اور غم جو اور جتنے ہیں اُن کے حال پر رحم کر۔

ھمیگوید بہ پیشت سابر از عجز
تو راہِ ابر باراں مکن بند

ترجمہ: اے اللہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیری جناب میں نہایت عجز و نیاز سے لب کشا ہے تو اپنی رحمت کر اور بارشوں کے سلسلہ کو اپنی مخلوق پر برسانے سے بند نہ کر۔

......☆......☆......☆......

تو از کرم راہ باراں بہ خلقھائ مبند
بذاتِ پاک تو من میدھم ترا سوگند

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو اپنے کرم و فضل سے اپنی مخلوق پر رحمت کی بارشوں کو بند نہ فرما اے اللہ میں تیری پاک ذات کے حضور تجھے تیری قسم کا واسطہ دے کر عرض گزار ہوں میری دُعا سُن لے۔

یکے تو از کرمِ کارساز بندہ نواز
بیار ابر شادی بذوق برق بخند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو کرم فرمانے والا کارساز ہے تو بندوں کو پالنے والا اور اُن کا

محافظ ہے تو بندوں پر خوشیوں بھری بارش برسادے اور رحمت سے رحمت کی بجلی چمکا وہ بجلی بارشوں میں بھیج جو رحمت بھری ہو غضب سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

تو آن کریم و رحیمی بصد ہزاراں ذوق
کہ ہست خلق جہاں بر قضاءِ تو خورسند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو وہ کریم ذات ہے تو ایسا رحیم ہے کہ اپنی مخلوق پر ہزاروں خوشیاں برسادے کیونکہ یہ جہاں تیری خلق ہے اور اہل جہان تیری قضا و قدر پر راضی ہیں خوش ہیں۔

تو عرض صابر مسکین شنو بردءِ نیاز
کہ نیست خلق ترا جز تو باکسی پیوند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے نیاز و کرم سے اس عاجز صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی دلی دُعا سُن کر قبول فرما کیونکہ تیری اِس مخلوق کا کسی دوسرے خالق سے کوئی واسطہ نہیں۔ تو اور صرف تو ہی مخلوق کا خالق ہے۔

......☆......☆......☆......

از رخت نور عشق می تابد
آفرنندہ بر تو می نازو

ترجمہ: اے مہربان! تیرے چہرۂ انور سے عشق کا نور چمک مارتا ہے تیری صورت اور سیرت اور خُلق و خلق پر خود اللہ تعالیٰ کو ناز ہے۔

سرورِ جملہ قدسیاں گردد
ھر کہ بر روئے تو نظر دارد

ترجمہ: اے مہربان! تیرا خُلق اور خلق سارے فرشتوں کی خوشی کا سامان ہو جاتا ہے اور جو بھی تیری دید کرتا ہے اُسے بڑی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

گر فتد تابشِ رخت بر مھر
مھر ھم چون رصاص بگدازد

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے منور چہرہ کی روشنی سورج پر پڑ جائے تو یہ یقینی بات ہے کہ سورج بھی اپنی سیاہی اور سیسہ پن چھوڑ دے۔

بہ بقائے خدا شود باقی
ھر کہ در کوئے عشق سر بازو

ترجمہ: اے مہربان! یہ بات یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کی دید سے بندہ کی بقا ہو جاتی ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیتے ہیں اُن کا نام ہمیشہ کیلئے باقی رہ جاتا ہے اور جو کوئی عشق کی گلی کوچے میں اپنا سر قربان کر دے وہ بھی بقا پا سکتا ہے۔

ھادیٔ ھر دو کون میگردو
ھر کہ با درد عشق می سازو

ترجمہ: اے مہربان! وہ بندہ دونوں جہان میں رہبر ہو جاتا ہے جو اپنے دل میں دردِ عشق اختیار کر لے وہ دونوں جہان میں رہبر اور ہادی ورحمت ہے۔

میکنـــد آرزوے هشـت بهشــت

هــر کـــه در بـــزم دوســـت ره یـــابـد

ترجمہ: اے مہربان! جوکوئی اپنے دوست ومحبوب کی بزم کی راہ پالیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ گویا آٹھوں جنت پانے کے ہم مثل ہے۔ یعنی اپنے محبوب کی بزم میں حاضری آٹھوں جنت پانے کی آرزو کے ہم مثل ہے۔

تیـــغ حُســنِ تـــو از ســرِ عبــرت

هــرکــائــی پیـــش آیـدش سـر انـدارد

ترجمہ: اے مہربان! تیرے حُسن کی تلوار کا وار عبرت و درس عبرت کا راز ہے اور جس کسی پر یہ پڑ جائے تو وہ نہ غوغا کرتا ہے اور نہ چلاتا ہے بلکہ وہ سرِ تسلیم خم کرکے خاموشی اختیار کرلیتا ہے۔

عـــاقبـــت ره بـــرد خـیـلـوت دل

هــر کـــه بــر نـفــس خـویــش مـی تــازد

ترجمہ: اے مہربان! اُس بندے کا دل خلوت اختیار کرلیتا ہے جو اپنے نفس کی دوڑ لگاتا ہے یعنی دل کو خلوت کا عادی بنائیں تو نفس پر قابو اور اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔

عـــاشـق وصـلِ دوســت چــون صــابــر

جـز تــو بــا هـیـچـکــس نــه پــروازد

ترجمہ: اے مہربان! صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی طرح تو بھی اپنے محبوب کے دیدار سے مشرف ہو کیونکہ تیرے سوا کوئی ایسا نہیں جو اِس کام میں پڑا ہو۔

☆.....☆.....☆.....

مـــرادر بـــزم جـــانـــان بـــار دادنـــد
در بستـــه بـــروئـــے مـــن کشـــادنـــد

ترجمہ: اُنہوں نے مجھے محبوب لوگوں کی محفل میں جانے دیا اس طرح انہوں نے گویا مجھ پر ایک بند دروازہ کھول دیا۔

شـــراب وحـــدت از جـــام مـــحـبـــت
بـــالـــطـــافـــت تـــو ور جـــامـــم نـهـــادنـــد

ترجمہ: اُنہوں نے مجھے وحدت کی شراب محبت کے جام میں دی اور پھر یہ تیری لطافت میرے پیالے میں رکھ دی گئی یعنی میں نے وحدت کو اپنایا محبت اختیار کی میرے من میں اس سے لطافت آ گئی۔

کشیـــدم هـــمـچـــو مستـــان از ســـر ذوق
ز مستیـــم هـــمـــه مســـت افتـــاونـــد

ترجمہ: میں نے نہایت ذوق وشوق سے مست و مدہوش لوگوں کی مثل یہ شراب پی لی شراب سے میں مست حال ہوا میری مستی نے سبھی کو مستی کے عالم میں کر دیا۔

مـــرا گـــفـتـــار چـــرا افتـــادی از پـــا
نـــه آخـــر بـــادۂ شـــکـــرم بـــدادنـــد

ترجمہ: اُن کے بول اور لب کشائی نے میری گفتگو کو خدا جانے کیونکر گرا دیا اُنہوں نے تو مجھے کوئی شکریہ کی شراب تو نہیں دی تھی کہ میں چپ ہو کر رہ جاتا یعنی ان کی دید نے میری زبان بند کی تو آنکھیں کھل گئیں۔

ملایک سرِ بسر چون طفل مکتب
کتابِ مستی تو باز خوانند

ترجمہ: اُن کی محفل میں تو سارے کے سارے فرشتے کبھی طفل مکتب حیران اور متفکر ہو کر رہ جاتے ہیں گویا انہیں میرے محبوب کی ذات کی ہستی نے از سرِ نو سبق پڑھائے ہیں وہ آداب اور احوال پڑھنے لگے ہیں۔

ترا دادند سامانِ غم و درد
جهانِ قدسیانِ زین لطف شادند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تجھے اُنہوں نے غم والم کا سامان دے دیا ہے اور سارے جہانوں میں فرشتے اِس لطف وکرم سے بے انتہا خوش وخرم ہو گئے ہیں۔

به بین صابر چو شانِ ملایک
به پیش جنگ لطفت همچو بادند

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو ملائکہ/فرشتوں کی شان وشوکت دیکھ وہ تو تیرے الطاف واکرام کی جنگ کے سامنے سارا کھیل کھیلے ہیں۔

......☆......☆......☆......

زبوئے بادۂ بزمِ تو عاشقاں مستند
ازاں بکوئے تو سر مست برخوردار هستند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تیری بزم میں شراب کی بُو محسوس کر کے عاشق لوگ

مست و مدہوش ہو گئے ہیں اور پھر تیری گلی سے سرمست تیرے چاہنے
والے مستفید ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ نَحنُ نُسَبِّحُ ملك همیں خوانند
وے ز دَرد محبت همه تهی دستند

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ تیری نورانی مخلوق فرشتے ہمیشہ ہمیشہ تیری حمدوثناء بیان
کرتے آرہے تھے اور اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم تیری تعریف وحمد کیلئے
کافی ہیں اُنہوں نے بار بار یہی پکارا۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محبت کے درد
سے بالکل خالی ہاتھ اور نا آشنا تھے اللہ کو ایسی مخلوق کی خواہش تھی جو دل میں
درد رکھتی ہو اور وہ تھا حضرتِ انسان۔

بکنج هجر تو عشاق از سرِ سودا
همه به ماتمِ دلهائے خویشتن هستند

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق تیرا عشق لئے ہے اُن عاشقوں کو ہجر و جدائی مل گئی ہے یہی
ہجر کا غم اور فراق لئے وہ اپنے دلوں کا ماتم کئے جاتی ہے اب اُنہیں تجھ سے
دُوری بہت محسوس ہوتی ہے اور وہ اسی بنا پر غمناک حال ماتم کرتے ہیں۔

هزار شکر که این طالبانِ حضرت تو
بیك نگاه تو از هر دو کون دار ستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے یہ عاشق وطالب بندے تیرے کرم پر ہزار بار شکر ادا کرتے

ہیں اب یہ تیرے کرم کی ایک نگاہ کرنے سے دونوں جہاں سے ہٹ گئے یعنی دونوں جہاں سے بے نیاز ہو گئے۔

فدائیان تو محو جمال چوں صابرؔ

بروئے ہجر ز روزِ الست ور بستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے قربان ہونے والے بندے تیرے جمال اور تیری دید میں محو ہو گئے ہیں ایسا ہی حال صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کا ہے ہجر و جدائی کی وجہ سے یہ تیرے شیدائی روزِ اوّل سے ہی اپنے حال پر تالے لگائے بیٹھے ہیں انہیں دوبارہ تیرے حضور حاضری کی تمنا وحسرت ہے۔

......☆......☆......☆......

زبان من بزبانِ دگر نمے ماند

بیان من بہ بیانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میری زبان کسی دوسرے کی زبان کی مانند نہیں ہے میرا بیان کسی دوسرے فرد کے بیان کی طرح نہیں یعنی میرا حال اور قال دوسروں جیسا نہ گردانو۔

نشانِ من بطلب گر تو عاشقی خویشی

نشانِ من بہ نشان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے دل میں عشق ہے تو میرا نشان تلاش کر کیونکہ میرا نشان دوسروں سے مختلف ہے میرے جذبات اور طلب بھی دوسروں سے جدا ہیں۔

زمن مپرس اگر محرمے زهر دو جهان

جهانِ من بجهان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تو دونوں جہاں سے آشنا ہو گیا ہے تو مجھ سے نہ پوچھ کیونکہ میرا جہاں میرے من کی دُنیا دوسرے حال اور کیفیات جیسی نہیں رہی ہے۔

حدیث سِر تو از سر دل نهان سازم

نهانِ منِ نه نهان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! تیرے بھید کی داستان میں نے اپنے دل کے اسرار و بھید سے چھپائی ہے اور اُن کو اپنے حال میں دوسروں سے الگ رکھنا دوسروں کی مثل عمل نہیں ہے۔

اگر فغان کنم از دل جهان شود برهم

فغانِ من به فغانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں اپنے دل سے شور و واویلا کروں تو یہ جہان درہم برہم ہو کر رہ جائے میری آہ و فغان ایسی ہے کہ دوسرے اس کو نہیں جانتے میرے دل کی آہ و فغان دوسری دُنیا کی حالت سے بالکل مختلف ہے۔

زوست من نبرد جان عدو بصد کوشش

سنانِ من به سنان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میرے دُشمن کی جان ہزار کوشش کے باوجود بھی میرے ہاتھ سے نہ بچ سکی کیونکہ میری تلوار اور اس کا وار دوسروں کی تلوار اور حملے کا زور میرے جیسا نہیں۔

ھزار تیر الم بر دل عدد صابر

کمان من بہ کمانِ دگر نمی ماند

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ مخالف کے دل پر ہزاروں غم والم کے تیر چلے کیونکہ میری کمان نے جو تیر چلائے وہ دوسروں کی کمان سے مختلف تھے اس لئے اُن کا حال میرے حال جیسا نہیں۔

☆......☆......☆......

شکر حق را کہ شادمانی داد

بر دلم عیش جاودانی داد

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے میرے دل کو خوش کر دیا یہ خوشی میرے دل پر ہمیشہ کی خوشی ہوگئی ہے کیونکہ شکرِ حق ہمیشہ کی نعمت اور دائمی نعمت ہے۔

شاد گشتم بگوش دل از لطف

خبر از رالمی نہانی داد

ترجمہ: میرے دل نے خوشی محسوس کی اور میں خوش ہوگیا کیونکہ اُسے خوشخبری سُنائی گئی ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرے دل کو پوشیدہ بھید سے آشنائی وواقفیت ہوگئی ہے۔

ھمہ تن گشتہ ام چو گل از ذوق

کہ امرا رونق جوانی داد

ترجمہ: میں ذوق وشوق اور خوشی کے عالم میں پھول کی مانند کھل گیا میں بے حد

باغ باغ ہوا اور اس خوشی نے مجھے جوان سال بنایا اور جوانی کی بہار اور خوشیاں دے دیں۔

مر ترا از کرم خدائے کریم
لطف را بہرِ پاسبانی داد

ترجمہ: اے بندے اگر تجھے اللہ تعالیٰ کریم ذات کا کرم وفضل حاصل ہو جائے تو شکر کر اور اس لطف وکرم پر اپنی پاسبانی ونگاہ داشت رکھ اور اللہ کو راضی رکھ تاکہ وہ تیرے حال پر لطف جو ہو چکا وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے شکر کرنے سے یہ باقی رہے گا۔

نے تنزل ز لطف خود صابرؔ
برِ صحبت ترا نشانی داد

ترجمہ: اے صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے حال پر اللہ کے لطف وکرم کو زوال نہ آنے دے اسے قائم ومستحکم رکھ یاد رکھ یہ لطف وکرم تیرے حال پر تیری نیک صحبت کا ثمرہ اور علامت ہے اگر تو اسے اپنے حال پر رکھنا چاہتا ہے تو نیک صحبت اختیار کیے رہ۔

......☆......☆......☆......

در بزم عشقِ دوست مرا ہمقرین نبود
جائیکہ بودہ ایم سمائو زمین نبود

ترجمہ: اے دوستو سنو! دوست کے عشق کی محفل میں میں اُن کے قریب نہ تھا جہاں ہم تھے وہاں نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی یعنی اللہ نے اپنے حبیب کے عشق

کی محفل سجائی ہم میں سے وہاں کوئی نہ تھا وہ لامکان تھا جہاں نہ زمین تھی اور نہ آسمان یہ اللہ کی اپنے حبیب سے محفل کا منظر بالکل جدا تھا۔

بودست ذات بحت در اینجا بصد نیاز

در بزم عشق سورتِ عرش برین نبود

ترجمہ: دوستو! اُس وقت صرف اللہ تھا اللہ کا رسول ہزار عجز و نیاز سے اُس کے پاس تھا وہ عشق کی محفل تھی وہاں عرش بریں بھی نہ تھا اللہ جانے وہ کیا مقام اور کون سا افضل قیام تھا جہاں صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر ہم کلامی فرمائی۔

دیدم بصد ہزار تمنا نہ یافتم

نقش و نگار گلشن خلد بریں نبود

ترجمہ: دوستو! میں نے اللہ کے ہاں لاکھوں بار ادھر ادھر تلاش کیا مگر مجھے کچھ نہ ملا اور میں نے کچھ نہ دیکھا وہاں تو کوئی اور سماں تھا وہاں خلد بریں کی آرائش بھی نہ تھی کیونکہ وہ مقام عرش بریں سے بھی بلند و بالا درجہ و مقامِ ارفع والا تھا۔

در بزم کن بذوق تماشائی مہوشاں

بودیم محو ہیچ دران فکر دین نبود

ترجمہ: دوستو! جب کُن کی محفل سجائی گئی ہم سبھی اُس محفل میں ہمہ تن تماشائی تھے نامعلوم کس کیلئے یہ اعزاز تیار کیا گیا تھا مگر اتنا پتہ ہے کہ ہم تماشا دیکھنے میں محو تھے وہاں کسی کو دین کے احکام پر عمل کرنے کی کوئی فکر نہ تھی وہ عالم ایسا محیط تھا کہ ہم تماشائی تھے ہمیں کسی بات کی فکر اور سوچ نہ تھی۔

بود ست ذاتِ پاکِ محمد ﷺ بصد شرف

دردی بجز جمالِ جہان آفرین نبود

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محمد ﷺ کی ذات پاک کو ہزاروں عزتیں اور مرتبت عطا کردیئے تھے آپ ﷺ کو اِس جہان کے جمال وحُسن کا فکر نہ تھا مگر دل میں درد تھا جو اپنی امت اور عالمیان کے لئے تھا۔

جائیکہ بود ذاتِ خداوند ذوالجلال

آنجا بجز خداؤ محمد ﷺ امین نبود

ترجمہ: اے دوستو! سنو جہاں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی مہمانی فرمائی وہاں اللہ تعالیٰ کا فضل و جمال تھا اور اُس ماحول میں صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کا پیارا محمد ﷺ امین لقب پانے والا موجود تھے اس محفل میں کوئی تیسرا نہ تھا جو اُس محفل میں شریک تھا۔

بعد از ظہور ذاتِ محمدؐ شد آشکار

این ہر دو کون لیک در آنجا چنین نبود

ترجمہ: اے دوستو سنو! پہلے اللہ کی ذات پاک تھی اس کی ذات کے بعد حضرت محمد ﷺ کی ذات پاک کا ظہور ہوا تھا پھر یہ دونوں کون ومکان بنائے گئے۔ وہاں ایسا ماحول نہ تھا۔ جیسا ہم خیال کرتے یا گمان کرتے ہیں اُس حال وفضا کی کیفیت خدا اور اس کا رسول ﷺ جانتے ہیں۔

صابرؔ ہزار شکر خدا کن بصد نیاز

جز حظ بندگیش ترا در جبین نبود

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر اور نیاز مندی و عاجزی پیش کر کیونکہ تیرے دل کو خوشی حال ہو سکتی ہے تیرا ماتھا اس شکر اور نعمت شکر میں جھکنا چاہیے مگر تیری جبین اس شکر کے قابل نہیں پھر بھی شکر پر شکر ادا کیے جا اور بس۔

......☆......☆......☆......

مرا در کوئے جانبازان بجوئید

ازین لذت دگر باکس مگوئید

ترجمہ: آپ لوگ مجھے جانبازوں اور دلیر لوگوں کی گلی میں تلاش کر سکتے ہیں مگر یاد رکھو یہ لذت کسی دوسرے سے نہ کہہ دینا کہ وہ بھی اس منزل کا مسافر ہو کر اپنی منزل سے کنارہ کش ہو جائے۔

ہمہ دیوانہ و شیدا بگردید

اگر خاکِ رہ مارا ببوئید

ترجمہ: اگر تم ہماری راہ کی خاک کو تلاش کر لو تو یقینی بات ہے کہ اس راہ کی طرف سبھی دیوانے اور شیدائی دوڑ پڑیں کیونکہ اس راہ پر چل کر آخرت کے مقام کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اگـر خـواهیـد نـورِ جـاودانـی

زآب مهـر روئـے خـود بشـوئیـد

ترجمہ: اگر تم ہمیشہ کا نور اور جمال حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہو تو چاند کے پانی سے اپنا چہرہ دھو لو تا کہ تم بھی اسے حاصل کر سکو یعنی دُنیا و مافیہا سے بے دخل ہو کر دستِ قدرت پر آؤ غیر ممکن کو ممکن مت جانو۔

بـمـا زهـاد گـر کـارے نـداونـد

چـرا درحـالِ مـن درگـفـتگـوئیـد

ترجمہ: اگر زاہد لوگ ہمیں اس کام پر نہ لگاتے تو کیونکر تم لوگ ہمارے حال کی باتیں اور مباحث چھیڑتے۔

هـمـه خـوبـان عـالـم بیـوفـایـنـد

بـایـشـان مـنـگـریـد از راسـت گـوئیـد

ترجمہ: دوستو! اس دنیا کے سبھی حسین بے وفا لوگ ہیں میں تم سے حق بات کہتا ہوں کہ اُن کیلئے نہ رو دنیا کے حسین لوگ بے وفا ہیں اُن کی بے وفائی پر افسوس نہ کرو۔

ب تسبیـح و دعـا مشـغـول بـاشیـد

شـمـا اے زاهـدان جـمـلـه بـگـوئیـد

ترجمہ: تمہیں چاہیے کہ تم دُعائیں کرو ورد و وظیفے میں مشغول رہا کرو تم سبھی یہ کہتے ہو اس کے علاوہ زاہد اور کسی قسم کا وعظ یا تلقین نہیں کرتے۔

فنا کے میکشد سوئے شمارد
زآبِ زندگانی پُر سبوئید

ترجمہ: تم فنا ہونے کے ایام کو کب تک شمار کرو گے جب کہ تمہارا پیالہ و جام زندگی آبِ حیات سے پُر ہے تم تو فنا فی اللہ ہو تمہیں فنا نہیں یہ الگ بات ہے کہ دنیاوی زندگی کے ایام گنتے ہو۔

اگر وارید زلفِ عشقِ شاھد
ببوئید از سر سودا ببوئید

ترجمہ: اے دید کرنے والے اگر تم عشق کی زلف رکھتے ہو تو اُس کی حلاوت سے سرشار ہو اور اپنے سودائی حال سے سرشار ہو تمہیں کسی اور حال کی کیا ضرورت ہے۔

خبر داد ست مارا صابرؔ از ذوق
چہ غم دارید باحق رو بروئید

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے بڑے ذوق و شوق سے یہ خبر دی ہے کہ تمہیں کس بات کا غم ہے تم حق راہ پر چل رہے ہو بس چلتے جاؤ یعنی جو راہ حق اختیار کر لے وہ اُسی پر سیدھا چلے کیونکہ یہی راہ مستقیم ہے جو بلا خوف خطر ہے ایسے کو کوئی غم و فکر درکار نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

اگــر خــواھــی وصــال بــادِلِ ھــر وردمی بــایـد
کـه بــے درو دِغــم غــربــت بــمــن جانی نیا سایـد

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اپنے دل سے ہم نوا ہونا چاہتا ہے تو ورد وظیفہ کرتا رہ۔ کیونکہ میری تو یہ حالت ہے کہ مجھے بغیر درد وغم کے چین نہیں یعنی میں سراپا درد وغم ہوں تو اپنے دل کو آرام دینے کیلئے ورد وظیفہ سے آرام پہنچا۔

اگــر نــاگــاہ افــتـد چشـم تو بــروئے اور در دم
تــجــلّــے خیــالِ او تــرا از خــویــش بــربــایــد

ترجمہ: اگر تیری آنکھ ایک لحہ بھر کیلئے اس کے منور روشن چہرہ پر پڑ جائے تو اس کے خیال کی تجلی سے تو از خود بے ہوش ہو کر رہ جائے اُس کے خیال کی تجلی ہی بے ہوش کرنے کیلئے کافی ہے۔

ببــنــرم پــاکبــازانِ خــدا جــویــاں زخود بیخود
بیــاکیــن سِــرّ پــنـهــانِ بر تو آسان روئے بنمایـد

ترجمہ: دوستو! اللہ کے پاک بندوں کی محفل کی تلاش والے بذات خود اپنے حال سے بے خود ہو کر رہ جاتے ہیں آ یہ پوشیدہ راز کی راہ میں تجھے آسان طریق سے دکھاؤں کہ اُن کی محفل کا یہ ثمرہ اور اعجاز ہے۔

تــوئـی کــز تــو اگر در تو نمانده همچو ستانش
بــردیت خودبخوداین بسته دراز ذوق بکشاید

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنے من میں ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھے تو تجھ پر خود بخود

یہ پوشیدہ راہ بڑے ذوق شوق سے کُھل جائے یعنی اگر بندہ اپنے آپ کا یعنی اپنے نفس کا امتحان کرے تو بہت سے مسائل حل ہوں مثل حدیث مبارکہ "من عرف نفسهٗ فقر عرفه ربهٗ"۔

اگر افشائے سرِّ راز حق از تو شو دور خلق

چو منصور از برائے تو بمستان دار میشاید

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں حق کا راز جو پوشیدہ ہے اسے دنیا پر ظاہر کر دے تو تیرا حال منصور حلاج کی مانند سولی پر مستانہ وار چڑھنا ہو جائے اور یہ حال ہی تمہیں زیب ہوگا۔ پس میں تیری خاطر مستانہ وار جھوم جاؤں۔

زشب تاصبحدم در خواب غفلت رفت عمر من

نکر دم انچنین کارے که روز حشر کار آید

ترجمہ: میں نے رات سے صبح تک غفلت میں رہ کر اپنی ساری عمر بسر کر دی ہے اور میں نے کوئی ایک کام بھی نہیں کیا جو روزِ قیامت میرے کام آئے اور مجھے فائدہ ہو۔

نباید کار آنجا بیغم و غربت وگر چیزے

که این سنگ فسان رنگ خودی نیك از تو بربلید

ترجمہ: وہاں تو یہ چاہیے کہ وہاں کوئی غم اندوہ اور کوئی پریشان حال پر نہ ہو یہ پتھر جو ذبح کیلئے چھریاں تیز کرنے کیلئے ہے کہ اس تیز چھری سے تیری خودی کاٹ دی جائے اور تجھ میں اپنی میں باقی نہ رہے تو سراپا وہ ہو جائے۔

اگر آوردہ رو سوئے او صابرؔ یقین میدان

کہ از حسن جمال روئے تو جنت بیاراید

ترجمہ: اے صابر﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تو اُس کی جانب اپنا رُخ کر لے تو یہ بات یقین سے جان لے کہ تیرا اپنا حُسن اتنا زیادہ ہو جائے کہ تیرے حُسن و جمال سے جنت آراستہ ہو سکتی ہے یعنی تیرا یقین کامل ہو جائے اور تُو اپنے حال کو اُس محبوب کے حال میں مدغم کر لے تو تُو بھی بے حد حسین و جمیل اور جنت کی آرائش ہو سکتا ہے۔

......☆......☆......☆......

جانانِ چو دلم بدست گیرد

غم از دِل من شکست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب میرے دل کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے تو میرے دل کے تمام غم مٹ جاتے ہیں میرے دل میں محبوب کی یاد میرے سبھی غم بھلا دیتا ہے۔

جان نتوان زدست گیرد

گر تیغ جفا بدست گیرد

ترجمہ: دوستو! جان اپنے ہاتھ سے نکالی نہیں جا سکتی ہے ہاں مگر محبوب کے ظلم کی تلوار سے یہ جان نکل کر ہاتھ پر آ جاتی ہے محبوب کی جفا سے عاشق کی جان دُکھی ہو جاتی ہے گویا کہ اُس کے ظلم کی نگاہ سے جان نکل جاتی ہے لیکن یہ کام تلوار نہیں کرتی ہے۔

از لطف تو بردلم دِل من

بر عرش بریں نشست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب مجھ پر مہربان ہو جاتا ہے تو میرا دل نہایت خوشی کے عالم میں ہو جاتا ہے اور اس حال میں وہ عرش بریں پر جا پہنچتا ہے۔

آسان برسد بحضرت حق

ہر کس کہ راہ الست گیرد

ترجمہ: دوستو! وہ بندہ بڑی آسانی اور آرام سے اللہ کے حضور پہنچ جاتا ہے جو الست...... کے جواب میں بلٰی کہہ دیتا ہے یعنی اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم پر لبیک کی آواز اللہ کے حضور جانے کی آسان راہ ہے۔

از دست کجا وہد چو صابرؔ

دامانِ ترا کہ دست گیرد

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی طرح کسی کا ہاتھ کہاں سے آئے کہ تیرا دامن اپنے ہاتھ میں لے یعنی کوئی ایسا ہو جو باصفا بن کر تیرے پاک دامن کو پکڑ سکے تیرے دامن کی پاکیزگی پر ہاتھ کی نہ قسمت ہے اور نہ مقدر کی بات۔

......☆......☆......☆......

عجب وارم من از حالِ دِل خود

نمیگوید بمن از مشکل خود

ترجمہ: میں اپنے دل کے حال وکیفیت سے حیران ہوں کہ اس کی عجیب حالت ہو گئی ہے وہ مجھ سے اپنا حالِ غم اور اپنی مشکلات بیان نہیں کرتا۔

زغیرت غیر تو در ہر دو عالم

کجا راہے وہم در محفلِ خود

ترجمہ: یہ غیرت کی بات ہے کہ دونوں جہاں میں تیرے سوا میں اپنی محفل میں کسی غیر کو آنے نہیں دیتا ہوں۔

ہزاران سرِّ اسرار الٰہی

بیابم گر بخواہم از دِل خود

ترجمہ: میرے دل میں اللہ کی ذات کے ہزاروں اسرار اور رموز پوشیدہ ہیں میں اُن کو حاصل کرسکتا ہوں اگر میں اُنہیں حاصل کر کے ظاہر کرنا ضروری سمجھ لوں۔

اگر پرسندہ آید روز محشر

چگویم از دل بیحاصلِ خود

ترجمہ: اگر فرشتہ روزِ قیامت مجھ سے کوئی سوال کرنے اور پوچھنے آئے گا تو میں اپنے خالی دل سے اُسے کیا کہوں۔

ازین لذت بکس حرفی نگویم

شوم قربان و باشم قایل خود

ترجمہ: میں اس لذت کے بارے میں کوئی ایک حرف تک نہیں کہہ سکتا ہوں اگر کہوں تو قربان ہو جاؤں اور میں اس لذّت کے قابل کہاں ہوں کہ لذت کا اعتراف کروں۔

شدم مدھوش مستانِ محبت
زلطفِ خاص بہر کاملِ خود

ترجمہ: میں محبت کے حال میں ہوں اور مست حال اور مدہوش حال ہوں مجھے محبت کے عالم میں بے حد لطف اور خوشی ہے اور میں اِس کیفیت میں از خود کامل حال ہوں۔

بجانان گفت صابرؔ من ندیدم
بجز دردِ غم تو مائلِ خود

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ میں نے محبت سے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا سوائے غم کے درد کے جو مجھے تیرے ہاتھوں ملتا ہے اور میں اِس کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھے تیرا اور صرف تیرا غم ہے۔

......☆......☆......☆......

ای آفتاب چرخ دین مستان سلامت مکیند
ای قبلۂ اصحاب دین مستان سلامت میکینند

ترجمہ: یا خواجہ! آپ دین کے آسمان کے سورج ہیں آپ اپنے متوالوں کی سلامتی چاہتے ہیں اور آپ دین کے دوستوں کے قبلہ وکعبہ ہیں آپ اپنے چاہنے والون کی سلامتی مانگتے ہیں۔

ای سرورِ کون و مکان وارثے نشان بے نشان
نامِ تو دردِ بر زبان مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون و مکان کے سردار ہیں اور بے نشان و

نامعلوم لوگوں کی شناخت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی زبانوں پر جاری و ساری ہے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کی فلاح چاہنے والے ہیں۔

ای قبلۂ اهل ولان لے هادی گم گشتگان

ای کارساز بیکسان مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل دل لوگوں کا قبلہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ گم کردہ لوگوں کے رہنما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے کس و مجبور لوگوں کے کام کرنے والے ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کی بھلائی کرتے ہیں۔

سامانِ بے سامان توئی درمان بیدرمان توئی

دلدادۂ یزدانِ توئی مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مفلس و خالی ہاتھ لوگوں کا سہارا ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی ڈھارس ہیں جن کا کوئی غمخوار نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے لاڈلے ہیں بلاشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاہنے والوں کی خیرخواہی کرتے ہیں۔

در آرزوے روئے تو شب تا سحرور کوئی تو

چشم دو عالم سوئے تو مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کیلئے رات سے صبح تک دُعائے خیر کرنے اور اُن کی اُمیدیں و مرادیں پوری کرانے میں لگے رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دونوں جہاں کی آنکھ ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاہنے والوں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔

ای محرم راز خدا لے نور چشم مصطفےٰ
ای صاحب ھر دوسرا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! بلاشبہ آپ ﷺ اللہ کے راز کے محرم ہیں اور آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کا نور ہیں آپ ﷺ نسل پاک سے ہیں آپ ﷺ تو دونوں جہانوں کے صاحب و سردار ہیں آپ ﷺ اپنے پیاروں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔

ای قاضی حاجات ما ای رونقِ طاعات ما
ای بادۂ کاساتِ ما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ ہماری حاجات کو پوری کرانے والے ہیں اور ہماری اطاعت آپ ﷺ کی خوشی اور رضا کا موجب ہے آپ ﷺ اس کائنات کے پیاسوں کو سیراب کرانے والے ہیں اور ہم غلاموں کی سلامتی و بھلائی کے چاہنے والے ہیں۔

ای واقف علم الیقین لے کاشف عین الیقین
ای صاحب حق الیقین مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ علم یقین کے فلسفہ کے واقف ہیں اور آپ ﷺ عین الیقین کے رموز کو وضاحت سے بتانے والے ہیں اور بلکہ یہ کہ آپ ﷺ سراپا حق الیقین کے نکتہ کے ماہر ہیں بلاشبہ آپ ﷺ کی ذات ہم ناچیز بندوں کی فلاح چاہنے والی ہے۔

اِی ساقی کوثر بما رحمی بکن بهرِ خدا

هستی ظهور کبریا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشبہ حوض کوثر سے جام عطا کرنے والے ہیں خُدا کیلئے ہمارے حال پر رحم فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہم ناقصوں کی بھلائی کے خیر خواہ ہیں۔

از لطف تو شاهیم مادر طلعت ماهیم ما

از تو ترا خواهیم مامستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانیوں اور الطاف سے بادشاہ ہیں اور خوش بختی میں چاند کی مثل روشن نصیبہ ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانگتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سرپر رہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بے کس لوگوں کے خیر خواہ ہیں۔

از روزِ اول ظاهری هم حاضری هم باطنی

حکم تو حکم دادرِ مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز اول سے ظاہر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بھی ہیں اور باطن و غائب میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بلاشبہ اللہ کا فرمان وارشاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم غریب لوگوں کی بھلائی کے چاہنے والے اور مانگتے رہنے والے ہیں۔

ای زبدۂ میر بشر روشن ز تو شمس و قمر

من آمدم سوت بسر مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذات اللہ سلطان کی خصوصی چنی ہوئی ذات ہے یہ جہاں جس میں بشر آباد ہیں تیری ہی ذات کے وسیلہ سے ہے چاند اور سورج معرضِ وجود میں آئے ہیں یہ جہاں اللہ تعالیٰ کی آواز سے بنا یعنی اللہ کے لفظ کُن سے بنا میری حیثیت و حقیقت کوئی نہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ اپنے دیوانوں کی بھلائی اور خیر خواہی والے ہیں۔

ای مرجع شاہ گدا ای مطلع نورھدا

ھستی امام و رھنما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذات وہ ہے جس کے حضور بادشاہ اور امیر غریب سبھی گداگر و محتاج کی حیثیت سے حاضر ہوتے ہیں آپ ﷺ کی ذات نورِ ہدایت کا منبع ہے آپ ﷺ سے ہی ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں آپ ﷺ کی ذات دنیا کی امام ہے اور آپ ﷺ کی ذات سب کیلئے رہبر ہے ہم ناقص و کم مایہ لوگوں کی سلامتی و عافیت آپ ﷺ کے رحم و کرم سے ہے۔

روبردرت نبھادھام جان و دل و دین دادھام

وستم بگیر افتادہ ام مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یاخواجہ ﷺ! میں نے اپنا چہرہ آپ ﷺ کے درِ دولت پر بچھا دیا ہے اپنی

جان اپنا دل اور اپنا دین سب کچھ آپ ﷺ پر وار دیئے ہیں یا خواجہ ﷺ میں گرا پڑا ہوں میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سہارا دیں کیونکہ ہم غریبوں کی آپ ﷺ سلامتی چاہنے والے ہیں۔

ای صاحب عالی نسب داری تو اسدالله لقب
عالم ز تواند طرب مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ عالی اور بڑی شان والے نسب وخاندان سے ہیں آپ ﷺ کا لقب اسداللہ یعنی اللہ کا شیر ہے سارے جہاں میں آپ ﷺ کے الطاف و اکرام سے خوشیاں ہیں آپ ﷺ اپنے غلاموں کی سلامتی و خیر خواہی کرنے والے ہیں۔

بنما مرا آن پاک روای همچورو پاکیزه خو
عشق تو دارو موبمو مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ پاکیزہ خصلت ہیں آپ ﷺ پاک ندی ہیں آپ ﷺ اپنا پاک جوڑا یا اوپر لپٹنے والی چادر اوڑھ کر مجھے اپنی زیارت کرائیں میں اپنے بال بال میں آپ ﷺ کا عشق ومحبت رکھتا ہوں بلاشبہ آپ ﷺ ہم غمخواروں کی بھلائی اور بہتری کرنے والے ہیں۔

ای بادشاهِ مهربان ثانی نداری در جهان
لطفِ بحالِ خستگان مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ ہمارے نہایت مہربان بادشاہ ہیں آپ ﷺ

کی اعلیٰ درجہ صفات ہیں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے آپ ﷺ اپنا الطاف واکرام ہم خستہ حال لوگوں پر فرمائیں ہم حقیر لوگوں کی آپ ﷺ سلامتی اور خیر چاہنے والے ہیں۔

صابرؔ غلام خاص تو هست از ازل بی گفتگو

رحمے بکن برحال او مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! صابر (رحمۃ اللہ علیہ) آپ ﷺ کا ایک خاص غلام ہے اور روزِ اوّل سے بے چوں چرا غلام اور بندہ ہے اس کے حال پر آپ ﷺ رحم فرمائیں اور شفقت سے نوازیں ہم سب غلام اور بے کس لوگوں کے آپ ﷺ مونس و خیر خواہ اور سلامتی چاہنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

باش بذوق در جهان هرچه کند خدا کند

سجدۂ شکر کن بجان هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست اس دنیا میں ذوق و شوق سے رہ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے تو دل و جان سے اللہ کی جناب میں سجدۂ شکر کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے۔

باش بکوئی یار خویش بادِل گرم و سپیدریش

زودبنه قدم به پیش هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! اپنے محبوب کی گلی میں بیٹھا رہ تو بڑی گرم جوشی سے ہے تیری

داڑھی سفید ہو چکی ہے تو نہایت خوبرو ہے پس تو جلدی جلدی آگے قدم بڑھا جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

عاشق کارِ خود مشو حالِ دلت بکس مگو
سوئے خدائے خود برو هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! تو اپنے کام اور عمل پر مت اترا اور اپنے دل کا حال کسی سے مت کہہ تو اللہ کی جناب میں بذات خود حاضر رہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی ذات کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔

ای دل دردمند من چون تو شدی به بند من
باش فدائے ذوالمنن هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے دردمند دل جب تو میرے قبضہ میں آرہا پس تو اپنے سخی آقا پر جان قربان کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور اس کے حکم سے ہوتا ہے۔

ای بت مهربان من رحم بکن بحالِ من
گوش بکن فغان من هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا! میرے حال پر رحم وکرم کریں کیونکہ میں خستہ حال ہوں میرے خواجہ میری فریاد کو غور سے سنیں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور اس کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔

من بھوای روئے تو آمدہ ام بکوی تو
جان بدهم ببوی تو هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے خواجہ! میں تو آپ کے چہرہ انور کی ہوا کی خوشبو سے آپ کے کوچہ میں حاضر ہوا ہوں میں تو آپ کی ذات اور حیثیت پر قربان ہوں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔

سر بدرت نهاده ام دل بهو انداده ام
دست دعا کشاده ام هرچه کند خدا کند

ترجمہ: یا خواجہ! میں نے آپ کے آستانہ پر اپنا سر رکھ دیا اور دل بھی تیری نذر ہے میں نے اب اپنا ہاتھ دعا کیلئے اُٹھایا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور اُس کے امر و کرم سے ہوتا ہے۔

چون توئی شدتی فدائے او صابرؔ هر بلائے او
شو همه تن برائے او هرچه کند خدا کند

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) جب تو ہی اُس کا ہو گیا اور اُس پر فدا ہو گیا تو اُس کی ہر بلا تیری بلا ہو گئی پس تُو اپنے آپ کو ہمہ تن اُس کا کر دے جو کچھ ہو گا وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو گا۔

☆......☆......☆......

آلٰھی بغیر جمالِ محمد ﷺ
آلٰھی بغیر کمالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ کے جمال کے بغیر کوئی حُسن و جمال نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ کی ذات کے کمال کے بغیر دنیا میں کوئی بلند درجہ نہیں یعنی دنیا میں ہر حسن و جمال میں رسول اللہ ﷺ کی ذات سے جلوہ ہے اور آپ ﷺ کی ذات میں جو کمال اور سر بلندی ہے اس کا پرتو ہر چیز پر ہے۔

زتو ھرچہ خواھم بدہ از سر لطف
آلٰھی بغیر وصالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور جس چیز کی خواہش کرتا ہوں تو اپنے خصوصی لطف و کرم سے مجھے عطا کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی ذات سے ربط کی خواہش ہے پس وہ مجھے اُن کے واسطہ سے دے دے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات کا سب واسطوں اور رشتوں سے ربط ہے اصل ذات وصل آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہے۔

زقھر قیامت نگھبانِ من شو
آلٰھی بغیر نھالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ! قیامت کی ہولناکیاں بہت بڑا عذاب ہوگا پس میرے اللہ مجھے اُس ہولناکی اور بدحالی سے محفوظ فرمانا۔ وہاں حضرت محمد ﷺ کی اولاد کے وسیلہ کے سوا کوئی ذریعہ نجات و شفاعت نہ ہوگی۔

بعین محبت دل و جان خود را
فدا میکنم بر بلال محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنے دل و جان کو آپ ﷺ کی ذات سے محبت پر نچھاور کرتا ہوں میری آنکھ اور دل و جان اُن پر نثار۔ میں اپنی جان و دل آپ ﷺ کے پیارے غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان کرتا ہوں۔

مسوزان دِل صابرؔ از آتش غم
الٰہی بغیر جلال محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں آپ ﷺ کی ذات کی فرقت میں جل رہا ہوں مجھے ان کی جُدائی کا غم جلائے جا رہا ہے پس اے میرے اللہ میرے دل کو آپ ﷺ کے فراق میں نہ جلا۔ اُن کا دیدار عطا فرمادے۔ میں حضرت محمد ﷺ کے جلال و شان دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا ہے میرے دل کی دنیا آباد فرمادے مجھے غم میں ہلاک نہ فرما اُن کی ذات کے صدقہ مجھے بامُراد فرمادے۔

......☆......☆......☆......

من بردرت رسیدم یا مصطفیٰ محمّد ﷺ
مہر رخت بدیدم یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں آپ ﷺ کے درِ دولت پر سائل بن کر حاضر ہوا ہوں میں نے آپ ﷺ کے رُخ

انور کا سورج دیکھ لیا ہے پس مجھے اپنے نورانی جلوہ سے سرفراز فرمائیں۔

تو رحمتِ خدائی درعشق پیشوائی

ہادی و رہنمائی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی ذات اللہ کی رحمت کا پیکر ہے اور عشق کی دنیا میں آپ ﷺ کی ذات سب کی پیشوا ہے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ دنیا کو ہدایت عطا کرنے والے اور رہنمائی فرمانے والے ہیں۔

تو مظہر الٰهی در ملك دین چو ماهی

در هر دو کون شاهی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی ذات پاک اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہے اور آپ ﷺ کی ذات دین اسلام کے ملک میں ایسے ہے جیسے مچھلی پانی میں آپ ﷺ کی ذات دو جہاں میں بادشاہ ہے یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی ذات پر سلام۔

تو صاحب کمالے خورشید بے زوالے

در ذات بے مثالی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ تیری ذات بڑی بلند و بالا ذات ہے تجھے اللہ نے باکمال بنایا ہے آپ ﷺ اللہ کے وہ سورج ہیں جو کبھی

زوال پذیر نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں بے مثال و بے مثل ہیں اے اللہ کے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیری شان ومقام کیا بیان ہو۔

تو گفتی ما عرفناک از عشق چشم غمناک

ازبهر تست لولاک یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود جو فرماتے ہیں ہم اس کو من و عن لیتے ہیں اُس پر عمل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کے عشق میں ہر وقت غمناک حال میں رہتی ہے تیری ذات کیلئے ہی اللہ پاک نے فرمایا تھا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات پیدا نہ کرتا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لاثانی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفیع درجات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

روئے تو ہر کہ دیدہ بر عرش سر کشیدہ

یکدم بحق رسیدہ یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف پایا وہ عرش کی بلندیوں پر جا پہنچا وہ ایک ہی لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور شرف پا گیا یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بہت عالی قدر و درجات والی ہے۔

ہر کس کہ خواندہ نامت شد صاحب کرامت

رفت از جہان سلامت یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی جس نے صدق و

صفا سے لیا وہ اللہ سے برکتوں والا ہو گیا وہ صاحب کرامت بن جاتا ہے وہ
اس جہان فانی سے دارِ بقا کو سلامتی سے چلا یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بڑی
برکتوں والے ہیں۔

از نور عشق جانت بر لامکان مکانت
من چون کنم ثنایت یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا نورِ حق اور عشق حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
لامکان میں ہے میں تیری کیسے تعریف بیان کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ
اللہ کے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا میں سب سے بڑی شان والے ہیں۔

تو نور ابنیائی پنہان درین ردائی
محبوب کبریائی یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کا نور ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء
کی نورانی نسل سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردہ و چادر میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند شان والے ہیں۔

از هستی تو هستم زان بردرت نشستم
ازخویشتن گستم یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری ذات و اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسی
لئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر بیٹھا ہوں میری ذات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

سے پھوٹی ہے میں آپ ﷺ کی پاک نسل سے ہوں یا محمد مصطفیٰ ﷺ میرے حال پر نگاہِ کرم فرمائیں۔

مسجود عاشقانی مقصود عارفانی

در جان و دل نہانی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: میں آپ ﷺ کی ذات سے عشق رکھتا ہوں آپ ﷺ کی ذات کا عارف ہونا میرا مقصد حیات ہے آپ ﷺ میرے جان و دل میں پوشیدہ ہیں میری جان و دل میں آپ ﷺ کی ذات ہے یا محمد مصطفیٰ ﷺ میرے حال پر کرم فرمائیں۔

ای خاتم نبوت ای زیب بخش جنت

اے دستگیر امت یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ پر نبوت ختم ہے آپ ﷺ کی ذات سے جنت کی رونق اور بہار ہے آپ ﷺ اپنی امت کی دستگیری کرنے والے ہیں یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ کی ذات پاک بلاشبہ بلند و بالا درجات والی ہے۔

ہر کس ترا ندیدہ از خود نہ آرمیدہ

آہے ز دل کشیدہ یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ ! جس نے تیری زیارت نہیں کی اُسے حقیقت میں آرام و سکون دل نہیں ہوتا وہ ہر لحظہ اِس غم اور آپ ﷺ کے دیدار نہ

ملنے سے آہیں بھرتا رہتا ہے یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ کی ذات بلند و بالا درجات والی ہے۔

ای خواجۂ دو عالم ای نور بخش آدم
باحق شدی تو همدم یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دونوں جہاں میں لوگوں کے مددگار ہیں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی آپ ﷺ کے نام پاک سے نور و معرفت کا درجہ ملا۔ آپ ﷺ بلاشبہ حق تعالیٰ کے ہاں درجہ والے اس کے محبوب و محب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

از جلوۂ شریعت من یافتم طریقت
گشتم همه حقیقت یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی ذات سے یہ شریعت محمدیہ ہے میں نے یہ طریقت آپ ﷺ کی ذات سے پائی آپ ﷺ کی ذات سے ہی حقیقت بنی ہے یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ کی ذات پاک بلا مبالغہ بڑی عزت و درجات والی ہے۔

در ملك حق امینی سلطان بایقینی
بادوست هم نشینی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ کے تمام ملائکہ میں امین لقب پانے والے ہیں آپ ﷺ بلاشبہ آپ ﷺ بحر و بر و جن و انس کے سلطان

ہیں آپ ﷺ اپنے احباب کو شرف عطا کرنے والے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ سچے اور عالی درجہ رسول ﷺ ہیں۔

نور تو درِ گلِ من عشق تو در دِل من

شد حلِ مشکلِ من یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ میرے جسدِ خاکی میں آپ ﷺ کا نور ہے اور میرے دل میں آپ ﷺ کی ذات کا عشق ہے آپ ﷺ کے نام اور آپ ﷺ کی مشکل کشائی سے میری مشکلات کا حل ہے یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بڑی شان ہے محمد ﷺ ہیں۔

تو صاحب الستی از عشق تست مستی

دل جُز بحق نہ بستی یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذات سے اللہ کا کلام الست بربکم ہے تیرے عشق سے میں مستانہ وار زندہ ہوں میرے دل میں سوائے حق کے سودا کے کوئی اُلفت و درجہ نہیں ہے یہ سب آپ ﷺ کی نگاہِ کرم سے ہے یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ سب سے بلند و بالا ہیں۔

ظاہر ز عنصری تو باطن ازان بری تو

ختم پیمبری تو یا مصطفیٰ محمّد ﷺ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کا عنصر ظاہر ہے یعنی آپ ﷺ کا بطن اطہر ظاہر ہے لیکن باطن میں آپ ﷺ اس سے نہیں

ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد پاک ایسا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء و پیغمبروں کے آخر میں آنے والے ہیں یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ بڑی شان و مرتبہ والے ہیں۔

چون مہر در سمائی و زحق تو پیشوائی
در چشم ماضیائی یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک آسمانوں پر مثل سورج کے روشن و رونق والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنما و رہبر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہماری آنکھوں میں نور اور بصیرت ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بلند و بالا شان والے محبوب رب تعالیٰ ہیں

در ذوق وصل مردم آب حیات خوردم
خود رابتو سپردم یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وصل کے ذوق وشوق میں آب حیات پی لی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حضور میں رہنے کی خاطر اپنی ذات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کر دیا ہے۔

صابر گدائے کویت دل بستہ موعویت
دارد نظر برویت یا مصطفیٰ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کا گداگر

ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور شفقت پر دل لگا کر بیٹھ گیا ہے اس کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر لگی ہوئی ہیں خدارا رحم فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ کے سچے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کردیں۔

......☆......☆......☆......

الٰہی بہ غیر نیاز محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

مرا رحم کن از نیاز محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! میرے حال پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے طفیل رحم فرما۔ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خواہش مند اور چاہنے والا ہوں۔ میرے حال پر رحم فرما کیونکہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے صدقہ میں تجھ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں۔

ہمہ امتان را بہ لطفت سپردہ

توئی از کرم کار ساز محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ تو نے سب اُمتوں کا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نظرِ کرم پر کردیا ہے تو وہ ذات ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنا کرم و فضل کر دیتی ہے پس تو مجھ پر بھی ایسا ہی کرم کردے۔

بدرگاہ تو سر نہادم بصد عجز

رہِ دوست بہ نمابہ راز محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے حضور میں اپنا سر نہایت عجز و نیاز سے رکھ دیا

ہے اور ہزار بار عاجزانہ عرض ہے کہ تو مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کی
ذات کے حضور راہ دکھادے اور ازراہِ لطف و کرم مجھ پر حضور نبی کریم ﷺ
کے طفیل اپنا کرم کردے۔

بعونِ خداوند گیتی گذشتہ

زعرشِ برین پائے ناز محمّد ﷺ

ترجمہ: اے میرے رب میرے حال پر اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ کرم کردے
تاکہ اِس دُنیا کی زندگی میں گزر بسر ہوجائے تیرا عرش بلند رسول اللہ ﷺ
کے پائے ناز کے فخر سے ہے یعنی تیرے عرش بلند کو یہ ناز ہے کہ اُس نے
تیرے سچے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا ہے۔

چو صابرؔ بکش یا رب از لطف و احسان

بسوئے خود از اعتزاز محمّد ﷺ

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی دُعا ہے کہ اے میرے اللہ تو اپنے لطف و احسان سے
مجھے اپنی رحمت میں کھینچ یہ میرے حال پر تیرا یہ اعزاز اور عزت افزائی
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت افزائی کا صدقہ اور وسیلہ ہے۔

......☆......☆......☆......

هست ورکوئے عشق درد ملاذ

بهر تسکین آہ سرد ملاذ

ترجمہ: اے مہربان! عشق کی گلی میں مجھے اپنے دکھ درد کا علاج و سکون اور پناہ ملی ہے
اور اطمینان اور تسکین کی خاطر ٹھنڈی سانسیں لینا ہی پناہ اور سکون ہے۔

از ازل تـــا ابـــد فـــدائـــی تـــو

جـــز غـــم عشـــق تـــو نـــکـــرد مـــلاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تو شروع سے آخیر تک آپ کی ذاتِ اقدس پر قربان ہوں مجھے تو آپ کے عشق کے غم کے سوا کہیں بھی سکون اور پناہ نہیں ہے میرے لئے عشق میں راحت ہے۔

در غـــم عشـــق از ســـرِ ســـودا

عـــاشـــقـــان را هســـت رنگ زرد مـــلاذ

ترجمہ: اے مہربان! میں تو عشق میں سودائی ہو گیا مجھے عشق کے غم نے مار ڈالا ہے حق بات یہ ہے کہ عاشق وہ ہوتے ہیں جن میں خون نہیں رہتا پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ عاشقوں کو ایسی حالتِ زار اور لاغری میں ہی پناہ اور علاج ہے۔

عـــاشـــقـــان راســـت ذوق در ســـرِ صـــدق

از ســـرِ کـــوئـــے تســـت درد مـــلاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان عاشق لوگوں کے دل میں سچا ذوق ہوتا ہے وہ سراپا صدق وصفا ہوتے ہیں انہیں اسی حال وقال میں خوشی اور شادمانی ہوتی ہے اے میرے مہربان تیرے گھر کی گلی کے نکڑ پر رہنا اور وہاں سے ہی دید کرتے رہنا ایک درد ہے مگر لذیذ اور لذت بھرا سکون اور پناہ ہے۔

صابرا از فکر رو مشو غافل

نفس بد کیش راست طرد ملاذ

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) فکر سے چل پھر اور اپنے کام سے غافل اور بے دھیان مت رہ وہ نفس جس میں بُری سوچ اور بُرا طریق ہو گیا وہ سکون اور راحت کو رد کرتا ہے نہیں ایسا نہیں بلکہ سچے راہ کو رد کرنا لذت و راست بازی نہیں ہے

......☆......☆......☆......

مراست از غم عشق تو آہ سرو لذیذ

بکوئے ھجر نباشد بدل چو درد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! مجھے تیرے عشق کے غم نے ٹھنڈی آہیں بھرنا دے دیا ہے ہجر کی گلی میں میرے دل کو اتنا درد نہ ہوگا جتنا اب میں درد کی لذت محسوس کر رہا ہوں۔

نہ آرزوئے وصال ست نے غمِ ھجران

مگر کہ یافتن از عشق گشت نرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اب تو میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ تو میں تیرے وصال کی آرزو رکھتا ہوں اور نہ ہی مجھے تیری جدائی کا غم والم ہے لیکن بات یہ ہے شاید کہ عشق کی وجہ سے میرا عشق بلند سیڑھی ہو گیا ہے جس میں مجھے لذیذ ہی لذت مل رہی ہے۔

زدرد عشق اگر فارغ ست آدم نیست

بغیر گریہ و غم نیست خشك سرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اگر انسان کے دل میں عشق کا درد نہیں ہے تو وہ انسان نہیں ہے اگر وہ غم والم اور رونے پیٹنے کی حالت کے بغیر ہے تو وہ کچھ نہیں وہ ایک خشک لکڑی ہے کیا غم والم خشک و سرد کے بغیر کوئی لذت ہے۔

هزار مدت دنیا و دین براہ خدا

چو درد عشق نباشد بمرد فرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! دُنیا کی زندگی کے ہزاروں سال گزر جائیں اور اپنی زندگی میں دین پر عمل کرتے رہیں تو بھی کچھ حاصل نہیں جب تک کہ بندے کے دل میں عشق کا درد نہ ہو وہ مرد کیسے لذت پائے جو عشق سے محروم ہے۔

نہ آرزوئے رخ صاحبدلاں همی ماند

ازان بہ صابرؔ ماگشت ست رنگ زرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! میرے دل میں حسین چہروں کی دید کرتے رہنے کی کوئی خواہش اور حسرت نہیں رہی ہے اے صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) بہتر تو یہ ہے کہ ہم فراق کے غم میں پیلے زرد ہو گئے ہیں اور یہ پیلا رنگت کا ہونا ہمارے لئے لذت ہے نہ کہ بے لذتی اور مایوسی۔

☆......☆......☆

بے خبر شو بے خبر شو بی خبر
کردہ باد صباحت در بدر

ترجمہ: اے انسان بُھول جا بُھول جا اور بُھول وہ حسن و رعنائی جو تُو نے ہر لحظہ ہر جگہ دکھائی اُسے اب بھول جا اُسے چھوڑ دے ذرا ہوش میں آجا۔

محو شو ھاں محو شو ھاں محو شو
ھمچو حسنش در جمالش سر بسر

ترجمہ: اے بندہ اب اس طرف راغب ہو جا راغب ہو جا راغب کیونکہ اُس کا حسن و جمال سراپا نعمت و برکت ہے اُس کا جمال ہی جمال ہے اُس کی طرف توجہ کر لے تاکہ پاکیزگی اور اصل روپ سے آشنا ہو جائے۔

ھرچہ پیش آید بسوزد دردمی
شعلۂ آہِ دِل من خشك و تر

ترجمہ: اُس کے سامنے جو کچھ بھی آجائے درد کے سوز سے جل کر خاک ہو جاتا ہے میرے دل سے اُٹھنے والی آہوں کے شعلے خشک بھی ہیں اور ترو تازہ بھی پس اپنا آپ اُس کے سامنے پیش کر دے۔

ھمچو سرمہ خاك پایش میکند
درد و چشم خویشتن اھل بصر

ترجمہ: اُن کے پائے مبارک کی خاک کو مثل سرمہ کے استعمال کرتے ہیں یہ وہ لوگ سرمہ استعمال کرتے ہیں جو آنکھ والے ہیں وہ اپنی آنکھ اور دل کے درد

کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں پس تو بھی اپنی آنکھ کھول اور دل کو بیدار کر کے اُن کی خاک پاک کو سرمہ بنالے۔

گریہ و زاری بکن گر عاشقی!

ہرچہ خواہی میدہد وقتِ سحر

ترجمہ: اے مہربان دوست اگر تو عاشق ہے تو عشق پر گریہ وزاری کر پس جو کچھ تو چاہتا ہے اُن سے مانگ وہ دیں گے یہ عمل سحری کے وقت میں چاہیے یعنی جو اللہ سے رو کر آہ وزاری کر کے سحری کے وقت مانگا جائے وہ دیتے ہیں اور عاشق صادق اسی حال میں یہی کچھ کرتے ہیں اور مُرادیں پاتے ہیں۔

ودر گردان از دِل خود غیر حق

چند نازی بر کمالات و ہنر

ترجمہ: اے بندے تو اپنے چند ایک کمالات پر ناز کرتا ہے اس دنیا میں اس زمانے میں تیرا کیا عمل ہے بتا تجھے یہ سب کمالات و ہنر سوائے اللہ کے کس نے دیئے ہیں پس ایسا عمل نہ کر دل سے بہتر فیصلہ سوچ کر عمل کر۔

گشتم از تاب جمال ایزدی

گاہ چون خورشید گاہے چون قمر

ترجمہ: میرے حال پر اللہ تعالیٰ کا جمال ونور چمکتا ہے میں اس نور سے چمک گیا کبھی میں مثل سورج چمکتا ہوں اور کبھی مثل چاند۔

شــاہ راہ عشــق صــابــرؔ گیــر درد
چــنــد میگــردی بــراہ پــر خــطــر

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے اُن کے دردِ فراق میں بڑا راستہ اختیار کرلیا ہے کیونکہ بڑی مدت سے یہ راہ بڑی مشکل راہ ہوکر رہ گئی ہے اس لئے دوسروں کی مثل میں نے بھی بڑے دُکھ درد سہنا سیکھ لیا ہے۔

......☆......☆......☆......

بیــا اے رونــقِ گــلــزار اســرار
مــرا بــا خــویشتــن یک دم نــگــهــدار

ترجمہ: اے میرے محبوب! آ کیونکہ وہ تو بھیدوں کے باغ کی رونق ہے پس مہربانی کر کے میرے حال زار پر بھی ایک لحہ کیلئے نگاہ فرمادے کیونکہ تیری ذات اللہ کے کرم کے بھید سے آشنا ہے پس تو مجھ پر مہربان وشفیق ہو جا۔

بــصــد ذوق و طــرب گــرد تــو گــردم
وفــا دارم وفــا دارم وفــا دار

ترجمہ: اے میرے خواجہ! میں ہزار ذوق شوق اور خوشی کے عالم میں ہوکر تیرا طواف کرتا ہوں جان لے میں تیرا وفادار ہوں وفادار پس تو میری وفاداری کے اعتبار سے اپنی خصوصی شفقت بھری نگاہ فرمادے۔

مــن از روز ازل دردِ غــمــت را
خــریــدارم خــریــدارم خــریــدار

ترجمہ: اے خواجہ! میں روزِ اوّل سے ہی تیرے غم میں تڑپ رہا ہوں میں تیرے

اس کرم بھرے حال کا خریدار ہوں خریدار خریدار پس مجھے تو اپنا ورد غم دیئے رکھ تا کہ میں تیری یاد میں رہوں۔

رسم در بزمِ وصل تو نگارا
سبکسارم سبکسارم سبکسار

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تو تیرے وصل کی محفل کی رسم کا دیکھنے والا ہوں میں مسلسل اس پر لگا ہوں مسلسل میں نے اسے اختیار کر رکھا ہے اور مسلسل تیرے وصل دید کا چاہنے والا ہوں۔

بجائے آب از چشم و دِل خود
شرر بارم شرر بارم شرربار

ترجمہ: اے میرے آقا! میں تو اپنے دل اور اپنی آنکھ سے آنسو بہانے کی بجائے آگ برسا رہا ہوں آگ یعنی میرے دل سے خون اور آنکھ سے آنسو کی بجائے آگ کے شعلے برس رہے ہیں یہ تیرے فراق میں ہے۔

من از حالِ شوریدئہ خود
خبردارم خبردارم خبردار

ترجمہ: اے خواجہ میرا دل اور اُس کا حال شور مچا رہا ہے میں اپنے دل کی کیفیت سے آگاہ ہوں خوب آگاہ کہ میرے دل کی دنیا میں کیسا شور اور غم مچل رہے ہیں۔

بکویت از صدف ہائے دو دیدہ
گہر بارم گہر بارم گہر بار

ترجمہ: اے میرے محبوب میری آنکھیں تیری گلی کی طرف لگی ہیں اور ان دو آنکھوں

میں چمکتے موتی ہیں ان دو آنکھوں سے آنسو مثل نایاب موتیوں اور قیمتی ہیروں کے نکل کر تیری گلی میں بکھر رہے ہیں۔

بہ بخش از لطفِ وصل خویش یا رب
گنہگارم گنہگارم گنہگار

ترجمہ: اے میرے رب تو اپنے لطف وعنایت سے مجھے اپنا دیدار بخش دے میں تو بڑا گنہگار ہوں بڑا گنہگار ہوں تو میرے حال پر رحم کر۔

نہ نالم از غم و اندوہ غربت
درین کارم درین کارم دریں کار

ترجمہ: اے محبوب! میں غم واندوہ کی وجہ سے نہ واویلا کئے جا رہا ہوں بلکہ میں تو اس کام میں لگا ہوں رو نہیں رہا یہ میرا کام ہے میں وقتی طور پر غم والم نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ میرا عمل زندگی ہے جو کئے جا رہا ہوں۔

رسم روزی بسودائے محبت
ھوادارم ھوادارم ھوادار

ترجمہ: میں اپنا دن اور رات محبت کے خیال میں بسر کئے جا رہا ہوں مجھے بس یہی ایک خیال ہے یہی ایک خیال اور کچھ نہیں ہے۔

چو صابر بر درت از روز اوّل
گرفتارم گرفتارم گرفتار

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ میں تو تیرے در پر روزِ اوّل سے پڑا ہوں مجھے تیرے عشق میں گرفتاری ہے میں تیرے عشق ومحبت کی زنجیر کا گرفتاری ہوں۔

......☆......☆......☆......

میــــردم میــــردم بــکــوئــے نــگـــار
چــون نسیــم صبـــا بــوقــت بهـــار

ترجمہ: میں تو آپ کی گلی میں نہایت ساکت جسد کی مثل چل کر جاتا ہوں تاکہ میرے پاؤں کی آہٹ آپ کو ناگوار نہ گزرے میں ایسے حال میں جاتا ہوں جیسے موسم بہار کی خوشبودار ہوا چلتی ہے اور دلوں کو خوشی دیتی ہے۔

گــر تــو خــواهــی خــلاص از هــجــراں
در ره عشـــق پـــابـــنـــد هشیـــار

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محبوب سے جُدائی سے خلاصی مل جائے یعنی تو اُس کے قرب میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہو جائے تو عشق کی راہ میں اپنے پاؤں باندھ دے اور عشق کے حال میں سراپا ڈوب کر غرق ہو جا۔

زُلف تــو شــب رُخ تــو چــومهــر اســت
چشـم بــکشــابــه بیــن بــه طــلــعــت یــار

ترجمہ: اے محبوب! تیری زُلف رات کی تاریکی کے ماتھے پر سورج کی مانند روشن ہے اے دوست ذرا آنکھ تو کھول اور دیکھ اپنے محبوب کے ماتھے کو کہ وہ کیسا ہے وُہ رات کے وقت بھی مثل سورج روشن ہے۔

ســـر اســـرار عشـــق فـــاش مـــکـــن
هـــمـــچـــو مـــنـــصـــور میشـــوے بـــردار

ترجمہ: اے دوست عشق کے بھیدوں میں سے کوئی بھید بھی ظاہر نہ کرو رنہ تیرا حال منصور حلاج کی مثل سولی پر ہوگا۔

کوچہ عشق زھر درود بلاست

گفتہ ام من بگوش تو صد بار

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ عشق کی دنیا میں ہر قسم کے دُکھ درد اور بلائیں ہیں میں تمہیں یہ بات واضح بتاتا ہوں اور میری اس آواز کو بغور کان کھول کر سُن لے

گر تو در عشق صادقی صابر

خویشتن را بدست ما بسپار

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تو عشق کی منزل میں سچا اور پختہ ہے تو ہمارے ہاتھ پر آجا کیونکہ ہم نے تیرے لئے ہاتھ پھیلا دیئے ہیں ہم عاشق صادق کے قدردان اور جان نثار ہیں۔

......☆......☆......☆......

درد و غم و عشق رابصد ذوق

چوں من نبود کسے خریدار

ترجمہ: میں تو اس وقت بھی درد وغم اور عشق ومحبت میں مبتلا تھا جب اس سودے کا کوئی خریدار نہ تھا۔

در کوچہ ھجر تو نگارا

جز دردِ تو کس نمی شود یار

ترجمہ: اے محبوب تیری جدائی کی گلی میں میں خود دیکھ رہا تھا کہ کسی کو تیرے درد سے کوئی چارہ کار نہ تھا اور میں تیرے ہجر کے درد میں مبتلا تھا۔

دیدم ہمہ جانیافنم درد

در کوئے تو ہست درد بسیار

ترجمہ: میں نے ہر جگہ دردِ عشق کو تلاش کیا مگر میں نے اسے کہیں نہ پایا اگر پایا تو تیری گلی میں عشق و درد بے انتہا پایا مجھے تیری گلی کے سوا کہیں درد کا سودا نہ نظر آیا۔

ہرگز نہ شود دریں جہاں مست

جاناں توز رُخ نقاب بردار

ترجمہ: اے محبوب کوئی کہیں بھی کسی کو دیکھ کر مدہوش و بے خود نہیں ہوتا پس اے محبوب تو اپنے رُخِ انور سے پردہ اُٹھادے تاکہ تیری دید سے جہاں مست و مدہوش ہوکر رہ جائے۔

......☆......☆......☆......

سر حلقہ عارفاں کامل

در دین محمد ست عطار

ترجمہ: اے دوست! وہ کامل عارفوں کے حلقہ کے سردار ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اس حلقہ کی سردار ہے۔

او گفت دریں زمین غزل را

از خواندن او شدم چو گلزار

ترجمہ: انہوں نے غزل کی دنیا میں جو بیان کیا ہے میں نے وہ بیانات پڑھے ہیں اور میرے دل کی کیفیت مثل باغ کے ہوگئی ہے۔

من ہم بہمان ندا کشیدم

این نغمہ تازہ لطف بردار

ترجمہ: میں نے بھی اسی ڈگر پر لب کشائی کی ہے اور میں بھی ایک ایسا لطیف بیان گو ہوں جس کے بیان سے دوسروں کو لطف و فائدہ ہے۔

از لطف بخوان زردئے معنی

در شعر من ست جملہ اسرار

ترجمہ: اے دوست تو میرا بیانِ لطف پڑھ اور اس کے معانی و معارف سے حظ اٹھا۔ میرے اشعار میں بھی وہی لطیف رموز و اسرار بیان ہیں۔

باشد کہ بود قبول دلہا

این خامہ من کہ شد شرربار

ترجمہ: اے دوست ہو سکتا ہے کہ میرا بیان کچھ دلوں کو پسند آئے میری قلم سے اسی انداز و طرز کے شرارے آئے ہیں جو دلوں کو گرما دیتے اور دلوں کو منور کرتے ہیں۔

اسرار نہان زدل نہان کن

منصور مشو زبان نگہدار

ترجمہ: اے دوست اپنے پوشیدہ دل کے پوشیدہ بھید خفیہ رکھ اور حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل زبان نہ کھول بلکہ اسکو اپنی نگاہ میں رکھ تا کہ تیرا بھی وہی حال نہ ہو جو اُن کا ہوا ہے۔

رحمے بکنند تا توانید
بر حال دل شکستہ و زار

ترجمہ: اے دوست اپنے حال پر رحم و مہربانی کئے رہ جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے۔
اس پر عمل کر تیرا یہ عمل تیرے شکستہ دل اور زاری کرنے والے دل پر رحم کئے رہ۔

زنہار مزن ز سرّ حق دم
رقصاں گردی تو بر سر دار

ترجمہ: اے دوست ایک لحہ کیلئے بھی تو حق کے اسرار کو نہ کھول ورنہ تجھے اور تیرے
سر کو سولی پر رقص کرنا ہوگا۔

صد شکر کہ حق ز لطف احسان
بنواخت مرا ز لطف بسیار

ترجمہ: اے دوست اللہ تعالیٰ کے لطف واحسان کا سو بار شکر ادا کر اور مجھے بھی اِس لطفِ
عظیم سے محظوظ کر کیونکہ اللہ کے الطاف واحسان کا شکر یہ ہم پر واجب ہے۔

صابر تو مناز روز محشر
شرمندہ شوی ز روئے کردار

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو مت ناز کر روزِ محشر تک۔ ورنہ تجھے اُس روز اپنے
کردار پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

☆......☆......☆

بیدار شو بیدار شو ای خفته جان بے خبر

هشیار شو هشیار شور ئے غافل شوریده سر

ترجمہ: اے سونے والی بے خبر اور بے ہوش جان جاگ جاگ اور اُٹھ بیٹھ اے غافل و بے فکر بندے تو اُٹھ ہوشیار ہو جا اور غفلت نہ برت ورنہ تیرا اپنا نقصان ہے۔

گر خواهش درد ست و غم چون علشق شوریده سر

یك دم بیا از صدقِ دل در کوئی مستان بے خبر

ترجمہ: اے شور کرنے والے سر اگر تیرے اندر درد کی خواہش ہے اور دل میں غم و درد اور تمنا ہے تو فوراً چلا آ اور صدق دل سے مست لوگوں کی گلی میں چلا آ بے خبر میری بات سُن لے۔

بشنوز من گر عاشقے باگریه باش و سوزِ دل

تا اشك تو گردد همه بهر تو یك گنج گهر

ترجمہ: اے دوست میری بات سُن لے اگر تو عاشق ہے تو رونے اور غم کرنے کے کام پر رہ اور اپنے دل میں محبت کا سوز اُبھار لے۔ تا کہ تیری آنکھوں سے آنسو موتی بن کر نکلیں اور ایک ایک آنسو موتیوں کا خزانہ ہو کر رہ جائے۔

گر عاشق شوریده در گنجِ غم بنشین دمی

حیران مشو چون مهرومه تاچندگردی دربدر

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے غم میں غرق اور عاشق ہے تو ایک لمحہ بھر کیلئے غم

کے خزانہ میں چپ کر کے بیٹھ جا اور حیران مت ہو جیسا کہ چاند اور سورج کرتے ہیں اور تو جگہ جگہ کی سیر اور گردش نہ کر۔

خوبان خوبت سرنگوں گشتند کے باشد عجب

از طلعت رُخسارِ تو شرمندہ شدہ شمس و قمر

ترجمہ: اے محبوب اگر حسین لوگ تیرے حُسن کے سامنے سر جھکا دیں تو کوئی عجیب و انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ تیرے رُخسار کے حسن و جمال اور اقبال مندی کے سامنے سورج اور چاند بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔

دیدم بکویت ہر طرف از ذوقِ و صلت سر بسر

خنداں یکے گریاں کے رقصاں یکے مجنون دگر

ترجمہ: اے محبوب میں نے دیکھا کہ تیری گلی میں ہر طرف تیری دید کے ذوق وشوق سے بھرے لوگ گرے پڑے ہیں اُن میں بعض تو خوشی کے عالم میں نہیں رہے ہیں اور کچھ رو رہے ہیں ایسے کب رقص کریں گے کیونکہ وہ تو مجنونانہ حال میں پڑے ہیں۔

رحمی بکن برحالِ ماری بادشاہ قدسی پناہ

از آتش ہجر رُخت دارم دل خود پُرشرر

ترجمہ: اے ہمارے آقا ہمارے حال پر رحم کریں کیونکہ آپ تو جہان پناہ ہیں آپ کے رُخ انور کے ہجر میں میں بدحال اور بے حال پڑا ہوں اور میرا حال پُرشرر ہے اور جل رہا ہے۔

ھر کس که شد منظور تو بیند بچشم دل عیان

از عکس مہر رُوئے تو در ھر طرف نور دگر

ترجمہ: اے محبوب جو تیری نگاہ میں منظور ہوا تو نے بلاشبہ اُسے دل کی خاص آنکھ سے نظر بھر کر دیکھا ہے تیرے روشن چہرے کے عکس وسایہ سے ہر طرف عجب قسم کا نور چمک رہا ہے۔

پرسید جانان از کرم صابر چرا دیوانه

من یافتم من یافتم کرده غمم در تُو اثر

ترجمہ: صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ پیارے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کیونکر دیوانہ ہو گیا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے پایا میں نے پالیا پس میرے غم نے اُس کے حال پر اثر کیا میں نے وہ حال وکیفیت پالی۔

......☆......☆......☆......

الٰهی رحم کن بر حال صابر

که چشم اوست در لطف تو ناظر

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تو صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) کی حالت پر اپنا رحم وکرم فرما کیونکہ اُس کی نظر صرف تیری رحمت اور لُطف وکرم پر لگی ہوئی ہے۔

بجز ذات تو کس دیگر ندارم

زبان من بذکر تست ذاکر

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کے سوا کسی اور پر فضل وکرم کیلئے اُس کی نظر نہیں ہے اے اللہ تو رحم کر کیونکہ میری زبان پر صرف تیرا ہی ذکر جاری وساری ہے۔

عصائے موسوی از لطفِ یزدان

فرد بردہ فسون جملہ ساحر

ترجمہ: اے اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی میں جو کرشمہ تھا وہ اللہ تیرا ہی لطف اور کرم تھا اُس لاٹھی میں جادُو تھا کہ تمام جادُوگر اُس کے غلام ہو گئے۔

تو داری قدرتِ کامل خُدایا

ازاں ہستی تو بر تقدیر قادر

ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات میں ہی ہر قسم کا کمال اور عجائبات تجھے بلاشبہ تو وہ ذات کبریاء ہے اور ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

باشیأ چون نظر کردم بدیدم

تو ہستی از کمال لطف ناظر

ترجمہ: اے اللہ میں نے جس چیز پر بھی نگاہ کی تو میں نے یہ دیکھ لیا کہ تو ایسی بلند و بالا اور قدرت کاملہ ذات ہے کہ میں ہر چیز کی دید سے کمال لُطف اندوز ہوا اور میں نے تیرے قادر ہونے کا اعتراف کرلیا ہے۔

من از روزِ اوّل صابر زعصیاں

شدم از صولتِ عشق تو ظاہر

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتا ہے کہ میں نے تو روزِ اوّل سے ہی تیری قدرت کاملہ کا اعتراف کیا بلکہ میں تو اپنے گناہوں کے صلہ میں تیرے عشق پر گر گیا۔ کیونکہ تو رحیم و کریم ہے اور تو نے گنہگار پر فضل کر دیا۔

☆......☆......☆

رحمے بکن اے خدائے صابر

بر حال دل گدائے صابر

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے رب تعالیٰ تو اُس کے حال پر اپنا فضل وکرم فرما اور اِس گدا صابر کے دل پر رحم وکرم کا حال فرمادے۔

دارد ہمہ گنجہائے رحمت

در ہر دو جہان گدائے صابر

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری ذات کے قبضہ قدرت میں رحمت کے سبھی خزانے ہیں جسے اور جب اور جتنا چاہے عطا کرے۔ یہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو اِس جہاں میں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں تیری رحمت وفضل وکرم کا گداگر ہے اس پر نظرِ رحمت فرما۔

شد روشنی چو مہر گردون

دادم بدل صفائے صابر

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میرے دل میں روشنی آگئی جیسے دونوں جہاں سورج سے منور ہیں یہ تیرے فضل وکرم سے ہے اور میرا دل صاف اور منور ہوگیا جب تو نے میرے حال پر رحم وکرم فرمایا۔

سوئے دِل من ز روز اوّل

لطف شدہ رہنمای صابر

ترجمہ: اے میرے ربّ تعالیٰ روزِ اوّل سے ہی جب تو نے میرے حال پر رحم فرمایا تیرے فضل ولطف سے بھر گیا تیرے فضل کی رہبری نے میری دستگیری فرمادی ہے۔

از لطف کریم خوانده ام من
اندر قرآن ثنائے صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے قرآن پاک میں تیری ثناء اور لطف ورحم وکرم کا حال پڑھا تو میرے دونوں جہاں روشن وتابناک ہو کر رہ گئے اللہ یہ سارا تیرا فضل ہے۔

کردم بکتاب لوح محفوظ
در عالمِ جان بقائے صابر

ترجمہ: میں نے لوح محفوظ پر یہ لکھا پایا ہے کہ ہر عالم کی جان تیری ذات کے وسیلہ اور توسل سے باقی ہے اے اللہ دنیا فنا ہو گی تیرے حکم سے مگر تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔

گوئے عرفان بُرد ز میدان
ہر کس کہ شد آشنائے صابر

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتا ہے کہ اُس آدمی نے میدان مارا اور جیت گیا جو اِس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے عرفان کو پا گیا وہ فتح یاب ہوا اور وہ میدان میں بلند سر ہوا جس نے تیرا عرفان حاصل کر لیا۔

......☆......☆......☆......

بکویت گر بیایم راہ از سر
روم چون ذوق مستان سحر اگر

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر مجھے تیرے کوچہ گلی کی راہ مل جائے تو میں سر کے بل

جاؤں اور میرا حال مست لوگوں کا ہو اور میں جادوگروں کی مثل وہاں اپنا آپ قائم کروں۔

کنم جان ودل و دین ھرچہ دارم
فدای دلبر زیبا سراسر

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرے لئے اپنی جان اپنا دل اور دین سبھی کو جو میرے پاس ہے وہ قربان کئے دیتا ہوں اے میرے پیارے محبوب میں سراسر تیری ذات پر قربان ہوں۔

نشین از صدق دل گر عاشق تو
بیابی ھرچہ خواھی زود زین در

ترجمہ: اے عاشق صادق سکوں سے بیٹھ جا تجھے وہ سبھی کچھ ملے گا اور جلد ملے گا اس اپنے محبوب کے در دولت سے تیرا محبوب کی ذات پر صادق وصدق پیش کرنا ضروری ہے۔

منہ پا تاتو ھستی ھمچو مستان
بصحرائے وجود خویش ابتر

ترجمہ: اے محبوب اگر تیرا حال مست لوگوں کا سا ہے تو اس راہ میں قدم نہ رکھ کیونکہ تیرا وجود اس سے نہایت کم تر درجے کا ہے کیونکہ عشق کی دنیا کے مسافروں کا من ایسا نہیں ہوتا جو کم درجے کے ہوں عاشق کیلئے بلند دل اور پاک باطن ہونا لازم ہے۔

اگــر خــواھــی کــہ یــابــی راحــت ازدرد

مشــو انــدر طــریــق عشــق مــضـطــر

ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ درد سے نجات حاصل کر لے تو تیرے لئے یہ بہتر ہے کہ تو عشق کی راہ میں پریشان حال ہو عشق میں پریشانی میں مبتلا ہونا پہلا قدم اور قرینہ ہے۔

اگــر پــرســنــد از تــوحــال دل را

چــہ خــواھــی گــفــت اورا روز مــحشــر

ترجمہ: اے محبوب اگر وہ تجھ سے تیرے دل کا حال پوچھیں تو تُو کیا جواب دے گا کیونکہ روزِ محشر میں تو دلوں کے حال اور کیفیت بھی کا محاسبہ ہو کر رہے گا۔

بــجــز دیــوانــگــی و مستــی و ذوق

نــخــواھــد عشــق ھــاں ســامــانِ دیــگــر

ترجمہ: اے دوست جب محبوب سے عشق ہو جائے تو سچا محبوب سوائے دیوانگی اور مستی اور ذوق و شوق کے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ عشق کے یہی سامان ہیں اس کے علاوہ عشق کی دُنیا میں اور کوئی سامان اور اثاثہ نہیں ہوتا۔

بــہ پیــش قــدّ رعــنــائــی تــواز ذوق

نھــد ســر بــر زمــیــن ســرد و صــنــوبــر

ترجمہ: اے محبوب تیرے حُسن کی تعظیم و تکریم کے آگے نہایت ذوق و شوق سے

سر نیچا کرتا ہوں کیونکہ اس حالِ مستی و عشق میں ہوں اِس حال میں سرو اور صنوبر کے درخت بھی سر جھکائے دیتے ہیں۔

چو صابرؔ بر درِ میخانہ جاکن

کجا اندر رہ تقوائے قلندر

ترجمہ: اے دوست تو بھی صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل اپنے محبوب کے مے خانہ پر دھرنا مار کر اُس کا ہی ہو جا جب عشق کیا تو تقویٰ کیا معنی۔ قلندر بھی عشقِ الٰہی میں اپنے رب کے در پر دھرنا مار کر گرے پڑے رہتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

مشو غمگین زدستِ ہجر دلبر

زہجر ادبیابی وصل دلبر

ترجمہ: اے دل اپنے محبوبِ دلبر کے ہجر میں دکھی مت ہو اُس کی جدائی سے تجھے اُس سے ملنا حاصل ہوگا۔

اگر خواہی وصالِ جاودانی

قلندر شو قلندر شو قلندر

ترجمہ: اے دل اگر تو اپنے محبوب کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وصل اور قرب چاہتا ہے تو قلندر ہو جا بس قلندر بن جا اور وہ قلندر جو تارک الدنیا ہوتے ہیں۔

اگر پرسند حال از دِل تو
چہ خواہی گفت اندر روز محشر

ترجمہ: اگر وہ تیرے دل سے تیرا حال پوچھیں تو تُو کیا کہے گا حشر کے روز کہ میں دل میں کیا رکھتا تھا۔

اگر تو عاشق صادق قدم باش
مکن دل را زِ دستِ عشق مضطر

ترجمہ: اے دل اگر تو سچا اور مخلص عاشق ہے تو اِس میدان میں آگے بڑھ اور عشق کرنے کے ہاتھوں پریشان دل مت ہو عشق کرنا اور پھر چھپانا کیا۔

بود باطلعت روئے تو خورشید
بہ بینائی با از ذرّہ کمتر

ترجمہ: اے محبوب سورج کو بھی تیرے خوش اقبال چہرے سے اور رونق ملی ہے تو اپنی بینائی سے ذرہ بھر بھی کم نہیں ہے۔

امامِ ہر دو عالم میشوی تو
بصدقِ دل بگو اللّٰہ اکبر

ترجمہ: اے دل تو دونوں جہان کا سردار بن جائے گا اگر تو نے صدقِ دل سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

شود روز جزا تاج سرِ تو
بکن خاک رہِ جاناں نہ برسر

ترجمہ: اے دل وہ تیرے سر کا تاج روزِ قیامت کو ہو جائے گا اس لئے تو اگر اپنے

سر پر محبوب لوگوں کے راستہ کی خاک ڈال لے تو یقیناً روزِ قیامت تیرے سر
پر عزت کا تاج ہوگا۔

فتنہ شور و شغب در ہر دو عالم
اگر گردد سرِ زلفِ تو ابتر

ترجمہ: اے محبوب ہر دو جہان میں شور و غل برپا ہو جائے گا اگر تیرے سر کی زُلف
اُلجھ جائے یا بکھر جائے۔

بیابی ہمچو صابرؔ در رہِ عشق
اگر خواہی دو عالم را سراسر

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تجھے دونوں جہان درکار ہیں تو وہ تمہیں عشق کی راہ میں
ہی مل سکتے ہیں عشقِ صادق سے دونوں جہان میں نام باقی رہ جاتا ہے۔ یہ
بقا کا نام ہے۔

شکر بدرگاہِ تو ای کردگار
میکنم از لطف تو من صد ہزار

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری جناب میں شکر ادا کرتا ہوں تیرے کرم پر میں
تیری رحمت کا لاکھوں بار شکر کرتا ہوں۔

ہر چہ تو گوئی کنم از ذوقِ دل
پیش رخت نیست مرا اختیار

ترجمہ: اے میرے محبوب تو کچھ کہے میں کئے جاتا ہوں میرے محبوب تیرے
سامنے مجھے کسی اور کام کا اختیار نہیں ہے۔

بــا دِل خــود گــفتــم اگــر عــاشـقــے

ســرِّ خـــدارا نــکــنـــی آشــکـــار

ترجمہ: میں اپنے دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر تو عاشق ہے تو خُدا کیلئے اللہ کے کسی بھید کو ظاہر نہ کر۔

درد غــم عشــق تـــو ازدل مـــده

بــی ســرو ســامـــان نشوی هــو شدار

ترجمہ: اے دل تو اپنے عشق کے غم کا حال کسی دوسرے دل پر نہ کھول ورنہ اے عقل والے اس طرح تو بے سروسامان نہ ہوگا۔

شـــانـــه چــو بــزلف زدی بــرزدی

نشــر غــم بــر دِل مــن صــد هـــزار

ترجمہ: اے محبوب جب تو اپنے کندھوں پر اپنی زلف کھولتا ہے اور زلف پر زلف بکھیرتا ہے تو خُدارا ایسے کر کے میرے دل پر لاکھوں غم نہ ڈال۔

در چـمـنِ بـــاغ جهـــان هــر ســحــر

نـــالـــه کـنـم بـعـاشـقـی تـو چـون هـزار

ترجمہ: اس دُنیا کے باغ، عیش میں ہر علی الصبح میں غم کے آوازے عشق کی دنیا میں بلند کرتا ہوں اور یہ نالے تیرے عشق میں ہزاروں بار بلند کرتا ہوں۔

دل بھوائی تو بباغ جہاں

بی سر کوئی تو ندارو قرار

ترجمہ: اِس دُنیا میں تیری یاد کے سوا دل ٹھوکریں کھائے تو ایسے سر کو بھی کبھی قرار اور سکون نہیں ہوتا۔

بخش مرا مرہم دل نازنین

بودہ ام از تیر غمت دل فگار

ترجمہ: اے میرے نازنین محبوب مجھے میرے زخمی دل کیلئے مرہم عطا کر دے کیونکہ میں تیرے غم فراق کے تیر سے زخمی دل ہوں۔

داغ مرا نیست کسی در جہاں

جز دِل خون خوارہ من یار غار

ترجمہ: اِس دنیا میں میرا کوئی طبیب نہیں ہے اور کوئی دوا نہیں۔ اور میرا خون پینے والے کے سوا میرا کوئی دلی یار نہیں ہے۔

من نتوانم بہ غمت رو نمود

بسکہ منم از تو شرمسار

ترجمہ: میں تیرے غم کے سامنے مُنہ نہیں لے کر حاضر ہو سکتا کیونکہ اکثر میں سوچتا ہوں تو میرا دل تیرے سامنے آنے سے شرمسار ہوتا ہے۔

هست امید کہ بہ پایت رسم

خاک شدم خاک شدم خاکسار

ترجمہ: میں اُمید کرتا ہوں کہ میں تیرے پاؤں میں حاضری کیلئے رسائی حاصل کر لوں میں جب یہ سوچتا ہوں تو یہ خاکسار خاک ہو کر رہ جاتا ہے۔

رحم بحال دل صابر بکن

هست بکنج غم تو خوار زار

ترجمہ: اے محبوب صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے دل پر رحم و ترس کھاؤ وہ تو تیرے غم فراق کے کونہ میں خستہ حال ہو چکا ہے۔

......☆......☆......☆......

توئی رحمتِ خاص صدیق اکبر

توئی از ازل یار غار پیمبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے روزِ اوّل سے یار غار ہیں۔

سپردم بدستت دل و جان خود را

توئی مظهر ذات اللہ اکبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی جان اور دل کو آپ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کے سپرد کرتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ بلاشبہ اللہ کی ذات کے مظہر و نشان ہیں۔

بعزّ عمر بخش اد را دل و جان

بعزّ ابوبکر صدیق اکبر

ترجمہ: میں اپنی عمر کی قسم کھا کر دل و جان آپ رضی اللہ عنہ پر قربان کرتا ہوں اور اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی عزت حضور کے نام پر وارتا ہوں۔

بحلمے کہ وادی بعثمان عفان

بکن لطف و احسان تو برما سراسر

ترجمہ: اے اللہ میں اُس حلم وحیا کا واسطہ پیش کرتا ہوں جو تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو عطا فرمایا پس اے اللہ تو میرے حال پر اپنا لطف واحسان کردے۔

خدایا تو از لطف احسان کردی

بعشقِ علی ولی تابہ محشر

ترجمہ: اے میرے ربّ وہ لطف واکرام جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے ہیں اس عشق ومحبت کے صدقہ جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ولی کو بخشے ہیں روز قیامت تک ہم پر کردے۔

طفیل علی ہم بدہ الفتِ خود

بجز ذات پاکت نداریم دیگر

ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے پیارے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طفیل اپنی محبت عطا فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں جو ہمیں یہ عطا فرمائے۔

بدرگاہ تو رد نہادم چو مستان
پناہ دل کود ندیدم جز این در

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے مست و مدہوش بندوں کی مثل تیرے در پر ماتھہ رکھ دیا ہے مجھے سوائے تیرے در کے اور کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی ہے۔

زِ روز ازل تا ابد ہمچو مستان
ندارم بجز سوز عشق تو در سر

ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل پہلے دن سے قیامت تک کوئی ذات نہیں پایا ہوں میرے سر میں سوائے تیرے عشق کے سوز اور رحمت کے کوئی چیز نہیں آتی ہے۔

ندارم گم از فرقت تو نگارا
خیال دل رُخ خوب ہست در بر

ترجمہ: اے میرے نگہبان میرے پاس تیری جُدائی کے غم کے سوا کچھ نہیں ہے تیرے حسین وجمیل چہرے کی دید کے خیال ہی ہر لحظہ تیرے در کی دربانی پر مجھے مامور رکھتے ہیں۔

ترامی شود یار تو یار جانی
مکدر مشو در غم و درد دلبر

ترجمہ: اے محبوب تیرا جگری دوست تیرا ساتھی رہے یہ میری دُعا ہے پس یہ کتنا اچھا ہو کہ تو اپنے دلبر کے غم و درد میں نہ پریشان ہو۔

بہ صابر کشا دیدۂ رحمتت را

الٰہی بعز کمالات سرور

ترجمہ: اے اللہ تجھے تیرے پیارے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے تو اپنے رُخِ انور کی دید کیلئے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو آنکھ عطا فرما۔

......☆......☆......☆......

یارب تو مرا ز غم نگہدار

از درد دل و الم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ تو مجھے ہر قسم کے غم والم سے محفوظ فرمائے رکھ اور مجھے ہر دل کے درد ودکھ سے اپنی امان میں رکھ۔

گر عمر ابد بخواہی از حق

در وقت خلا تو دم نگہدار

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ سے ابدی زندگی چاہتا ہے تو اپنے سانس کو تنہائی کے عالم میں خرابی سے بچا کر رکھ۔

خود میدہد او زداد مینہا

دست بدعا تو کم نگہدار

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک وہ ہے جو ہر قسم کا امن اپنے خاص فضل وانصاف سے عطا فرماتا ہے اس کے لئے تو اپنے ہاتھ مانگنے کو اُٹھانے کا خیال رکھ یعنی دُعا کی بجائے اپنے ہاتھ سے انصاف کرتا رہ۔

گر عاشقی صادقی بصد ذوق
دل را براہِ حرم نگھدار

ترجمہ: اے بندے تو عشق صادق رکھتا ہے تو بڑے شوق وذوق سے اللہ کے حرم پر نگاہ لگائے رکھ۔

امید قویست یارب از لطف
در روزِ جزا کرم نگھدار

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے تیرے الطاف واکرام پر پورا اور پکا یقین وایمان ہے پس تو اِس صفات کے طفیل میرے حال پر جزا کے دن خیال ورحمت رکھنا۔

ای کاتب خیر و شر بہ محشر
از بہرِ خدا قلم نگھدار

ترجمہ: اے میری اچھائیاں اور بُرائیاں لکھنے والے اللہ قیامت کے روز میرے حال پر رحم فرمانا کیونکہ تو خُدائے حلیم وکریم ہے میرے نامہ اعمال جو تُو نے لکھ رکھے ہوں اُن پر میرا خیال فرمانا۔

در پیش پیغمبر دو عالم
از حکم خدا حلم نگھدار

ترجمہ: اے میرے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے سامنے اپنے حُکم کا خیال فرمانا اور حلم وحیا سے میرا حال کھول کر اُن کے حضور رُسوا ہونے سے بچانا۔

داد ست ترا کریم صابر

ملکِ عرب و عجم نگھدار

ترجمہ: اے میرے کریم آقا آپ کو داد دیتا ہوں تو اپنے لُطف اور کرم سے عرب اور عجم ہر جگہ اپنی شفقت اور مہربانی روا رکھ۔

......☆......☆......☆......

الٰہی رحم کن بر جان صابر

تو ہستی واقف از ایمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ تو صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی جان پر اپنا رحم فرمانا تو صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی ذات سے واقف ہے اور اُس کے ایمان کی کیفیت سے بھی شناسا ہے۔

زسرِّ حکمتت دانم الٰہی

توئی بر تخت دل سلطان صابر

ترجمہ: اے میرے ربّ میں تیری حکمتوں کے حال سے آگاہ اور آشنا ہوں اے میرے اللہ بلاشبہ تو صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے دل کے تخت کا سلطان و بادشاہ ہے تو اپنا اس پر فضل رکھنا۔

ز دردِ عشق تو غم نیست دلرا

کہ لطف تو شدہ بر جان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے دل کو تیرے عشق کا کوئی غم نہیں کیونکہ تو میرے حال

پر مہربان ہے غم تو حالِ بدحالی کی صورت پر ہوتا ہے تیرا خاص انعام ہے
میرے دل پر میں تیرے رحم سے خوش ہوں۔

ازین شادی نگنجد در دو عالم
کہ شد درد و بلا مہمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ ان دونوں جہان میں خوش ہے اُس کی خوشی دونوں جہاں میں نہیں سماتی ہے خوشی یہ ہے کہ اُس کے پاس درد و بلا دو مہمان مہمانوں کی مثل ہیں۔

من از ازل غمِ عشق تو دارم
همین باشد سرد سامان صابر

ترجمہ: اے اللہ میں تو روزِ ازل سے ہی تیرے عشق کے غم میں مبتلا ہوں شاید کہ یہ سامان اور اثاثہ ہی اُس کے پاس ہو جو وہ تیرے حضور پیش کرتا ہے۔

نخواهی یافتن گر نیك یابی
بجز خونِ جگر در خوان صابر

ترجمہ: اے دوست اگر تُو کوئی اچھی اور بہتر شے حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے دستر خوان پر سوائے خونِ جگر کے اور کچھ نہ ملے گا یہی کچھ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی املاک ہے اور بس۔

تعالی اللہ چو حسن اینکہ ھر دم

زند صد شعلہ اندر جان صابر

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہر دم یہ تیرا حسن و جمال اُس پر شعلہ زن ہے یہ اُس کی جان پر شعلے مار رہا ہے یہ اُس کی جان کے اندر شور مچا ہے اس کے سوا اُس کے پاس حُسنِ خُلق وخلق نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

اگر خواھی کہ گردی محرمِ راز

بکن جانرا فدائی جانرا یار دمساز

ترجمہ: اے بندے تو چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے راز جان لے تو اس کے لئے یہ کر کہ تو اُس کیلئے اپنی جان فدا کر دے کیونکہ وہ تو قابل اعتماد مالک وخالق ہے۔

مرد عاقل درین راہ خطرناک

اگر تو عاشقے با سوز میساز

ترجمہ: اے بندے وہ انسان جو عقل والا ہے وہ راہِ عشق جو ایک خطرناک منزل ہے اُس میں پڑنے سے دل جلانے والا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر تو عاشق صادق ہے تو دل جلانے اور اُسے اس جلانے والے عمل میں ڈوبا چلتا رہ۔

منم شھباز صحرائی حقیقت

رسم در لامکان واریم پرواز

ترجمہ: اے سامع سُن لے کہ میں حقیقت کو سمجھنے کے صحرا میں ایک سب سے بڑا پرواز کرنے والا پرندہ ہوں یہی وجہ ہے کہ ہم لامکان تک پرواز کی خصوصیت سے ہیں۔

امیــدم هســـت از لـــطـفــت کـــه ســازے

مـــرا در بـــنـدگـــانِ خـویـــش مـمـتــاز

ترجمہ: اے اللہ وہ الطاف واکرام جو تُو میرے حال پر رکھتا ہے مجھے اُس کی امید ہے پس تو اپنی اُس رحمت خاصہ سے مجھے دوسروں پر امتیازی مقام عطا فرمادے۔

اگـــر خـــواهـــی کـــه گـــردی شـمـع دلهـــا

مشـــو در بـــزم رنـــدان قـــصـــه پـــرواز

ترجمہ: اے بندے اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دوسرے دلوں میں مثل شمع کے ہو کر امتیازی صورت میں آجائے تو خُدا کیلئے رند لوگوں کی محفل میں منہ سے بیان کرنے والا نہ ہو۔

اگـــر خـــواهـــی کـــه بـــاشـی هـمـچـو صـابـر

درآ در بـــزم مــــامستـــان ســـر بـــاز

ترجمہ: اے سننے والے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل ہو جا تو آ اور ہم مست لوگوں کی بزم میں آ اور اپنا سر اُن کے اشارہ پر جھکا دے کیونکہ ہماری حالت سر کی بازی لگانے والوں کی محفل میں آجانا ہے۔

......☆......☆......☆......

اگـر خـواهـی وصـال یـار جـانـد رباز جـانـدرباز

قـدم نـه هـمـچـومن هشیار جـانـدرباز جـانـدرباز

ترجمہ: اے دوست اگر تو اپنے دوست سے ملنے کی تمنا رکھتا ہے تو اے میری جان

اپنی جان کی بازی لگا۔ جان کی بازی لگا اے میری جان اس طرح سنبھل سنبھل کر قدم نہ رکھ۔

در آدر بزم میخواران به محشر گاه جانبازان

نمی پرسنداز کردار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست شراب پینے والوں کی محفل میں آجا کیونکہ قیامت میں ہوسکتا ہے کہ کردار کے بارے میں نہ پوچھیں پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا دے جان کی بازی لگا دے۔

مگو باهیچکس از لذتِ اسرار جانبازی

خبر کردم ترا صد بار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست کسی سے بھی بھید معلوم کرنے اور جان دینے کی داستان نہ کہہ میں نے تو تجھ سے یہ راز سینکڑوں بار کہہ دیا پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا دے بازی لگا دے۔

بده جان و دل و دین همچو منصور از سر مستی

بعشق او مترس از وار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: مستی کے حال میں ہو کر اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دے سولی پر چڑھنے کیلئے اُن کے عشق کے حال سے نہ ڈر پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا دے بازی لگا دے۔

بیاد بزم چون مستان شراب بیخودی درکش
مگر دارو جهان مکار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اس بزم کی یاد میں اپنا دروازہ کھول دے جیسے بے خودی کے عالم میں شراب کے مست ہوتے ہیں لیکن اس جہان سے سروکار نہ رکھ پیاری جان کی بازی لگادے۔

اگر خواهی وصال جاودان در بزم خونخواران
نشین با دردوغم بسیار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اگر خون پینے والوں کی مجلس میں ہمیشہ کا وصل چاہتے ہو تو پیاری جان دردوغم لے کر بیٹھ جا اور اپنی پیاری جان کی بازی لگادے جان کی بازی لگادے۔

بکوئ دلبری رعنا بکن جا از سر سودا
بیابی دولت دیدار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اے حُسن و جمال کے پیکر محبوب کی گلی میں دھرنا مار کر بیٹھ جا اور پُورے عزم سے تاکہ تجھے اپنے دوست کی ملاقات یا زیارت کا شرف حاصل ہو پس پیاری جان کی بازی لگادے لگادے۔

اگر خواهی رسی باما بگوشِ دل شنواز من
مشو چون چرخ کجرفتار جاندر باز جاندر

ترجمہ: اگر تو ہمارا ساتھ چاہتا ہے تو میری بات دل کے کان کھول کر سُن لے کہ کج رفتار آسمان کی مثل نہ ہو جائے جان عزیز اپنی پیاری جان کی بازی لگادے لگادے۔

شوی چون مهر روشن در جهان عشق اگر خواهی

چو صابرؔ بردر جبار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دُنیا میں روشن سورج کی مثل چمکے تو صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل جبار آقا کے در پر اپنی پیاری جان کی بازی لگادے بازی لگادے۔

......☆......☆......☆......

بکوی عشق اگر آمدی زدار مترس

قدم براہ جنون نہ زشرِّ کار مترس

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی گلی میں چلا آیا تو سولی سے مت ڈر تو اپنا قدم جنون کی راہ میں رکھ دے اور پھر اس کام کے شر سے مت ڈر۔

ز ذوق وصل بده صد هزار جان برباد

اگر تو عاشقے مستی ز ذوالفقار مترس

ترجمہ: اے دوست وصل کے ذوق وشوق میں اگر ہزار جان بھی ہو تو قربان کر دے۔ اگر تو سچا عاشق ہے تو تلوار کے وار کی مستی سے ہرگز خوف نہ کھا کہ تلوار تیرا سر قلم کر دے گی۔

چگونہ روئے دلآرام راتوانی دید

زگریۂ چشم دل خویش باز دار مترس

ترجمہ: اے دوست تو دل کو آرام وسکون دینے والی ہستی کو کیسے دیکھ سکتا ہے پس

اپنے دل کی آنکھ سے رونے سے اپنے آپ کو باز نہ رکھ یعنی اُس کی دید کیلئے کھلے دل سے آنسو بہاتا جا۔

اگر تو راحت کونین خواھی از ور دوست
نشین چو کوہ ز سودا بوئے یار مترس

ترجمہ: اے دل اگر تو چاہتا ہے کہ تو دونوں جہاں کا سکون اور راحت حاصل کرے تو یوں کر کہ مثل پہاڑ ساکن ہو کر بیٹھ جا مگر اپنے دوست کی یاد کی بُو سے بے خبر نہ رہ اُس کی یاد سے دل تازہ رکھ۔

در آشوق بآتش کدہ زروے نیاز
تو آتشے ہمہ تن از شرار نار مترس

ترجمہ: اے دوست آتش کدہ میں شوق سے آ اور آ بھی نہایت نیاز مندی و عاجزی سے تو ہمہ تن آگ میں جل جا اور آگ سے مت ڈر۔

ترحمے بکند آخر از کرم برتو
زھر چشمی آن دیدۂ نگار مترس

ترجمہ: اے دوست تیرا محبوب آخر تجھ پر بڑا مہربان ہے اور رحم کرتا ہے اس لئے تو اُس کی ہر نگاہ جو وہ تجھ پر کرتا ہے اُس سے مت ڈرتا رہ اُس کی نگاہ تو شفقت بھری ہے۔

اگر زجام لب لعلِ یار ھست ترا
برقص از سر مستی زسنگ بار مترس

ترجمہ: اگر تیرے لب تیرے محبوب کے شراب سے لعل کی مثل ہیں تو اس احسان پر

خوش ہو تو اُس کے پتھر پھینکنے کے عمل سے مت ڈر اُس کا تیرے حال پر یہ کام
تیرے لئے بہتر ہے۔

اگر تو عاشق دل خستہ زراہ وفا
بیا تو بر در ماصد ھزار بار مترس

ترجمہ: اے دوست اگر تو وفاداری کی راہ میں آ کر بدحال و پریشان حال عاشق بھی
ہے پھر بھی آ ہماری چوکھٹ پر اور ہزار بار بھی آنے سے نہ شرم کر اور نہ ڈر۔

شود کہ رحم کند بر تو آشکار و نہاں
نشین چو صابرؔ مسکین درین دیار مترس

ترجمہ: ہو سکتا ہے تیرا محبوب تجھ پر ظاہر یا چھپے مہربانی کرے پس تو صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾
کی طرح بیٹھ جا اس کے وطن میں اور نہ ڈر۔

......☆......☆......☆......

ای دل تو نشستۂ چہ خاموش
فریاد و فغان بکن بصد جوش

ترجمہ: اے دل تو کس طرح بیٹھا اور خاموش ہے اُٹھ فریاد کر رو پیٹ اور سینکڑوں بار
ایسا ہوش سے کرتا رہ۔

باشد کہ رہے وصال یابی
کن انچہ تو خواندۂ فراموش

ترجمہ: ہو سکتا ہے تجھے تیرے محبوب کا وصال حاصل ہو جائے پس تو سب کچھ کئے
جا جو تو نے پڑھا ہے جو تجھے بھول گیا ہے۔

خاموش نشین بہ بزم رندان

بخروش زِ در عشق بخروش

ترجمہ: اے دل تو رندلوگوں کی محفل میں جائے تو خاموش بیٹھ مگر جب تو عشق کے دروازہ پر جائے تو شوروغل مچائے جا۔

گر روئے نگار خوا بہ بینے

هشیار مشو ز دست دہ هوش

ترجمہ: اگر تُو اپنے محبوب کے نقش ونگار دیکھے تو ہوشیار نہ ہو ساکت و بے دم ہو کر رہ اور اپنے حواسِ خمسہ کو بھی ساکت و جامد کر کے دِیدار کر۔

از دیدن جلوئہ ممّاش

هوش از سر ذوق گشتہ مدهوش

ترجمہ: اپنے محبوب کے حسن وجلوہ کے جمال اور شان کو دیکھتے وقت اپنے سر اور دماغ سے ہوش اور عقل نکال دے اور اُسے جسدِ بسمل کی مثل دیکھتا رہ تاکہ سیر ہو۔

مارا بہ بلا چہ آزمائے

هستم بہ غم تو دوش بدوش

ترجمہ: اے محبوب ہم بلاؤں اور آزمائشوں کو کیا آزمائیں ہمیں وہ آزمانا نہیں۔ ہم تو محبوب تیرے غم میں سراپا ڈوبے پڑے اور غرق ہیں۔

خواھی کہ شوی زقد میانش

از جام شب نگار مے نوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ اُس کے قدموں میں پڑا رہے تو تُو آغاز رات سے ہی شراب کے نشہ میں ہو جا اور جام پر جام پی کر مدہوش ہو کر رہ جا۔

از روزِ ازل فکر دہ ام من

جز حرفِ محبت تو در گوش

ترجمہ: اے محبوب میں نے تو اول روز سے اور کچھ نہیں پڑھا پڑھا ہے تو جو حرف پڑھا وہ تیری محبت کا حرف پڑھا ہے اس کے سوا میرے کانوں میں کچھ نہیں آیا۔

خوردم ز ھوائے وصل صابرؔ

از خم شراب ھوش بر ھوش

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تو محبوب سے ملنے کی ہوا سونگھی ہے وہ اس کی محبت کی شراب پیتا ہے پھر مدہوش ہوتا اور پھر ہوش میں آ کر پھر محبت کی شراب پی کر مدہوش ہو جاتا ہے۔

☆......☆......☆......

گر عاشق کاملے بصد ھوش

در جام شے بیار مے انوش

ترجمہ: اگر تو عاشق کامل ہے تو سو بار ہوش کر اپنے پیالہ میں شراب ڈال لے اور پیتا رہ

بر روئے نگار ہمچو ز نقش

مخروش و مغان باش خاموش

ترجمہ: اُس کے چہرہ کو دیکھتا رہ جیسے کسی بے مثل نقش ونگار کو دیکھتے ہیں دیکھتے ہوئے مت بول اور پوجا کرنے والے کی مثل ہو جا اور خاموشی میں ڈوب کر رہ جا۔

گر طالب درد عشق ہستی

از درد و غم نگار مخروش

ترجمہ: اگر تیرے دل میں کسی کے عشق کا ڈر ہے تو تُو درد اور غم سے اُسے دیکھتا رہ اور شور نہ کر بلکہ چُپ سادھ لے۔

عالم ہمہ خاک راہ عشق ست

خود را تو بنور عشق ورپوش

ترجمہ: یہ دنیا عشق کی راہ کی مٹی ہے یعنی یہ دُنیا کسی کی محبت کے صلہ میں بنی ہے پس تجھے چاہیے کہ تو اپنے آپ کو عشق کے نور میں لپیٹ دے۔

از عشق ہمیشہ گفتگو باست

لیکن تو بند درین سخن گوش

ترجمہ: یہاں تو ساری گفتگو عشق سے ہی متعلق ہے لیکن تو اِس قسم کی گفتگو میں رہ اور سنتا بھی یہی رہ۔

جز یاد خدا ہر انچہ خواندم

ازدولتِ عشق شد فراموش

ترجمہ: میں نے جو کچھ اللہ کی ذات کی یاد کے سوا پڑھا ہے اُس میں سے سوائے عشق کے اور کچھ یاد نہیں سبھی فراموش ہو گیا ہے۔

از جلوۂ حسن دوست دردم

در بزم الست رفتم از ہوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حسن و جمال کے جلوہ و دید سے زندہ ہوں میں الست برنکم محفل میں موجود وقت سے ہوش میں ہوں۔

در بزم وصال رفتم از ذوق

از جلوۂ حُسن دوست مدہوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے وصل کی خاطر اُن کی محفل میں بڑے ذوق اورشوق سے گیا۔ وہاں دِیدار پا کر خوش حال ہوا اور اُسی وقت اور اُسی دن سے میں مدہوش حال ہوں۔

دارم ز ازل بحکم تقدیر

بارے ز امانت تو بردوش

ترجمہ: اے میرے رب میں روزِ اوّل سے ہی تیرے حکم اور تقدیر کے تابع ہوں میرے کندھوں پر تیرے حکم وفرمان کا بوجھ امانت کے طور پر پڑا ہے۔

زاھد تو برو بکار خود باش

اینجا نخرند زھد مفروش

ترجمہ: اے زاہد یہاں سے چلا جا اور اپنا کام کر یہاں زاہدوں کا کیا کام یہاں لوگ زہد نہیں خرید تے تو یہاں زہد نہ بیچ یہاں زہد کا کام اور کاروبار نہیں بکتا۔

بـــاعــرشِ بــریــن و عــرشیـــاں هــم
صـــابـــرؔ هستیـــم دوش بـــردوش

ترجمہ: یہ وہ مقام ہے جہاں عرش بریں والے اور عرشوں کے سبھی کے کندھے سے کندھا ملائے ہوئے حاضر ہیں ہم بھی اُن کے ہمراہ ہیں۔

......☆......☆......☆......

بــکـــوئ ولا رام هشیـــار بــــاش
زشــب تـــا ســحـــر گـــاه بیدار بــاش

ترجمہ: اے دوست محبوب کی گلی میں جا کر ہوش سے رہ یہاں تو لوگ رات سے صبح تک جاگ کر گزارتے ہیں۔

اگـــر وصـــل خـــواهـــی بـــصـــد آرزو
چـــو یـــوسف دریـــن چـــاه غـم خـوار بـاش

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب سے ملنا چاہتا ہے بصد آرزو اور خواہش سے مل لیکن تو محبت کے کنوئیں میں غم کھانے والے یوسف علیہ السلام کی مثل رہ تاکہ بہتر انجام نصیب ہو۔

زمستـــی چـــو مـــنـــصـــور از بیـــخـــودی!!
انـــالـــحـــق زن بـــرســـر دار بـــاش

ترجمہ: اے دوست خودی کے عالم میں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل انا الحق کا نعرہ لگا اور یہ نعرہ تو سولی پر چڑھتے وقت تک لگا تارہ۔

بغم آشنا شو اگر عاشقی

زسوزِ غمِ ہجر خونباز باش

ترجمہ: اگر تو عاشق صادق ہے تو غم سے آگاہ رہ اور جدائی کے غم کی آگ میں اپنا خون جلاتا رہ۔

چو سودائیاں خون بریزد دو چشم

چو دیوان گان بر درِ یار باش

ترجمہ: اے دوست تو سودائی لوگوں کی طرح آنکھوں سے کیونکر خون بہاتا ہے بہتر یہ ہے کہ دیوانوں کی مثل درِیار پر پڑا رہ۔

اگر لذت درد خواہی زعشق

ز سر تا بپا راست کردار باش

ترجمہ: اگر تجھے عشق میں رہنے کی لذت کی خواہش ہے تو سر سے پاؤں تک اپنا آپ سراپا عشق ہو جا۔

بعرش برین گر تو آسان رسی

چو صابر برین رہ سبکسار باش

ترجمہ: اے دوست اگر تو آسانی سے عرشِ بریں پر جا پہنچے تو تجھے چاہیے کہ ایسے حال کیلئے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل نہایت سبک رفتار چلتا جا تاکہ منزلِ مراد پالے

......☆......☆......☆......

دلا بادرد مندان آشنا باش
زخود بیخود چومستان باخدا باش

ترجمہ: اے میرے دل دردمند لوگوں کا ساتھی بن جا۔ اپنے آپ کو بھلا دے اور مست لوگوں کی طرح اللہ کا خاص بندہ بن جا اپنی میں مار کر رہ۔

غم و غربت بکن حاصل درد
اگر داری سراپا بنیوا باش

ترجمہ: ہزار دکھ درد لے کر غم والم کی دنیا کو بسا لے یہ دنیا غم سے ملے گی اگر تو یہ رکھتا ہے تو سب کچھ چھوڑ کر بے آواز و خاموش ہو جا۔

اگر خواہی کنی بر عرش مسکن
زشب تا صبحدم از کوئے ما باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ عرش پر تیرا ڈیرا و مقام ہو جائے تو رات سے صبح تک ہماری محفل میں رہ۔

اگر خواہی شوی ہمسر بمستان
بکوئے میفروشان خاکپا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ مست الست لوگوں کے ساتھ ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ شراب بیچنے والوں کی گلی کی خاک ہو جا تا کہ یہ مقام و مقصد حاصل کر لے۔

اگر خواھی شوی در عشق ممتاز

بیزم دلبران عین حیا باش

ترجمہ: اگر تیری خواہش ہو کہ تو عشق کی دُنیا میں امتیاز حاصل کرے تو محبوب لوگوں کی محفل میں بیٹھ کر دیکھنے والا اور صرف آنکھ سے کام لینے والا بن جا۔

اگر خواھی تھی از دست عصیاں

بکار بیکساں مشکل کشا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ تو گناہوں سے پاک ہو جائے تو بے کس اور بے نوا لوگوں کے کام آتا رہ۔

اگر خواھی رسی در بزمِ قدسی

زحود بر خیز چون من بینوا باش

ترجمہ: اگر تو پاک محفل میں پہنچنا چاہتا ہے تو مجھ بے آسرا بندے کی مثل حوروں کا خیال چھوڑ دے۔

اگر خواھی کہ یابی دولتِ عشق

بکوئے دلبر رعنا گدا باش

ترجمہ: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دولت حاصل کر لے تو تُو پیارے لوگوں کی گلی کا گداگر بن جا۔

بیا صابرؔ بکنج عشق جا کن

دمے از خود پرستی با جدا باش

ترجمہ: اے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) آ اور عشق کے کونہ میں جگہ بنا لے اور دم بھر کیلئے اپنی میں مار کر دُنیا اور اس میں ہر موجود سے کنارہ کش ہو جا۔

......☆......☆......☆......

سخن اہل دل بکن درگوش

عیب مومن چو حق بحق در پوش

ترجمہ: اے دوست اہل سُخن کی بات غور سے سُن کر دماغ میں جگہ دے اور مومن کے کسی عیب کو خواہ کیسا ہی ہو اُس پر پردہ ڈالے رہ۔

بحریفاں عشق گر برسی

باش چون کوہ بیخود و خاموش

ترجمہ: اگر عشق کی منزل میں تو اپنے حریفوں کے ساتھ چل رہا ہو تو بالکل خاموش رہ اور ایسا جیسا کہ کوئی پہاڑ بے خود اور جامد ہوتا ہے۔

بادہ در بزم آن پری رُخسار

نوش کن نوش ہاں مشو بیہوش

ترجمہ: اُس اپنے حسین اور جمیل محبوب کی بزم میں تو اگر شراب خوری کرے تو شراب پی لے مگر شراب خوری کے عالم میں اپنے ہوش گُم نہ کر اور بے خود نہ ہو۔

سرّ اسرار حق مکن بیرون
گر تو گردی چو خم مے در جوش

ترجمہ: اے دوست اللہ کے اسرار معلوم ہونے پر انہیں دوسروں پر مت پھیلا۔ اگر تُو نے ایسا کیا تو گویا ایسا ہے جیسا کہ شراب میں کسی پر جوش اُبھر آتا ہے۔

بادئہ عشق جامِ گر نوشی
سر بسر سر بسر تو کردی ہوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو نے شراب کا جام نوش کر لیا تو گویا تو سارے کا سارا ہوش میں آ گیا۔

نبود ہیچ غم زمستے عشق
گر نہی پائے عشق تو بر دوش

ترجمہ: عشق کی مستی سے کوئی غم نہیں ہوتا ہے اگر تو عشق کا پاؤں اپنے کندھے پر رکھ لے تو کوئی فکر نہیں۔

شب ہمہ شب بہ بستر غم من
جائے توبہ نشست در آغوش

ترجمہ: میرے غم کے بستر پر ایک رات ہی نہیں بلکہ ساری راتیں ایک جیسی ہیں میری گود میں تو ہر لحظہ یہ پڑی ہوئی ہے۔

ھمچو صابرؔ اگر شوی باحق
سرِّ اسرار عشق کن درگوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرح حق تعالیٰ کا بندہ بن جائے تو تجھے ہر لحظہ تیرے کانوں میں عشق کے اسرار آتے رہیں گے یعنی تیرا اسرارِ الٰہی پاتا رہے گا۔

......☆......☆......☆......

بیا ببزم حریفانِ عشق بادہ نبوش
من انچہ گفتہ ام از ذوق دل بکن درگوش

ترجمہ: اے دوست آ اور عشق کرنے والے حریفوں کی محفل میں آ کر شراب پی لے اور جو کچھ میں نے نہایت ذوق شوق سے تجھے کہا ہے توجہ سے وہ میری باتیں سُن لے۔

تو ھر چہ رانگری جز ظھورِ خویش مبین
کہ تو در ھر دو کون روی باھوش

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تجھے نظر پڑتا ہے سوائے تیرے اپنے کے اُسے مت دیکھ اس طرح کرنے سے تو دونوں جہان میں باہوش چلتا پھرتا رہے گا۔

اگر حقیقت اشیاء بہ پرسد از تو کسی
بگو بگو تو از اسرار عشق باش خموش

ترجمہ: اے دوست اگر کوئی تجھ سے اشیاء کی حقیقت دریافت کرے تو کہہ دے بتا دے بتا دے وہ عشق کے بھید تجھے معلوم ہیں مگر تو خاموش رہ خاموش۔

نمتیوان زرخِ خوب تو نظر کردن
بیاد جلوۂ رویت نماند ہرش بہوش

ترجمہ: اے دوست تو حسین منظر اور چہرہ سے اپنی نظر کیسے ہٹا سکتا ہے ایسے جلوہ کی دِید سے تُو کیسے ہوش سلامت وسالم بچا سکتا ہے۔

بکنج ھجر نشین باھزار عجز و نیاز
اگر تو سرّ خدائے زدرد غم مخروش

ترجمہ: ایک بندہ جو اپنے محبوب سے جُدا ایک کونے میں ہزار بار عجز و نیاز سے بیٹھ جائے۔ اگر تو اللہ کے ایک راز سے آشنا ہو جائے تو بھی ایک غم ملنے پر بھی اپنے درد کا غم نہ ظاہر کر۔

ازین جھان بجھان دگر بذوق و طرب
بپائے فرق بہ تمکین بیا بجنبان دوش

ترجمہ: اس جہاں سے اگلے جہاں کو نہایت ذوق وشوق سے قدم بقدم چل کر بڑی شان بان سے جالیکن ڈرتے ڈرتے سر کندھوں میں چھپا کر آ۔

بصد ھزار امید آورم زروئے کرم
بدہ بہ صابرؔ خود از غم ولا سر جوش

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے فضل وکرم سے ہزاروں اُمیدیں وابستہ کئے ہوں اے اللہ تو خود صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ عطا فرما اور صراحی انڈیل دے لیکن اُس سے اُسے جوش نہ آئے وہ تیرے فضل وکرم کے لا ملتجا مٹکے نوش کرے مگر اُسے ذرا بھر بھی آپے سے باہر ہونا نہ آئے۔

تنِ مجروح و جان افگارِ و دلریش
شد از تیغ نگاہِ دلبر خویش

ترجمہ: اے دوست میرا بدن زخمی ہو گیا اور جان زخمی اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یہ سب کچھ میرے اپنے محبوب کی نگاہ کی تلوار کے طفیل ہوا ہے۔

بکویت اندرین سودا خرابم
نمیدانم چہ خواھد شد ازین پیش

ترجمہ: یہ میرا بُرا حال تیری گلی میں جانے سے ہوا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ اِس سے آگے میرے ساتھ کیا کُچھ ہوگا۔

شدم از دست نفس خویش عاجز
چو کژدم میزند ھر دم بدل نیش

ترجمہ: میرا یہ بُرا حال میرے عاجز نفس کی وجہ سے ہوا ہے یہ میرا حال تو ایسا ہے جیسے کسی کو ہر لحظہ بچھو ڈنگ مارتا رہتا ہے میرا یہ حال تو ایسا ہے۔

مرا دریاب گر خواھی سلامت
منم در عالم مستان وفا کیش

ترجمہ: مجھے پکڑ لے اگر تو سلامتی کا خواہش مند ہے کیونکہ میں تو وفادار مست لوگوں کی حالت میں ہوں مجھے اپنا حال خود بھی معلوم نہیں ہے۔

بکن رحمے بحالِ من کہ ھستم
بکویت او فتادہ ھمچو درویش

ترجمہ: اے دوست میرے حال پر رحم کھاؤ میں جیسا بھی ہوں بس میں تو ایک درویش کی مثل تیری گلی میں پڑا ہوں۔

بیا بی راہ در بزمِ حقیقت
باین حالِ کہ داری باید اندیش

ترجمہ: تجھے حقیقت کی محفل میں جانے کو راہ مل جائے گی لیکن یاد رکھ کر اِس حال میں جو تیرا حال ہے اسے سوچ اور دماغ میں رکھ لینا۔

بکوئے ہجر تو چوں صابرؔ از ذوق
بخواہم درد عشقت بیش از بیش

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی طرح نہایت ذوق شوق سے تیرے ہجر کی گلی میں حد سے زیادہ تیرے عشق کے درد کی خواہش اور تمنا رکھتا ہوں۔

......☆......☆......☆......

من میروم بذوق بکوئی نگار خویش
گر صد ہزار زخم زند گوئیش کہ بیش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے کوچہ میں بڑے ذوق شوق سے جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے ہزاروں باتیں کہہ کر زخم پہنچائے پھر بھی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بے شک اس سے زیادہ بھی کر لیں فکر مند نہیں ہوں۔

سلطان دھر در دل من جاگرفتہ است
زان بر سرِ عرش وقارم بودبہ بیش

ترجمہ: دُنیا کے بادشاہ نے میرے دل میں جگہ لے رکھی ہے اسی وجہ سے میں عرش پر وقار سے ہوں اور میری قدر ہے اور یہ قدر اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

افتـــادہ ام بـــخـــاك درت از ســـر نیـــاز
رحمی بکن بحـال من خسته سینه ریش

ترجمہ: میں بڑی نیازمندی و عاجزی سے تیرے در کی خاک پر پڑا ہوں میرے حال پر کرم ومہربانی فرمائیں میرا سینہ پھٹ چکا اور خستہ حال ہو گیا ہے۔

از خـــنـجـــر مـــژہ بھـــزاراں هـــزار نـــاز
کـژدم صـفـت زدی تـو بـجـانـم هزار نیـش

ترجمہ: اے میرے محبوب تو نے اپنی نازک پلکوں کے ہزار ناز کے خنجر سے میرے سینہ کو چیر دیا ہے اور تُو نے میری جان پر بچھو کی مثل ہزاروں ڈنگ مارے ہیں۔

از کـوئ مـن ببـر اگـرت جـانـعزیـز هست
پـامـال میشوی تـو چـو صـابـرؔ ببزم عیش

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تجھے اپنی جان عزیز و پیاری ہے تو آ کر میری گلی سے یہ میری جان لے جا۔ تُو صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل پامال ہو جائے جیسے میں عیش کی بزم میں ہوں۔

.......☆.......☆.......☆.......

اگـر تـو عـاشـق مستـی بـکـوئـے یـار بـرقص
بـرقص لیك چـو طـائـوس هوشیـار بـرقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو کسی کے عشق میں مست ہے تو رقص کرتا اُس کی گلی میں جا تو رقص کئے جا ایسا رقص کر جیسے مور خوش ہو کر پائل بنا تا مستی کے عالم میں کرتا ہے

زمن شنو اگرت هست مر ترا ذوقی

چو زلف او برخ نازنین نگار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے ذوق وشوق ہے تو مجھ سے یہ بات سُن لے تو اپنے محبوب کی زلف کی دید پر رقص کر جیسا کہ نازنین کو چاہنے والے کرتے ہیں۔

اگر تو طالب وصلی زخویشتن برخیز

بصد هزار غم و درد و اشکبار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کے وصل کی خواہش رکھتا ہے تو اُٹھ اور ہزار غم دکھ درد اور آنسو بہا کر رقص کرتا کہ تیرا محبوب تجھ پر مہربان ہو جائے۔

اگر قبول فتد باهزار عجز و نیاز

تو آتش که تو داری شرر ببار برقص

ترجمہ: اے دوست تو دل میں محبت رکھتا ہے اگر وہ اُسے قبول ہو تو ہزار بار عجز و نیاز مندی سے اُس کے پاس پیش کر اور جو محبت کی آگ تیرے سینہ میں ہے اُسے ہزار بار پیش کر اور رقص کر کے پیش کرتا کہ قبولیت حاصل کرے۔

اگر تو محرم رازی بصد هزاران ذوق

زمستئ دِل خود برسان بیار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے سینہ میں محبت کا راز ہے تو ہزار بار ذوق اور شوق سے اُن کی خدمت میں پیش کر تو اپنے دل کی مستی کا حال اُن پر پیش کر اور یہ راز اور مستی دل اپنے محبوب کو رقص کر کے پیش کر۔

اگر وصال بخواهی بصد هزار طرب
ببزم دوست بیا بادِل فگار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کا وصل چاہتا ہے تو ہزار بار خوشی سے کر بس تو اپنے زخمی دل کے ساتھ آ اور دوست کی محفل میں رقص کر کے اُسے نذرانہ دل پیش کر۔

بود کہ بهر تماشافتد نظر برتو
به پیش آن بُتِ رعنا هزار بار برقص

ترجمہ: ہوسکتا ہے کہ وہ منظر جو وہاں تو دیکھے تو تیرے لئے یہ ہے کہ تو ہزار بار رقص کرتا ہوا اپنے حسین محبوب کی محفل میں پیش ہوتا کہ قبولیت کا درجہ پائے۔

چو صابرؔ از سر سودا بذوق هر نغمه
در آ برقص و لیکن بروئے یار برقص

ترجمہ: اے دوست تو ہر ایک گیت بڑے ذوق شوق سے اُن کے پاس پیش کر تُو یہ نغمے رقص کرتا پیش کر اور محبوب کے حضور رقص کرتے ہوئے جا۔

......☆......☆......☆......

رفتن بپائے دیده بکوئی نگار فرض
آمد بدیده ودیدن روئے نگار فرض

ترجمہ: عاشق پر محبوب کی گلی میں آنکھوں کے بل جانا فرض ہے اور پھر وہاں سے آنکھوں کے بل چل کر آنا اور محبوب کے چہرہ منور کو دیکھنا فرض ہوتا ہے۔

آمد خبر زغیب کہ رفتن زخود نہان

بر عاشقان وصال بکوئی نگار فرض

ترجمہ: مجھے غیب سے یہ خبر ملی ہے کہ اپنے آپ سے چھپنا فرض ہے مگر عاشقوں سے ملنے کیلئے محبوب کی گلی میں جانا فرض ہے یعنی عاشق کیلئے محبوب کی گلی فرض مقام کی مثل ہے۔

آمد بطالبان تو از صدق جان و دل

دا دن ھزار بار ببوی نگار فرض

ترجمہ: تیرے طالبوں پر نہایت صدق وصفا سے حکم آیا ہے کہ وہ ہزار بار سانس لیں جس میں تیری اُن کے دل میں خوشبو آئے عاشق پر محبوب کی دید میں سوچ کرتے رہنا فرض ہے۔

کردن فدا ھزار دل و جان عاشقان

از بھر وصل موئی بموئے نگار فرض

ترجمہ: محبوب پر ہزار دل و جان سے قربان ہونا چاہیے محبوب کی ہر زُلف کی دید عاشق پر فرض ہے۔

در مذھب یگانہ پرستان زروے حال

بودن رواست بخوئ رسنجؤ نگان فرض

ترجمہ: محبوب سے محبت کرنا مذہب مین جائز ہے جس حال مین کوئی ہو محبوب کی خوداداؤں پر فدا ہونا فرض ہے۔

خوردن بعاشقان ست مئی عشق رامدام

شب تا سحر ز جامِ و سبوی نگار فرض

ترجمہ: عاشق اپنے محبوب کی دید کی شراب کو ہمیشہ پیتے ہیں اُن پر رات سے صبح تک اُن کے ظرف یعنی قفس عنصری کی دید کے پیالے پیتے رہنا فرض ہے یعنی عاشق ساری ساری رات اپنے محبوب کی دید سے سیراب ہوتے اور لطف اُٹھاتے رہتے ہیں۔

بر عاشقان غمزدگان صابرؔ آمده

مردن ببزم عشق و هوائے نگار فرض

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ وہ عاشق جو محبوب کی دید میں غم اٹھاتے رہتے ہیں اُن پر اپنے محبوب کے عشق میں مرنا اور اُن کی دید کی ہوا کھاتے رہنا فرض ہے۔

......☆......☆......☆......

نکنم در رہِ تو راه غلط

نکند راه خیر خواه غلط

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تیری راہ میں کوئی غلط قسم کا اقدام نہیں کرتا ہوں اور اُس کی ذات بھی ایسی ہے کہ وہ بھی اپنی اچھائی کو مجھ سے نہیں موڑتا خواہ میں غلط ہی کروں۔

ازره عقل ورائے ملك ستان

نکند هیچ بادشاه غلط

ترجمہ: عقل اور مشورہ سے مُلک کو اپنا کیا جا سکتا ہے جو ایسا کرے وہ بادشاہ غلطی پر نہیں ہوتا۔

نتوانند برابری کردن

بتوا نوار مہر و ماہ غلط

ترجمہ: اے آقا تیری برابری نہیں ہوسکتی تجھ پر سورج اور چاند کے انوار و برکات کم نہیں ہوسکتے ہیں۔

اگر تو خواھی شوی زاھل یقین

تو مکن بررخ نگاہ غلط

ترجمہ: اگر تو یہ چاہے کہ تو اہل یقین لوگوں میں ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو کسی خراب چیز کی طرف نگاہ نہ کر۔

درد و غربت بخواہ تابدھم

بس نخواھی زمن تو جاہ غلط

ترجمہ: اگر تو مجھ سے دکھ اور درد اور مسافری کی خواہش کرے تو میں تجھے یہ دے دوں لیکن تجھے چاہیے کہ تم مُجھ سے غلط چیز نہ طلب کرو۔

عذر ھا میکنی بطرز گناہ

بس مشو رھبری گناہ غلط

ترجمہ: تو مجھ سے گناہ کی طرح کے عذر اور بہانے کرتا ہے۔ لیکن تجھے چاہئے کہ تو مجھے غلط قسم کے کام کی رہبری نہ کرے۔

دخل و خرجے تو نیك بین صابر

تتا نباشد مگر سیاہ غلط

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیری آمدنی اور تیرا خرچ پاک و مبرا ہے۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط کام واقع ہو جائے۔

ھرچہ خواھی بمن بگو واعظ
در جھاں نیست کن چو تو واعظ

ترجمہ: اے واعظ تو جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے کہتا جا۔ دنیا میں تجھ جیسا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

ازمنِ خستہ و شکستہ دل
غیر درد دبلا مجو واعظ

ترجمہ: میں خستہ حال اور ٹوٹے ہوئے دل والا ہوں۔ اے واعظ تو مجھ سے سوائے درد اور تکلیف کے کچھ نہ پائے گا۔

راہ حق را اگر تو میگوئی
میروم میروم بگو واعظ

ترجمہ: اے واعظ اگر تو کوئی حق بات بیان کرتا ہے تو میں بلاشبہ وہ کرتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

گفتنت را نمتیوانم کرد
واں یقین خود بکن برد واعظ

ترجمہ: اے واعظ میں تو ایسا نہیں کر سکتا ہوں جیسا تو کہتا ہے۔ تو اِس بات پر پختہ یقین کرلے ورنہ چلا جا۔

انچہ خواھی زمن نمی آید
گوش کن گوش شنو واعظ

ترجمہ: وہ جو تو چاہتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا سُن لے اور ہوش کر واعظ مجھ سے ایسی توقع نہ کر۔

نکنم انچہ تو ھمے گوئی
دست ازمن دگر بشو واعظ

ترجمہ: میں وہ نہیں کرتا ہوں جو تو مجھے کہتا ہے۔ اے واعظ بس تو مجھ سے اپنا ہاتھ دھو ڈال۔ میں تیرے ہاتھ نہیں آتا ہوں۔ اور میں تیرے کام کا نہیں ہوں۔

گفت صابرؔ بصد ھزار زبان
تو بمنؔ رد برد شنو واعظ

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ ہزار بار تجھ سے یہی کہتا ہے کہ تو میرے پاس آ۔ مگر چلا جا۔ میری بات واعظ سن لے۔

......☆......☆......☆......

اگر تو راسخی بر جادۂ شرع
نشینی زود بر سجادۂ شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو شرع و دین کے احکام پر کاربند ہے اور سختی سے کاربند ہے تو تجھے بہت جلد شریعت کے مصلے پر بٹھایا جا سکتا ہے۔

شوی چون شبلی دبازید دایم

چشی یک جرحه گر از باده شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو پختہ انداز سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل شرع کا پابند ہے۔ اور اگر تو ایک گھونٹ بھی شریعت کا نوش کرلے تو تیرا مقام مثل اکابرین کے ہوجائے۔

کجا برسر نهم تاجِ مکلل

اگر بایم لباسِ سادۂ شرع

ترجمہ: کیا میں اپنے سر پر زیورات سے مُزین تاج رکھ سکتا ہوں۔ اگر میں شریعت کی تعلیمات کا سادہ لباس زیب تن کرلوں۔

شود ور عالم قدسی مکرم

هر ان کو میرود بر جاوه شرع

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو شریعت کی راہ پر چلتا ہے۔ وہ بلاشبہ عالمِ بالا میں نہایت عزت وتکریم حاصل کرلیتا ہے۔

روم ور بزم شرع پاکبازان

نیاید ره زپا افتاده شرع

ترجمہ: وہ بندہ جو پاک باز لوگوں کی محفل میں شرع کے احکام پر کاربند ہوکر چلے تو یقینی بات ہے کہ وہ راہِ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے۔

نگنجد درود عالم همچو صابرؔ
کہ مے نوشد دمادم جام شرع

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل دونوں جہان میں وہ سمانہیں سکتا۔ جو شریعت کے جام پر جام پیتا جاتا ہے۔

......☆......☆......☆......

وارم از هجر رخت در سینه داغ
باغ باغم باغ باغم باغ باغ

ترجمہ: اے دوست میں اپنے سینہ میں ایک داغ رکھتا ہوں تیرے چہرہ انور کی دوری کی وجہ سے میرا گلزار غم والا ہوگیا۔ میرا باغ دُکھی ہے۔ گلزار آخر گلزار ہوتا ہے۔

هست اندر دل بصد ذوق و طرب
از خیالِ روئے جاناں صد چراغ

ترجمہ: میرے دل میں دوست کیلئے بے حد وشمار ذوق شوق اور خوشیاں ہیں۔ محبوب کے منور چہرہ کا خیال میرے لئے سینکڑوں چراغ لئے ہے۔ یعنی میرا خیال اُس کی یاد سے روشن اور روشنیوں کا مقام بن گیا ہے۔

درو را خواهم ز تو ای جانمنا
گر رسد از بادهٔ غم یك ایاغ

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ سے درد مانگتا ہوں۔ اگر غم کے شراب سے مجھے ایک پیالہ بھر درد مل جائے تو کیا ہی بہتر ہو۔

بـــر رخ زیبـــا مــنـــه خــــال سیـــاه

نیســـت انـــدر بـــاغ جـنـــت جائـــے زاغ

ترجمہ: اے میرے محبوب اپنے حسین وجمیل چہرہ پر سیاہ رنگ کا داغ مت بنا۔ کیونکہ باغِ جنت میں کوے کیلئے کوئی جگہ اور گنجائش نہیں ہے۔

درد خــــواهـــم درد خــــواهـــم دَرد درد

درغــــم غــــربـــت بســـے دَارم فــــراغ

ترجمہ: اے دوست میں تجھ سے درد مانگتا ہوں۔ درد اور درد کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پردیس میں رہتے ہوئے اکثر ہجر کا درد سے فراغت وفرصت پانا مشکل ہے۔

از رہِ صبــــر و رضـــا صـــابـــرؔ مپـــرس

یـــافتـــم مـــن زیـــن ره بـــزم فــــراغ

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو صبر ورضا کی راہ نہ پوچھ کہ صبر ورضا کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں نے یہ راہ تو صرف فراغت کی محفلوں میں پائی ہے۔

......☆......☆......☆......

رفتـــم از کـــوے یـــار خـــویـــش دریـــغ

مــــانـــده ام جــــانِ زار و ریـــش دریـــغ

ترجمہ: میں اپنے محبوب کی گلی سے نہایت افسوس سے چلا۔ اب میری حالت خستہ خراب ہے اور میں زخمی حال اور افسوس ناک حال میں ہوں۔

مرھمے بخش از کرم جاناں
خوردنم از غم تو نیش دریغ

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے مہربانی کر کے مرہم عطا کر دے تا کہ میرے دل کا زخم ٹھیک ہو جائے۔ کیونکہ میں نے تیرے غم کے ڈنگ سے بہت بڑا زخم کھایا ہے۔

کفر و اسلام رفت ھر دو ز دست
حیر تم واد این وو کیش دریغ

ترجمہ: میرے ہاتھ سے اسلام اور کفر دونوں چلے یعنی میں دونوں ظاہر سے باہر ہو گیا۔ اور میں افسوس کرتا ہوں کہ دونوں راہوں نے مجھے حیرانی کے عالم میں کر دیا۔

ھیچ گفتن مرا نمی آید
کہ بہ پُرسی ز حال پیش دریغ

ترجمہ: مجھے کچھ کہنا نہیں آتا۔ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں۔ کیونکہ زیادہ بیان کرنے اور پوچھنے پر مجھے افسوس ہوتا ہے۔

صابرؔ از درد دل ھمیگوید
رفتم از کوئے یار خویش دریغ

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے دل کو دکھی رکھتے یہ کہتا جاتا ہے کہ افسوس میں اپنے دوست کی گلی سے چلا آیا۔ اور اُس کا دیدار نہ کر سکا۔

......☆......☆......☆......

منہ قدم بسر کوئے یار خود بخلاف
اگر تو عشق نداری بہ بزمِ درد ملاف

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق نہیں ہے تو درد بھری محفل میں غلاف اوڑھ کر مت جا اور اپنے دوست کی گلی میں ایسے قدم مت رکھ جو اُس کی طبع کے خلاف و نازیبا ہوں۔

قدم براہ حقیقت نہادۂ ہرگز
بہ بزم اہل سلامت سخن مگو بخلاف

ترجمہ: اے دوست تو حقیقت کی راہ میں قدم رکھ کر چل اور سلامتی والوں کی محفل میں کوئی ایسی بات خلاف معمول اور خلاف قاعدہ نہ کر۔

زصیقل غم عشق آنچناں بکن خود را
کہ تاچو آئینہ باشی تو در جہان و صاف

ترجمہ: اے دوست اپنے دل کو عشق کے غم سے صاف شفاف کر لے۔ تاکہ تیرا حال اس دنیا میں نہایت صاف اور شیشہ کی مثل ہو جائے۔

چناں بکوش زسر تا قدم شوی ہمہ نور
اگرچہ سید علویستی ز سر تا ناف

ترجمہ: حضرت اپنے آپ سے خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ تو اس طرح کی کوشش اور عمل کر کہ تو سر سے پاؤں تک نورانی جسد بن جائے۔ اگرچہ تو علوی سید ہے اور خالص سید نسل سے ہے۔

ھزار جان بدھم گر تو بھر کشتن ما

زخشم خنجر ابرو بر آوری زغلاف

ترجمہ: اے محبوب اگر تو ہمارے مارنے کا عزم کرے تو میں اپنی جان ہزار بار پیش کرتا ہوں۔ اگر تو اپنے نقاب کو ہٹا کر غصہ کی حالت میں اپنے ماتھے کو ننگا کر دے تاکہ میں زیارت کرلوں تو اس حال میں میں اپنی ہزار جانیں تیری راہ میں قتل کیے جانے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

بکنج ھجر تو جا کردہ ام ز دولت تو

پس ست خون جگر در غم تو وجہ کفاف

ترجمہ: میں نے تیری مہربانی سے تیرے ہجر کے کونہ میں گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ پس تیرے غم میں میں خونِ جگر پیش کرتا ہوں۔ اور یہ میرے لئے کافی ہے۔

ز صابرؔ این سخنے یاد ارتا باشی

بغیر نفس ستمگر مکن بکس تو مصاف

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی یہ بات یادرکھ اور اس کو دل میں گرہ دے لے۔ کسی بندے سے جنگ نہ کر سوائے اس کے جو ظالم ہو۔ یعنی ظالم کے خلاف جہاد کر۔ اور صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی ہدایات کو دل و دماغ میں گرہ دے کر رکھ۔ تاکہ کل تیرے کام آئیں۔

......☆......☆......☆......

عاشقم من بدرو مندی عشق

ذوق دارم زخود پسندی عشق

ترجمہ: میں عشق کے میدان میں ایک دردمند دکھی دل عاشق ہوں۔ میں نے اپنی مرضی اور رضا سے عشق کی منزل کو پسند کیا ہے۔

او بکون و مکان نہ می گنجد

ہر کرا دادہ شد بلندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اس ارض و سما اور کون و مکان میں نہیں سماتا۔ جسے عشق نے ایک بلند مقام اور رفعت بخش دی ہو۔

بر مراد دو کون می خندد

ہر کرا گشت ارجمندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ جسے عشق کی منزل میں ایک بلندی اور رفعت مل گئی وہ ان دو جہانوں پر ہنستا ہے کہ اِن کی تو کوئی قیمت و مقام نہیں میں بہت بلندی پر آ گیا ہوں۔

جان فشانی کند بہ نفسی

گر کند گوش نقشبندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اپنی ذات پر بہت سخت محنت و تنگی کرتا ہے۔ اگر اُسے عشق میں اِس منزل کی نقش و نگاری کرنی پڑے۔ وہ ایسی بات سُن کر بہت محنت کیے جاتا ہے۔

گریہ کن گریہ کن تو صابرؔ دار

تا زہد دست مستمندی عشق

ترجمہ: اے دوست تو صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل رو اور چیخ و پکار کر۔ تا کہ تجھے عشق کی مصیبت اور تنگی ملے اور یہ زہر تیرے لئے تریاق ہو جائے۔

......☆......☆......☆......

الٰہی رحم کن بر حالِ ادراک

فرست او را دوا از اوج افلاک

ترجمہ: اے اللہ اُس عقل و فہم پر اپنا فضل کر دے اور اس کی خستہ حالی پر اسے دوا عطا کر دے اور آسمان سے اس کی دوا بھیج دے۔ تا کہ اس کی خستہ حالی و بدحالی بدل جائے۔

باسمِ ذاتِ خود یارب بساحل

رسان او را زین بحر خطرناک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اس بدحالی اور خستہ و خراب حالت کو اپنے اسمائے پاک کے طفیل طوفان سے ساحل و کنارے پر سلامتی سے لا۔ کیونکہ یہ دنیا کا خطرناک سمندر بہت تکلیف دہ اور خطروں سے بھرا ہے۔ اس سے بچ نکلنا نہایت مشکل حال ہے۔

بدہِ صحّت مراد را تا مبادا

کنم زین غم گریبان جگر چاک

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ بخش دے ہو سکتا ہے کہ میں اس غم

سے اپنا دامنِ جگر چاک کر کے چھٹکارا حاصل کرلوں۔ اور مجھے پریشانیوں سے نجات مل جائے۔

بدرگاہ تو رو آوردہ ام من
مکن یارب مرازین درد غمناک

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے حضور اپنا منہ کر کے تجھ سے دُعا کی ہے۔ اب تو مجھے اے میرے رب غمناک اور پریشان حال نہ کر اور درد وغم سے چھٹکارا بخش دے۔

زلطف خاصِ تو اُمیّد وارم
بکن اورا ازین رنج بلا پاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری خاص رحمت اور تیرے فضل کا امیدوار ہوں۔ پس تو مجھے تمام قسم کے رنج اور الم سے پاک اور صاف فرما۔ تاکہ سکون و راحت حاصل ہو۔

سرایت دروے روے زہر سودا
زلطفِ خاص خویشش بخش تریاک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو میرے حال سے ہر قسم کا درد دور فرما دے اور میرا ہر سودا اور فکر ختم فرما دے۔ تو اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے تریاق عطا فرما۔ تاکہ میرے حال وقال سے ہر قسم کے زہر نکل جائیں اور تیرا کرم میرے حال پر تریاق ہو جائے۔

همی گوید زشب تا صبح صابرؒ
الٰهی رحم کن بر حالِ ادراك

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ رات سے صبح تک یہی دعا کرتا ہے۔ کہ اے میرے رب میری سمجھ اور عقل پر خاص فضل و کرم کر دے۔

......☆......☆......☆......

رحیمی و کریمی ای خالق پاك
فرست از لطف بارانے زافلاك

ترجمہ: اے اللہ تو رحیم و کریم ذات ہے۔ تو سب کا خالق ہے۔ پس تو اپنی مہربانی سے کرم کا بادل اپنے آسمانوں سے ہم پر نازل فرما دے۔

بده باران کریم بنده پرور
که از ذاتش باین مست جگر چاك

ترجمہ: اے اللہ تو کریم اور بندوں کو پالنے والی ذات ہے۔ اپنے رحم کے صدقہ ہم پر رحمت باراں بھیج دے۔ تاکہ تیرے اس فضل سے یہ اپنے حال سے گئے گزرے بھی پاک و صاف ہوں۔

مشو بر بندهائے خویش قاهر
به غفّاری تو گشتند بیباك

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے غضب کے بند کو نہ سخت فرما۔ بلکہ غضب ٹال دے۔ تو بلاشبہ غفار ذات ہے۔ اسی لئے بُرے تیری اس صفت کے صدقہ میں نڈر ہو گئے ہیں۔ اور تیرے حکم کی خلاف ورزی پر نڈر اور بے پروا ہو چکے ہیں۔

تو صابرؔ را بفضل خویش یارب

بر آر از قید این مکر خطرناک

ترجمہ: اے اللہ تو فضل وکرم والا ہے۔ تو اپنے فضل واحسان سے مجھے اس دنیاوی مکروفریب سے نکال دے۔ کیونکہ یہ صورت حال بڑی خطرناک ہے۔

......☆......☆......☆......

دل من درغم عشق تو شد چاک

ازین شادی شدم بر اوج فلاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دل تیرے عشق ومحبت میں ٹکڑے ہوگیا ہے۔ مجھے اس حال سے خوشی ہے اور میں اِس خوشی سے آسمانوں کی بلندی پر چلا گیا ہوں۔

بدین اُمیّد تا روزے نہی پا

فتادم بردرِ پاک تو چون خاک

ترجمہ: اے میرے رب میں اِس امید سے کہ تو مجھ پر فضل فرمائے گا میں روز اول سے ہی اِس راہ پر لگا ہوں میں اِس خیال سے ہی تیرے پاک گھر کے دروازہ پر خاک کی مانند گرا پڑا ہوں۔

زسودائے بتاں از صیقلِ عشق

زسرتا پاشدم آئینہ ساں پاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میں موحد ہوں میرے دل میں کوئی اور نہیں ہے میں تیرے

عشق ومحبت میں شفاف ہوں اور میں سر سے پاؤں تک آئینہ کی مثل صاف ہوں اور تیرا بس تیرا ہوں۔

زغفلت شد غمِ غربت زسینہ

ازان افتادہ ام برخاک غمناک

ترجمہ: میں اپنے سینہ میں غفلت سے کسی اور کو لئے بیٹھ گیا جو مجھ سے غلطی ہو گئی اس غلطی کی سزا میں اور ازالہ کی خاطر تیرے در کی خاک پر غمگین حال میں پڑا ہوں۔

شنیدم من شنیدم از ازل پیش

خدا فرمود در شانِ تو لولاک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے سنا میں نے روز ازل سے یہ سُن لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی شان والا بنایا ہے اور تیری تعریف میں ہی یہ فرمایا ہے۔ ''اگر میں تجھے نہ پیدا فرماتا تو یہ ارض وسمانہ بناتا'' ﴿حدیث قدسی﴾

چگونہ وصف ذاتت میتوان کرد

ندارو رہ در آنجا فکر و ادراک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی صفات میں کیسے بیان کرسکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نہایت ارفع واعلیٰ ہے وہاں تک میری فکر اور عقل کو راہ نہیں مل سکتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بلند اور بے مثل رفعت پر فائز ہیں۔

شدم قربان دست تو که از لطف

به بستی صد هزاران دل بفتراك

ترجمہ: اے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر قربان جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک بڑا مہربان ہے کہ ہزاروں لوگ گھوڑوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف وعطا حاصل کرنے کو کمر کس کر آتے ہیں۔

نمی آید بدستت وصلِ جانان

منه سر اندرین راهِ خطرناك

ترجمہ: اے دوست تیرے ہاتھ میں محبوب لوگ نہیں آتے پس بہتر یہ ہے کہ تو اِس خطرناک سفراور راہ میں نہ پڑ ورنہ کامیابی بھی محال اور جان بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

زخون دل بسودائے محبت

شدم در خاك و خون با چشم نمناك

ترجمہ: میں محبت کے خیال میں ہو کر اپنے دل کا خون کر چکا ہوں میرا دل ہلاک ہو گیا میں اس بدحالی میں زمین پر گرا پڑا ہوں اور میری آنکھیں سخت غمناک حال میں ہیں۔

برد گوئے غم غربت چو صابرؔ

کسے کو هست در عشقِ تو چالاك

ترجمہ: وہ بندہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل گھر سے دُوری کے غم کی گیند لے چلا جو تیرے عشق میں ہوشیار اور تیز رفتار ہو کر نکلا جس نے تیری ذات سے عشق کر لیا۔ وہ کامیابی کی گیند لے چلا اور وہ اِس منزل میں کامیاب رہا۔

بنبرم دلبر رعنا اگر روم بخیال
خیال نقش بہ بند دور آرزوے وصال

ترجمہ: اگر میں اپنے محبوب کی محفل میں جانے کا خیال کروں تو مجھے چاہیے کہ میں اُس کے وصل کی آرزو اور خواہش کو اپنے دل میں نقش کر کے جاؤں۔

نمیر سد بسرِ اوج وصل مرغِ خیال
اگر پرد بھوائے تو صد ھزاراں سال

ترجمہ: تیری ذات تک میرے خیال کا پرندہ اونچا اُڑے تو بھی نہیں پہنچ سکتا اگر وہ ہزاروں سال تک تیرے پاس جانے کے خیال سے اُڑتا رہے۔

ابو المکارم مارا سرِ سلیمانی ست
ھزار شکر کہ دیدم کمالش از سر حال

ترجمہ: ہمارے نیک اعمال کی بنیاد ہی ہماری شان وشوکت کا راز ہے۔ میں اِس پر ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اُن کے خیال میں یہ کمال حاصل ہو گیا یعنی اُن کے خیال میں غرقابی ہی بڑا کمال اور کامرانی ہے۔

ھزار دیدہ کنم از برائے دیدن تو
اگر بر افگنی از رخ نقاب بھر مثال

ترجمہ: اے محبوب میں تیری دید وزیارت کیلئے ہزار بار آنکھیں کھولتا ہوں اور اگر تو اپنے چہرہ انور سے ایک بار بھی نقاب اُٹھا دے تو میں ہزار آنکھوں سے تجھے دیکھوں۔

بیك نظارۂ روئے تو کامران گردم

اگرچہ از غم تو کُشتہ ام ہمچو ہلال

ترجمہ: اگرچہ میں تیری دید کا متمنی ہوں اور تیری دید کے غم میں سوکھ کر پہلی رات کے چاند کی مثل باریک ہو گیا ہوں اگر تیرا دیدار ایک بار ہو جائے تو میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

شود بعرش برین ہمچو مہر و مہ روشن

براہ عشق تو کاہید آنکہ ہلال

ترجمہ: آپ کی تشریف لانے پر عرش بریں بھی سورج اور چاند کی مثل روشن ہوتا ہے اور وہ مثل پہلی رات کے چاند کے تیرے عشق کی راہ میں گھٹ کر رہ گیا۔

زفرق تابقدم گوش گشتم از سر ذوق

مگر کَند بمن از حال و فعل خویش مقال

ترجمہ: میں تیری دید کے ذوق وشوق میں سراپا کان بن گیا لیکن وہ تو مجھ سے صرف اپنی باتیں اور عمل کہتا ہے۔

بسوزاز سر سودائے عشق تا ذم حشر

اگر تو عاشق مستے زورِ دعشق منال

ترجمہ: اے دوست عشق کے سودا سے تو تا قیامت جلتا رہ اگر تو عاشق صادق ہے تو عشق کے درد سے مت رو۔

اگر نگاہِ تو افتد بمرغ گشتہ کباب
یقین زلطفِ نگاہت بر آورن پر دبال

ترجمہ: اگر تیری نگاہ پرندے پر پڑ جائے تو وہ جل کر کباب ہو جائے۔ تیری نگاہ کی مہربانی سے پرندے کے بال و پر نکل آئیں یہ سب اُس کی یقینی نگاہ کا اعجاز ہے۔

عدو چگونہ تو اند کہ جان برداز من
فتد بذاتِ شریرش زغیب کوہ زوال

ترجمہ: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا دشمن میری جان لے لے۔ گویا کہ اس کی شریر جان غیب سے زوال کے پہاڑ پر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

چو صابرؔ براز سرسودائے عشق جان درباز
وزین صفت کہ تو داری نمیر سی بکمال

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل تُو بھی عشق کے سودا سے ہاتھ دھولے اور دیکھ تو جس حال میں ہے۔ اس سے درجۂ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی جو عشق و محبت کرتے ہو اُس سے زیادہ کر کے منزلِ مُراد کو پہنچو۔

......☆......☆......☆......

زعشقت شادمانی دارد این دل
بغم راز نہانی دارد این دل

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست تیرے عشق و محبت سے میرا دل خوش و خرم ہے۔ اور اِس دل کو ایک پوشیدہ راز غم لگا ہے۔

بـــــہ بـــزم دلبـــران از مستـــی عشـــق
بســـر شـــورِ جـــوانـــی دار د ایـــن دل

ترجمہ: مجھے پیارے لوگوں کی محفل سے عشق و پیار ہے۔ اور اِس دل میں جوانی کے شور کا بھید چھپا ہے۔

بســـووائـــے وصـــالـــت از ســـردرد
بـــکـــویـــت جـــانـــفشـــانـــی دارو ایـــن دل

ترجمہ: میرے سر میں جو درد ہے وہ تیرے وصل کے خیال سے ہے۔ اور میرا دل ہر وقت تیری گلی میں اپنی جان کھپاتا اور گھلاتا رہتا ہے۔

بـــگـــوشِ هـــر کـــہ اُفتـــد قـــال شـــاهـــد
فـــغـــان جـــانـــفشـــانـــی دارو ایـــن دل

ترجمہ: اے دوست سُن جو کوئی اٹھتا ہے وہ کہتا ہے۔ دیکھ اور افسوس کر اس دل کو کتنی تکلیف ہے۔

کتـــاب دل نـــجـــوان گـــر عـــارفـــی تـــو
عـــجـــب گـــنـــج مـــعـــانـــی دارو ایـــن دل

ترجمہ: اگر تو علم و معرفت والا ہے تو دل کی کتاب پڑھ اور دیکھ کہ یہ کیسے عجیب معانی ہیں جو دل رکھتا ہے۔

کـــجـــا راهـــے بیـــایـــد غیـــر آنـــجـــا
زخـــود هـــم پـــاسبـــانـــی دارو ایـــن دل

ترجمہ: اُس جگہ کہاں کوئی غیر آدمی آسکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی چوکیداری تو خود دل کر رہا ہے۔ اور چوکیدار کی موجودگی میں کوئی غیر وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے۔

نمیرو ہرگز از ہجر دل آرام

حیاتِ جاودانی دارو این دل

ترجمہ: بغیر ملاقات وزیارت محبوب کے کسی دل کو کیسے آرام مل سکتا ہے اس حال میں بھی رہ کر اس دل کو حیات جاوید ملی ہے۔

بسرِّ دل بگو لبیک بشنو

زبانی بے زبانی دارد این دل

ترجمہ: اے دوست تو اپنا راز کہہ سنا بلانے پر لبیک کہہ سُن۔ کیونکہ اِس دل کی زبان بیان کرتی ہے مگر بغیر بولے یہ دل بولتا نہیں سنتا ہے اور بے زبان کلام کرتا ہے۔

بشہرِ عشق جا کرد است از ذوق

اُمید کامرانی دارد این دل

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے بڑے شوق سے عشق کے شہر میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں اور اس دل کو کامیابی کی بڑی اُمید ہے۔

بصد ذوق و طرب از درد عشقت

اُمیدِ مہربانی دارد این دل

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اِس دل میں تیرا دردِ عشق ہے اور یہ درد بڑے شوق اور عیش ونشاط سے دل میں لگا ہے اس دل کو تیری مہربانی اور خصوصی شفقت سے مہربانی کی اُمید ہے۔

زتو صابر اگر پرسند برگو

مکانے لا مکانی دارد این دل

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تجھ سے اس دل کا مقام و پتہ پوچھیں تو کہہ دے اس کا مکان لامکان میں ہے۔

☆......☆......☆......

کشیدہ درد عشق پر جفا دل

شنید از ہر طرف ہاں مرحبا دل

ترجمہ: ایک دل جس نے عشق کے درد کے ظلم کو برداشت کیا ہوا تھا اُس نے ہر طرف سے یہ آواز سنی کہ اے دل تیرا حال جو ہے اس پر تجھے شاباش ہے۔

ازاں روزے کہ تا غم ہمنشین شد

نکردہ اندرین سودا خطا دل

ترجمہ: جس روز سے غم میرا ساتھی ہوا ہے اس دن سے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اس سودا بازی میں دل کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

درین عالم بسے کردم تماشا

درآمد در نظر مشکل کشا دل

ترجمہ: میں نے اس حال میں ہوکر اکثر یہ دیکھا ہے کہ مجھے تو میری مشکلات کے حل اور مدد میں میرا دل ہی میرا مہربان مونس اور ڈھارس دلانے والا ہے۔

بدین اُمید تا روزے بہ بینی

فتادہ بر درتو بے نوا دل

ترجمہ: جب تک تو اُن سے امید رکھتا ہے اس دن تک یہ بے چارہ دل تیرے در پر گرا پڑا رہے گا۔

اگر صد جان بہ بنجشد تا دمِ حشر

نخواھم اندرین رہ بے وفا دل

ترجمہ: اگر وہ مجھے ﴿اللہ تعالیٰ﴾ سو جانیں بھی قیامت تک عطا فرما دے تو میں یہ نہ کہوں گا کہ اس راہ میں ﴿محبت﴾ دل بے وفا ہے یعنی دل محبت کیلئے جان بھی قربان کرنے سے نہیں ہٹتا وہ محبوب کو نذرانہ دل کا پیش کر ہی دیتا ہے۔

اگر خواھی شوی اھل سلامت

مشو باخود پرستان آشنا دل

ترجمہ: اے دوست اگر تو سلامت رہنے والے لوگوں میں ہونا چاہتا ہے تو تجھے چاہیے کہ تو خود پرست نہ ہو اور خود پرستوں سے دل آشنا نہ ہیں۔

بیك نظارۂ لطف خداوند

شد اندر ھر دو عالم مقتدا دل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک نظارے سے دل دونوں جہان کے اندر اقتدا کرنے والا ہو گیا۔

ببین نور جمال خویش جانان

کہ شد از صیقل عشقت صفا دل

ترجمہ: اے محبوب تو اپنا حسن و جمال جو تجھے نصیب ہے اس پر نگاہ کر دیکھ کہ یہ تیرے صاف دل کی چمک اور تیرے عشق کی کارفرمائی سے ایسا ہوا ہے۔

رسد صابرؔ بمنزل گاہ قدسی

اگر دستم بگیرد بے نوا دل

ترجمہ: اے فرشتے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اگر کوئی بے نوا و بے آسرا دل میری دستگیری کرے تو میں یقیناً اپنے مشن میں کامیاب ہوں۔

......☆......☆......☆......

ما عاشق ظہور جمال محمّدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر مست از شراب وصال محمّدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: اے دوستو ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا جمال اور دیدار چاہتے ہیں ہمیں اُن کا عشق ہے ہم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا وصل چاہتے ہیں ہم اس وصل کے شراب کے نشہ میں مست اور ہمہ تن حال ہیں۔

از آفتاب حشر نداریم غم کہ ما

در زیر ظل مہر جلال محمّدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: ہمیں روزِ قیامت آفتاب کی گرمی کی کوئی فکر اور اندیشہ نہیں ہے کیونکہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلال اور مہر کے سایہ تلے ہوں گے۔

اهــل ســلامتیــم ازان روز صــدق دل

ور قـول و فـعـل مـال بـحـال مـحـمّدیم ﷺ

ترجمہ: ہم نہایت خلوص اور صدق سے پہلے ہی دن سے اُن کے ہیں ہمارا کہنا اور ہر کام کرنا سبھی محمد الرسول اللہ ﷺ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

از بهـر کـار سـازی مـا انیـقـدر بـس سـت

کـز صـدق خـاکپـائـے بـلال مـحـمّدیم ﷺ

ترجمہ: ہمارے لئے اتنا ہی بہت ہے مزید کی خواہش نہیں ہے ہم محمد الرسول اللہ ﷺ کے بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی مٹی سے صدق وایقان رکھتے ہیں۔

بـاصـد هـزار شوق و طـرب تـا بـروزِ محشر

مـانبـدۂ جـمـالِ کـمـال مـحـمّدیم ﷺ

ترجمہ: ہم روزِ قیامت تک لاکھوں بار شوق اور محبت سے اُن کے ہیں ہم خلوص نیت سے محمد الرسول اللہ ﷺ کے کمالات کے دیکھنے اور اُن سے محبت و عقیدت کے بندے ہیں۔

از مـن بـجـز مـحـبـتِ آلِ نبـی مـحـو

مـا مـصـدرِ مـحـبـت آلِ مـحـمّدیـم ﷺ

ترجمہ: اے دوست تو مجھ سے سوائے اللہ کے نبی ﷺ کی آل سے محبت کے سوا کچھ نہ پائے گا بلکہ ہم تو آل محمد ﷺ کی محبت کا منبع اور ماخذ ہیں ہم آل نبی ﷺ کی محبت کا منبع ہیں۔

صابرؔ ز فرق تابقدم گشتہ ایم گوش

از ذوق در ہوائے مقال محمّدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہم سر سے پاؤں تک کان بن گئے ہیں ہم ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سُننے کے شوقین ہیں اور اُس ہوا کے حال و قال اور اُن کی ذات سے وابستہ ہیں۔

......☆......☆......☆......

چو نتو بجہان دگر ندیدم

مثلش بخدا بشر ندیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیری مثل دنیا میں اور کوئی نہیں دیکھا اور خُدا کی قسم تیرے جیسا میں نے کوئی انسان نہیں دیکھا۔

سوئے درِ حق زلطف و احسان

جز ورد تو راہبر ندیدم

ترجمہ: الطاف و اکرام اور احسان کے حال والا اللہ کی راہ میں کوئی نہیں اور تیرے درد کے سوا میں نے کوئی رہنما اور ہمدرد نہیں دیکھا۔

غیر از رہِ حق ہمہ ضرر ہاست

در راہِ خدا خطر ندیدم

ترجمہ: اللہ کی راہ حق کے سوا ہر جگہ نقصان ہی نقصان اور خرابیاں ہیں اور اللہ کی راہ اور راہِ مستقیم میں میں نے کوئی خوف خطر نہیں دیکھا ہے۔

راهـے بـوصـال کـے تـوان یـافـت

در راه دگـر اثـر نـدیـدم

ترجمہ: تیرے وصل کا رستہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے تیری راہ کے سوا دوسرے رستے ایسے ہیں کہ اُن میں کوئی اثر اور فائدہ نہیں دیکھا گیا۔

در خـود زهـوا لے مهـر رویـت

خـفـاش صـفـت بـصـر نـدیـدم

ترجمہ: میرے اندر تیری دید کی خواہش اور حسرت ہے میں تیری دید کا متمنی رہتا ہوں میں نے چمگادڑ صفت لوگوں میں بصارت نہیں دیکھی۔

در کـنـج غـمـت بـه بستـر درد

جـزیـاس دگـر بـه بـر نـدیـدم

ترجمہ: میں تیرے غم میں پڑ گیا اور گوشہ اختیار کیا اور محبت کا درد لے کر بستر پر پڑ گیا ہوں سوائے مایوسی اور حسرت کے کوئی فائدہ مجھے نظر نہیں آیا ہے۔

چـوں تـو بـجـهـانِ حسـن حـقـا

در خـاور و بـاخـتـر نـدیـدم

ترجمہ: اللہ کی قسم حُسن کی دنیا میں تجھ جیسا حسین میں نے اور کوئی نہیں دیکھا میں نے مشرق اور مغرب سب سمتوں میں تجھ جیسا کوئی نہیں پایا ہے۔

وصفِ حسنت نمیتوان کرد

مثل رُخ تو قمر ندیدم

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے حسن کو کیا بیان کروں میں ایسا نہیں کر سکتا میں نے تیرے چہرہ کی مثل چاند بھی خوبصورتی کے لحاظ سے نہیں دیکھا۔

جز درد و غم و هراس و حرمان

در بزم تو ما حضر ندیدم

ترجمہ: اے محبوب مجھے تو تیرا درد اور غم ہے میں ڈر اور مایوسی کا شکار ہوں میں نے تیری محفل میں اپنے جیسا خادم و ناچیز نہیں دیکھا۔

از مسجد و صومعہ بہ پرهیز

در کوئے مغان ضرر ندیدم

ترجمہ: تیرے لئے تیری وجہ سے میں مسجد اور گرجا میں جانے سے پرہیز کرتا ہوں میری سنو میں نے کلیسا کے پیشوا کی گلی میں کوئی درد اور نقصان نہیں دیکھا ہے۔

صابرؔ بهوائے ما هر دیاں

در سینہ بجز شرر ندیدم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) معشوق لوگوں کی خواہش رکھتا ہے اُس کے سینہ میں سوائے محبت کی چنگاری کے اور کچھ نہیں دیکھا ہے۔

........☆........☆........☆

ما عاشق گلعذار دردیم

ما رونق سبزہ زار دردیم

ترجمہ: ہم اُس کے عشق کے درد میں ہیں جو نہایت پھول کی مانند حسین و جمیل ہے

ہم اُس سبزہ زار کی رونق کا درد رکھتے ہیں جس میں ہمارا محبوب ہے۔

کز بہر غم و الم بصد ذوق

گلدستۂ نوبہار دردیم

ترجمہ: ہم اُن کیلیے جو غم و الم رکھتے ہیں اس میں ہمیں بڑا ذوق و اشتیاق ہے ہم تو

اُن کے درد میں ہیں جو نئی بہار کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔

از دوزخ و جنتیم فارغ

سرور قدمِ نگار دردیم

ترجمہ: ہمیں نہ دوزخ اور نہ جنت کی پروا ہے ہم ان سے بے نیاز ہیں ہم تو اپنے

محبوب کے قدموں میں قربان ہیں ہمیں یہی دردِ محبت ہے۔

جان و دل و دین زدست دادیم

با اینہمہ سرشار دردیم

ترجمہ: ہم نے محبت میں اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دیے ہیں ہم ان کو

چھوڑ چکے اس کے باوجود بھی ہم خوش و خرم ہیں ہمیں صرف دردِ محبت ہے۔

با اھل جھان سر نداریم

از روزِ ازل بکار دردیم

ترجمہ: ہمیں دنیاوالوں سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے ہم پہلے ہی روز سے اِس کام پر لگے ہیں۔ ہمیں صرف دردِ محبت ہے اور بس۔

از ما طلبید سوزِش دل

آتش کدۂ شرار دردیم

ترجمہ: وہ ہم سے دل کی جلن اور دل طلب کرتے ہیں ہم اس جلن کی وجہ سے آتش کدہ بن گئے جس میں شرارے ہی شرارے ہیں ہمیں اُن کی محبت کا درد ہے۔

شد فاش بما حقیقتِ عشق

منصور صفت بدار دردیم

ترجمہ: ہم پر عشق کی حقیقت آشکار ہوگئی ہے پس تو ہمیں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل سولی پر چڑھادے ہمیں تو اُن کی محبت کا درد ہے۔

ازما طلبید لذتِ درد

ما مصدر صد ھزار دردیم

ترجمہ: اے دوستو تم ہم سے درد کی لذت پوچھتے ہو بات یہ ہے کہ ہم ہزاروں درد کا منبع ہیں کس درد کی بات کرتے ہو۔

در مذہب عشق ہم چو صابرؒ

سرمایۂ روزگار دردیم!!

ترجمہ: ہم صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی طرح عشق کے مذہب میں ہیں یہی ہماری زندگی اور یہی ہماری زندگی کا سرمایہ ہے ہم تو صرف محبت کا درد رکھتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

باز درکوئے یار میرفتم

بیخود و بیقرار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں پھر اپنے دوست کی گلی میں جاتا ہوں میں اُس کی محبت میں بے خود اور بے قرار ہو کر وہاں جاتا ہوں۔

باھوائے اے وصال جانانہ

با دِل خونفشار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے وصال کے خیال میں رہتا ہوں اور اپنے حال میں نہیں ہوں میں اپنے دل کا خون کر چکا ہوں اس دل سے خون بہہ رہا ہے میں اِس حال میں اپنے محبوب کے خیال میں وہاں جاتا ہوں۔

ہمچو پروانہ گرد شمعِ رُخت

مست و مدھوش و زار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے گرد چکر لگاتا ہوں ایسے جیسے شمع کے گرد

پروانہ اُڑتا ہے میں اُس کی محبت میں مست و مدہوش اور حالتِ زار میں ہوں اور اُس کے گرد گھومتا ہوں۔

بھر ایثار راستی کہ مراست
از دو چشم اشکبار میرفتم

ترجمہ: میں نہایت ایثار اور اخلاص سے جو میرا حال ہے اس حال میں ہو کر جاتا ہوں اور میری دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں میں یہ حال لئے اُدھر جاتا ہوں۔

اندرین بزم ازرہ مستی
دوستان بانگار میرفتم

ترجمہ: میں اُن کی محفل میں مستی کے عالم میں ہو کر جاتا ہوں میں ان دوستوں کے ساتھ وہاں جاتا ہوں جو نہایت خُوبرُو اور دلرُبا ہیں۔

ہمچو بلبل بروئے گُل صابرؔ
اندرین مرغزار میرفتم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اُس بلبل کی مانند ہے جو پھولوں پر قربان و عاشق ہے میں اِس شاداب سرسبز میدان میں اسی حال میں ہو کر جاتا ہوں۔

☆......☆......☆......

مشو آزردہ از ہجر دلبر محو در غم
ندیدم ہیچ عاشق را بماتم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنے محبوب کے ہجر وجُدائی کا غم ہرگز نہ کر کیونکہ میں نے کبھی بھی کسی عاشق کو اپنے محبوب کے ماتم کرتے نہیں دیکھا ہے۔

مدہ دردیکہ ہرگز کم نگردد
نخواہد عاشق درد تو مرہم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنی محبت کا وہ درد نہ دے جو کم ہو جائے کیونکہ جو تیرا عاشق ہے وہ تجھ سے ہجر کے درد کو کم کرنے کی مرہم نہیں مانگے گا۔

نثارِ خاکِ راہ ماھردیاں!!
بکن صد جان اگر ھستی تو آدم

ترجمہ: میں حسین لوگوں کی راہ کی خاک پر قربان ہوں اگر تو بندہ ہے تو اپنی جان کو سو بار مت قربان کر اپنی جان کو اُن کی راہ میں نثار کرتا رہ۔

مرا غم نیست از سودائے عشقت
اگر برھم شوند این ھر دو عالم

ترجمہ: مجھے تیرے عشق کے سودا کا کوئی غم وفکر نہیں ہے اگر یہ دو جہاں درہم برہم بھی ہو جائیں مجھے اِس کی کوئی پرواہ اور فکر نہیں ہے۔

اگر جوئی دو عالم را نیابی

کسے را ہمچو من در عشق اعظم

ترجمہ: اگر تو دونوں جہاں کو تلاش کرے تُو بھی تو انہیں نہیں پا سکتا میری مثل عشق کی مثل میں کوئی بڑی مثال نہیں ہے۔

ببرگر عاشقی با صد غم و درد

کہ میخواہند آنجا چشم پرنم

ترجمہ: اگر تو کسی کے عشق میں ہے تو اس غم و درد کے بوجھ کو سو بار برداشت کر کیونکہ وہاں تو آنسو بھری آنکھیں ہی مانگی اور طلب کی جاتی ہیں اور انہیں ہی چاہت کرتے ہیں جو کسی کے لئے دل میں درد اور آنکھ میں آنسو رکھے۔

اگر خواہی وصال جاودانی

بدہ جان و دل و دین صابرؔ ازہم

ترجمہ: اے صابر تو ہمیشہ کا وصل محبوب سے چاہتا ہے تو اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین سبھی اُن کے حکم پر قربان کردے اور ان سے خالی ہاتھ ہو کر رہ۔

......☆......☆......☆......

بجز دردِ تو سامانے ندارم

بجز عشق تو من شانے ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے پاس تیرے درد کے علاوہ اور کچھ مال نہیں ہے میرے پاس تیرے عشق کے علاوہ اور کوئی شان و وقار نہیں ہے۔

بــا او رنگِ دل خــود تــا بــمـحشــر

بــجــزِ حسـنِ تـو سـلـطـانـے نـدارم

ترجمہ: اے مہربان اُس کے پاس اپنے دل کے رنگ وروپ کے علاوہ قیامت تک کچھ نہ ہوگا اے دوست میرے لئے تو تیرا حسن ہی میرا بادشاہ ہے۔

مــن و ذوقِ کــمـــالِ ســرِّ مــحــمــود

بــجــز نـــور ســلــیــمـــانـے نـــدارم

ترجمہ: میں ہوں اور میرے لئے ان کی تعریف کے راز کا شوق ہے میرے پاس بڑی شان والے بادشاہ کے نور کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اگــر پــرســی ز اعــمـــالــم نــگـــارا

بــجــز ســودات بُــرهـــانـے نـــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تو میرے اعمال کا حال مجھ سے پوچھے تو یوں ہے کہ تیرے سودا اور سوچ کی دلیل ونشانی کے علاوہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔

دل و دیــن رفــت از دستــم زعشــقــت

دریــن خــم خــانـــه جز جــانـے نــدارم

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے عشق میں پڑ کر اپنا دل اور دین دے دیئے اس شراب خانہ میں اب تو سوائے میری جان کے اور کچھ نہیں جو تجھے پیش کروں۔

کجا یابم رہ اندر بزمِ جانان

کہ من درخویشتن شانے ندارم

ترجمہ: میں محبوب لوگوں کی محفل میں جانے کیلئے کہاں راستہ تلاش کرلوں۔ کیونکہ میرے اندر اب کوئی شان وشوکت اور بڑائی نہیں جو تیری محفل میں قدم رکھ سکوں۔

بسوزانم زتاب این سینہ دل

اگر دوستے بدامانے ندارم

ترجمہ: میں تو اپنے دل کی جلن جس سے میرا سینہ گرم ہے میں اس میں جل رہا ہوں لیکن میں اپنا دامن دوست کے سامنے نہیں پھیلاتا ہوں۔

مرا در حفظِ خود یارب نگہدار

کہ جز ذاتت نگہبانے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اپنی حفاظت میں محفوظ و مامون رکھ کیونکہ میرا کوئی نگہبان نہیں تیری ذاتِ اقدس کے جو میری اور میرے دل کی حفاظت کرے۔

ازان روزے کہ دیدم روے جاناں

چو صابرؔ ذوقِ بستانے ندارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میں نے تیری زیارت کی ہے میں کہتا ہوں کہ مجھے اب اُس دن سے کسی گلزار اور باغ کی سیر اور کسی مقام سے دل خوش کرنے کی کوئی حسرت نہیں ہو رہی۔

☆......☆......☆......

چوں خود بجہاں کسے مذیدم

سرّ پنہاں زول شنیدم

ترجمہ: جب میں نے خود کسی کو اس کی دنیا و جہاں سے نہ دیکھا تو گویا میں نے اپنے دل سے ایک چھپا بھید سُن لیا۔

از بطنِ عدم چو سر کشیدم

پستان غم و بلا مکیدم

ترجمہ: جب میں نے عدم سے اپنا سر کھینچا میں اُس وقت سے ہی غم و بلا کے دودھ سے پل رہا ہوں یعنی جب سے میں اِس دنیا میں آیا ہوں اس وقت سے میں نے غم و بلا برداشت کرنا اپنے نصیب میں پایا۔

چوں رہ بمراد دل نہ بروم

پیراھن صبر را دریدم

ترجمہ: جب میں وہ جو میرے دل کی مراد ہے اس پر نہ چلوں تو گویا میں نے صبر کا لباس پھاڑ ڈالا ہے یعنی جب میری دلی مراد میرے سامنے آتی ہے اور اس کے مطابق کر گزرتا ہوں گویا میں صبر کی راہ سے ہٹ کر ایسا کرتا ہوں۔

بستند رہ وصال برمن

آہِ سوزان زول کشیدم

ترجمہ: انہوں نے مجھ پر اپنے وصل کی راہ بند کر دی اس پر میں نے دکھی ہو کر جلا دینے والی آہ بھری اور بہت دکھ و غم کیا۔

در جملہ رہے بسے بلاہاست

در راہِ خدا خطر ندیدم

ترجمہ: اکثر یہ دیکھا ہے کہ میری تمام راہوں میں بلاوخطرات وارد ہوتے ہیں لیکن میں نے اللہ کی راہ میں کوئی خطرہ نہیں دیکھا یعنی میں دنیاوی کاموں میں خطرات کا سامنا کرتا رہتا ہوں لیکن اللہ کے حکم کو ماننے پر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

از دل خبرے نیافتم من

صابرؔ ہر سوز سرد دیدم

ترجمہ: مجھے اپنے دل کی کوئی خبر نہیں ملی ہے جب کہ میرا ہر سوز وگداز سرد ہے یعنی میں غم و الم سے ٹھنڈی سانس لیتا ہوں لیکن مجھے اپنے دل کی کوئی خبر تک نہیں ہوتی ہے۔

......☆......☆......☆......

از گلشن حُسن تو نگارا

یک بمراد دل نچیدم

ترجمہ: میں نے اے محبوب تیرے حُسن کاملہ کو کامل طور پر دیکھا ہے لیکن افسوس ہے کہ مجھے دل کی ایک مراد بھی نہیں حاصل ہوئی اور میں نے بامرادی کا مزہ نہیں چکھا۔

خود راہ مراد شد ھویدا

از نفسِ مرید چون رمیدم

ترجمہ: میری مُراد کی راہ خود بخود ظاہر ہوگئی جس میں اپنے نفس سے بھاگ نکلا یعنی

جب میں نے کوئی خواہش دل میں نہ کی تو اِس طرح میں نے اپنے نفس کی مخالفت کی تو میں اپنے مقصد و مراد میں کامران ہو گیا۔

گفتن نتوان بر دیت اے دوست

از ہجر تو انچہ من کشیدم

ترجمہ: اے میرے دوست میں تیرے در پر کوئی بات نہیں کر سکتا ہوں میں وہ کچھ بھی بیان نہیں کر سکتا کہ میں نے تیرے ہجر اور تیری جدائی میں کیا مصائب و مشکلات جھیلی ہیں۔

از دستِ فراقِ یار صابرؔ

جان دادم و دردِ سر خریدم

ترجمہ: صابر کہتے ہیں کہ میں نے دوست کے ہجر و فراق میں جان دے دی اور میں نے سر دردی خریدی ہے یعنی جان اُس کے حوالے کی اور اپنے لیے سر کا درد اور پریشانی مول لے لی ہے۔

......☆......☆......☆......

خدایا بجز تو پناہے ندارم

بجز ذاتِ تو تکیہ گاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے سوا کوئی پناہ اور مدد نہیں رکھتا ہوں اور تیری ذات کے سوا مجھے کسی ذات پر کوئی بھروسہ اور اُمید نہیں ہے۔

بہ تختِ دل خویش از روزِ اول

بجز اسمِ ذات تو شاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں روزِ ازل سے ہی اپنے دل کے تخت کو سوائے اسم ذات رَبیّ کے کسی اور جگہ نہیں لگاتا اور بٹھاتا ہوں کیونکہ اے میرے اللہ تیرا اسم پاک ہی میرا بادشاہ ہے میرا اور کوئی بادشاہ و مالک نہیں ہے۔

زتو نیست پنہاں خداوندِ عالم

کہ جز درد و غم زاد راہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میرے غم اور درد میرے ہمزاد ہیں میرے لئے ان سے نکلنے کی میرے پاس اور کوئی راہ نہیں ہے۔

سرا پردۂ حفظ تو مامنم شد

بجز سایہ ات بارگاہے ندارم

ترجمہ: میری ذات کی حفاظت کا بندوبست صرف تیری ذات ہے اے میرے اللہ میں تیری بارگاہ کے سوا کوئی سایہ اور آسرا نہیں دیکھتا ہوں۔

زشرکِ خفی و جلی پاك هستم

بجز تو آلھا الٰھے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں کسی قسم کا کوئی شرک نہیں کرتا نہ کوئی پوشیدہ و ظاہر اور نہ چھوٹا یا بڑا اے میرے اللہ تو میرا اِلٰہ ہے اور تیرے سوا میرا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔

متاعِ دل من چہ پرسی تو از من

بدل انچہ دارم جز آہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے تو مجھ سے اور میرے دل کی دولت کی کیا بات پوچھتا ہے میرے دل میں جو کچھ ہے وہ سوائے آہ کے کچھ نہیں ہے۔

چو صابرؒ بدرگاہ تو از دل و جان

بجز کوئے تو رو براہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب تیری بارگاہ میں دل و جان سے حاضر ہوں میرا رُخ بھی صرف تیری گلی کی جانب ہے میں کسی اور طرف منہ نہیں کیے ہوئے میں تیرے حضور دل و جان سے حاضر ہوں اور تیرے کوچہ میں بیٹھا ہوں۔

......☆......☆......☆......

من دگر گفتگو نہ می وانم

از ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں کوئی اور بات نہیں جانتا میں تو اوّل روز سے اپنے شان و شوکت والے بادشاہ کا عاشق اور چاہنے والا ہوں۔

از ازل تا ابد زروئے یقین

جز در پیر خود نمیدانم

ترجمہ: میں تو از روئے یقین و ایمان بات کرتا ہوں کہ شروع سے آخر تک میں سوائے اپنے پیر و مرشد کے کچھ اور علم نہیں رکھتا ہوں۔

آنچنان عاشقیم کز ہر سوئے

قبلہ را سوئے خود بگردانم

ترجمہ: میں تو اپنے مہربان کا ایسا عاشق ہوں کہ ہر طرف سے کٹ چکا ہوں میں نے اپنا قبلہ بھی اُسی جانب بنالیا ہے۔

از کمال عنایت لطفت

در ہمہ کائنات سلطانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیری کمال خصوصی شفقت واکرام سے میرا حال ہے اور میری ساری کائنات میں آپ میرے سلطان ہیں۔

روز و شب در صحیفہ ازلی

آیتے عشق تو ہمی خوانم

ترجمہ: میں یہ کہوں گا کہ دن رات جو مجھے ازل سے صحیفہ اور اللہ کا خصوصی پیام ملا ہے اس میں تو میں تیرے عشق کی ہی ہمیشہ آیات پڑھتا رہتا ہوں۔

از خیال جمال تو تا حشر

سر بسر سر بر گلستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تا قیامت تیرے حُسن وسیرت کے خیال میں ہوں میرے لئے تو باغ ہی باغ اور گلزار ہے۔

مـــن ازو دســـتِ دل نـــــه بـــردارم

مستـــم از بـــادهٔ کـــه نـــوشـــانـــم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے محبوب سے ہرگز دست بردار نہیں ہوتا ہوں میرے لئے اُن سے جدا ہونا ناممکن ہے میں اُس شراب کے پینے سے مست ہوں جو میں اُن کی دید سے پیتا ہوں۔

در تـــمـــنـــائـــے زلف و روئـــے چـــو مـــاه

گـــاه کـــافـــر گـــهـــے مـــســـلـــمـــانـــم

ترجمہ: میں اُس چاند جیسے مکھڑے کی زُلف اور حسین چہرہ کی دید کی ہر لحظہ تمنا رکھتا ہوں اسی سوچ میں کبھی تو میری سوچ کافرانہ اور کبھی مسلمانوں کی مثل ہو کر رہ جاتی ہے۔

صـــابـــرؔ از مـــن بپـــرس حـــالِ مـــا

مـــحـــرمِ راز ســـرِّ یـــزدانـــم

ترجمہ: صابرؔ مجھ سے ہمارا حال نہ پوچھ کہ ہم کس حال میں ہیں ہم تو راز کے علم والے اور اللہ کے بھید کا علم و عرفان رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہم پر ہر طرح سے عطا و رحمت ہے۔

.......☆......☆......☆......

زبســـکـــه از غـــمِ هـــجـــر تـــو کـــامـــران شـــده ام

زعشـــرتِ دل دیـــوانـــه مـــن بـــجـــان شـــده ام

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم میں اکثر کامیاب و کامران ہوا ہوں اس دیوانہ دل کی عیاشی سے میری جان پر بن گئی ہے۔

اگر بکوئے تو تا حشر جا کنم برجاست

زبہر عشق تو من از عدم بجان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان اگر میں تیری گلی میں تا قیامت ڈیرہ ڈال کر بیٹھ رہوں تو جائز ہے کیونکہ میں تو عدم سے تیرے عشق کی خاطر مرا جا رہا ہوں یعنی تیرے عشق سے میری جان پر آبنی ہے۔

مرا چگونہ نیا بند در طریقت عشق

ہنوز زسرِّ خدا مشربان نہاں شدہ ام

ترجمہ: مجھے وہ عشق کی راہ میں کیسے پاسکتے ہیں کیونکہ ابھی تک تو اللہ کی ذات سے تعلق والوں سے بھی میں چھپا ہوا ہوں یعنی وہ جو موحد ہیں اُنہیں بھی اسرارِ نہانی نہیں ملے ہیں۔

بکوئے عشق تو پنہاں نمیتوان ہم رفت

من از فغانِ دِل خویش در فغان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان تیرے عشق کی گلی میں کوئی چھپ کر کیسے جاسکتا ہے میرا دل شور کرنے والا ہے اور میں اپنے دل کے شور پر بذاتِ خود شور مچا رہا ہوں۔

نشد بقید دل من بصد ہزار افسوس

زشام تا بدم صبح داستان شدہ ام

ترجمہ: وہ میرے ہزاروں بار بھی افسوس کرنے پر میرے دل کے قابو میں نہ آئے میں تو شام سے صبح تک رات کی کہانی کہے جاتا ہوں۔

اگر بعرش نشنیم مرادشد امروز

زلطفِ عشق تو همدوش قدسیان شده ام

ترجمہ: اگر میں آج عرش پر جا بیٹھوں تو کلی مراد اور مقصد پورا ہو جاتا ہے اور میں تو تیرے عشق کے لطف واکرام سے فرشتوں کا ہم جلیس وہم نشین ہو گیا ہوں۔

زبسکه شورش عشق تو دارم اندر دل

بجائے آب زدیده شرر فشان شده ام

ترجمہ: میں اپنے دل میں تیرے عشق کا شور رکھتا ہوں جس کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو کی بجائے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

ازان گهے که خیال تو دردلم جا کرد

زفرق تابقدم نورِ جاودان شده ام

ترجمہ: جب سے میرے دل میں تیرے خیال نے قیام کر لیا ہے میں اُس وقت سے سرتاپاؤں ہمیشہ کا نور ہو گیا ہوں۔

نماند ظلمتِ عصیان بخانۂ دل من

ازان زمان که بدل همدم و قرآن شده ام

ترجمہ: میرے دل کے خانہ میں کوئی تاریکی نہیں رہی جب سے میرا دل تیرے خیال کا ساتھی ہو گیا ہے اور اُس میں اُس وقت سے دل و جان سے پڑھا جا رہا ہوں۔

بکنج عشق درآیم زخود نہان باشم
زدست کجر و شان بسکہ دلگران شدہ ام

ترجمہ: میں عشق کے گھر میں جب سے آیا ہوں میں اپنے آپ سے چھپ گیا مجھے اپنی کوئی ہوش نہیں مجھے اِس بات کا بڑا افسوس ہے کہ میں الٹے چلنے والوں کی وجہ سے دکھی ہو کر رہ گیا ہوں۔

چو صابرؔ از سر اخلاص تا بروزِ جزا
بوصفِ ذاتِ تو من سربسر زبان شدہ ام

ترجمہ: صابر کی مثل قیامت تک اخلاص ومحبت کا پیکر ہو کر رہ اے میرے آقا ومحبوب میں تیری ذات کی عالی ظرفی کے طفیل سراپا تیرے وصف بیان کرنے والی زبان ہو گیا ہوں۔

.......☆.......☆.......☆.......

زبس در کوئے عشق از سر دویدم
پس از عمرے بکامِ دل رسیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کی گلی میں بے تحاشا دوڑ پڑا۔ اس طرح میں ایک طویل مدت کے بعد مقصد کو پا سکا۔

شدم آرایش گلزار رضوان!!
چو اِسم خویشتن از تو شنیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان جب میں نے تیری زبان مبارک سے اپنا نام سنا تو میں آراستہ جنت کی فضا کی مثل خوش ہو گیا۔

باشیا چون نظر کردم نہانی

بجز بور جمال خود ندیدم

ترجمہ: جب میں نے پوشیدہ چیزوں کی طرف نگاہ کی تو میں تیرے نور و جمال کی دید سے دنگ رہ گیا مجھے تیرے جمال و انوار کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔

زِ درد ھجر تو ھرگز نہ نالم

ز دل از بے خودی آھے کشیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے ہجر و جدائی کے درد سے نہیں شور مچاتا بلکہ میں آپے سے باہر ہو کر دل سے سرد آہیں کھینچتا ہوں۔

ز سودا رُخت پیراھن صبر

دریدم من دریدم من دریدم

ترجمہ: میں نے تیری دید اور رُخِ انور کی زیارت کے سودا میں صبر کا لبادہ پھاڑ ڈالا۔ پھاڑ ڈالا پھاڑ ڈالا میں بے صبر ہو گیا۔

ز لطفِ سرِّ خود در ھر دو عالم

سعیدم من سعیدم من سعیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان مجھے دونوں جہاں میں اپنا راز معلوم ہو گیا پس میں بڑا خوش نصیب ہوں بڑا خوش نصیب کیونکہ حدیث مبارکہ ہے ﴿من عارف...... ربہٗ﴾ ترجمہ ﴿جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے ربّ کو پہچانا﴾ پس میں بڑا خوش نصیب ہو گیا۔

ز فکرِ ناکسانِ زشت کردار
بعیدم من بعیدم من بعیدم

ترجمہ: میں بُرے کرداراور ناکس لوگوں کی فکر سے تیرے فضل سے بہت ہی بعید ہو گیا ہوں بہت بعید بہت دور۔

نمیرم تا ابد ہرگز نمیرم
کہ زخم خنجر چشمت کشیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو نے اپنی شفقت بھری نگاہ میرے حال پر فرمائی تیری نظر کے خنجر سے میں نہیں مرا ہوں میں ہرگز نہیں مرا ہرگز نہیں مرتا ابد ہرگز نہ مروں گا۔

ید اللہ فوق ایدیھم چو فرمود
مریدم من زدست حق مریدم

ترجمہ: جب اُس ذات نے فرمایا کہ میرا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر ہے یہ بیعت کی گئی میں اُس اقرار کے وقت سے اُن کی ذاتِ اقدس کا مُرید اور مُرید صادق وغلام ہوں۔

گریزدان بود از من دشمن دین
زاسپ باد پا بردی رسیدم

ترجمہ: میرے دین کا دشمن مجھ سے بھاگ گیا جب میں نے ہوا کے گھوڑے پر اپنا پاؤں رکھا میں کامیاب ہو گیا۔

ز الطافِ خداوندِ دو عالم
بہ تیغ دل من او را سر بریدم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے اُسے دل کی تلوار کے ساتھ قتل کر دیا

میں اس کے حال پر قابو پا گیا یہ میرے اللہ کا میرے حال پر احسان ہے جو
مقصد میں کامران رہا۔

زیاران از غمِ غربت بصد ذوق
بجان و دل غمِ عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے غربت کے غم سے اور ہزار بار خوشی سے اور دل وجان غم کر کے اُس کے عشق کا سودا کیا اور یہ سودا سلف خرید کر لیا جس کیلئے میری جان اور میرے دل نے ہر غم کر کے یہ عشق کا سودا خریدا۔

همین گوید شب تا صبح صابرؔ
فرید الدین راعبدِ فریدم

ترجمہ: صابر رات سے صبح تک یہی لا پتا رہتا ہے کہ میں فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام ہوں اور بے مثل غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بے مثل۔

......☆......☆......☆......

جز بر رخ تو نظر ندارم
جز بردرِ تو گھزر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں سوائے تیرے چہرہ انور کے کسی اور پر نگاہ نہیں کرتا اور میں بغیر آپ کے در کے کسی اور دروازے پر نہیں گیا۔

از مــن تــو مپــرس حــال دلهــا

مــن از دِل خــود خبــر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان مجھ سے تُو کسی اور دل کا حال معلوم نہ کر کیونکہ میں خود اپنے دل کی بھی خبر نہیں رکھتا۔

ای هــجــر بــرو تــو از بــر مــن

در بــر بــجــز از شــرر نــدارم

ترجمہ: اے جُدائی تو مرے حال سے گزر جا اور ہٹ جا کیونکہ یہاں تو سوائے انگاروں کے اور کچھ نہیں ہے۔

درتــابِ جــلال مهــر رویــت

خــفــاش صــفــت بسَــر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے چاند کی مثل چہرے کے جلال اور رُعب سے خوف آتا ہے اور میں تو چمگادڑ صفت بندے کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

دل از تــو چــگــونــه بــاز وارم

متــلــش بــجهــان دگــر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرۂ انور سے اپنا دل کیسے ہٹالوں جب کہ مجھے تو جہاں میں کسی اور سے کوئی تعلق ومطلب تک نہیں ہے۔

سرمایۂ ہر دو کون ہستی

جز شیوۂ این ہنر ندارم

ترجمہ: ان دونوں جہاں کے سرمایہ و مال میں کوئی اور ہنر نہیں آتا ہے کہ کہیں اور کا رُخ کرلوں۔

سوئے درِ تو بصد لطافت

جز بوئے تو راہبر ندارم

ترجمہ: اے مہربان میں تو تیرے در کی طرف نہایت خوشی اور لطف سے آتا ہوں مجھے تیری خوشبو کے سوا اور کسی خوشبو کی سمجھ اور رہنمائی تک نہیں ہے۔

وصل تو گئے گھے فصلیم

در دل ز غمت اثر ندارم

ترجمہ: اے مہربان تیرا وصل تو گاہے گاہے نصیب ہو جاتا ہے لیکن میرے دل میں اِس کا غم رہتا ہے لیکن اِس کا اثر میں قبول نہیں کرتا ہوں۔

از دولتِ عشق صابرؔ از کس

در ہر دو جہان اثر ندارم

ترجمہ: صابرؔ کہتے ہیں کہ دنیا میں وہ کون فرد ہے جسے عشق کی دولت کا اثر نہیں ہے۔ میں تو فردِ فرید ہوں جسے دولتِ عشق کے سوا چارہ نہیں۔

......☆......☆......☆......

دستگیر من هست ربِ کریم

زانکه ورد من ست اسم کریم

ترجمہ: اے میرے دوست اللہ کریم ہی وہ ذات ہے جو میری مدد فرماتی ہے اور اسی اسم کریم سے ہی میرا درد دُور ہوتا ہے بس یہ میرے درد کا مداوا ہے۔

شد فراموش ذوقِ هشت بهشت

تا رسیده ززلفِ دوست نسیم

ترجمہ: اے مہربان مجھے تو آٹھوں جنت میں جانے کی خواہش اور ذوق نہیں رہا ہے جب سے میں نے اپنے محبوب کی زُلف کی ہوا کھائی ہے یہ خواہش محو اور کالعدم ہو کر رہ گئی ہے۔

من بخویشم ز صورِ اسرافیل

گشته ام بر ورت بصدر مقیم

ترجمہ: میں صورِ اسرافیل کی آواز سے ہوش میں آ گیا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے تیرے گھر کے بڑے دروازہ کی دربانی اختیار کر لی ہے۔

از من اسرار او بیاموزی

از ازل واقفم ز سر قدیم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے اُن کے بھیدوں کا علم سیکھ لے کیونکہ میں تو روزِ اوّل سے ہی اِس قدیم بھید سے آشنا ہوں۔

چـون بیسـابـم شـفـائـے هـر دردے

یـافتـم درد از کـریـم رحیـم

ترجمہ: جب میں ہر قسم کے درد کی شفا اور علاج معلوم کر چکا ہوں تو یاد رکھ کہ میں نے یہ سب درد کی دوا اور شفا کریم اور رحیم رب سے پائی ہے۔

بـر درت میـکـنـم ز ذوق نثـار

از صـدف هـاے دیـده دریتیـم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے در پر ہر چیز ذوق اور شوق سے قربان کرتا ہوں کیونکہ تیری چشم کے چمکتے موتی درحقیقت نہ ملنے والے موتی ہیں۔

بشـنـواز مـن بـگـوشِ صـدق و یـقیـن

ره نیـابـد ببـزم عشـق لـئیـم

ترجمہ: اے مہربان تو بڑے صدق اور یقین و ایمان سے میری بات سُن لے کہ گھٹیا انسان کبھی عشق کی محفل کی راہ پر نہیں لگ سکتا ہے۔

انـچـه در سـر جـان و دل داری

مـی نـگـردد نهـان زذاتِ حـلیـم

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ جو کچھ بھی جان اور دل کا راز تو اپنے اندر رکھتا ہے وہ راز ذات رب العالمین سے کبھی پوشیدہ و چھپے نہیں رہ سکتے ہیں۔

عشق گوید ز سرِ غیب خبر
گوش کن صابرؔ از رہ تعظیم

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ جو بھی تو غیب کا راز رکھتا ہے عشق وہ بیان کر دیتا ہے اے صابر یہ حکمت کی بات نہایت احترام وقدر سے سُن لے اور اس کو گرہ دے لے۔

......☆......☆......☆......

ز درد عشق تو در دل فغان نمی یابم
ز کاروانِ محبت شہان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے عشق کا درد میرے دل میں ہے میں اُس پر شور اور واویلا نہیں کرتا اور ان کی محبت کے کاروان وقافلہ سے میں نہیں مل سکتا۔

ازاں بکنج فراق توٗ ساختم از ذوق
کہ گنج وصل تو من جاودان نمی تابم

ترجمہ: میں نے بڑے شوق وذوق سے تیرے فراق وجدائی پر ایک گوشہ تلاش کر لیا ہے کیونکہ تیرے وصل کا خزانہ جو ہمیشہ کی چیز ہے مجھے تلاش کرنے سے بھی نہیں مل رہی ہے۔

بیاد سرد نہادم سر نیاز کہ من
خیال قدِ تو در دل عیان نمی یابم

ترجمہ: میں نے تیرے سر کے سامنے اپنا سر نیاز رکھ دیا ہے کیونکہ تیرے دل کی مخالفت میرے دل پر ظاہر ہے جو مجھے معلوم نہیں ہو رہی ہے۔

چگونہ وصفِ کمال تو میتوانم کرد

زبہر وصفِ تو درخود زبان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں آپ کے کمالات کی کیسے توصیف کرسکتا ہوں میں کیا بیان کروں میرے جسم میں زبان تیری صفات بیان کرنے کیلئے نہیں کُھل سکتی ہے۔

بزن تو تیر مترس از شکستن پیکان!!

کہ من بستیِ خود استخوان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو تیر چلانے سے مت ڈر اور نہ اِس خیال سے ڈر کہ تیری کمان ٹوٹ جائے گی میں تجھے بتاؤں کہ میں اپنی ہڈیوں کے جوڑنے کی طاقت وتاب نہیں رکھتا۔

بکوئے عشق تو ذوقیکہ یافتم تا حشر

بآن خدا کہ زباغ جنان نمی یابم

ترجمہ: اے دوست! تیرے عشق کی گلی میں جب سے مجھے وقت ملا ہے جاؤں گا اور تا قیامت جاؤں گا۔ اس لئے خُدا اُسُن، کہ مجھے جنوں کے باغ کی راہ نہیں ملی ہے۔

زجام وصل گھے غمزہ لے صابرؔ شو

کہ جز غم تو بخود مہربان نمی تابم

ترجمہ: اے صابرؔ تو محبوب کے وصل کیلئے غمگین وحیران کبھی کبھار ہو جایا کر کیونکہ تیرا غم جو بذات میرے حال پر ہے کبھی بھی میرے حال پر مہربانی نہیں کرتا ہے۔

☆.....☆.....☆

گــــر دولــــتِ وصــل تــــو مــــذارم

بــــا درد وغــــمِ تــــو هــمــکــنــــارم

ترجمہ: اے مہربان اگر مجھے آپ کے وصل کی دولت ونعمت نہیں ملتی لیکن میں تیرے فراق کے درد میں مبتلا ہوں مجھے تیری جدائی اور دوری کا ہر وقت غم رہتا ہے۔

از مــن تــو مپــرس حــالــت دل

والــلّــــه ازان خبــــر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے میرے دل کی حالت نہ معلوم کر اللہ بہتر جانتا ہے مجھے تو اپنی بھی کوئی خبر نہیں۔

از روزِ ازل چــو بــلــبــل مســــت

در ذوقِ جــمــــالِ گــلــعــــذارم

ترجمہ: میں پہلے ہی دن سے بلبل کی طرح تیری یاد سے مست ہوں اے میرے پیارے پھول کی مثل شکل وحال والے میں تیرے دیدار کے شوق و ذوق میں مست زندگی گزار رہا ہوں۔

مــن از ســر صــدق تــادم حشــر

در کــوئــے غــم تــو خــاکســـارم

ترجمہ: میں قیامت تک تیرے لئے صدق وصاف دل اور مخلص ہوں میں ہمیشہ سے تیری جدائی کے غم میں گلی گلی میں خاک چھان رہا ہوں۔

خم خم تو بریز در گلویم

از مستی عشق ہوشیارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے منہ میں قطرہ قطرہ شراب ڈالتا رہ میں تیری اِس مہربانی سے تیرے عشق کی مستی میں باخبر و ہوش مند ہوں۔

سوز دوزخ از آتشِ من

گز آہ ز دل او بر آرم

ترجمہ: میرے سینہ سے جو سانس نکلتی ہے وہ مثل آگ کے گرم ہے وہ دوزخ کے جلا دینے والے شعلوں کی مثل ہے اگر وہ اپنے دل سے آہ نکالیں تو خُدا جانے کیسی ہو۔

از دید بجائے آب صابرؔ

از آتش عشق غم ببارم

ترجمہ: صابرؔ اپنی آنکھوں سے پانی کے آنسو بہانے کی بجائے آگ کے شعلے اُگلتا ہے اور یہ آگ بلاشبہ محبوب کے عشق کے غم اور جُدائی کی وجہ سے ہے۔

......☆......☆......☆......

میردم در کوئے جانان میردم

سایہ سان پیچان و پیچان میردم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں میں گلی میں سایہ کی مثل پھرتا ہوں اور بے چین پھرتا رہتا ہوں۔

از غمت دارم خجالت ہا بسے
زان سبب سر در گریبان میردم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اکثر تیرے غم میں شرمندگی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں اپنا سر بہت نیچے کر کے چلتا ہوں۔

آنچہ میباید ندارد زاد راہ
بے سرو سامان و حیران ببردم

ترجمہ: وہ سامان اور سفر کا سامان جو ضروری ہوتا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے پس میں اس بے سروسامانی میں اور حیرانی کے عالم میں چلا جاتا ہوں۔

با ہزاران لشکرِ درد و الم
بر در سلطان خوبان میردم

ترجمہ: میں ہزار قسم کے دُکھ اور درد کا لشکر لے کر اپنے حسن و جمال والے شاہ کی جناب میں جاتا ہوں۔

از کمالِ غیرت سر نہاں
یوسفِ مصرم بزندان میردم

ترجمہ: میں سر چھپائے نہایت عزت و شرمساری کے ساتھ جاتا ہوں اور میری حالت حضرتِ یوسف علیہ السلام کی مثل ہے جو نہایت شرمساری کے عالم میں مصر کے قید خانہ میں گئے تھے۔

بھر جانبازی بکوئے دلستان

باھزاراں ذوق خندان میردم

ترجمہ: میں بہت بڑی ہمت و دلیری کے ساتھ دل لینے والے لوگوں کی گلی میں جاتا ہوں میں وہاں جانے کے لئے بڑے ذوق شوق سے خنداں پیشانی اور ہنستے چہرہ سے اُدھر جاتا ہوں۔

من زسودائے رخت زیبا نگار

سوئے او حیران و گروان میردم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے تیرے حسین چہرہ کے دیکھنے کا سودا ہے بلاشبہ تو حسین ہے میں اپنے محبوب کی دید کی خاطر ہر جگہ حیران و پریشان پھرتا رہتا ہوں۔

برسر کوئے تو ای صابرؔ بذوق

ھر سحر گریان و نالان میردم

ترجمہ: صابر بڑے شوق و ذوق سے محبوب کی گلی میں چکر لگاتا ہے اور وہ وہاں پر صبح سویرے روتا جاتا اور واویلا کرتا جاتا ہے۔ وہ تیرے فراق میں ایسے حال میں ہو کر رہتا اور پھرتا ہے۔

......☆......☆......☆......

من از نورِ آلٰھی مھر دنیم
ز نورِ خاص حق ماہِ زمینم

ترجمہ: اے دوست میں اللہ کے نور سے دینِ حق کا سورج ہوں اور خاص حق کے نور سے اِس زمین پر چاند کی مثل ہوں۔

نباشد در دو عام ھمقرنیم
امامِ ھادیِ اھل یقینم

ترجمہ: اے مہربان دونوں جہان میں میری مثل کوئی قرینہ والا نہیں ہوگا میں بلاشبہ اہلِ یقین کا ہدایت دینے والا امام ہوں۔

بکنج درد گو خلوت گزنیم
ببزم قدسیان بالا نشینم

ترجمہ: اگرچہ اپنے دکھوں کی وجہ سے خلوت نشین ہو گیا لیکن پھر بھی میں عالم بالا میں رہنے والے فرشتوں کا ہم نشین اور ہم محفل ہوں۔

گھے دردم گھے آہِ حزینم
گھے نیشم گھے چون انگینم

ترجمہ: اے میرے دوست میری حالت یہ ہے کہ کبھی تو میں درد سے دکھی ہوتا ہوں کبھی میں آہیں بھرتا دکھ کا مارا ہوتا ہوں کبھی میں سخت ڈنگ کی مثل دکھ دینے والا اور کبھی شہد کی مثل میٹھا ہو جاتا ہوں۔

گھے خاکم گھے عرش برینم
گھے خاتم گھے نقش نگینم

ترجمہ: کبھی تو میں زمین پر عام بندوں کی طرح کبھی میری حالت عرشِ بریں پر بسنے والوں کی ہوتی ہے اور کبھی محبوب لوگوں کی انگوٹھی کی مثل پیارا اور کبھی میں انگوٹھی کے بے مثل نگینے کی طرح ہوتا ہوں۔

گھے گلبرگ گاھے یاسمینم
بچشم و جان حاسد خار کنم

ترجمہ: میں کبھی تو باغ و گلستان اور کبھی چنبیلی کی مثل دل کو پیارا لگنے والا ہوتا ہوں جس سے میرے حاسد کی آنکھ اور جان کو کانٹے کی مثل چبھنے والا ہوتا جاتا ہوں۔

گھے سنگ ستم گہ آبگینم
ببزم جان مگر بس ناز نینم

ترجمہ: اے مہربان دوست میں کبھی تو مثل سخت پتھر کے ہوتا ہوں اور کبھی پانی کے بُلبلہ کی طرح میں جان کی محفل اور جان ہوتا ہوں لیکن اکثر میں نہایت محبوب لوگوں کی مثل ناز کرنے والا بن جاتا ہوں۔

گھے دستت گھے در آستینم
ترا بر تارك افلاك بینم

ترجمہ: میرے مہربان میں کبھی تیرے ہاتھ کی طرح نازک اور کبھی تیری آستین میں چھپا نایاب جوہر اور میں تو تجھے آسمانوں سے اترا ہوا پاتا ہوں۔

مرا دریاب صابرؔ از جبینم
زخدامِ سراج العارفینم

ترجمہ: صابرؔ تو مجھے اپنی جبین سے اترا ہوا موتی پائے گا اور میں تو عارف لوگوں کے سورج کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔

......☆......☆......☆......

خداوندا بجز تو کس مذارم
ز لطفِ خاصِ تو امید دارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے سوا کسی سے مدد اور شفقت نہیں حاصل کر سکتا اور میں تو تیری خاص مہربانی و کرم کا امیدوار ہوں۔

بجز لا تقنطو من رحمۃ اللہ
بروز حشر می ناید بکارم

ترجمہ: اے میرے اللہ و مولا بروز قیامت سوائے اس تیرے خصوصی انعام کے کوئی مدد نہ ہوگی کہ "بندے میری رحمت سے مایوس نہ ہو"۔

باین روچوں توانم رفت در حشر
من از عصیاں خود بس شرمسارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو صرف اس صورت میں قیامت کے روز چل سکتا ہوں کہ تو مجھے معاف کر دے ورنہ میں تو اپنے گناہوں کی وجہ سے بے حد شرمسار اور بُرے حال میں ہوں۔

چہ میپرسی ز احوال من زار

زدستِ نفسِ کافر کیش زارم

ترجمہ: اے دوست تو میرے بُرے حال اور نامہ اعمال کے بارے میں کیا پوچھتا ہے میں تو اپنے سیاہ اعمال والے نفس کے ہاتھوں لاچار و بدحال ہوں۔

زہجر روئے تو از آتشِ غم

زدستِ نفسِ کافر

ترجمہ: مجھے تو تیرے ہجر کے غم نے مار ڈالا ہے مجھے تیرے عشق کی آگ لگی ہے میں آگ کی چنگاری کی مثل ہوں آگ کی چنگاری آگ کا شعلہ ہو گیا ہوں۔

خیال روئے توتا در دل افتاد

بہارم من بہارم من بہارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میرے دل میں تیری دید کا خیال اُبھرا ہے میں بے حد خوش ہوں میرے دل میں بہار آ گئی بہار آ گئی بہار۔

چو تو صابرؔ ندارم در دو عالم

کہ من باتو ہمیشہ یارِ غارم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتے ہیں کہ میرے محبوب میرے لئے ان دونوں جہانوں میں تیری مثل کوئی نہیں ہے میں ہمیشہ تیرے پاس ہوں تیرے پاس جیسے یارِ غار۔ گویا کہ تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔

......☆......☆......☆......

عاشق روئے یار خویشتنم

مست در بوئے یارِ خویشتنم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے پیارے دوست کے چہرہ کی دید کرنے کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے دوست کے منہ کی خوشبو کو محسوس کرتا ہوں۔

از ازل تا ابد ز روئے یقین

ساکن کوئے یار خویشتنم

ترجمہ: میں شروع سے آخر تک اور از روئے یقین اپنے محبوب کی گلی میں ڈیرا ڈالنے والا ہوں۔

چون نہ رقصم بذوق ازین شادی

محرم کوئے یار خویشتنم

ترجمہ: میں اپنے دوست کی گلی کا خوب واقف و آشنا ہوں لیکن پھر بھی شوق سے وہاں پر رقص نہیں کرتا۔

روز محشر مرا چہ غم از مہر

زیر گیسوئے یارِ خویشتنم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی گرمی کا کیا فکر ہے میں تو اپنے دوست کی زلف کے زیرِ سایہ ہوں وہاں مجھے سورج کی گرمی تکلیف اور دُکھ نہ دے گی۔

می نہ پرسد خدا بروزِ جزا
زانکہ ہندوئے یار خویشتنم

ترجمہ: میرا اللہ مجھے قیامت کے روز نہ پوچھے گا کیونکہ میں اپنے یار کے تل کی پناہ رکھتا ہوں۔

نکنم روئی سوئی ہشت بہشت
مائل ابروئے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں آٹھوں جنت کی طرف جانے کا نہ قصد کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے دوست کے ابرو کی طرف رغبت وتوجہ رکھی ہوئی ہے۔

شکر للہ کہ باھزار نیاز
حسن نیکوئے یار خویشتم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا ہزار عجز و نیاز سے شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ میرے حال پر میرے دوست کی شفقت اور حُسن معاملہ ہے۔

نیست صابرؔ مراغم ہجراں
زانکہ بازوئے یار خویشتم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتا ہے کہ مجھے جُدائی کا کوئی غم اور دُکھ نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ میں نے اپنے مہربان کا بازو اور سہارا اختیار کر رکھا ہے۔

......☆......☆......☆......

بیاد روئے تو چوں گل شگفتم

ازیں شادی بکس حرفے نگفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے حسین وجمیل چہرے کی یاد کی بنا پر کھلے ہوئے پھول کی مثل خوش وخرم ہوں میں اس وجہ سے بے حد خوش ہوں اور یہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔

زچشم از ھجر تو در رشتۂ دل

زشب تا صبح مروارید سُفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں دل کی تسبیح میں تیری جدائی کی وجہ سے رات سے صبح تک قیمتی موتی پروئے جاتا ہوں۔

زچشمِ ناکسانِ زشت کردار

غم عشق ترا در دل نهفتم

ترجمہ: بُرے لوگوں کی بُری آنکھ سے میں تیرے عشق کو اپنے دل میں چھپائے رہتا ہوں۔

بیادِ قدِ زیبائے تو جاناں

گرفتم ناامیدی را و خفتم

ترجمہ: میں مہربان محبوب کے حسین وجمیل قد وقامت کی یاد رکھتا ہوں میں اسے اپنا بنانے سے ناامید ہوں اور ناامید ہو کر سو رہا ہوں۔

بصد ذوق و طرب جانان چو صابر

سر کوے ترا از دیدہ رفتم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل تیرے کوچہ کے سرا پر دیکھا اور وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔

......☆......☆......☆......

من از ذوقِ وصالِ یار شادم

دِل خود را بدستِ غم بدادم

ترجمہ: میں اپنے محبوب دوست کے وصل کے شوق سے از خود خوش ہوا میں نے اپنے دل کو گویا غموں کے قبضہ وقدرت میں کر دیا۔

زبانِ ظاھری نیاید بکارم

بوصف تو زبانِ دل کشادم

ترجمہ: میری ظاہری زبان میرے کام نہ آتی ہے اے اللہ میں نے اِس لئے اپنے دل کی زبان کھول کر عرض کی ہے۔

بصد امید در کوئے تو جانان

سر خود رابخاك غم نهادم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے سو اُمیدوں سے تیری گلی میں اپنا سر رکھ دیا اور میں نے وہاں غم ناک حال میں اپنا سر رکھا ہے۔

مگر روزے فتد بر من نگارا
ازاں اند زرہ تو اوفتادم

ترجمہ: اے محبوب شاید مجھ پر ایک دن ایسا گزرا جس کی وجہ سے میں تیری راہ میں آپڑا۔

خبر از سرِّ وحدت پرس از من
کہ من در علم وحدت اوستادم

ترجمہ: اے مہربان تو مجھ سے وحدت کے بھید کی خبر پوچھ کیونکہ میں نے علم وحدت کو اختیار کر رکھا ہے۔

بگیر از لطف دستِ من نگارا
ترحم کن کہ من بس نا مرادم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میرا ہاتھ اپنی مہربانی سے تھام اور تو مجھ پر رحم کر کیونکہ میں ناکام و بے مُراد ہوں۔

نہ تو بُردی زمن جانان دل و دین
بذوق خواهشت من خود بدادم

ترجمہ: اے میرے محبوب تُو نے مجھ سے دل و دین نہیں لئے بلکہ میں نے خود یہ خوشی کی خاطر دیئے ہیں۔

ندارم در رہ عشق تو جانان
مگر دردی کہ بادرہے تو شادم

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے عشق کی راہ میں اپنے پاس کچھ نہیں رکھتا مگر صرف ایک درد ہے اور وہ درد جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

چہ میپرسی ز صابرؔ حال مارا

بذوق وصل سرگردان چو بادم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارا حال کیا پوچھتے ہو میں تو اُن کے وصل کے ذوق میں ایسے گھوم رہا ہوں جیسے ہوا چلتی و گھومتی ہے۔

......☆......☆......☆......

اگرچہ از غم عشق تو بیخبر هستم

زبهر وصل توچوں مهر در بدستم

ترجمہ: اے مہربان اگرچہ میں تیرے عشق کے غم سے بے خبر ہوں لیکن پھر بھی تیرے وصل کے لئے سورج کی شکل مکمل تیرے رحم و کرم پر ہوں۔

نقاب از رخ زیبائی کود دمی بروار

هزار جان دهم از ذوق گر بشر هستم

ترجمہ: اے مہربان محبوب اپنے حسین چہرہ سے ایک لمحہ کیلئے ہی نقاب اُٹھا دے میں اس کے بدلہ میں انسان ہونے کے ناطہ سے شوق سے ہزار جانیں قربان کرتا ہوں۔

عجب نباشد اگر ز آه من فلك سوزد

زتابش رخ خورشید تو شرر هستم

ترجمہ: اگر میری آہ سے آسمان جل جائے تو کوئی عجب نہیں ہے کیونکہ تیرے منور اور روشن چہرہ کی گرمی سے میں شعلہ ہو کر رہ گیا ہوں۔

نگاہ کن بمن خستہ ای نگار زلطف
ترحمے بکن آخر کہ درگزر ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تو پیار اور محبت سے میرے حال پر نگاہ کر۔ تو مجھ پر رحم کھا میں تو تیری گزرگاہ میں پڑا ہوں۔

دل ست در برمن ہمچو آئینہ روشن
ازان زجلوۂ حسن توچون قمر ہستم

ترجمہ: اے مہربان سمجھ لے کہ میرا دل مثل آئینہ کے روشن ہے یہ سب حال تیرے حُسن کا مظہر ہے کہ میں چاند کی مثل چمکتا ہوں یہ ساری تیری برکتیں اور نوازشات سے ہے۔

زسوز ہجر تو ورکنج غم زگرمی عشق
زفرق تابقدم آتش دگر ہستم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم سے غم کے گوشے میں بیٹھ گیا ہوں۔ اور یہ کہ مجھے عشق کی گرمی کھا رہی ہے میں اس آگ سے سرتاپاؤں آگ ہوکر رہ گیا ہوں۔

غلام کوئے توام ہمچو صابرؔ از سر ذوق
زخاک پائے تو گرنیستم بتریستم

ترجمہ: میں بڑی خوشی سے تیری گلی کا غلام بن گیا ہوں اگرچہ میں تیرے پاؤں کی مٹی سے نہیں ہوں مگر میں اس کے لئے ترس رہا ہوں۔

☆☆☆

خلیفہ چہارم دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

کے اقوال پر مبنی

اقوالِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ''میں علم کا شہر ہوں اور علی ﴿رضی اللہ عنہ﴾ اس کا دروازہ ہے''
حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کا جائزہ لیا جائے تو ایک کامل مردِ حق کی شخصیت عیاں ہوتی ہے اُن کا بیان زبان دانی، فصاحت اور بلاغت اپنی مثال آپ ہیں رُشد و ہدایت سے بھرپور حکیمانہ اور عارفانہ رُموز اپناتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے عربی زبان میں اُسوۂ حسنہ کا اتباع کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں جو ارشادات بیان فرمائے ہیں وہ یقیناً پڑھنے سے اور عمل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا ایک ایک قول سچائی کیساتھ دل کی گہرائیوں میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ اس کی ماہیت اور مقام رُموز اندازِ بیان سے اہل علم ہی مستفید ہو سکتے ہیں ایسی کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے تا کہ ہم ایمان و یقین کے ساتھ اقوالِ عالیہ کی روشنی میں زندگی گزار سکیں۔

مرتب
سیّد ذیشان نظامی عفی عنہ

من آن نیم کہ زعشق تو روے گردانم

متاع ہر دو جہاں را بیہچ نستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں وہ نہیں ہوں جو تیرے عشق ومحبت سے منہ موڑلوں میں اس سودے کے بدلے میں دونوں جہان بھی ہرگز نہیں لیتا ہوں۔

درین دیار مرا نیست با کسے کارے

کہ من زروز ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اس ملک میں مجھے کسی سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے کیونکہ میں تو پہلے ہی دن سے اپنے شان وشوکت والے بادشاہ کا عاشق ہوں۔

چگونہ از دل من محو گردد این سودا

حکایت غم عشق تراھمین خوانم

ترجمہ: یہ خیال میرے دل سے کیسے اُتر جائے اور مٹ جائے میں تو تیرے ہی عشق کے غم کی کہانی ہی پڑھتا رہتا ہوں۔

تو گوشہ گیرزمن کز فراق میسوزی

ز آتش دل خود من ترا نگہبانم

ترجمہ: تو مجھ سے ہٹ کر گوشہ نشین ہو جا کہ تو جدائی میں جل رہا ہے مین اپنے دل کی آگ سے تیری نگہبانی کر رہا ہوں۔

بیادِ روئے تو در کوئے تو بصد غم و درد

زشام تابہ سحر ھمچو ابر گریا نم

ترجمہ: میں ہزار غم اور درد سے تیرے چہرہ کی یاد کر کے تیری گلی میں شام سے صبح تک بادلوں کی مثل گردش کرتا ہوں۔

اگر زحال من آگہ نہ زمن بشنو

مدہ زدست کہ من بلبل زبان دانم

ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے حال سے آگاہ نہیں تو میری بات سُن لے کہ ہاتھ سے نہ جانے دے اسے کیونکہ میں بلبل کی زبان کو جانتا ہوں۔

چگونہ جان نیا بدخزان بگلشنِ جان

بیادِ روے تو من سر بسر گلستانم

ترجمہ: باغ کیسے میری جان پا کر بارونق نہ ہو اور اس کی خزاں ختم نہ ہو میں تیری یاد سے مکمل طور پر پھولوں کا باغ ہو گیا ہوں۔

حکایت شب ھجراں چہ پرسی زمن زار

زمن مپرس تو چیزے کہ من نمی دانم

ترجمہ: مجھ خستہ حال سے تو جدائی کی رات کی کیفیت و حال کیا پوچھے تو مجھ سے وہ چیز نہ پوچھ جو میں نہیں جانتا۔

اگر بکوئے تو راھے بیابم از سر درد
زدیدہ خون جگرھم چو صابرؔ افشانم

ترجمہ: اگر مجھے درد کے حال میں تیری گلی کی راہ مل گئی ہے یہ تو دیکھ کہ میں اپنی آنکھوں سے خونِ جگر گراتا ہوں۔

......☆......☆......☆......

در پیش رخت نیاز مندیم
جز ذاتِ تو دل بکس نہ بندیم

ترجمہ: اے مہربان آقا ہم آپ کی ذات کے سامنے نہایت نیاز مند و مخلص ہیں ہمارا تیری ذات کے علاوہ کسی سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

در عشق تو ھمچو ابر و برقیم
گہ گریہ کنیم و گہ نجنبیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق و محبت میں بادل و بجلی کی مثل ہو گئے ہیں اس حال میں کبھی تو ہم روتے ہیں کبھی ہم حرکت تک نہیں کرتے ہیں۔

یک رہ بنما جمال خود را
در آرزوئے تو درد مندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال ایک بار دکھا دے۔ ہم تیرے دیدار کی اُمید میں درد بھری زندگی بسر کیے جا رہے ہیں۔

در بزم وصال تو بصد ذوق

از جام لبِ تو ہوشمندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم سو بار ذوق وشوق سے تیری محفل میں تیرے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ہم تیرے لبوں کے جام پینے کیلئے بڑے ہوش وعقل سے ہیں۔

از آتش عشق توز غیرت

بر غیر رہِ درِ تو بندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق ومحبت کی آگ میں پڑے ہیں ہمیں غیرت و شرم محسوس ہوتا ہے اسی لئے ہم نے غیروں پر تیرے گھر کی راہ کو بند کر دیا ہے۔

جان بازی من ببین نگارا

دردِ دل و جان خود پسندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب دیکھ کہ میں نے تیرے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے اور اپنے لئے اپنی جان اور دل کو درد دینے کیلئے پسند کر لیا ہے۔

صابر ز ازل بکوی جانان

ہستیم و لیک درِ دگر ندیدیم

ترجمہ: اے مہربان صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو روزِ ازل سے محبوب کی گلی میں پڑا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ہم نے کسی اور پر نگاہ تک نہیں کی ہے۔

......☆......☆......☆......

خداوندا بدین چشمے کہ دارم

بجائے ابر تاکے ببارم

ترجمہ: اے میرے اللہ جو میں آنکھیں رکھتا ہوں ان سے بارش سے بھرے بادل کی جگہ کب تک بارش کی طرح آنسو بہاؤں گا۔

ہمیشہ در ہوائے ابر باراں

ببین بر بستر غم خوار و زارم

ترجمہ: ہمیشہ بادل برسانے والی ہواؤں کو دیکھ اس غمخوار اور دکھی کے بستر کو دیکھ جو مثل بادل برسانے والی ہواؤں کے بستر گیلا کر گیا۔

بود کانوں آتش سینہ من

ازان ازدیدہا آتش ببارم

ترجمہ: اے مہربان میرا سینہ آگ کی کان تھا یہی وجہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے آگ برسا رہا ہوں۔

بحق بندگی نتوان رسیدن

ازان در بندہایت شرمسارم

ترجمہ: اے اللہ میں تیری بندگی کے حق تک نہیں پہنچ سکتا یہی وجہ ہے کہ میں تیری پابندیوں سے شرمسار ہوں۔

چو بر مالك بود مملوك راحق
مشو غافل كزين ره بيقرارم

ترجمہ: اے اللہ جب مالک کا مملوک پر حق ہوتا ہے تو اس لئے غافل نہ ہو بندے اور اُس کی راہ میں بے قرار رہ۔

فبرست از لطف ابر رحمت خاص
بده باران كه من اميد وارم

ترجمہ: اے اللہ اپنی خاص رحمت سے اپنا ابر رحمت بھیج دے بارش برسادے کیونکہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔

نبات از تشنگى سر برنياورد
زبے آبى همه صحرائى نارم

ترجمہ: اس دُنیا میں نباتات پانی نہ ملنے کی وجہ سے اُگ نہیں رہی بغیر پانی کے صحرا بھی آگ ہو گیا ہے۔

بده آب از كرم اى تازگى بخش
ز گلزار رخت من لاله زارم

ترجمہ: اے اللہ اپنے کرم سے پانی برسادے تا کہ ہر چیز ترو تازگی حاصل کرے میں بھی تیری رحمت کے گلزار سے لالہ زار کی مثل ترو تازہ ہو جاؤں۔

شنو فریاد بیکس اے خطا بخش

درِرہ ضائع فغان بے شمارم

ترجمہ: اے خطاؤں کے بخشنے والے مجھ بے کس کی فریاد سُن لے کیونکہ میں تیرے حضور بے شمار بار آہ فغان کیے جا رہا ہوں۔

مکن صابرؔ سوال از بہر باراں

کہ بپذیرد دعا پروردگارم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تُو نہ صرف بارش کے بادل کیلئے دُعا کر بلکہ اللہ سے ہر دُعا کی قبولیت کی دُعا کر کیونکہ تیرا رب سب کا پالنے والا ہے۔

.......☆.......☆.......☆.......

من بسودائے یار می نازم

بر جمالِ نگار می نازم

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے سودا اور خیال پر بڑا فخر کرتا ہوں میں اپنے محبوب کے حُسن و جمال پر بڑا ناز اور فخر رکھتا ہوں۔

ہمچو منصورؔ از سر مستی

بستان ہائے دار می نازم

ترجمہ: میں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل مستی کے عالم میں ہوں میں اپنی سولی کے باغوں پر بڑا ناز اور فخر کرتا ہوں۔

دشمنِ ما بخویش می نازم

بادمِ ذوالفقار می نازم

ترجمہ: میں اپنے دُشمن کے حال پر ناز کرتا ہوں اور میں اُس کی تیز تلوار کے تیز وار پر ناز کرتا ہوں۔

غیر حق را بحق نمیگیرد

بدلِ خاکسار می نازم

ترجمہ: میرا مہربان غیر حق کو حق نہیں گردانتا اُس وجہ سے میں خاکسار کے دل پر ناز کرتا ہوں

تا خیال تو در کنار آمد

زان سبب در کنار می نازم

ترجمہ: اے محبوب جب سے مجھے تیرا تصور و خیال دامن گیر ہوگیا ہے اسی سبب سے میں تیرے ہمکنار ہونے پر ناز اور فخر کرتا ہوں۔

ہر کسے بر کسے نظر دارد

من بیاد دریار می نازم

ترجمہ: اے مہربان اس دنیا میں ہر کوئی دوسرے پر نگاہ تکیہ رکھتا ہے میں بھی یہ چیز دل میں رکھتا ہوں اور میں اپنے محبوب کے در کی یاد پر ناز کرتا ہوں۔

گوش کن گوش صابرؔ از من زار

بلبلم بر بہار می نازم

ترجمہ: اے مہربان صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی بات پر کان رکھ اور توجہ سے اُس حالِ زار کی بات سُن لے اے دوست میں ایک بلبل کی مثل ہوں جسے بہار پر ناز ہوتا ہے میں بھی ویسا ہی ہوں۔

......☆......☆......☆......

خدایا بجز تو اگہے ندارم

بجز ذاتِ پاکت پناہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے سوا کسی کو نہیں جانتا ہوں اے پاک ذات رب میں تیری پناہ کے سوا اور کوئی پناہ و مدد نہیں رکھتا ہوں۔

نیم پاک دامن زعصیان بہ پیشت

بجز لطفِ تو عذر خواہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے حضور حاضر ہوں میں گناہوں سے پاک و صاف نہیں ہوں اور اے اللہ میں تیری خاص مہربانی کے سامنے کوئی عذر و بہانہ نہیں کر سکتا ہوں۔

ببین از ازل تا ابد از سر صدق

بجز تو دگر بادشاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال دیکھ میں نہایت صدق اور صاف دل سے عرض

: گزار ہوں کہ میں شروع سے آخر تجھے ہی مانتا ہوں اور میرے نزدیک تیرے سوا میرا کوئی بادشاہ وحاکم نہیں ہے۔

گناہِ تو دارم بکن هر چه خواهی
و لیکن کسے داد خواهے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں ضرور گنہگار ہوں تو مالک و مختار ہے جیسے چاہے کر لیکن ایک بات یہ ہے کہ میں سوائے تیرے کسی سے اپنے حال پر رحم و انصاف نہیں حاصل کر سکتا کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی اور نہیں اور میرے حال پر تیرے جیسا رحیم و کریم کوئی نہیں ہے۔

بگیر از کرم دستِ من تا بہ محشر
بجز قدرتت من سپاهے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب اپنے فضل و کرم سے تا قیامت میرا ہاتھ پکڑ اور رستہ دکھا کیونکہ تیری قدرت کے آگے اور کوئی میرا محافظ و نگہبان نہیں ہے۔

توئی واقف از حالتِ من خدایا
کہ در دهر من دستگاهے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ تو ہی میری حالت و کیفیت کو جانتا ہے اِس دنیا میں مجھے تیری ذات کے سوا کوئی پناہ گاہ کہیں نہیں ملتی ہے۔

: ز ددر و غمت من بجان شرمسارم
کہ در سینۂ خویش آهے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں دل میں تیرا درد اور غم رکھتا ہوں اور میری جان اپنی

حالت کی وجہ سے تجھ سے شرمسار و شرمندہ ہے میں اپنی حالت پر آہیں بھرتا ہوں اور سوائے اِن کے میرے سینہ میں کچھ نہیں ہے۔

تــرایــم تــرایــم تــرایــم چــو صــابــرؔ

بــجــز نــام تــو زاد راهــے نــدارم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ عرض گزار ہے کہ اے میرے اللہ میں تیرا ہوں ہم تیرے ہیں اور سوائے تیرے نام پاک کے آخرت کے گھر کو جانے کا کوئی سامان نہیں ہے تو رحم فرمادے۔

......☆......☆......☆......

مــن از بــادهٔ جــام لــعــل تــو مستــم

چــو مستــان بــه عــرش بــریــن بــرنشتم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیرے سُرخ ہونٹ جو لعل و گوہر کی مثل ہیں اُن کی دید سے شرابی کی مثل مست ہوں اور ایسا مست جو عرش بریں پر مست ہیں میں بھی ایسا مست پڑا ہوں۔

نشستــم نشستــم بــکــویــت نشستــم

زغیــرت دردیــده بــر غیــر بستــم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں ڈیرا لگا بیٹھا ہوں بیٹھا ہوں میں نے غیرت سے آنکھوں کا در غیروں پر سے بند کر لیا ہے صرف آنکھ تیری ہی دید پر لگا رکھی ہیں۔

گھے بت گھہ درگاہ بتخانہ ہستم

گھے برھمن گہ بت و بت پرستم

ترجمہ: میرے مہربان میری یہ حالت ہے کہ میں کبھی تو تیری دید ایسے کرتا ہوں جیسے کوئی بُت کی دید کرتا ہے اور کبھی میں تیرے لئے درگاہ پاک پر جا کر دُعا کرتا ہوں کبھی بُت خانہ میں تیرے لئے بیٹھ جاتا ہوں میری حالت کبھی مثل برہمن کے ہے کبھی بُت کی مثل ہو جاتا ہوں اور کبھی بُت پرست بن جاتا ہوں۔

زشب تا سحر من ازین غم ھلاکم

کہ از درد عشقت تھی دست ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں رات کے آغاز سے صبح تک اسی غم میں ہلاک ہوتا رہتا ہوں کہ میں تیرے عشق کے درد سے خالی ہاتھ پڑا ہوں۔

شدم خاك پا از دل و جان ھمہ رو

زبد گفتن بد نھادان نہ رستم

ترجمہ: میں ہر لحاظ سے دل و جان کو اُن کے پاؤں کی خاک بنا چکا ہوں میں اپنے آپ کو بُرا کہنے اور بدحال صورت میں رکھنے سے اپنی جان نہیں چھڑا سکتا ہوں۔

چہ گویم ز احوال خود باتو جاناں

بیا در گھے دامن تو بدستم

ترجمہ: اے مہربان میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں آ میرے ہاں آ کیونکہ میں نے تیرا دامن ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ تو میرے حال کا نگران ہو جا۔

نہ امروز سر در نہادم بکویت

فدائے سر تو ز روز الستم

ترجمہ: میرے مہربان میں نے نہ صرف آج تیری گلی میں اپنا سر رکھا ہے بلکہ میں تو اُس دن سے تیرا ہوں جس دن میری رُوح نے الست بربکم کے جواب میں ہاں کہا تھا۔

تو ہرگز نہ پرسیدی از من کہ چون من

زبہر تو من ازدو عالم گستم

ترجمہ: تو نے مجھ سے یہ ہرگز نہیں پوچھا کہ میں کیسا ہوں یاد رکھ کہ میں تو تیرے لئے دونوں جہانوں سے یکسر لاتعلق ہوکر رہ گیا ہوں۔

چو صابر بکوے تو از روز اوّل

بہ ہجر تو مردم زبہر تو خستم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ تو تیری گلی میں روزِ اوّل سے پڑا ہے یہ تیرے ہجر و جُدائی میں مر رہا ہے اور تیرے ہی لئے یہ خستہ حال زندگی بسر کر رہا ہے۔

......☆......☆......☆......

بخلوتگاہ مستان چون رسیدم

در آنجا جز غم و غربت ندیدم

ترجمہ: اے مہربان دوست جب میں سرمست لوگوں کی محفلِ خاص میں گیا تو وہاں میں نے سوائے غم اور مسافری کے کچھ بھی نہ دیکھا۔

چو پرسیدم ز ایشان کین چه حالت

جواب شان بگوش دل شنیدم

ترجمہ: جب میں نے ان لوگوں سے یہ حالت و کیفیت پوچھی تو اُنہوں نے جواب میں جو کہا وہ میں نے اپنے دل کے کانوں سے سُن لیا۔

مزا گفتند میخواهی اگر تو

زخم عشقے سر جوشی ددیدم

ترجمہ: اُنہوں نے مجھے کہا کہ اگر تو بھی یہ حال چاہتا ہے تو عشق کے زخم کھانے کیلئے بڑے جوش سے سر کی بازی لگا کر اِس دوڑ میں چلا آ۔

بصد ذوق و طرب رقصان وستان

گرفتم از کفِ ایشان کشیدم

ترجمہ: میں بھی بڑے ذوق شوق اور خوشی سے رقص کرنے لگا اور اِس حال میں میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

گریبان قبائے هستی خود

چو مستان از سر مستی دریدم

ترجمہ: میں نے اس حالت میں اپنی ہستی کی قبا کا گریبان پکڑا اور مست لوگوں کی طرح مستی کی حالت میں اسے پھاڑ ڈالا۔

من از دکان بازارِ حقیقت

بجان و دل غم عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے بازار کی دکان سے بڑی خوشی سے تیرے عشق کا غم خرید کرلیا۔

شراب مستی از جامِ حقیقت

چشیدم من چشیدم من چشیدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے جام سے مستی کی شراب چکھ لی میں نے چکھ لی میں نے یہ شراب چکھ لی۔

زسودائے محبت در دو عالم

من از ہستی و نیستی دار ہیدم

ترجمہ: میں نے دونوں جہان تیری محبت میں ہارے اور اپنی ہستی کو مٹا کر رکھ دیا۔ میں نے دل سے ہستی و نیستی کا دم بھرنا ختم کر دیا ہے۔

ززندان قفس صابرؔ بصد ذوق

چو بلبل سوئے بستان بر پریدم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے قید کے پنجرہ سے بڑے شوق سے اُڑان لی جیسے ایک بلبل باغوں کی جانب اُڑ کر جاتی ہے۔

☆.....☆.....☆

جــــز ذاتِ خــــدا بشــــر نــــدارم

جــــز ظــــلِ خــــدا بشــــر نــــدارم

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ میں سوائے اللہ کی ذات کے کسی کو دوست نہیں رکھتا ہوں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی ساتھی نہیں رکھتا ہوں۔

وارم نــــظــــر ســــے بــــذات بیــــچــــون

صــــد شــــکــــر جــــز ایــــن هــــنــــر نــــدارم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر بے چون وچرا تکیہ رکھتا ہوں میں اُس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں میرے پاس شکر کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں ہے۔

دریــــاب مــــرا کــــه دستــــم از دســــت

جــــز بــــر کــــرمــــت نــــظــــر نــــدارم

ترجمہ: میں نے یہ بات اپنے من میں باندھ لی ہے کہ میری کوئی پناہ گاہ نہیں سوائے اللہ کے میں نے اُس کے کرم پر ہی نظر رکھی ہے کسی اور پر نظر نہیں ہے۔

تــــا لــــطف تــــو شــــد نپــــاه ذاتــــم

از بــــد گــــهــــران حــــذر نــــدارم

ترجمہ: اے اللہ جب سے میں نے تیری رحمت کو پناہ گاہ بنالیا ہے تو ہی میری پشت پناہ ہے اور میں اپنے بدخواہوں سے اب کوئی ڈر نہیں رکھتا ہوں۔

مــــحــــرم شــــده ام زهستــــی تــــو

از هستــــی خــــود خبــــر نــــدارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کی پہچان رکھتا ہوں مگر افسوس کہ میں اپنے

حال اور ذات سے بے خبر و ناواقف ہوں جب کہ حدیث میں آیا ہے ''جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا'' مجھے چاہیے کہ اپنے نفس کی فکر پہلے کروں۔

از تــــابــــش آفتــــاب رویــــت

در بستــــه بــجــز شــرر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے آفتاب کے مثل چہرہ کی تپش کا دروازہ میرے حال پر بند ہے مجھے کوئی اِس کی تپش محسوس نہیں ہوتی ہے۔

خــفــاش صــفــت چــگــو نــه بیــنــم

مهــر رخ تــو بــصــر نــدارم

ترجمہ: میں تو مثل چمگاڈر دیکھنے والا ہوں میں تیرے رُخِ انور کو کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ جب تیرا چہرہ چمکتا ہے تو میری آنکھ بند ہو جاتی ہیں میں تیرے چہرہ پر اپنی نظر ہرگز نہیں کر سکتا ہوں۔

از حــالــتِ مــن تــو هستــی آگــاه

مــن بــر دَرِکــس گــزر نــدارم

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ تو میری حالت و حال سے آگاہ ہے کہ میں کسی اور کے در پر نہیں جایا کرتا۔

کے دست دھد وصال صابرؔ

در دل زغمش اثر ندارم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو تیرا وصل کیسے نصیب ہو سکتا ہے کیونکہ اُس کے دل میں تیرا کوئی رنج وغم اثر نہیں کرتا وہ پھر تجھے کیسے پا سکتا ہے۔

......☆......☆......☆......

من از درد عشق تو بیدار بودم

زشب تا سحر گاہ غم خوار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کے درد سے بیدار و واقف تھا میں ہمیشہ رات سے صبح تک تیرے فراق کے غم میں رہا۔

زسودائے عشقت بصد رقص و مستی

زآہ دِل خود شرر بار بودم

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں سو بار ناچنے اور مستی کی حالت میں تیرے عشق کے خیالوں میں بسا رہا اور میں اپنے دل کی آہ کے انگاروں میں پڑا ہوں۔

شدم ناگہاں مست از ھستی عشق

خود از ھستی خویش بیزار بودم

ترجمہ: میں عشق کی وجہ سے اچانک مستی کی حالت میں ہو گیا میں خود بھی اپنی اِس صورتِ حال سے بیزار تھا۔

بدست من امروز آمد غم عشق

من از روز اوّل خریدا بودم

ترجمہ: مجھے آج عشق کے غم نے آلیا بلکہ میں تو پہلے ہی روز سے اِس سودے کا خریدار تھا۔

چہ شد گر دسہ روز دورم بظاہر

بباطن من اندر دل یار بودم

ترجمہ: میں کیا بتاؤں کہ میری زندگی کے تین ظاہری دن کیسے گزرے ہیں میں باطنی طور پر تو اپنے محبوب کے دل میں رہ رہا تھا۔

چہ شد گر بہ غفلت مرا بردہ ازرہ

من از نفس بدکیش ہشیار بودم

ترجمہ: کیا ہوا جو میں غفلت کے عالم میں ہو کر گزر بسر کئے رہا لیکن بات یہ ہے کہ بدفطرت نفس وذہن سے ہوشیار رہا تھا۔

نہ عابد نہ زاہد نہ صادق نہ کاذب

بکارِ دل خویش مختار بودم

ترجمہ: میں نہ عابد عبادت گزار اور نہ ہی سچ بولنے والا اور میں جھوٹ بولنے والا تھا بلکہ میں تو اپنے دل کا خود مختار تھا میں نے جو کیا وہ اپنی مرضی اور رضائے دلی سے کیا

گھے آئنہ گاہ حسن دگھے روے
گھے جامہ وگاہ دستار بودم

ترجمہ: اے محبوب میری یہ حالت رہی ہے کہ کبھی تو میں شیشہ بنا کبھی حسین مجسمہ اور کبھی خوبصورت تصویر ہو کر رہا کبھی میں لباس میں ستر بنا اور میں مقام عزت وافتخار رہا۔

نہ مومن نہ کافر نہ ملحد نہ ترسا
چو صابر دریں رہ سبکسار بودم

ترجمہ: میں نے اپنی روش ایسی رکھی کہ نہ تو میں مومن کی مثل ہوا اور نہ کافرانہ حال میں رہا نہ میں بے دین اور آگ کی پوجا کرنے والا ہوا میں اُس حال میں صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل میانہ روی سے رہا تھا۔

......☆......☆......☆......

مادر طلب وصل تو از خویش جدائیم
گھے خاک گھے باد گھے آتشدمائیم

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ذات میں ڈوبنے کو اپنے آپ سے جُدا ہیں ہم کبھی مٹی میں کبھی ہوا میں کبھی آگ میں اور پانی میں مل ملتے ہیں کہ تجھ سے مل سکیں۔

گر طالب مائی بحقیقت زسر صدق
بنگر اگرت هست نظر درهمہ جائیم

ترجمہ: اے دوست اگر تو صدق دل سے ہمارے حال میں شفقت فرمائی کرنا چاہتا ہے تو ہمیں دیکھ ہم ہر جگہ تیری نگاہ کے سامنے فدا اور قربان ہیں۔

ما سرِّ خدائیم ز انوار حقیقت

در عین فنا مظہر سلطان بقائیم

ترجمہ: ہم حقیقت میں اللہ کے راز کے انوار سے ہیں ہم کلی طور پر اُس کی ذات میں فنا ہیں ہم سلطانِ عالمین کی بقا سے ہیں یعنی بندہ کو فنا نہیں وہ اللہ کی قدرت سے باقی رہتا ہے۔

داریم ہمہ جلوۂ انوار جمالش

گرود ہمہ تن نور بہر دل کہ در آئیم

ترجمہ: ہم سب اللہ تعالیٰ کے انوار کے جلوہ سے ہیں ہم مکمل طور پر نور ہو جاتے ہیں جس دل میں ہم سما جائیں۔

در عالمِ خاکیم اگرچہ بحقیقت

ما سرِّ خدائیم از ین خاک ورائیم

ترجمہ: اگرچہ ہم درحقیقت خاکی دنیا سے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کا راز ہیں اور ہم پھر اسی خاک سے بنے ہیں۔

ما بادہ کشائیم بخلوت گہہ عرفان

زاہد تو بیا تا در تحقیق کشائیم

ترجمہ: ہم عرفان کی دنیا و محفل میں پہنچنے کو شراب کا جام لیتے ہیں اے پرہیزگار تو بھی آجا تا کہ ہم تجھ پر تحقیق کا دروازہ کھولیں کہ عرفان کیسے اور کہاں سے ہے۔

با ایم همه مستی که زسودائے تو داریم
شاهِ دو جهانیم بکوے تو گدائیم

ترجمہ: اے محبوب ہمارے اندر جو مستی ہے وہ تیرے خیال سے ہے آپ ہمارے دو جہاں کے بادشاہ ہیں لیکن تیرے کوچہ میں ہم گداگر ہیں۔

گاهے بدر میکده گاهے بدرِ مغ
گاهے بسوے بتکده سالار هدائیم

ترجمہ: کبھی ہم شراب خانہ کے دروازہ پر جاتے ہیں تو کبھی ہم مجوسی کے دروازہ پر جاتے ہیں کبھی تو ہم مندر کی جانب جاتے ہیں تو کبھی ہم ہدایت دینے والوں کے سردار کی مثل عمل پیرا ہیں۔

ما از سروپا چون همه نوریم به تحقیق
صابرؔ نتوان دید که خورشید بقائیم

ترجمہ: درحقیقت ہم سر سے پاؤں تک نورانی حال میں ہیں صابرؔ آپ ہمیں اس حال میں نہیں دیکھ سکتے جب ہم باقی رہنے والے سورج کے حال میں ہوتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

ظهور ذاتِ حقیقی ست مظهر ذاتم
به بین اگر تو ندارى يقين بمر آتم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میری ذات کا مظہر اللہ تعالیٰ کی ذاتی حقیقت کا اظہار ہے اگر تجھے یقین نہیں آتا تو آکر دیکھ میں اُس کی ذات کا مظہر ہوں۔

اگــر تــو خــواهــی زدردم ره بـمـلكِ بـقــا

زروشـنـی مـصـابیـح مـن بـمـشـكـاتـم

ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے درد سے مُلک بقا کی راہ دیکھنا چاہتا ہے۔ تو آ اور میری روشنی میرے روشن دان میں دیکھ (یعنی میرے صاف ظرف میں تجھے روشنی ورہبری ملے گی)

ببین بدیدهٔ معـنـی هـر آنـچـه میخواهی

ببـاش بــرســر سـودائے نـفـی و اثبـاتـم

ترجمہ: جو کچھ تو چاہتا ہے تو میرے معانی کی آنکھ سے دیکھ اور ہمیشہ نفی اور مثبت کے فلسفہ کی سوچ فکر سے رہ۔

بیـاب هـرچـه طـلـب میکنی ز حضـرت مـا

اگــر زبیـخـودی خــود رسـی بـمـیـقـاتـم

ترجمہ: آ اور ہمارے حضرت سے طلب کر جو بھی تیری خواہش وطلب ہے اگر تو چاہتا ہے کہ تو اپنی بےخودی کو سمجھ لے تو میرے مقام مقررہ یا ارشاد پر چل۔

گهــے قـدیـم و گهــے حـادثـم بـملك وجـود

گهــے تـجـلـی عشـقـم گهــے طـلـسـمـاتـم

ترجمہ: کبھی میرا حال بہت قدیم ہوتا ہے اور کبھی میں حادث حال میں ہوتا ہوں کبھی میں عشق کی تجلی ونور میں ہوتا ہوں اور کبھی میری کیفیت طلسماتی ہوتی ہے۔

زحادثاتِ جہاں فارغ ست ہستی ما

یکے نظر بکن از چشمِ دل بلمعاتم

ترجمہ: اے دوست ہمارا حال تو زمانے کے حادثات سے دور ہے یعنی ہمیں زمانے کے حالات کی کوئی سوچ نہیں پس اسے دیکھنے کو میری چمک والی دل کی آنکھ سے ذرا دیکھ کر مطالعہ کر اور حقیقتِ حال سے واقف ہو جا۔

شوی چو صابرؒ عاشق فدائے جان و دلم

بملک عشق چو بینی ز حسن درجاتم

ترجمہ: میری جان اور دل کی طرح فدا ہونے والا عاشق ہو جا پھر تو عشق کی دنیا میں جب دیکھے تو تجھے میرے حسن و جمال کے درجات نظر آئیں گے۔

......☆......☆......☆......

ما طلعت نور آفتابیم

از ہستی خویش در حجابیم

ترجمہ: ہم سورج کے نور کی چمک والے ہیں لیکن ہم اپنی ذات و ہستی کے ساتھ پردہ میں ہیں۔

سلطان سریر عاشقانیم

در دیر مغان فلک جنابیم

ترجمہ: ہم وہ عاشق وجاہت والے ہیں جو اس دنیا کے تخت پر بادشاہ ہیں ہم بے دین و مجوسی لوگوں کے عبادت خانہ کے بلند آسمان کی مثل ہیں۔

عالم روشن ز تابش ما
ما نور جبین آفتابیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری چمک و نور سے روشن ہے ہم اپنے نور سے چمک والی جبین ہیں جو سورج کی چمک و نور کی مثل روشن ہے۔

صد بار اگر مرا بسوزند
ما از آتش عشق سرنتابیم

ترجمہ: اگر وہ ہمارے مہربان ہمیں سو بار بھی عشق کی آگ سے جلائیں تو بھی ہم ہرگز ہرگز عشق سے سرتابی نہ کریں گے عشق کیلئے سر جھکا دیں گے۔

در بحر محیطِ عشق غرقیم
گاہے موجیم و گھہ حبابیم

ترجمہ: ہم عشق کے گہرے سمندر میں غرق ہو چکے ہیں ہم کبھی تو اِس سمندر میں سمندری موجوں کی مثل ہوتے ہیں اور کبھی ہم سمندر کے اِس محیط پانی کے بلبلہ کی مانند۔

در عالم عشق بادشاہیم
در عالمیان بسر نخواہیم

ترجمہ: ہم عشق کی دُنیا کے بادشاہ ہیں مگر ہمیں دُنیا و جہاں کے متعلقات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

در کوچۂ عشق گرچہ خاکیم

در عالم عشق مہر تابیم

ترجمہ: ہم اگرچہ عشق کی راہ وگلی میں خاک کی مثل ہوکر رہ گئے ہیں لیکن پھر بھی ہم عشق کی دُنیا کے چمکتے سورج کی مثل روشن ہیں۔

ماسر ظہور ذات عشقیم

گر آتش و باد و کاك و آبیم

ترجمہ: ہم درحقیقت ذاتِ عشق کے اظہار کا مقام ونشان ہیں اگرچہ ہماری ذات اوراصل میں آگ، ہوا، مٹی اور پانی ہی ہے۔ پھر بھی ہم عشق رکھتے ہیں۔

در بحر غم نو ہمچو صابرؔ

از سر تا پا ز درد و آهسیم

ترجمہ: تیرے غم کے سمندر میں ہم مثل صابر کے ہیں جو سر تا پاؤں درد رکھتا اور آہیں بھرتا رہتا ہے۔

......☆......☆......☆......

خوش آن وقتیکہ با تو یار بودم

تو مارا من ترا غمخوار بودم

ترجمہ: اے میرے دوست وہ وقت کتنا اچھا تھا جب میری تجھ سے دوستی تھی تو ہمارا تھا اور ہم تیرے غمخوار تھے ہم دونوں کو ایک دوسرے کا قرب حاصل تھا۔

زبہر دیدنت رویت بکویت

زشب تا صبحدم بیدار بودم

ترجمہ: محبوب میں تیرے دیدار کیلئے تیرے چہرہ کی دید کیلئے تیری گلی میں ہوتا تھا اور میں رات شروع ہونے سے صبح سویرے تک جاگ کر وقت گزارتا تھا۔

زجامِ بادۂ تو لعل تو جانان

گھے مست و گھے هشیار بودم

ترجمہ: اے میری جان میں تو تیرے شراب کے جام پیتا، تیرے سُرخ سرخ ہونٹ سے شادر ہتا تھا میں تیری دید سے مست ہوتا اور کبھی تیری دید سے ہوش مند حال میں ہوتا تھا۔

تو میدانی کہ در چشمت بصد وجہ

سراسر مظہر دیدار بودم

ترجمہ: اے مہربان تجھے علم ہے کہ میں تیری آنکھوں کی سینکڑوں بار زیارت کرتا تھا۔ میں ہر لحظہ تیرا دیدار اور زیارت گاہ بنا ہوتا تھا۔

بیاد گلشن روے نگارا

چو جنت در جہان گلزار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرہ انور کو ہر لحظہ یاد کرتا تھا تیری دید میرے لئے ایسے تھی جیسے میں جنت کے نظاروں سے لطف اُٹھا رہا ہوتا تھا۔

من از روز ازل از لطف یزدان

ببزم قدسیان هم کار بودم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی و فضل سے پہلے دن سے ہی فرشتوں کی محفل کا رکن تھا۔

ز سودائے تو اندر هر دو عالم

ز روے ناکسان بیزار بودم

ترجمہ: میں تو تیری دید کی خاطر دونوں جہاں میں تیرا ہی سودا اور خیال دل میں رکھتا تھا اور مجھے ناقص اور غلط لوگوں اور اُن کی روش سے حد درجہ بیزاری اور کوفت رہتی تھی۔

تو میدانی که من از روز اوّل

گهے عاشق گهے دلدار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو جانتا ہے کہ میں پہلے ہی دن سے تیرا ہوں کبھی میں عاشق کے روپ میں اور کبھی محبوب کے روپ میں رہا ہوں۔

ترا صابرؔ زحال مَن خبر نیست

که من در کوئے تو بسیار بودم

ترجمہ: اے صابرؔ تجھے میرے حال کی کوئی خبر و اطلاع نہیں میں تو کئی بار تیری گلی میں تیری دید کیلئے گیا۔

......☆......☆......☆......

بـبـــازار مـــحبـــت چـــون رسیـــدم

متـــاع درد مـــنـــدی را خـــریـــدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں جب محبت کے بازار میں پہنچا تو میں نے وہاں سے درد کا سودا خرید کیا۔

بـــصـــد ذوق طـــرب در بـــزم مستـــان

گـــریبـــان خـــرد مـــنـــدی دریـــدم

ترجمہ: میں مست لوگوں کی محفل میں سو بار رونق شوق اور خوشی سے گیا وہاں میں نے عقل کا دامن پھاڑ کر رکھ دیا۔

بـــآشیـــا چـــون نـــظـــر افتـــاد یـــارا

بـــجـــز نـــور جـــمـــال خـــود نـــہ دیـــدم

ترجمہ: اے میرے مہربان جب میری نظر چیزوں پر پڑی تو مجھے سوائے اپنے نور و جمال کے کچھ نظر نہ پڑا۔

بـــدیـــدم جـــنـــت الـــمـــاوی بـــصـــد ذوق

بـــکـــوئـــے دلبـــر خـــود آرمیـــدم

ترجمہ: میں نے جنت کے اعلیٰ درجات کو بڑے ذوق و شوق سے دیکھ لیا پھر میں نے اپنے محبوب کی گلی میں آرام پایا۔

بکنج هجر تو باصد غم و درد

هزاران آه از دل بر کشیدم

ترجمہ: میں نے تیرے ہجر و جدائی میں سینکڑوں غم اور درد پائے۔ وہاں میں نے ہزاروں آہیں بھریں اور دل پر ہزاروں بار آہ کھینچی۔ مجھے تیرے ہجر میں غم درد اور آہ بھرنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

زدست غم گریبانِ دِل صبر

چو صابر من دریدم من دریدم

ترجمہ: صابر کے دل کو غم کے ہاتھوں بڑی مشکلات آئیں اُس نے اِس پر صبر کیا لیکن اُس نے اپنے دامن کو غم سے پھاڑا بار بار اُسے پھاڑا۔

☆......☆......☆......

نه مومن نه کافر به من بت پرستم

بکان حقیقت یکے گوهر ستم

ترجمہ: میں نہ مومن ہوں اور نہ کافر اور نہ ہی بتوں کی پوجا کرنے والا بات یہ ہے کہ میں حقیقت کی کان کا نایاب موتی ہوں۔

نه خاکم نه بادم نه آبم نه آتش

نه زنّار بندم نه من بت پرستم

ترجمہ: میں نہ مٹی ہوں اور نہ ہوا اور نہ ہی پانی اور نہ آگ ہوں میں ہندو کی مثل گلے میں مذہبی دھاگہ لٹکانے والا نہیں اور نہ ہی میں بتوں کی پوجا کرتا ہوں۔

منـــه دســـت بـر سینـــه من کـــه سـوزد

زتـــاب جـلال تـــو چـون اخـگـــرهستـم

ترجمہ: میرے منہ پر ہاتھ نہ رکھ کر دیکھ کہ میرا سینہ جلتا ہے بلکہ تیرے جلال کے دیدار سے میں آگ کی چنگاری ہو گیا ہوں۔

بـــآن زلف کـــافـــر گـــرفتـــار گشتـم

ازیـــن کـــفـــر و اســلام یـکـدم بـــرستـم

ترجمہ: میں اُس معشوق کی زُلف کا گرفتار ہوں میں نے اس لئے کفر و اسلام سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔

زمـــن ســـر مپـچـــان تـو از بـے نیـــازی

کـــه مـــن هـم تـــرابـــنـده کـمتـــر هستـم

ترجمہ: اے میرے محبوب بے نیازی سے تو مجھ سے سر نہ پھیر لے کیونکہ میں ایک نہایت معمولی قسم کا تیرا غلام ہوں۔

مـکـــن فـکـــر در ذات بـــاری نیـــابـــی

زفـکـــر دل هـــر کسـے بـــرتـــر هستـم

ترجمہ: اے بندے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر و سوچ نہ کر کیونکہ میں ہر کسی کے دل کی سوچ اور فکر سے بلند و برتر ہوں۔

چگونہ تواند زمن جان بردکس

بحسنِ جمالِ تو من زیور هستم

ترجمہ: کوئی مجھ سے اپنی جان کیسے چھڑا سکتا ہے۔ کیونکہ میں تو تیرے جمال وحسن کا ایک زیور ہوں۔

اگر آبِ حیوان دگر آبِ کوثر

بمن هرچه دادی بران صابرؔ هستم

ترجمہ: اگر آپ مجھے ہمیشہ کی زندگی دینے والا پانی جسے آب حیوان کہتے ہیں یا آبِ کوثر پینے کیلئے دیں پس جو بھی مجھے پلا دیں میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

......☆......☆......☆......

رسیدم بر درِ خود کارِ عالم

که ذات اوست فخر نسل آدم

ترجمہ: میں ایک خود کار عالم کے پاس گیا۔ جس کی ذات واصل نسل آدم کیلئے فخر کا باعث ہے۔

کجا افتد نظر برخاك پایش

که جائے اوست برعرش معظم

ترجمہ: اس کے پاؤں کی خاک پر کہاں نظر جا سکتی ہے جس پاک ذات کا مقام عرشِ اعظم ہے۔

جبیـــن دل چـــو ســـودم بـــر در او

شـــدم بـــر عـــالـمِ قـــدســـی مـکـــرم

ترجمہ: اُس کے در پر میرے دل کے ماتھے کو فائدہ ملا۔ اس وجہ سے میں عالم بالا میں باعزت وباقدر ہو گیا۔

تـــر اگـــر یک نـــظـــر افـتـــد بـــر دَیـــم

نشـنیـم بـــر ســـر عـــرشـــت چـــو مـنـعـم

ترجمہ: اے خواجہ اگر تو مجھے ایک نظر بھی دیکھے تو میں تیرا غلام ہوں اِس تیری شفقت سے مرا سر تیرے عرش پر بڑوں کی مثل ہے۔

مـــن از روز ازل از رہـے مستـــــی

گـــرفتـــم دامـــنِ عشـــق تـــو مـحـــکـــم

ترجمہ: میں نے مستی کے عالم میں روزِ اوّل کو ہی تیرا دامن پکڑ لیا۔ تیرے عشق کا مضبوط دامن میں نے پکڑا ہے۔

چگـــویـــم بـــرتـــو حـــال من عیـــان ســـت

زراز ســـرِّ حـــق هستـــی تـــو مـحـــرم

ترجمہ: اے میرے مولا میں اپنا حال تجھے کیسے بتاؤں یہ تو تجھے معلوم ہے کیونکہ تیری ذات حق راز سے خوب آگاہ ہے۔

اگر یکدم نشینم بر درِ تو

شود کارِ من بیچارہ دردم

ترجمہ: اگر میں فوراً ہی تیرے در پر بیٹھ جاؤں اور تکیہ کرلوں۔ تو میرا یہ کام بے جا و نامناسب ہوگا یہ درد کی راہ ہے۔

گرفتم از کمالِ لطف یزدان

ظہور عشق درذات مسلّم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم حاصل کیے میری ذات میں اُس کا عشق ظاہر ہے۔

اگر پرسی ز اسرار الٰہی

شود جبریل در پیش تو ابکم

ترجمہ: اگر تو مجھ سے اسرارِ الٰہی معلوم کرے تو فوراً جبرئیل تیرے سامنے آموجود ہو۔

چرا از حال دل پیشت نگویم

کہ ہستی باخدائے خویش ہمدم

ترجمہ: میں تیرے سامنے اپنا حالِ دل کیونکر بیان نہ کروں کیونکہ میری ہستی اللہ کی ذات سے ملی ہے۔

از اول باشما بستہ ام من

کہ در ہر شے ظہور تست مدغم

ترجمہ: اے اللہ میں اوّل روز سے تجھ سے وابستہ ہوں کیونکہ تیرا ہر شے میں ظہور ملا ہوا ہے۔

مرا چندان غم از درد و بلا نیست

کہ من از سوز عشقت بہر دردم

ترجمہ: مجھے درد اور تکلیف کا بالکل کوئی غم و فکر نہیں ہے کیونکہ میں تیرے عشق کے سوز سے ہر طرح ربط و تعلق رکھتا ہوں۔

بصد درد و بصد غربت بہ پیشیت

خرابی دل خود وا نمودم

ترجمہ: میں سینکڑوں درد اور مسافری کی فکر سے ترے پاس حاضر ہوں اور میں نے اپنی ساری کمزوری تجھ پر ظاہر کر دی ہے۔

چہ شد گر از غم ہجرت خراہم

بہر کس از فراق تست ماتم

ترجمہ: کیا ہوا اگر میں تیرے ہجر کے غم و دکھ سے بدحال ہو گیا میں تیرے فراق میں ہر کسی کے پاس ماتم و غم کرتا ہوں۔

رہ انفاس را زان بستہ من

کہ میسوز و دو عالم گر کشم دم

ترجمہ: میں نے اپنے سانس اس لئے روک رکھے ہیں کہ وہ دونوں جہاں کو جلا دیں اگر میں سانس لوں۔

بصد ذوق و طرب در کنج ھجرت

دل و جان را بدستِ غم سپردم

ترجمہ: میں جُدائی کے گوشہ میں بڑی خوشی اور ذوق سے بیٹھا ہوں میں نے اپنا دل و جان غم کے سپرد کر دیئے ہیں۔

ھمین گوید بہ پیشت صابؔر از عجز

بسودائے تو در کوئے تو مردم

ترجمہ: صابر نہایت عجز و انکسار سے تیرے سامنے بیان کرتا ہے کہ میں تیرے خیال میں تیرے کوچہ میں مروں۔

......☆......☆......☆......

عاشق دردِ بے دوائے خودیم

والۂ جُان بے نوائے خودیم

ترجمہ: ہم عاشق ہیں ہم اِس درد کی دوا ہیں جس کیلئے کوئی دوا نہیں ہم ایسی جان ہیں اور ہماری کوئی آواز نہیں۔

ھرچہ خواھم بخواھم از دل خود

زان سبب عاشق وفائے خودیم

ترجمہ: میں جو کچھ طلب کرتا ہوں اپنے دل سے طلب کرتا ہوں اسی وجہ سے ہم اپنی وفا کے عاشق ہیں۔

رہ نمودہ دلم بکوئے بلا

مونس خاص و رہنمائے خودیم

ترجمہ: میرے دل کو اُنہوں نے بلا کا رستہ اور گلی دکھائی وہ ہمارا خاص پیار کرنے والا اور رہنما ہے۔

شد منور جہان زطلعتِ ما

محو در نور مہ ضیائے خودیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری پیشانی کے نور سے روشن ہوگیا ہم اپنے چاند کی روشنی و نور میں محو ہو گئے ہیں۔

دل بزلفِ کسے نمے بندیم

عاشق زلف مشکسائے خودیم

ترجمہ: ہم نے کسی کی زلف پر اپنا دل نہیں قربان کیا ہم اُن کی اپنی زلف کی مشک کے عاشق ہیں۔

از ازل تا ابد ز روئے یقین

عاشق روے مصطفائے خودیم

ترجمہ: یہ بات یقین کرلیں کہ شروع سے آخر تک ہم اُس نہایت حسین صورت کے عاشق و چاہنے والے ہیں۔

جز بحق رد بکس نمے اریم
بندہ خاصۂ خدائے خودیم

ترجمہ: ہم سوائے حق کے اپنا منہ کسی کی جانب نہیں کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے غلام ہیں۔

عاشق روئے کس نمیگردیم
درد مندیم و مبتلائے خودیم

ترجمہ: ہم کسی چہرہ کے چاہنے والے اور گروہ نہیں ہیں اپنے دردمند ہیں اور اپنے درد میں مبتلا ہیں۔

زاہد از ما مرنج و حالت ما
ہر چہ ہستیم و از برائے خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے حال کا غم نہ کھا اور نہ ہماری حالت پر رنجیدہ ہو۔ ہم جو کچھ بھی ہیں ہم اپنے لئے اور صرف اپنے لئے ہیں یہ ہمارا ذاتی حال ہے۔

در تمنائے وصل خود ہستیم
شاہ بازیم و در ہوائے خودیم

ترجمہ: ہم اپنے وصل کی پہچان کی تمنا اور خواہش رکھتے ہیں ہم مثل شہباز کے ہیں اور اپنی ہی ہواؤں اور فضاؤں میں رہنے اور اُڑنے والے ہیں۔

ھمچو صابرؔ درین جہان خراب
گاہ شاہیم وگھہ گدائے خودیم

ترجمہ: ہم اس ناپائیدار جہان میں صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی مثل ہیں ہم کبھی تو بادشاہ ہوتے ہیں اور کبھی ہم گدا کی مثل ہوتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

ما عاشق کرشمہ جانانہ خودیم
مدھوش و مست و بیخود دیوانۂ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے مجنونانہ کرشمہ کے خود ہی عاشق ہیں ہم اپنے اس حال میں مدہوش ہیں مست ہیں اور اپنے حال کے دیوانے بھی آپ ہیں۔

زاھد مخند برغمِ دل ما بروز حشر
از روئے صدق رونق غمخانہ خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے دل کے غم پر مت ہنس ہم اس حال میں تا حشر رہیں گے۔ سچ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اپنے غم اور حالِ غم کے خود ذمہ دار ہیں۔

ما از ازل شراب محبت کشیدہ ایم
در بزم عشق ساقی و پیمانۂ خودیم

ترجمہ: ہم نے روزِ اول سے محبت کی یہ شراب نوش کی ہے عشق کی اس محفل میں ہم خود ہی یہ شراب عشق پلانے والے اور شراب کا جام بھی خود ہی ہیں۔

باصد ہزار ذوق و طرب در طریق فقر

ما عاشق لباس غریبانۂ خودیم

ترجمہ: اس فقر کی راہ میں ہم ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے پڑ گئے ہم غریبانہ لباس عاشقانہ پہنے ہیں اور یہ ظاہر کا لباس اصل ہم خود ہیں۔

در بزم تو زلطفِ خداوند ذوالجلال

ہستیم آشنائے تو بیگانۂ خودیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم اللہ تعالیٰ کے خاص لطف وکرم سے اِس محفل میں آئے ہیں ہم تیرے واقف اور آشنا ہیں لیکن اپنے حال سے ناواقف و ناآشنا ہیں۔

ہرگز نظر بہ مسندِ شاہی نکردہ ایم

ما ازازل بحال فقیرانۂ خودیم

ترجمہ: ہم نے ہرگز بادشاہ کے تخت پر نظر تک نہیں کی ہے ہم روزِ ازل سے اپنے حال اور فقیرانہ حال اور قال سے رہ رہے ہیں۔

صابرؔ زحال ماتوچہ پرسی کہ در جہاں

ما پادشاہِ خلوتِ کاشانۂ خودیم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے حال سے آپ کیا پوچھتے ہیں وہ تو اس دُنیا کے بادشاہ ہیں ہم اپنے حال کے محل کے خود بادشاہ سلامت ہیں ہمیں کسی دوسرے سے کیا تعلق۔

......☆......☆......☆......

عاشق روئے ہم چو ماہ خودیم

درد مندیم و خاک راہِ خودیم

ترجمہ: ہم چاند کی مثل حسین چہرے والے کے عاشق ہیں ہم اُن کے درد مند ہیں اور ہم خود اُن کے راہ کی خاک کے برابر ہیں۔

از ازل تا ابد بعالم فقر

مسند آرائے بارگاہ خودیم

ترجمہ: ہم عالم فقر میں شروع سے آخر اپنی مسند و بلند مقام کو خود عزت دینے والے ہیں۔

نتواں رو بحضرت کردن ہا ہا

زانکہ شرمندۂ گناہِ خودیم

ترجمہ: ہم آپ غریب نواز بندہ نواز کی محفل میں آپ کے سامنے ہاہا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم خود ہی اپنے گناہ پر شرمندہ ہیں۔

در ندانیم تاچہ پیش آید

دمبدم مست وغرہ جاہِ خودیم

ترجمہ: ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اُن کے دل کے اندر کیا پیش آتا ہے ہم تو مسلسل مست حال میں ہیں اور اپنے مقام پر خود ہی غرور کر رہے ہیں۔

رازِ دل کے شود ز ما ظاہر

محرمِ راز بادشاہِ خودیم

ترجمہ: ہم سے ہمارے دل کے راز کیسے ظاہر ہوں۔ جب کہ ہم خود ہی بڑے راز کے جاننے والے ہیں۔

بے تجلّی شمع روئے نگار

ھمچو پروانہ گرد راہِ خودیم

ترجمہ: محبوب کے چہرہ کو بغیر شمع کی روشنی کے دیکھ سکتے ہیں جیسے ایک پروانہ شمع کے گرد رہتا ہے ہم خود اپنے راہ پر گردش کرتے ہیں۔

لشکر ما ست درد و غربت و غم

زان سبب عاشق سپاہِ خودیم

ترجمہ: درد و تکلیف، مسافری اور غم ہمارے لشکر کے ہمارے ساتھی ہیں اسی وجہ سے ہم اپنی فوج کے خود عاشق و چاہنے والے ہیں۔

منت خویشتن بکس نہ نہیم

شکر اللّٰہ کہ در پناہِ خودیم

ترجمہ: ہم کسی آدمی پر منت و بوجھ نہیں ڈالتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر کہ ہم اپنی حفاظت کیلئے خود ہی پناہ ہیں۔

مانہ پوشیم حلہ ھائے بھشت

شاد و مسرور از کلاہِ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے اوپر جنتی لباس زیب تن نہیں کرتے ہم اپنی پگڑی پر بذاتِ خود خوش وخرم ہیں۔

دل بصورت نمیدهم از دست

عاشق گردش نگاهِ خودیم

ترجمہ: میں اپنے ہاتھ سے اُن کی صورت کو جانے نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں بذاتِ خود اپنی نگاہ کی گردش کا ذمہ دار ہوں۔

بر سر دار صابرؔ از سر ذوق

همچو منصور خواه خودیم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ سولی پر ذوق وشوق سے حاضر ہے اور ہم تو حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنی ذات کے خود ذمہ دار و خیر خواہ ہیں۔

......☆......☆......☆......

مست حیران سوی جانان میروم

عاشقم بر روی جانان میروم

ترجمہ: میں محبوب کی طرف مستی کے حال میں جاتا ہوں میں محبوب کے منور چہرہ کو چاہنے والا ہوں اور اُس کی دید کو جاتا ہوں۔

مست رقصان همچو باد صبحدم

بی خبر در کوی جانان میروم

ترجمہ: میں صبح سویرے چلنے والی ہوا کی مثل رقص کرتا ہوں اور بے خبری کے عالم میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں۔

ہوشیارم بین نہ ہست اززدی حال

بیخودم بربوی جانان میردم

ترجمہ: تو مجھے ہوشیار حال میں دیکھتا ہے میرا یہ حال حالات کی رُو سے نہیں۔ بلکہ میں تو اپنے محبوب کی ہوا پر از خود چلا جا رہا ہوں۔

منع کروند از حریم وصل او

جان فدائی کوئی جانان میردم

ترجمہ: اُنہوں نے اُن کی زیارت وملاقات سے حرم کی مثل منع کردیا ہے۔ اِس کے باوجود میں محبوب کی گلی پر جان قربان کرنے کیلئے جاتا ہوں۔

ہیچ غم نبود مرا ا روز حشر

در خم ابروی جانان میردم

ترجمہ: مجھے تا قیامت کوئی غم اور فکر نہ ہوگا کیونکہ میں محبوب کے ابرو کے پیچ وخم کیلئے جاتا ہوں۔

خال ہندی تو بروم دین زدست

زان پی ہندوئی جانان میردم

ترجمہ: میں تیرے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں اور اس سے مرا دین مرے ہاتھ سے جاتا ہے۔ میں اپنے محبوب کے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں۔

گر بصد تیغم بر انداز نزدیش
صابرؔ یہ پہلوے جانان میردم

ترجمہ: اگر اُن کے پاس سو تلواریں بھی رکھ دیں تو بھی صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ محبوب کے پہلو میں جانے سے گریزپا نہ ہوگا۔

......☆......☆......☆......

بپائے دِل خود بسویت دویدم
رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری جانب اپنے دل کے پاؤں کے ذریعہ دوڑ کر گیا اور میں منزل پر پہنچا میں منزل پر پہنچ گیا پہنچ گیا۔

ز جامِ لبت بادۂ مستی افزا
کشیدم کشیدم کشیدم کشیدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے لبوں کے جام سے مستی بڑھانے والی شراب پی لی شراب پی لی شراب نوش کی۔

من از کفر و اسلام از دولت عشق
رھیدم رھیدم رھیدم رھیدم

ترجمہ: میرے مہربان میں نے کفر کو چھوڑا اسلام سے ہٹ گیا دولتِ عشق سے رہائی پائی میں نے بھی کچھ چھوڑ دیا چھوڑ دیا سب سے علیحدہ ہوا۔

بعشق تو از روز اوّل چو مستان

مریدم مریدم مریدم مریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے روز اول سے ہی مست لوگوں کی مثل تیرے عشق کی مریدی اختیار کی میں تیرا بن گیا میں نے تیری غلامی اختیار کی۔

بمردم زتیرِ غمت تا بمحشر

شہیدم شہیدم شہیدم شہیدم

ترجمہ: میں نے حشر تک تیرے غم کے تیر کی ضرب سے مرنا اختیار و پسند کرلیا۔ میں مرا نہیں بلکہ تیرے عشق میں تیری محبت میں تیرے لئے شہید ہوا شہید ہوا۔

بجز ذاتِ تو دیگر از دیدۂ دل

ندیدم ندیدم ندیدم ندیدم

ترجمہ: میں نے دل کی آنکھ سے تیرے سوا کسی اور نہیں دیکھا کسی اور کو نہیں دیکھا ہرگز نہیں دیکھا۔

ز درد فراق تو پیراھن جان

دریدم دریدم دریدم دریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیری دوری اور جدائی کے غم اور درد میں اپنی جان کا لباس یعنی جان کو پھاڑ ڈالا گنوادیا۔ پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔

بہائے غمت جان و دل دادہ از ذوق

خریدم خریدم خریدم خریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے بڑی خوشی اور شوق سے اپنی جان اور دل تیرے

غم کی خریداری کے معاوضہ میں دے دیئے اور یہ نایاب سودا خریدا ہے میں
نے نایاب چیز خرید کرلی ہے۔

چو صابرؔ ز مستی غفلت زهستی
فریدم فریدم فریدم فریدم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی ذات سے بالکل الگ ہو گیا ہے یہ علیحدگی غفلت کی وجہ سے نہیں یہ مستی عشق ہے اب یہ بندہ فرید ہو گیا بے مثل ہو گیا نادر ہے یہ فردِ فرید بندہ ہے۔

......☆......☆......☆......

چگونہ درد غم عشق تو نہان دارم
زسوز ھجر تو من زندہ ام فغان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں کیسے تیرے عشق کے غم کا درد چھپا رکھوں۔ میں تو تیرے ہجر کے دُکھ میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ ہائے میں یہ درد اور جدائی کا دکھ رکھتا ہوں۔

نمیرم از غمِ ھجر تو من ز روزِ ازل
خیال روی تو در سینہ همچو جان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے ہجر اور تیری جدائی کے غم سے نہیں مر رہا یہ معاملہ تو روزِ اوّل سے میرے ساتھ ہے پتہ نہیں مجھے موت کیوں نہیں آتی۔ میرے سینہ میں تیرے منور چہرہ کا خیال میری جان کی مثل موجود ہے۔

من از فراق تو باصد هزار جوش و خروش
هزار چشمه زچشمانِ خود روان دارم

ترجمہ: میں اپنے اندر تیری جدائی کا جذبہ لاکھوں بار لئے ہوں۔ تیری جدائی اور دُوری میں میں اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری کئے ہوں میری ان آنکھوں سے ہزاروں پانی کے چشمے جاری ہیں۔

زدست غمزۂ شوخت توزان نمی ترسم
که گرد دل غمِ و درد تو پاسبانِ دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری ڈرا دینے والی آنکھ کی پتلی سے نہیں ڈرتا۔ خواہ تو نے پاسبان رکھے ہیں میں تیرے دل کے غم اور تیرے درد کے پاسبان سے نہیں ڈرتا میں نے خود بھی غم بھرا دل اور تیرا جدائی کا درد بذات خود اپنے پاس پاسبان کے طور پر رکھے ہیں۔

نه ترس دوزخ ونے ذوق جنت است مرا
زلطف خاص تودر مکان دارم

ترجمہ: مجھے تو نہ دوزخ کی تکالیف کا ڈر ہے اور نہ جنت کے آرام ولطف کا شوق ہے مجھے تو صرف لطفِ خاص اور تیری دید کا لطف ہے جو میں اپنے پاس اپنے گھر کی مثل رکھتا ہوں۔

زتابِ مهر قیامت غمے ندارم من
که تاب زلفِ تو چون برق سائبان دارم

ترجمہ: میں قیامت کے روز سورج کی گرمی سے نہیں ڈرتا ہوں کیونکہ میرے لئے

تیری زلف کی گرمی بجلی کا سائبان ہے مجھے اس کے زیر رہتے ہوئے قیامت کے دن کے سورج کی گرمی کا احساس نہیں ہوگا۔

ز فرق تا بقدم جملہ پاک آمدہ ام
کہ نامِ پاک تو درد دل و زبان دارم

ترجمہ: میں تو سر سے پاؤں تک پاک صاف ستھرا ہو گیا ہوں کیونکہ تیرا پاک نام میرے دل اور زبان کا ورد ہو گیا ہے۔

بدرد عشق ز صیاد غم مرا غم نیست
کہ من بگلشن حسن تو آشیان دارم

ترجمہ: تیرے عشق میں غم کے شکاری کا مجھے کوئی ڈر اور خوف نہیں کیونکہ میں نے تیرے حسن کے گلشن میں اپنا آشیانہ بنالیا ہے وہاں شکار ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

حرام باد چو صابرؔ مراغم عشقت
اگر زخاکِ درت من سر جنان دارم

ترجمہ: اے محبوب مجھ پر تیرے عشق کا غم ہے مجھ پر سب کچھ حرام ہو اگر میں تیرے در کی خاک کو سر پر جنون سے نہ ڈالوں مجھے تیرا عشق ہے اور سب کچھ مجھ پر حرام ہے۔

......☆......☆......☆......

الٰہی من بجز ذاتت ندارم
بجز تو ربّے دل باکس ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہیں میں نے تیری ذات کے سوا کسی اور کی جانب دل نہیں کیا۔

پناه تست مارا در همه کار

زلطف خاص تو امید وارم

ترجمہ: اے میرے اللہ ہمیں ہر کام میں صرف تیری ہی پناہ و مدد درکار و لازم ہے ہم تیرے خصوصی انعام سے اِس کی اُمید کرتے ہیں۔

به بنخش از لطف خود مظهر علی را

بجز تو نیست کس پروردگارم

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی خاص عطا اور عنایت سے مجھے اپنے علی رضی اللہ عنہ کی صفت کا عکس عطا کر۔ کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی پرورش کرنے والا اور مولا نہیں ہے۔

بدرگاهِ تو رو آور ده ام من

غریب عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیری ذات کی جانب اپنا منہ موڑ لیا ہے میں بے حد غریب عاجز اور مسکین خستہ حال ہوں۔

بکن از لطف تسکینِ دل من

تو میدانی من ازچه بیقرارم

ترجمہ: اے میرے ربّ میرے دل کو اپنی خصوصی رحمت سے تسکین و آرام بخش دے۔ تو میرے دل کو جانتا ہے کہ میں کتنا بے قرار ہوں۔

غمے از این وآن دارم نہ ہرگز

بدرد عشق دلبر یارِ غارم

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اِس دُنیا اور اُس آخرت کا کسی بات کا کوئی غم و فکر نہیں میں تو صرف اپنے خاص آقا کے عشق کا درد رکھتا ہوں۔

چگونہ پیش تو روِ آورم من

زحال خویشتن من شرمسارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے سامنے کیسے کسی بات کا رد اور انکار پیش کر سکتا ہوں کیونکہ میں تو اپنے حسب حال سے بذاتِ خود شرمندہ حال میں ہوں۔

نشستم بر در تو چو گدایاں

نگردانی مگر محروم وارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے در پر گداگروں کی مثل بیٹھا ہوں مجھے اپنے در سے نہ ہٹا۔ شاید کہ تو مجھے محروم کر دے ایسے میں تیرے دیدار سے بھی دُور ہونے سے بچ جاؤں۔

چو صابرؔ از کمال درد مندی

بہ پیشِ حکم تو بے اختیارم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو اپنے حال میں بڑا ہی درد کا مارا ہے وہ تو تیرے حکم کے سامنے کوئی کسی قسم کے اختیار والا نہیں ہے۔

.......☆.......☆.......☆.......

بجز دیوانگی کارے ندارم

ازین شادی ہمیشہ شہر یارم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست مجھے سوائے دیوانگی کے اور کوئی کام و مصروفیت نہیں ہے اور ہمیشہ یہ خوشی ہی میری بادشاہ رہی ہے میں محبوب کی یادوں کا بادشاہ ہوں۔

بکنج ہجر باصد غربت و درد

زچشم دل ہمین من خون ببارم

ترجمہ: میں محبوب سے دوری کے گوشہ میں نہایت غم والم اور پریشانی میں پڑا ہوں اور میرے دل کی آنکھ سے محبوب کے ہجر کا خون رواں دواں ہے۔

بہ صحرائے دل خود ہمچو دہقان

بجز تخم غم غربت نہ کارم

ترجمہ: میں اپنے دل کے صحرا کے ساتھ ایسے ہوں جیسے دہقان کو کاشت سے تعلق۔ میرا سوائے غم کے کوئی کام کاج نہیں ہے۔

مرا باہیچ کس نبود نزاعے

بہ نفس خویشتن در کار زادم

ترجمہ: میرا تو کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا لیکن مجھے صرف اپنی ذات سے ہی سروکار اور واسطہ ہے۔

زسودائے محبت بر در تو

غریب و عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے در پر محبت کے خیال وجنون سے پڑا رہتا ہوں میں بڑا غریب اور عاجز اور مسکین اور خستہ حال آدمی ہوں۔

برم گوئے محبت راز میدان

کہ من در عشق بازاں شہسوارم

ترجمہ: اے مہربان میں محبت کا گیند کھیل کے میدان سے جیت چکا ہوں اور میں عشق کرنے والے لوگوں میں بہت بڑا نامور سوار ہوں۔

ہمہ تن گریہ ام از سوز صابرؔ

چو دولاب از ہمہ اعضا ببارم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ محبت کے سوز میں ہر لمحہ روتا ہی رہتا ہے جیسا ایک چرخی کام کرتی ہے ایسے ہی میرے اعضاء ہر ساعت گریہ وزاری کرتے رہتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

دین من مصطفےٰ است میدانم

رہنما مصطفےٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور یہ مجھے معلوم ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رہنما ہیں یہ بھی مجھے علم ہے۔

در ھمہ انبیاء ز لطف خدا

مقتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و کرم سے سارے نبیوں علیہم السلام میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے قائد ہیں یہ مجھے علم ہے۔

بزبان ملائکہ جاری ست

انبیا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: یہ بات سارے نبیوں علیہم السلام کی زبان پر جاری رہی ہے کہ نبیوں علیہم السلام کی صف میں سے یہ آواز آرہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔

از ازل تا ابد براہ خدا

پیشوا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: شروع سے آخرت کے قائم ہونے تک اللہ کے حکم پہنچانے والوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے پیشوا ہیں مجھے اِس بات کا علم ہے۔

شاھبازان عشق میگویند

شاہ ما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں اُن میں بڑے نامور اللہ کے بندے بھی یہ کہتے ہیں کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاکبازوں کے بادشاہ ہیں مجھے یہ حال بھی معلوم ہے۔

از ہمہ آفرینش عالم
مدعا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: مجھے یہ معلوم ہے کہ اللہ کی تمام بنائی ہوئی کائنات کی پیدائش کا مدعا و مقصد صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

پیش از ہر دو کون ہر چہ دزاوست
ابتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اِس بات کا علم ہے کہ دونوں جہاں اور جو کچھ اُن میں ہے اِن کی پیدائش سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اِس کائنات کی ابتداء سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک تھی۔

انچہ حق گفت ماھمیں گویم
حق نما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے دوست ہم دنیا کے لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جو اللہ نے فرما دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان کرانے والی ذات ہیں مجھے یہ معلوم ہے۔

صابرؔ از چشم دل بدید و بگفت
ہمہ جا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو یہ صاف صاف بتاتا ہے کہ جو اُس کے دل کی آنکھ نے دیکھا وہ اُس نے کہہ سنایا مگر بات یہ ہے کہ دُنیا اور ہر جگہ پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات موجود ہے میں یہ جانتا ہوں۔

☆......☆......☆......

ما ظھور خدائے خود ھستیم

زان سبب باخدائے خود ھستیم

ترجمہ: اے لوگو! ہم سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور میں آئے اسی وجہ سے ہم ہمیشہ اللہ کے ہی ہیں۔

گاہ ناریم و گاہ نور حضور

محو اندر صفائے خود ھستیم

ترجمہ: ہم گاہے گاہے وہ کام کرتے ہیں جو ہمیں آگ میں لے جانے والا ہے اور گاہے گاہے ہم وہ کام و اطاعت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کا نور پاک اپنے اندر چھپاتا ہے ہم اپنے باطن کو صاف اور نورانی بنائیں تو بہتر ہے اور یہی ہماری تخلیق کا مقصدِ اولیٰ ہے۔

جلوۂ ماست در مکین و مکان

عاشق جلوہ ھائے خود ھستیم

ترجمہ: ہماری صاف و پاک حالت ہمیں دنیا و آخرت کے مقام میں اللہ کے جلووں سے نوازتی ہے ہمیں لازم ہے کہ ہم اِس جلوۂ نعمت و انعام کے عاشق و چاہنے والے بن کر رہیں۔

نور ھستیم و نور مے بینم

رونق بندھائے خود ھستیم

ترجمہ: اے دوستو ہم اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورانی مخلوق ہیں کیونکہ ہم اُن کے تابع اِس حال

میں ہم نورٌ علیٰ نور ہیں ہم حُکم الٰہی اور حکم رسول کی پابندی کرتے ہیں اور سختی سے عمل پیرا ہونے سے رونق یاب ہوتے ہیں۔

گاہ عشقم و گاہ حسن و کمال
پروہ راز ہائے خود ہستیم

ترجمہ: ہمیں اللہ ورسول کی اطاعت کا عشق چاہیے اسی حال میں ہمارا حُسن اور کمال اور امتیاز ہے ہم اللہ کے حکم کے پردوں میں رہیں تو یہی ہماری پہچان اور مقام ہے۔

غیر ما نیست در جہان چیزے
قبلۂ ورہنمائے خود ہستیم

ترجمہ: اس جہاں میں ہمارے اُن بندوں کے سوا کسی کا اللہ سے تعلق نہیں جو اُس کے حُکم کو مانتے ہیں نہ حُکم ماننے والے غیر ہیں اللہ کے بندے سیدھی راہ کے راہرو اور دوسروں کے رہنما ہیں۔ جن میں ہمیں اُس کی اطاعت کرنے والوں میں گنا جاسکتا ہے۔

گاہ ابریم و گاہ طوفانیم
چشمہ بحر ہائے خود ہستیم

ترجمہ: اے دوستو ہم اللہ کی رحمت کا بادل ہیں اور کبھی اُس کے نہ ماننے والوں پر طوفان ہوتے ہیں بلاشبہ ہم اللہ کی اطاعت کرنے والے اُس کی رحمت کے سمندر اور چشمے ہیں۔

چـون ظهـور کـمـال حق درماسـت
دمبـدم مـاگـدائـے خـود هستیم

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ظہور ہمارے حال میں جاری وساری ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اُس کی ذات سے مانگنے والے اور اُس کے سامنے عجز و نیاز کرنے والے ہیں۔

چـون فـنـا نیسـت صـابـرؔ انـدر عشق
هسـت انـدر بـقـائے خـود هستیم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اللہ کی ذات سے عشق میں جب فنا نہیں ہے تو ہم اُس کی ذات میں فنا ہیں پس اُس کی رحمت سے ہمیں بقا ہے اور ہم بقا سے اُس کا لقا حاصل کریں گے۔

......☆......☆......☆......

دمبـدم مـاگـدائـے خـود هستیم
سـاقـیـا میـکـده بـکـن در جـام

ترجمہ: اے دوست ہم ہر لحظہ اور ہر گھڑی بذات خود مانگنے والے ہیں اے ساقی تو ہم پر ایک نیکی یہ کردے کہ تو ہمارے پیالہ میں اپنا شراب خانہ ہی ڈال دے۔

عـاشـقـان جـان دهـنـد از سـر ذوق
گـر نـمـائـی تـو جلـوه از سـر هـام

ترجمہ: اے دوست عاشق لوگ ہمیشہ بڑے شوق سے محبوبوں پر جان قربان کرتے ہیں اے میرے محبوب اگر تو چھت سے اپنا جلوہ دکھا دے تو کیا ہی بات ہے۔

برفگن از رخش چو مہر نقاب
تا شوم مست بے شراب مدام

ترجمہ: اے محبوب تو اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا دے جیسا کہ سورج اپنا نقاب اُٹھاتا ہے تو ہر جگہ نور ہی نور اور رونق ہی رونق ہو جاتی ہے۔ اگر محبوب تو بھی ایسے ہی کرے تو میں بذاتِ خود بغیر شراب نوش کئے ہمیشہ شراب کے مست لوگوں کے حال میں ہو جاؤں۔

چون روی بر سر مزار کسے
زندہ گرود اگر کنی تو کلام

ترجمہ: اے محبوب اگر تو کسی کے مزار کے پاس سے گزر جائے تو یقینی بات ہے کہ اگر تو کسی سے کوئی کلام کرے تو وہ یقیناً زندہ ہو جائے۔

جان فشانم بر او بصد منت
ہر کہ گوید زمن بتو پیغام

ترجمہ: اے دوست اُس بندے پر اپنی جان سو بار بھی قربان کروں جو مجھ سے تیرا پیغام کہہ سنائے اِس میں بڑے راز کی بات ہے جو بندے کو سمجھ جانی چاہیے یعنی مجھے تیرے لئے کوئی پیغام دے کر کہے کہ تو اِس بندے تک میرا پیام پہنچا دے۔

طعنہا میزوی بمن زاھد
چون فتادی بگو تو اندر دام

ترجمہ: اے زاہد تو مجھے طعنے دیتا ہے کہ میں ایسا ہوں ایسا آپ تو فتوے کی مثل یہ

بات بھی کہہ دے کہ تو بھی جال میں ہے یعنی تیرا زہد بھی جنت کے لالچ کے جال میں ہے۔

روے او دیدہ بیخبر گشتم
بیخبر بودم از سحر تا شام

ترجمہ: اے مہربان جب میں نے اُن کے منور چہرہ کا دیدار کیا تو میں اپنا آپ گم کر بیٹھا اور ایسا بے خبر ہوا کہ میں سارا دن صبح سے شام تک بے خبری کے عالم میں رہا۔

گفت بامن تو کیتی برگو
ہیچ نامد جواب از من خام

ترجمہ: اے مہربان تو اپنی رِوداد اور کہانی مجھے بتا تا رہ۔ میں سنتا رہوں گا میں تجھے کوئی ایسا کلمہ نہ کہوں گا جو مہمل ہو اور وہ تیرے مزاج پر ضرب ہو۔

ردے گرداند صابرؔ از سوئے من
دار بامن زلطفِ خود دشنام

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ انہوں نے تو مجھ سے منہ پھیر لیا مجھے بُرا بھلا کہہ کر ہی لطف اندوز کر اور خود لطف اندوز ہو تیرے حال سے مجھ پر بُرا بھلا سُنائی دینا بھی مجھے گوارا ہے۔

......☆......☆......☆......

ما عاشق کوئے مصطفیٰ ایم

ماست زبوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دوستو ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچہ کے عاشق ہیں ہمارے اندر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر سے خوشبو واثر ہے۔

از روز ازل ز لطف یزداں

مارو بسوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: ہم نے اپنا رُخ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر رکھا ہے اور یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم روزِ اوّل سے ہی ہے۔

ہر کس کہ بما رسید ناجی ست

ما چشمہ جوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: لوگو! جو بھی ہمارے پاس آتا ہے وہ دین سے نابلد ہے ہم اللہ کی مہربانی سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کی جاری کردہ نہر سے چشمہ کی مثل نکلے ہیں۔

روشن دو جہان ز جلوۂ ماست

ما مظہرِ خوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دونوں جہان میں ہمارے جلوہ و جمال سے نور اور روشنی ہے بلاشبہ ہم جو کچھ ہیں وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا مظہر ہیں۔ ہم اُن کی رحمت وعکس سے ہیں۔

از ما بطلب تو آبِ حیوان

ما آب سبوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: اے دوست تو ہم سے ہمیشہ کی زندگی کا پانی مانگ لے بلاشبہ ہم حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھڑے کے پانی سے ہیں جس نے یہ جام اور پانی نوش کیا وہ حیاتِ ابدی پا گیا۔

دانند مرا سفینۂ نوح

فرزند بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: لوگ مجھے سفینہ نوح علیہ السلام جانتے ہیں یعنی میرے حال سے اُن کو دنیا و آخرت کے خطرات سے نجات ملتی ہے یہ یاد رکھو کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچہ کا بیٹا ہوں یعنی اُن کی نسل سے۔

روشن زمن ست روے خورشید

ما آب وضوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دوستو میرا جسد ایسا ہے جس سے سورج بھی روشنی لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے پانی سے منہ دھوئے ہوئے بنے ہیں۔ اس لئے ہمارے اندر ضیاء و نور ہے۔

این سلسلہ رابجان خریدم

ما عاشق موئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: اے دوستو! میں نے یہ نسبت و تعلق اپنی جان پیش کر کے حاصل کیا ہے بلاشبہ ہم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کے عاشق ہیں ہمارے لئے اُن کی یہ عطا بڑی نعمت ہے۔

صابرؒ چو قطب کجا بجنبید

افتادہ بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) قطب کی مثل مستحکم ہے وہ کیسے ہل سکتا ہے وہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچہ میں پڑا ہے اُسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور نہ وہ کسی ضرب سے اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچہ میں قائم ہونے کا شرف و نیاز حاصل ہے۔

......☆......☆......☆......

در کوے تو چون مستان می افتم و منخیرم

از ذوقِ جمالِ تو ازدیدہ گھر ریزم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں مست لوگوں کی مثل گرتا اور اُٹھتا ہوں میں نے تیرا جمال دیکھا میں اپنی آنکھوں سے اُس وقت سے موتی بکھیر رہا ہوں۔

دیوانہ صفت گردم تا حشر من از مستی

با زلف تو اسے ہمدم یکدم چودر آویزم

ترجمہ: میرے محبوب میں تیری محبت کی مستی میں تا قیامت دیوانہ وار رہوں گا۔ اے میرے محبوب میں تیری زلفوں کی کشش میں گرفتار ہوں۔

صد لیلیٰ و صد مجنون بینم زسر سودا
کز خاك وجود کود در کوئے تو بیزم

ترجمہ: میں تیرے عشق میں سودائی ہو گیا ہوں اور اس حال میں میں نے سینکڑوں لیلیٰ مجنوں جیسے عاشق دیکھے ہیں میں سودائی حال میں ہوں اور اپنی حالت سے اپنی جان سے تیری گلی میں خاک گراتا ہوں کیونکہ میرا وجود بھی خاک ہو کر رہ گیا ہے

سوزد دو جهان دردم ازاه شرر ریزم
از دیدن روئے تو یکدم چو به پرهیزم

ترجمہ: میرا درد دونوں جہان جلاتا ہے میں اپنے حال سے چنگاریاں بکھیرتا ہوں میں اِس وجہ سے فوراً تیرے چہرہ کو دیکھنے سے پرہیز کرتا ہوں کہ کہیں میرے شرارے سے تیرا چہرہ جل نہ جائے۔

تا جلوہ روئے تو اندر دل من جا کرد
گرد دل خور گردم صد شور بر انگیزم

ترجمہ: جب سے تیرے چہرہ کا جلوہ میں نے کیا اور نقشہ میرے دل میں بیٹھ گیا اس وقت سے میں اپنے دل کا طواف کر رہا ہوں اور میرے دل سے سینکڑوں شور برپا ہیں۔

از من نبود پنهان اسرارِ دل هر کس
سرِّ دل هر کس رابینند نظر تیزم

ترجمہ: میرے دل سے ہر کسی کا دلی راز چھپا ہوا نہ تھا میں ہر کسی کے دل کی بات اور راز اپنی تیز نگاہی سے معلوم کر لیتا ہوں۔

ای زاهدے معنی از من تو ببر جاں را
جبریل رو داز خو داز غصه چو بستیزم

ترجمہ: اے زاہد تو مجھ سے حقیقت کی آگاہی حاصل کر اور ذہن میں بٹھا لے جیسے جبرئیل تیزی سے جنگ میں از خود تیزی دکھاتا ہے۔

من عاشق سر مستم از هستی تو هستم
در خلوتِ وصل تو با خویش بیامیزم

ترجمہ: میں سرمست عاشق زار ہوں اور میری ذات تیرے فضل و ہستی سے ہے میں تیرے حضور تنہائی میں اپنے آپ کو تیری ذات کے نزدیک کرتا ہوں اور خود کو تجھ میں غرق کرتا ہوں۔

من صابرؔ غمگنیم افتاده بدرگاهت
دریاب که از عشقت چون شمس به تبریزم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیری جناب میں غمگین حال میں گرا پڑا ہے میں تیرے عشق میں ایسے پڑا ہوں جیسے شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ تیرے عشق میں غرقاب تھے۔

......☆......☆......☆......

ای دلبر زیبا تا من ترا مهمان کنم
بر هر سر موئے تو من صد جان و دل قربان کنم

ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب جب سے میں نے تجھے اپنے دل میں مہمان کی

مثل عزت ومقام دیا ہے میں اُس وقت سے تیرے سر کے ہر ہر بال پر اپنی
جان ودل قربان کئے جارہا ہوں۔

من آمدم در کوئے تو بنمارخ خود راکه من
از قطره هائے خون دل گوئے تو گل افشان کنم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری دید کو تیری گلی میں آیا ہوں تو مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا دے۔ کیونکہ میرے دل کے خون کے ہر قطرے سے موتی بکھر رہے ہیں۔

تو کیستی در پیش من حرفے مگوکزیك سخن
من قدسیاں راهمچو تو سر گشتۂ و حیران کنم

ترجمہ: اے محبوب تو کیسا فرد ہے میرے سامنے ایسی کوئی بات نہ کہہ کیونکہ میں بھی تیری مثل فرشتوں کو حیران وپریشان کردیتا ہوں۔

گر عاقلے بشنوز من ازکوے او جانت ببر
کس نیست کو پرسد مراگر عالمے ویران کنم

ترجمہ: اگر تو عقل والا ہے تو میری سُن اُس کی گلی سے جان بچالے کوئی فرد نہیں جو مجھ سے پوچھ سکے خواہ میں ایک دنیا کو ویران کردوں۔

پرده زرُخ چون افگنم درجا نها خون افگنم
گر مفلس و مسکیں بودازیك نظر سلطان کنم

ترجمہ: جب میں اپنے چہرہ سے پردہ اُٹھاتا ہوں تو جانوں میں خون دوڑا دیتا ہوں اگر کوئی غریب ومسکین ہو تو میں ایک نظر میں اُسے بادشاہ بنادیتا ہوں۔

باھر کہ افتدیك نظر ناگھہ مرا اندر دمے

خورشید دمہ را چون فلك حیران و سرگردان کنم

ترجمہ: اگر میں ایک لمحہ کیلئے بھی کسی پر نگاہ اچانک ڈال دوں تو میں آسمان کے سورج اور چاند کو بھی حیران و پریشان کر کے رکھ دوں۔

صابرؔ اگر تو عاشقی در عشق من چیزے مخواہ

بسپارھامن خویش رامن ھرچہ خواھم آن کنم

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اگر تجھے میرا عشق و محبت ہے تو کسی اور چیز کی طلب نہ کر تو اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کر دے پھر میں جو چاہوں وہ کروں۔

......☆......☆......☆......

ما عاشق درد یار ھستیم

خاك رہ آن نگار ھستیم

ترجمہ: ہم اپنے محبوب کے درد کے عاشق ہیں ہم اُس دل نشین کی راہ کی خاک ہیں۔

صد شکر کہ از رہ سلامت

از روز ازل خدا پرستیم

ترجمہ: اللہ کی مہربانیوں اور کرم کا ہزار بار شکر گزار ہوں کہ ہم پہلے ہی روز سے اللہ کی پوجا کرنے والے ہیں۔

از لذتِ دردِ تو بصد ذوق

چون کوہ بکوے غم تشستیم

ترجمہ: ہمیں تیری محبت کا بے حد درد ہے جس کی لذت کو ہزار بار خوشی سے قبول کرتے ہیں ایسا جیسا کہ پہاڑ ہم تیری گلی میں غم لئے پریشان واضطرابی حال میں ہیں۔

حقا کہ درین جہان فانی

جز درد تو دل بکس نہ بستیم

ترجمہ: اللہ کی قسم اس فنا ہونے والے جہاں میں تیرے درد کے سوا ہم نے کسی اور طرف دل نہیں لگایا ہے۔

از دولتِ عشق تو نگارا

سرِ حلقہ عاشقان مستیم

ترجمہ: اے محبوب ہم تیرے عشق کی دولت میں ہیں اور ہم عاشق لوگوں کی دنیا کے سردار اور مست حال ہیں۔

افتادہ بکوے تو بصد غم

هستیم بدردِ دوست هستیم

ترجمہ: میں تیری گلی میں غم والم کی حالت میں گرا پڑا ہوں ہمیں صرف اور صرف اپنے محبوب کی جدائی کا درد ہے۔

ھـــر چـنـد بتـو بســر نھـادم

از نـفـس خسیـس وان ستیـم

ترجمہ: اے مالک میں ہر لحظہ تیری ذات کے آگے سر جھکائے ہیں میں اپنے نہایت گھٹیا نفس سے جنگ کرتا ہوں میری اُس سے اَن بن ہے۔

بـر روے تـو از کـمـال غیـرت

بـر خـویـش رہ نـظـارہ بستیـم

ترجمہ: ہم نہایت غیرت سے تیرے چہرہ انور پر نگاہ اُٹھا کر دیکھتے ہیں اور اپنے حال پر نگاہ کرتے ہیں شاید اس میں فلاح ہو کیونکہ فرمان ہے ﴿مَنْ عرفہ نفسہ فقد عرف ربہٗ﴾

در آرزوے وصـال صـابـر

امـروز نیـئـم از الستیـم

ترجمہ: صابر﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ ہم تو اللہ کے وصل کی آرزو سے ہیں آج جو ہماری ذات ہے یعنی ہماری ہستی اللہ تعالیٰ کے امر الست بربکم کا مظہر ہے۔

......☆......☆......☆......

جـز ذات خـدا دگـر نـداریـم

در ھـر دو سـرا دگـر نـداریـم

ترجمہ: ہمارا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی اور خالق مالک نہیں ہے دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

از لطفِ یکے نظر سوئے ما

جز سوزد بکاء دگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ ہم پر ایک لطف و کرم کی نظر فرما ہم تکلیف دہ حال میں ہیں سوائے سوز و گداز اور آہ و بکا کے ہمارا اور کوئی کام نہیں ہے۔

سوئے در تو بجز غم تو

ما راہ نما دگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ تیری بارگاہ کی جانب ہم غم اور دُکھ سے دیکھ رہے ہیں اِس حال میں ہمارا کوئی بھی رہنما نہیں جو ہمیں نجات دلائے۔

ای قبلۂ ہر دو کون تا حشر

جز لطف شما دگر نداریم

ترجمہ: اے ہادی برحق دونوں جہاں میں حشر برپا ہونے تک ہمارا کوئی ایسا نہیں جو لطف و کرم سے ہم پر شفقت فرما ہو۔

پیغام برے ز حال صابرؒ

جز باد صبا دگر نداریم

ترجمہ: صابر﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ ہمارے حال تیرے حضور پہنچانے والے اور پیغام رسانی کرنے والے سوائے ہوا کے اور کوئی نہیں پس تو اپنا کرم فرما اور ہوا کی زبانی ہماری سُن اور ہمیں شاد فرما دے۔

......☆......☆......☆......

عاشق روے یار خویشتنم
بندہ خوے یار خویشتنم

ترجمہ: اے دوست میں تو اپنے محبوب کے چہرۂ انور کی دید کا متمنی ہوں اور میں تو اپنے محبوب کی خصلتوں اور عادات کا غلام ہوں۔

من جستم ز صور اسرافیل
بستۂ موے یار خویشتم

ترجمہ: میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور سے اُٹھنے والا ہوں اور میں ہمیشہ اپنے بے مثل دوست کی نیک خصائل اور منت کا خواہش مند ہوں۔

نکتم آرزوئے جام ظہور
مست از بوے یار خویشتنم

ترجمہ: میں ظاہر ہونے کیلئے جام کی خواہش نہیں رکھتا ہوں میں تو صرف اپنے محبوب کے جسم اطہر کی خوشبو کو پا کر مست ہو چکا ہوں۔

نیست غم ز آفتاب حشر مرا
زیر گیسوئے یار خویشتنم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی تپش کا کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ میں تو اپنے محسن کی زُلف کے زیرِ سایہ ہوں گا۔

من بسنگ حرم چه بوسه زنم

خال هندوی یار خویشتم

ترجمہ: میں حرمِ پاک کے پتھر کو کس لئے بوسہ دوں میرے لئے اپنے محبوب کے سیاہ تل کی موجودگی کافی ہے۔

بوی عنبر زمن ازان خیزد

خاك از کوی یار خویشتم

ترجمہ: میرے جسم سے عنبر کی لاثانی خوشبو اس لئے اُٹھتی ہے کہ میں نے اپنے محبوب کی گلی کوچے کی مٹی کو لگایا ہوا ہے۔

از درش نیا درم به بهشت

سر بسر سوی یار خویشتم

ترجمہ: میں اُن کے در سے بہشت کو ترجیح نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں کُلی طور پر اپنے دوست اور محسن کی ذات سے تعلق قائم کئے ہوں۔

گفت صابرؔ بصد هزاران ذوق

محو ابروئی یار خویشتنم

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ ہزار بار ذوق وشوق اور خوشی سے یہ بات کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کے ابرو میں متوجہ ہوں مجھے کسی اور طرف رغبت کی ضرورت نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

ما جلوۂ حسن را خدائیم

زان درِ دل کس نمی درآئیم

ترجمہ: اے دوست ہمارے اندر جو جلوہ اور فضیلت و بڑائی نظر آتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم کسی دنیادار دل میں نہیں سماتے اور سجتے۔

سلطان سریر آفتابیم

بر عرش برین خدا نمائیم

ترجمہ: ہم اللہ کی مہربانی سے آسمان پر چمکنے والے سورج کی مثل تاباں ہیں اور ہمیں عرش بریں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت عطا بخشی گئی ہے کہ ہم اُس ذات کا دیدار کر سکیں۔

گھہ عرشی و گناہ ایم فرشی

دردیم گھہ و گھے ودائیم

ترجمہ: ہمیں کسی وقت اللہ کی عنایت سے عرش پر جانا میسر آتا ہے اور ہم زمین پر اللہ کی رحمت سے مکین ہیں گاہے ہمارے دل میں اللہ کی محبت کا درد ہوتا ہے یہ مجبوری سے ہے اور کبھی اس کی عطا سے ہم ہر پریشانی کا علاج و دوا اُس سے پالیتے ہیں یہ سب اُسی کے فضل سے ہے۔

ما اہل سلامتیم تا حشر

سر حلقۂ دین مصطفائیم

ترجمہ: ہم اللہ کے حضور انعام و اکرام سے تا قیامت سلامتی سے باقی رہیں گے اور

بلاشبہ ہم دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کرنے میں اس حلقہ کے سردار اور منبع ہیں یعنی اولادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

گردیم چو مہر و ماہ روشن

از پردہ ہستی از درائیم

ترجمہ: ہم دنیا میں چاند اور سورج کی مثل روشنی اور ہدایت دینے کیلئے مصروف اور ہمہ تن لگے ہیں ہم اُس کی خاص عطا سے پردۂ ہستی کے رموز کو بیان کرنے کی اہلیت سے ہیں۔ پوچھنے پر ہم اللہ کے وہ احکام جو دوسروں کی فہم میں نہ آئیں بتانے کے قابل ہیں۔

خلقے زجمال او بسوزد

از رُخ چو نقاب برکشائیم

ترجمہ: لوگ اللہ تعالیٰ کے جمال کی دیدنی سے جل جاتے ہیں لیکن ہم پر اُس کا خصوصی انعام ہے کہ ہم اُس کی اجازت اور رحمت سے اُس کے پوشیدہ راز بتانے کی تاب رکھتے ہیں اور اُس کے ارشادات لوگوں کیلئے کھول کر بیان کرنے کے قابل ہیں۔

از ہوش رود ہر آنکہ بیند

گر جلوۂ حسنِ خود نمائیم

ترجمہ: اگر کوئی کوشش کرے تو وہ اُس کی دید اور تلاش میں ہو کر اپنے ہوش وحواس

کھو بیٹھتا ہے مگر ہم پر اُس کا خاص انعام ہے کہ ہم اُس کے جلوۂ حُسن کی تصویر بن کر دکھی دلوں اور طالبوں کی مراد پوری کرنے کی ہمت اور قدرت سے ہیں ہم پر یہ اُس کی عطا سے ہے۔

صابرؔ تو زحال ماچہ پرسی

فرزند رشید مصطفائی ایم

ترجمہ: لوگو! صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کا حال کیا پوچھتے ہو ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری اور فرمانبردار نسل کی اولاد ہیں ہمارا یہ حال اُن کی ذات سے رشتہ نسب وحسب سے ہے۔

......☆......☆......☆......

بشہر درد غم آزاد بودم

بصد ذوق و طرب دلشاد بودم

ترجمہ: میں درد وغم کے شہر میں آزاد تھا میں نے اِس حال کو بڑے ذوق اور خوشی سے قبول کر لیا تھا۔

بدکان محبت از ہمہ پیش

درین سودا بسے اوستاد بودم

ترجمہ: میں محبت کے سودے کی دکان میں سب سے بڑھ چڑھ کر خریدا تھا اور میں اِس چیز کے خریدنے کے سودے میں بڑا ماہر تھا۔

نمیدانم چرا برهم شد این کار

که من امید وار داد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کاروبار اور معاملہ کیسے خراب وخستہ ہو گیا جب میں تو بڑے انصاف کی اُمید سے تھا۔

نمیدانم چرا دیوانه هستم

که من از وصل و هجر آزاد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا اور مجھے پتہ نہیں کہ میں کیسے دیوانہ ہوں جب کہ میں تو وصل اور جُدائی کے معاملات کی نوبت کے محسوس کرنے سے بالکل آزاد تھا۔

بمحراب غم ابروئے جانان

بقبله چون قد عباد بودم

ترجمہ: غم کے محراب کی وجہ سے محبوب وحسین لوگوں کی عزت وقدر ہوتی ہے میں اِس میدان میں قبلہ کی مثل تھا اور میں عابد لوگوں کی طرح ایک طرف ہو کر رہ گیا تھا۔

به پیش قد زیبایت شدم پست

اگرچه راست چون شمشاد بودم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے قد وقامت کے سامنے جو بہت حسین وجمیل و لاثانی ہے میں نہایت حقیر ومعمولی فرد ہوں اگر چہ کہنے میں تو میں سرو کے نہایت بلند وحسین درخت کی مثل بلند قامت اور نہایت خُوبرو مرد تھا۔

مگر صابرؔ براہ عشق سازی

گہے مجنون گہے فرہاد بودم

ترجمہ: شاید صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کا حال عشق کی منزل میں ایسا ہے کہ کبھی تو وہ مجنوں کی مثل لیلیٰ کو پکارتا اور تلاش کرتا نظر پڑتا ہے کبھی وہ فرہاد کی مثل محبوب کو خوش کرنے میں جان مار رہا ہوتا ہے۔

......☆......☆......☆......

پردہ بکشائے رسول الثقلین

روے بنمائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے جنوں اور انسانوں سبھی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرۂ انور سے پردہ اُٹھادیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت ہو اور دونوں جہان میں شفاعت و مدد نصیب ہو۔

گر رسند جا کنیم بر سرِ عرش

دست بر پائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر ہمیں عرشِ بریں پر جانے کی قدرت واجازت مل جائے تو وہاں ہمارے ہاتھ سب مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ہی رہیں گے۔

از ازل تا ابد دریں دل میں

ہست سودائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندے ازل سے ابد تک تو اپنے دل میں جھانک کر دیکھ اس میں سارے جہانوں کی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کا خیال اور توجہ ہے۔

گر بجوئی ز ازل تا بہ ابد

نیست ہمتائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو روز ازل سے آخر تک مطالعہ کرے اور تلاش کر کے دیکھے تو تجھے پتہ چلے گا کہ کسی فرد بشر میں سارے جہانوں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہمت وحوصلہ نہیں ہے۔

کس نشانی بدہد در عالم

کیست ہمپائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر دُنیا میں کوئی اپنی قوت و برتری کا مظاہرہ کرے تو تجھ پر واضح ہو جائے گا کہ کوئی بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

ہست از لطف خداوند جہان

نور افزائے رسول الثقلین

ترجمہ: یہ بات بیان کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سارے جہان میں سب سے بلند ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان کی ذات پر خصوصی لطف وکرم ہے اِس میں اُس کے حکم سے اضافہ ہی اضافہ ہے۔

روز و شب از سر سودا تا حشر

باش جویائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندہ تو اپنے خصوصی خیال وتوجہ سے اس فکر میں دن رات گزار دے کہ

آپ ﷺ کے مقام کو دیکھے تو یاد رکھ کہ تو ہمیشہ اِسے دیکھتا اور تلاش کرتا ہی رہے گا اس کو پا نہیں سکے گا۔

جلوۂ ذاتِ خدامی بیند
چشم بینائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا جلوہ دیکھنا چاہے تو اُسے دیکھنے کیلئے واحد وسیلہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بینا ہے جو تیری اِس حال میں مددگار ہو سکتی ہے۔

روشنی بخش جہانست چو مہر
نور سیمائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ کہ آپ ﷺ کی ذات دنیا کو روشن کرنے والی ہے جیسے سورج اور یہ ساری چمک اور روشنی رسول اللہ ﷺ کے نورانی ماتھے اور چہرہ کا پرتو ہے۔

میکنم از سر اخلاص مدام
سجدہ بر جائے رسول الثقلین

ترجمہ: میں ہمیشہ اخلاص کے بھید سے یہ کوشش کرتا ہوں کہ رسول عربی ﷺ کے نقشِ قدم پر سجدہ کرتا رہوں۔

ھست از نور خداوند جہان
جملہ اعضائے رسول الثقلین

ترجمہ: یہ یاد رکھ لے کہ اے بندہ دنیا میں جو نور اور سرور ہے وہ جملہ رسول عربی ﷺ کے اعمال اور اعضاء کا پرتو ہے۔

قطرہ رحمت حق ست بحق

رخِ زیبائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے دوست حقیقت تو یہ ہے کہ بخدا دنیا میں رونق اللہ کے رحمت کے خزانہ سے یہ ایک قطرہ کے برابر ہے یہ آپ کے رُخِ انور کے دیدار کرانے کا صدقہ زیبائش اور آرائش ہے۔

از مہ و مہر بود روشن تر

شب اسرائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے دوست یہ بات یاد رکھ کہ وہ رات جس میں رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے ہاں جا کر سیر و مشاہدہ حق کیا۔ اُس دن آسمانوں پر چراغاں تھا اور اُس چراغاں کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی سے زیادہ روشن تھی اُس دن ہر چیز سے زیادہ روشنی اور نور پھیلایا گیا تھا۔

کرد صابرؔ دد جہان را روشن

ید بیضائے رسول الثقلین

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ سے یہ بات سُن لے کہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ید بیضا والا معجزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ میں ید بیضا کے معجزہ سے زیادہ روشنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے سامنے ید بیضا موسیٰ علیہ السلام بھی کم اور درجہ ثانی میں آتا ہے۔

......☆......☆......☆......

بہ بینم اگر روے عثمانِ عفان

بنازم بچشم خود از لطفِ یزدان

ترجمہ: اے دوست اگر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے چہرہ انور کو دیکھ لوں تو میں اِس اللہ کی مہربانی اور کرم پر بے حد وشمار ناز کروں۔

خیال جمالش چوں دردل در آید

شوم برفلك همچو خورشید تابان

ترجمہ: جب میرے خیال میں آپ رضی اللہ عنہ کا جمال اور حُسن آتا ہے تو میں آسمان پر روشن سورج کی مثل چمک ودمک اور روشن چہرہ ہو جاتا ہوں۔

اگر پانهی در چمن زار جنت

نگنجد ازین ذوق در خویش رضوان

ترجمہ: اگر تجھے جنت کے چمن زاروں میں پاؤں رکھنے کا موقع میسر آجائے تو تجھ میں کبھی بھی ذوق شوق نہ سما سکے اس تیری خوشی میں جنت کی مخلوق بھی خوش ہو۔

ندارم غم از پرشیروز محشر

کہ چشمِ دل حالت روے عثمان

ترجمہ: مجھے روز قیامت سوالات پوچھے جانے کا غم نہ ہوگا کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دل کی آنکھ کو دیکھا ہے اس لئے مجھے اُن کی وجہ سے غم نہ ہوگا۔

بـــہ بیـن ذات اوراکـــہ مـوصـوف بـاشـد

بـحـلـم و حیـا وبـــہ تـرتیـب قـرآن

ترجمہ: اے دوست تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو دیکھ وہ سراپا حلم وحیا ہیں اور قرآنی ترتیب دینے کی سعادت سے عزت وقدر پائے ہوئے ہیں۔

بـخـاکِ کف پـائـے او تـا بـمـحشـر

فـدا کـرده بـاشـم مـرازاں دل و جـان

ترجمہ: میں قیامت کے روز تک اُن کے پاؤں کی مٹی پر فدا ہوتا ہوں اور میں ہی نہیں بلکہ میں اپنے دل وجان سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان ہوں۔

اگـر حـلـم خـواهی بکـویـش چـو صـابرؔ

تـو کـویـش بـرو بے زجـاروب مـژگـان

ترجمہ: اے صابر اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے حلم کو دیکھے تو اُن کی گلی میں جا مگر وہاں بغیر جھاڑو کے جا اور وہاں اپنی پلکوں سے جھاڑو کر۔

......☆......☆......☆......

شـد از خیـال رویـت عـالـم هـمـہ گـلستـان

از طـلـعـتِ رُخ تـو خـورشید گشـت تـابـان

ترجمہ: اے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری ذات کے خیال وسوچ نے ساری دنیا کو باغ بنادیا ہے یہ چمکتا سورج بھی تیری ذات کی دید سے درخشاں ہوا ہے۔

زانگہ بروے خوبت افتادہ چشم لیلے

مجنون صفت بکویت افتادہ است حیران

ترجمہ: جب سے لیلیٰ کی آنکھ نے آپ کے منور چہرہ کی زیارت کی ہے وہ مجنوں کی مثل تیری گلی میں حیران پڑی ہے۔

در کوئے میفروشان راھی اگر بیابم

برعرش سربرارم رقصان و پائے کوبان

ترجمہ: اگر مجھے شراب بیچنے والے کی گلی کا رستہ مل جائے تو میں اس خوشی سے عرش پر پہنچ جاؤں ناچتے اور قدم قدم رقص کرتے کرتے۔

ای قبلۂ دو عالم ای مصطفیٰ محمّد

جز ذات تو ندارم از بھر روز میزان

ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دونوں جہاں کے قبلہ و کعبہ میرا روز محشر آپ ﷺ کے سوا کوئی مددگار اور پرسان حال نہیں ہے۔

من از کمال محمود دارم امید ھائے

دستم بگیر از لطف ای حضرت سلیمان

ترجمہ: میں آپ ﷺ کی ذاتِ پاک سے حد درجہ نیک اُمیدیں رکھتا ہوں پس اپنی شفقت اور لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑیں دونوں جہان کے بادشاہ۔

من سرورِ دو عالم گشتم بیک نگاھے

یک لحظہ در نشینم در بندگی سلطان

ترجمہ: اگر آپ ﷺ کی ایک نگاہ کرم ہی مجھ پر ہو جائے تو مجھے دونوں جہان کی

خوشیاں حاصل ہو جائیں اے شاہِ جہان نواز از راہ کرم اپنی غلامی میں ایک لمحہ بھر کیلئے ہی بٹھا دیں۔

فرد خدا خریدی جز نور حق ندیدی

برہان اولیائی از لطفِ خاص یزدان

ترجمہ: آپ نے ایک مردِ حق کو خرید فرمایا آپ نے سوائے نور اللہ کے کچھ نہ دیکھا۔ آپ بلاشبہ اولیائی کی برہان وتلوار ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل وانعام ہے۔

در هر دکون جستم جز تو کسے ندیدم

مار ابرار از غم لے قطب دین دوران

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے دونوں جہاں میں دوڑ لگائی اور آپ کے سوا کسی کو نہ پایا از راہ مہربانی ہمیں غموں سے رہائی دلائیں۔ آپ بلاشبہ زمانے بھر میں دینِ حق کے قطب و بلند درجہ پر ہیں۔

جز نور حق نیابی وز هرچه بنگری تو

بنگرم بچشم حق بین دوری اگر تو عرفاں

ترجمہ: اے مہربان جس چیز کو بھی آپ دیکھیں آپ کو سوائے نورِ حق کے کچھ نظر نہ آئے گا میں دُور دُور تک حق کو دیکھنے والی نظر سے نگاہ کرتا ہوں اگر تو عرفان چاہتا ہے تو آ اور دیکھ۔

خبرے دگر نیابی در راہ عشقبازی

جز درد و آہ و نالہ جز سینہ ھائے بریاں

ترجمہ: اے مہربان تجھے عشق بازی کی راہ میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نظر نہ آئے گا اس راہ میں درد، آہ، واویلا اور جلے سینہ کے سوا کچھ بھی نہ ملے گا۔

دستم بگیر از لطف ای دستگیر عالم

افتادہ ام بکویت مدھوش و مست حیران

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ جہانوں کے دستگیر ہیں از راہ کرم میرا ہاتھ بھی پکڑیں میں بھی آپ کی گلی میں مدہوش، مست اور حیران پڑا ہوں۔

بر گیرار تو خواھی از روے لطف جانم

من میدھم بدستت از دست خویش جاناں

ترجمہ: اے میرے خواجہ اپنے خاص احسان سے میرا ہاتھ پکڑیں میں اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں میری دستگیری فرمائیں۔

دل رفت از برمن در کوئے جانستانم

صابر نہ باریابی خیری کہ رفت انسان

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے قربان ہے اس کو قبول فرمائیں صابر یہ بات سُن لے کہ انسان یہاں سے سوائے بھلائی کے کچھ نہ پائے گا۔

☆.....☆.....☆

آلھی رحم کن بر خاکساران
کہ بے باران ہمہ ہستند گریان

ترجمہ: اے میرے اللہ ان کمزور و ناتواں لوگوں پر اپنا کرم اور رحم فرما کیونکہ یہ سبھی لوگ بغیر بارش ہونے کے گریہ وزاری کر رہے ہیں۔

ز ابر لطفِ خود ای رازِق کل
بدہ باران بایں امیدواران

ترجمہ: اے ساری مخلوق کے رزق دینے والے ربّ اپنے خصوصی فضل و کرم سے بارش برسا۔ اِن لوگوں کو تجھ سے کرم کی اُمید ہے پس تو ان پر بارش بھیج دے۔

ز ابر رحمتِ بے قید یا رب
زمین سر بسر سیراب گردان

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی بے حساب و شمار رحمت کا بادل بھیج دے اور یہ زمین اپنی رحمت سے خوب سیراب فرما دے۔

بکن از برق باراں جہانگیر
جہاں خستہ دل راہ دل گلستان

ترجمہ: اے جہانوں کے مالک بجلی سے بارش نازل فرما دے دنیا کے لوگوں کے دل بڑے دُکھی ہیں تو ان دُکھی دلوں کو باغ بنا دے۔

شد از فکر جہان صابرؒ جگر خون

نبارد ز چشم چون خلاق ایشان

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی سوچ سارے جہان کی فکر والی ہے اِسے جہان والوں کی فکر ہے اے اللہ تو بندوں کا خالق و مالک ہے ایسا نہ ہو کہ اِن کی آنکھوں سے بادل برسیں بلکہ تو خود اپنی خاص رحمت سے ابرِ رحمت برسا دے۔

☆......☆......☆......

دل بباغی مشو از حکم یزداں

مده دل را بدستِ نفس شیطان

ترجمہ: اے دل تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کر اور اُس کے حکم سے سر نہ پھیر اور تو اپنے دل کو اور نفس کو شیطان کے ہاتھ میں نہ دے۔

اگر خواہی کنی باحق کلامے

بخوان از صدق دل یک لحظہ قرآن

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو تجھے چاہیے کہ سچے دل سے ایک لحہ کیلئے ہی قرآن مجید کی تلاوت کر لے۔

بده از دستِ دل شرع محمّد

کہ یابی در جہان گنجے ز ایمان

ترجمہ: اے بندے تجھے چاہیے کہ تو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل لگائے اور احکام پر عمل کرتا کہ تجھے اِس دنیا میں ایمان کی دولت کا خزانہ میسر آجائے۔

نخواهم در دو عالم درد دل را
بجز دردِ غمِ و عشقِ تو درمان

ترجمہ: میں تو ہرگز نہیں چاہتا ہوں کہ مجھے دونوں جہاں میں دُکھ سے سامنا ہو۔ لیکن یادرکھ کہ تیرے غم والم کا علاج درد، غم اور عشق کے سوا کہیں نہیں ہے۔ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے عشق ہو اُس کے احکام کے خلاف کرنے میں غم والم محسوس کرنا چاہیے۔

ز بس دارم ز سوز عشق لذت
زنم بر آتشِ عشقِ تو دامان

ترجمہ: اے اللہ تیرے عشق ومحبت سے مجھے بے حد لذت ہوتی ہے اے اللہ میں تیرے عشق کی آگ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔

بده جان و دل و دین از سرِ صدق
اگر یابی ره اندر کوئے جانان

ترجمہ: اے بندے اللہ کے حکم کو صدق وصفا سے مان لے اور اُس کی راہ میں اپنی جان اور اپنا دل اور دین قربان کردے اس کیلئے تجھے چاہیے کہ اگر تجھے محبوب کی گلی میں جانے کا رستہ مل جائے تو راہ ملنے پر سب کچھ قربان کردے۔

قبول افتد مناجات تو صابرؔ
که داری تکیه بر لطف یزدان

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تیری دُعا اور التماس قبول ہو جائے گی کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور فضل وکرم پر آسرا رکھتا ہے۔

......☆......☆......☆......

از کمالِ لطفِ خود یارب زمن
دور گردان این همه درد و محن

ترجمہ: اے میرے رب کریم اپنے خاص فضل و کرم سے تُو میرے حال سے دُکھ درد اور تکالیف دُور فرما۔

خویشتن را دوست میدارم ازان
یافتم در تو نشان از خویشتن

ترجمہ: اے میرے مالک میں تجھے اپنا مہربان مانتا اور رکھتا ہوں کیونکہ میں تیری ذاتِ اقدس میں اپنے لئے وہی دیکھتا اور پاتا ہوں جو میرے دل میں تیرے لئے ہے۔

از خیال زلف من زنار بند
برهمن شو برهمن برهمن

ترجمہ: میں نے تیرے لئے اور تیری یاد کیلئے اور تیری زلف کے تصور خیال کی نقل کو اپنے آپ کو زنار میں بند کر لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ برہمن ہو جاؤ برہمن برہمن یہ تیرے عشق کی رسی میں خود کو جکڑنے کا ایک نمونہ ہے۔

از کمال بیخودی در لامکان
همچو موسے میکنم باحق سخن

ترجمہ: اے میرے مولا میں تیری ذات میں مستغرق ہوں میں بے خودی کے عالم

میں لامکان تک چلا جاتا ہوں اور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل تجھ سے بات کرتا ہوں۔ کسی نے اِس حال کو یوں بیان کیا ہے۔

کُچھ ایسے لمحے بھی آتے ہیں ہجر میں جب
ہم تم سے تمہارے بغیر ہم کلام ہوتے ہیں

گر ترا شکے ست اندر دل بخواں
هست اندر لوح نامم بت شکن

ترجمہ: اگر تیرے دل میں میری محبت کے بارے میں کوئی شک ہے تو میں یہ کہوں گا کہ تو میرے نام کی تختی کو پڑھ لے وہاں میرا نام بت شکن ہے میرا تیرے سوا کسی اور سے محبت کا نہ دعویٰ ہے اور نہ کوئی عمل۔

کوہ کندن پیشہ باشد دل بکاف
پشت پائے میزدم بر کوہ کن

ترجمہ: اگر کوئی پہاڑ کھودنے کا پیشہ اختیار کرے تو اُس کے دل میں شگاف ہو جاتا ہے کیونکہ یہ پیشہ بڑا سخت جان ہے مگر میں تو ایسے پہاڑ کھودنے والے آلات مارتا ہوں جو ایسا کام کرے اُسے محبت میں اِس سے بہتر ثبوت دینا چاہیے۔

سر بسجدہ می نہد صابرؒ بعمر
دفع گردان یا رب ایں درد کہن

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے ساری عمر تیری محبت میں سر سجدہ میں رکھا اے اللہ تجھ سے میری یہ دُعا ہے کہ تو مجھ سے میرا پُرانا دُکھ درد اور جُدائی کا درد دُور فرما دے

......☆......☆......☆......

گفت خداوند جہان آفرین

بامن دل خستہ و اصحابِ دین

ترجمہ: اے مہربان سُن میرے رب نے جو جہانوں کا پیدا فرمانے والا ہے فرمایا
اِس خستہ دل بندے اور دین کے علم رکھنے والوں سے۔

سطوتِ حق کرد بنام عمر

ضرب قوی سکّہ اعلائے دین

ترجمہ: اے دوست سُن اللہ تعالیٰ کی ذات نے حق کا رعب اور دبدبہ حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا اُن کے ہاتھ میں مضبوطی اور نشان اور دین کی بڑائی لکھ دی۔

قرب پیمبر ز ازل تا بہ ابد

یافت ابوبکر ز صدق یقین

ترجمہ: اے دوست سُن کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے شروع سے تا قیامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب سب سے بڑا عطا کیا اُن کے صدق اور یقین واثق کے نتیجہ میں یہ سب عطا کیا۔

ہادیٔ دین گشت بحلم تمام

زان شدہ عثمان بہ محمّد قرین

ترجمہ: یہ بھی سُن لے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی وہ ذات ہے جن کا حلم

دینِ حق میں سب سے بلند وبالا اور لا انتہا ہے اس کی وجہ سے ہی اُنہیں
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوا۔

از کــــرم خـــاصِ خــدا و رســول
یـــافــت عــلــی رتبــهٔ حــق الیـقـیـن

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص کرم وفضل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ پاک کے نزدیک حق الیقین والا فردِ فرید کا رتبہ پایا ہے۔

شــــاه والایــت شــده نــــامــش عـلـم
ثـــانــیِ او نیســت بــــروئــے زمیــن

ترجمہ: اُن کی ذات بابرکات کی یہ سعادت ہے کہ وہ علم کی دُنیا میں اس کے بادشاہ ہیں اُن کی ذات اتنے بڑے علم والی ہے کہ دُنیا میں اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

صـــابــر ازیــن دولــتِ عشـق از ازل
گشـــت بــحــق واصــل حــق را امیــن

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ یہ بات واضح ہے کہ آغاز سے ہی اُن کی ذات کو دولتِ عشق عطا ہوئی ہے وہ حق پر رہے حق اُن سے جُدا نہ ہوا وہ حق کے امانت دار اور امین رہے۔

......☆......☆......☆......

ای مونسِ جانِ بیقراران
دی مرهم درد خونِ باران

ترجمہ: اے بے قرار اور پریشان لوگوں کی جان کو قرار دینے والی ذات تو مہربان ہے پس تو کرم سے اس درد کی مرہم بہتے خون والے دلوں پر رکھ تا کہ انہیں سکون اور راحت ملے۔

هر کس کو بدید روی خوبت
تا روز قیامت است حیران

ترجمہ: اے مہربان جس نے تیرا حسین و منور چہرہ دیکھ لیا وہ قیامت تک حیرانی کے عالم میں زندہ رہا۔

شد از دل او نگار جنت
زانگه که ترا بدید رضوان

ترجمہ: اُس بندے کے دل سے جنت کے نظارے نکل گئے جس کسی نے تیرے چہرہ انور کا نظارہ اور زیارت کرلی۔

در فقر و بلا نشیمن اوست
هر کس کو زتست روی گردان

ترجمہ: اُس بندے پر فقر اور مصیبت کے گھر کا دروازہ کھل گیا جس نے تیری ذات سے اپنا منہ موڑا۔

در کنج بلا نشین ز عسرت

تا رہ یابی بہ بزم رنداں

ترجمہ: اے دوست تو تنگ دستی کے حال میں ایک گوشے میں بیٹھ جا تاکہ تو رندوں کی محفل میں جانے کی راہ پا سکے۔

جان و دل و دین بیار در رہ

باروے خوش و دھان خندان

ترجمہ: اے دوست اُن کی راہ میں اپنی جان اور دل اور دین پیش کر اور خوش ہو کر اور ہنستے اُن کے حضور میں حاضری دے۔

بازیم ہمین زجان و دلھا

در پیش نگار خویش رقصاں

ترجمہ: ہم نے اُن کی جناب میں جان اور دل کی بازی لگا دی ہے ہم اپنے مونس و مہربان کے حضور رقص کرتے حاضر ہوتے ہیں۔

شاید کہ رسد بگوش دلبر

می نال چو بلبل و ہزاران

ترجمہ: اے دوست شاید تیری بات اور تیری عرض محبوب کے کانوں میں پہنچ جائے۔ اس کیلئے تو بلبل کی مثل ہی نہیں بلکہ ہزاروں بلبل کی مثل اپنے دل کی بات گاتے ہوئے راگ الاپتے ہو۔

مخروش و منال باس خاموش

صابر داری اگر تو عرفان

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ شور نہ کر اور نہ ہی رو بلکہ چُپ ہو جا اگر تجھے اُس ذات کا عرفان نصیب ہو تو حیران بندوں کی مثل بُت بن کر دیکھ نہ کہ کچھ بیان کر۔

......☆......☆......☆......

بیادرِ بزم مستاں خدا جویاں دمی بنشین

درین وحدت سرائے عکس و بے آئین دمی بنشین

ترجمہ: اے دوست اللہ کی تلاش والوں کی محفل میں دم بھر کیلئے بیٹھ جا یہ وحدت سرا ہے جس میں کوئی عکس نہیں اس میں کوئی اپنا قانون نہیں ہے یہاں دم بھر کیلئے بیٹھ جا۔

مکن فاش از سوئے تو مست بیخود سر حق بلکس

کہ تابیواسطہ یابی ز لطف خاص حق تلقین

ترجمہ: اے دوست تو کسی سے بھی حق کا بھید غلطی سے بھی نہ کہہ خواہ تو حالت مست میں ہو کیونکہ یہاں تو کوئی راز بے واسطہ اللہ کی جناب سے بغیر اُس کے خصوصی انعام کے حاصل نہیں ہوتا ہے یہ بات بھی تجھے تلقین کرتا ہوں۔

اگر خواہی شوئے خلوت نشین بر مسندِ عرفان

نبوش از جامِ وحدت بادۂ رنگین بصد آئین

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جائے تو وحدت کا جام پی لے وہ بڑا خوش رنگ ہے وہ بڑے شوق سے نوش کئے جا۔

مشو مغرور دردانائے خود اندر درین سودا

نمی باید متاع درد مندی جز دِل مسکین

ترجمہ: اے دوست تو اِس سودے بازی میں مغرور مت ہو کہ تو عقل وفہم والا ہے یہاں تو یہ سودا صرف مسکین دل والوں کو دردمندی کی حالت رکھنے سے ملتا ہے۔

بجز حق درد و عالم نیست تا دستِ تو برگیرو

ازین نایافت بے حاصل دمے خودرا مکن مسکین

ترجمہ: دونوں جہانوں میں سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جو تمہاری حالت پر رحم کرے۔ یہ انمول دولت اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کوئی عاجز وکمتر نہ ہو جائے بندے کو میں مارنی پڑتی ہے۔

قدم در شاھراہ عشق نہ ھشیار شوایدل

مشو ایمن ازین رہ کج کہ دارے پیش خود چندین

ترجمہ: اے دل عشق کی شاہراہ پر چل ہوشیاری نہ دکھا اس ٹیڑھے راہ کے خطرات سے اطمینان سے مت بیٹھ کیونکہ اگلی منزل بہت کٹھن اور مشکلات سے بھری ہے۔

بکن خاک درِ ماکحلِ چشم دل اگر خواھی

کہ تاگردی ببزم عشقبازان خدا حق بین

ترجمہ: اے دوست ہمارے در کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالے۔ اس لئے کہ اگر تو چاہتا ہے کہ عشق کرنے والوں کی محفل میں جانا چاہتا ہے تو یہ کر تا کہ تو اللہ کا دیدار کر سکے۔

زمن خواهیدے اهل محبت جام الفت را

کـه دارم دل زصهیائے محبت خون غم زرین

ترجمہ: اے اہل محبت اگر تم مجھ سے الفت کا جام لینے کے خواہش مند ہو تو لے لو میرے دل میں محبت خوش رنگ شراب ہے جو غم کے جوش سے سونا بن چکی ہے۔

باین راحسن که داری خاکساراں رانر اگرامی کن

زگل نازك تری با عاشقان خود مشو سنگین

ترجمہ: اے دوست جو تجھ میں جمال و حسن اور خصائل حمیدہ ہیں اُن سے خاکساروں کو نواز دے۔ تو مہربانی کر اور پھول سے بھی نازک تر عاشقوں پر سنگ دل اور سخت نہ ہو۔

بر یزار عاشق مائی بسودائے وصال ما

چو باران از صدف هائے دو دیده گوهر رنگین

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہمارا وصل چاہتا ہے اور اگر تو ہمارا عاشق ہے تو بارش کی مثل اپنی آنکھوں سے موتی اور گوہر برسا تاکہ تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

بخلوت خانۂ غربت بصد ذوق و طرب بنشین

برین عزمے که تو واری بخوان از صدق دل آمین

ترجمہ: اے دوست تو ہزار ذوق شوق سے خلوت کے تہہ خانہ میں بیٹھ جا۔ اگر تیرا یہ ارادہ و عزم ہے تو یہ سبق ہم سے اور ہمارے دل سے یقین سے پڑھ تاکہ تیرا کام پورا ہو۔ آمین!!

خداع نفس امارہ نیاید بر شمار کس

چه پوشی از هوائے نفس شیطان خرقۂ پشمین

ترجمہ: یہ تمہارا نفس بڑا مکار ہے اس کی باتوں میں مت آ۔ تجھے کیا علم کہ یہ شیطان نفس کیسے ریشمی لباس پہنے ہے۔

بیاؤ با محبت آشنا شو صابرؔ ارخواهی

بہ بزم مارسی آندم اگر داری بدل تمکین

ترجمہ: اے دوست آ اور محبت کرنے کے کام سے آگاہ ہو اگر تیرے دل میں اس کیلئے جذبات ہیں ہماری محفل میں تو اُس وقت پہنچ سکتا ہے جب تیرے دل سے بڑائی کرنے کا خیال چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

من از یاد ساقی شدم مست غلطان

نہ از باغ مستم نہ از یاد بستان

ترجمہ: اے دوست میں شراب پلانے والے کی یاد میں بہت زیادہ اُلجھ گیا ہوں۔ میں نہ باغ کی بہار سے مست ہوا اور نہ پھولوں کے باغیچے سے خوش و مست ہوں۔

نظر کن بجان از سر الف آخر

فتادم بکوئے تو هم چون گدایان

ترجمہ: اے میرے مہربان اپنی زلف کی لطافت کی وجہ سے بخدا مجھ پر نگاہ فرما کیونکہ میں تو تیری گلی میں گداگروں کی مثل گرا پڑا ہوں۔

نہ از جا روم جز بجام لب تو

بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: اے مہربان میں اپنی جگہ سے کہیں بھی ہل کر نہیں جاتا سوائے تیرے ہونٹوں کے جام تک ہی جاتا ہوں مہربانی کر کے میرے منہ میں شراب خانہ ہی اُنڈیل دے۔

مرا آرزد است دیرینہ در دل

کہ گردم بگرد تو چوں مہر گردان

ترجمہ: اے میرے محبوب میرے دل میں ایک بہت پُرانی خواہش ہے کہ میں تیرے گرد سورج کی مثل گردش کروں۔

بکوئے فغان گر تو راہے بیابی

شوی واقف اے دل ز اسرار مستان

ترجمہ: اے دوست اگر آہ و زاری کرنے والے لوگوں کی گلی میں جانے کا موقع حاصل کرلے تو تجھے پتہ چل جائے گا مست لوگوں کے دلوں میں کون سے اسرار ورموز ہیں۔

ھزاران دل و جان نثار تو سازم

اگر رہ بیابم بکوئے تو جانان

ترجمہ: اے مہربان میں تیری ذات پر ہزاروں دل و جان قربان کروں اگر مجھے تیرے آستانہ کو جانے کی راہ مل جائے۔

ببیــن از ســر بــام ای ســرور نــازم

زنــور جــمــالــت جهــان شــد گــلستــان

ترجمہ: اے میرے مہربان تو ناز سے ایک بار ہی اپنے گھر کی چھت سے جھانک کر مجھ پر نگاہ ڈال دے۔ یہ اس لئے کہ تیرے حُسن کے جمال وخوبصورتی سے جہان باغ بن گیا ہے۔

هــزاران دل و جــان بــصــد ذوق هستــی

کــنــم بــرتــو قــربــان کــنــم بــر تــو قــربــان

ترجمہ: اے محبوب میں تیری ذات پر ہزار ذوق وشوق سے دل و جان قربان کرتا ہوں۔ میں تجھ پر سب کچھ قربان کرتا ہوں میں قربان کرتا ہوں۔

تــو مــعــذورے ای زاهــد از درد مــنــدے

نــه آگــاه از لــذت غــم پــرستــان

ترجمہ: اے زاہد تو دردمندوں کے حال سے ناواقف ہے یہ تیری معذوری ہے کیونکہ تو عاشقوں کے غم کی لذت سے بالکل آگاہ نہیں ہے۔

بــگــنــج دو عــالــم اگــر دســت افتــد

بــجــز درمــنــدی وگــر هیــچ مستــان

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرا ہاتھ دونوں جہانوں کے خزانوں تک پہنچے تو تو یہ دیکھ لے گا کہ دردمندی کے علاوہ اور سب قسم کی لذتیں ہیچ و معمولی حیثیت کی ہیں۔

بشاہ جہان داد از لطف یزدان

بخارا سمرقند و بلخ و بدخشان

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے بادشاہ سلامت کو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے بخارا، سمرقند، بلخ و بدخشاں کے علاقے عطا ہوئے ہیں۔

بلرزہ در آیند چوں بیدروم

اگر روکنی سوئے روم و خراسان

ترجمہ: اے دوست اگر میرا مہربان روم و خراسان کی جانب لشکر کشی کرے تو یقین جان لے کہ انہیں ایسے کپکپی طاری ہو جاتی ہے جیسے نرم و نازک بیر کا درخت لہراتا ہے۔

بسوائے عشقت چو صابرؔ سر خود

نہادم بخاک رہ دردمنداں

ترجمہ: جب صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے خود ہی اپنی مرضی سے تیرے عشق میں اپنا سر ڈال دیا۔ تو میں نے خود ہی دردمند لوگوں کی راہ کی خاک پر اپنا سر بچھا دیا ہے۔

......☆......☆......☆......

آمدم از ذوق مستی بر در پیر مغان

گوئیا من از مکان رفتم بسوئے لامکان

ترجمہ: میں ساقی کے در پر نہایت ذوق و شوق اور مستی کے عالم میں آیا۔ گویا یوں ہوا کہ میں اپنے مکان سے لامکان کی جانب چلا گیا۔

صد هزاران جان بر افشانم بخاک راه تو

یافتم اندر جمال تو نشان بے نشان

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری راہ کی خاک پر اپنی ہزاروں جانیں قربان کرتا ہوں کیونکہ میں نے تیری ذات اور جمال میں وہ نشان پایا ہے جو نہ دکھائی دینے والے کی ذات میں ہے۔

از شجر برگے چو افتد بر زمین اندر خزان

دل دردنِ سینۂ پر سوز میگردو تپان

ترجمہ: خزاں کے موسم میں درخت سے زمین پر جب پتے گرتے ہیں تو اِس سے سینہ میں دل بہت دُکھی ہوتا اور تڑپتا ہے۔

جاں فشانیها کنم از ذوق باصد آرزد

گرر در آیم مست و حیران در مکانِ قدسیان

ترجمہ: اگر میں نہایت ذوق شوق سے جان ماری کروں اور سوقسم کی آرزوئیں باندھوں تو بھی اگر میں فرشتوں کے مکان میں حیران اور مستی کی حالت میں آتا ہوں تو یہ میرا مقام ہے۔

کئے کنم رو سوئے جنت در سر کوئتومن

یافتم از جلوۂ روئتو عمر جاودان

ترجمہ: میں تیری گلی میں جب ہوں تو کیسے جنت میں جانے کا رُخ کروں کیونکہ میں نے تو ہمیشہ کی زندگی کا نظارہ تیرے چہرہ انور کے دیکھنے سے پایا ہے۔

گر نگاہ بر من افتد بر رُخ زیبائے تو

رقص علیہا کنم دیگر کنم قصد جان

ترجمہ: اگر تیرے رُخ انور سے مجھ خاکسار پر ایک شفقت کی نگاہ پڑ جائے تو میں خوشی سے رقص کروں اور پھر اپنی جان قربان کرنے کا قصد بھی کروں۔

چند گوید صابرؔ اوصاف تو از روزے نیاز

می نگنجد سرد صفت ذات تو اندر جہان

ترجمہ: اے محبوب اگر صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نہایت نیازمندی و عاجزانہ حال میں تیرے چند ایک اوصافِ حُسن بیان کرے تو تیرا بلند و بالا صفات والا جسدِ خاکی اس دنیا میں خوشی سے سما نہ سکے۔

......☆......☆......☆......

شہر رمضان آمد شد تازگئی ایمان

از بہر مسلمانان آمد زخدا فرمان

ترجمہ: دوستو یہ رمضان المبارک کا ماہ آ گیا دلوں میں ایمان کی رونق آ گئی اور یہ خوشی کا فرمان اللہ کی جانب سے آیا ہے۔

ھر کس کہ بحکم حق کردہ جہان کارے

شد درود جہان سر چو فلک گردان

ترجمہ: دنیا میں ہر کوئی بندہ اپنے رب کے حکم و فرمان سے کام کاج میں لگا ہے اِس ماہ میں درود شریف کا وِرد اتنا گونجتا ہے جیسا کہ آسمان گردش کرتا ہے۔

ماہ رمضان تا نمودہ رُخ خود

شد از رخ زیبایش شادی بر مسلمانان

ترجمہ: جس دن سے رمضان شریف کے ماہ کا آغاز ہوا ہے مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک گئے ہیں۔

آندم کہ نہادم سر اند قدم حکمت

رفتہ از دل و جانم آلودگی عصیان

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جس وقت سے میں نے رمضان شریف کے روزے شروع کیے بلاشبہ میرے دل اور جان سے گناہوں کی آلودگی دُھل گئی ہے۔

ہر کس کو درین ماہی بر حکم خدا رفتہ

انعام سے بیند از کرمی یزدان

ترجمہ: جو کوئی بندہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتا ہے۔ وہ بلاشک اپنے اللہ تعالیٰ سے کرم وانعام دیکھ لیتا ہے۔

بر حکم تو اے خالق چون عاشق سر گشتہ

قربان شدہ ام قربان قربان شدہ ام قربان

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے احکام پر کاربند ہوں اور احکام کی تعمیل پر لگا ہوں میں تیری رحمت پر قربان۔ میں تیرے نعمت بھرے انعام پر قربان قربان۔

در گوش دلم آمد از غیب ندا صابرؔ
نومید مشو در دین گر هست ترا عرفان

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے دل کے کان میں غیب سے یہ آواز آئی ہے کہ تو دین کے معاملات میں نا اُمید نہ ہو اگر تجھے اللہ کا عرفان ہو گیا ہے تو نا اُمید نہ ہو۔ یہ تیرے لئے خوشیوں کی نوید ہے۔

......☆......☆......☆......

رحمے بکن ای خدائے بیچون
بے لطف تو گشتہ جگر خون

ترجمہ: اے کمزور بندوں کے رب تو اپنا فضل فرما۔ تیری رحمت و کرم کے بغیر اِس جان میں بے اطمینانی ہے۔

در کنج بلا بصد غم و درد
چشمِ دل من شدہ چو جیحون

ترجمہ: میں ہزاروں غم اور درد لئے گوشہ نشین ہو چکا ہوں میرے دل کی آنکھ ہر لحظہ روتی ہے جیسے دریائے جیحوں کا پانی بہتا رہتا ہے۔

مجنونی من اگر بہ بیند
لیلے جہان شود چو مجنون

ترجمہ: اگر لیلیٰ بھی میری مجنونانہ کیفیت کو دیکھ پائے دنیا بھر کی لیلیٰ صفت حسین پریاں بھی مجنون ہو کر رہ جائیں۔

جبریل فتد بخاک غربت

بر حال من شکستہ محزون

ترجمہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی میری حالت زار کو دیکھ کر زمین پر گر پڑا میں اتنا دکھی اور پریشان حال ہوں۔

گردم بھوائے وصل تا حشر

بر گرد سر تو ھمچو گردن

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے وصل کیلئے تا قیامت سرگردان ہوں اور میں تیری ذات پر نثار ایسا ہوں جیسے آسمان ہمہ وقت گردش میں رہتا ہے۔

تا چند مژدہ دھم بدل در عشقت

درد و غم تست روز افزون

ترجمہ: میں اپنے دل کو تیرے عشق میں پڑنے کی خوشخبری کب سے دوں۔ میرا دردوغم جو تیرے لئے میرے دل میں ہے وہ ہر روز زیادہ سے زیادہ ہی ہوتا جارہا ہے۔

از من نشد آن نگار خواندم

شب تا بہ سحر دعائے افسون

ترجمہ: میں اُس محبوب کو نہ پڑھ سکا میں اُس کیلئے رات سے صبح طلوع ہونے تک دعائیں ہی کرتا رہا۔

دریـــا دریـــا زدیـــده ریـــزم

در کـــوئـــے غـــم تـــو اشك گـــلـــگـــون

ترجمہ: اے محبوب میں اپنی آنکھوں سے دریا کی مثل آنسو بہائے جا رہا ہوں۔ میں تیرے فراق کے غم میں پھولوں جیسے آنسو بہائے جا رہا ہوں۔

صـــابـــرؔ قـــدیـــکـــه چـــون الف بـــود

از یـــاد فـــراق گشتـــه چـــون نـــون

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کا قد بالکل سیدھا اور حسین وجمیل تھا مگر تیری یاد میں وہ الف کی طرح سیدھا ہونے کی بجائے حرف نون کی مثل خم ہو گیا ہے۔

......☆......☆......☆......

اگـر خواهی که گردی در جهان عشق شمع دین

بیـابـی دیـدهٔ دل رو بـدرگـاه نـصـیـر الـدیـن

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ جہانِ عشق میں دین کی شمع بن جائے تو آ تجھے یہ حال میرے حضرت نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ سے دل کی آنکھ سے ملے گا۔

بی بیـنـی از ره معـنـی ظهور ذات حق بیچون

اگـر داری تـو از روئـے حـقـیـقت دیده حق بین

ترجمہ: اے دوست تو بلا چون و چرا اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو اصل حال میں دیکھ لے گا اور اگر تو حق بین آنکھ رکھتا ہے تو تجھے یہ سب حال وہاں سے نصیب ہو جائے گا۔

سراج العارفین رادیده دل سازتا آنجا

ببین در کثرت ووحدت جمال اوبه نیک آئین

ترجمہ: اے دوست وہاں تیرے دل کی آنکھ عارفوں کا سورج دیکھے گی اور وہاں تجھے کثرت و وحدت کا علم اُن کے جمال میں واضح نظر آجائے گا۔ پس اُن کے حضور حاضر ہو کر مستفید ہو۔

اگر خواهی شوی محرم تو راز ثم وجهه الله

بیك شرطے بیا انیجا ابشودر دینه نفس کین

ترجمہ: اے دوست اگر تیری یہ تمنا ہے کہ تو پھر سے وجہ اللہ کی زیارت کرے اور اس راز سے باخبر ہو تو تجھے چاہیے کہ آ مگر ایک شرط ہے کہ اپنا سینہ کینہ سے دھو کر اِس جگہ آ اور دل کی مُراد و مطلب پالے۔

زسودائے محبت ازد چشم خویشتن زانجا

به بینی جلوهٔ ذات فریدالدین نظام الدین

ترجمہ: وہاں تو اپنی محبت والی آنکھ سے دیکھے گا وہاں تو سارا نظام اُس ذات فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ اور نظام الدین کے نظام کی ذات میں تجھے نظر پڑے گا وہاں کا ماحول وحال سراپا دین ہی دینِ حق ہے۔

طغیر از ذات حق کس نیست واقف از کمال او

که هست آن چشمهائے سوز بجز خواجه قطب الدین

ترجمہ: اے دوست یہ سُن کہ اُن میں جو کمال و اوصاف ہیں اُنہیں سوائے رب

تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا آپ کی چشم پُرنم سوائے اپنے خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کی دید سے دُور نہیں ہیں۔

اگر خواهی شوی ور هر دو عالم چون مه روشن

بگواز صدق دل خواجه معین الدین معین الدین

ترجمہ: اے دوست اگر تو دونوں جہان میں چاند کی مثل روشن ہونا چاہتا ہے تو سچے دل سے یا خواجہ معین الدین یا خواجہ معین الدین نعرہ لگا لے۔

بیادِ عارض زیبا نشین در کوئے می نو شان

ببوے باده مستی کن اگر نبودمئ رنگین

ترجمہ: حسین چہرہ اور رُخسار والوں کی یاد کیلئے شراب خوروں کی گلی میں جا کر بیٹھ جا اور شرابی کی مستی کی حالت بنا لے جیسے اُنہیں شراب کی بُو مست کر دیتی ایسا ہی کر اگر تجھے سُرخ شراب میسر نہ آئے۔

بصد امید صابرؔ رُو بدرگاه تو آورده

بکن رحمے بحال این غریب و عاجز و مسکین

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ کی درگاہِ عالیہ میں ہزاروں اُمیدوں کے ساتھ حاضر ہوا ہے پس آپ ذرہ نوازی کرتے اس غریب و عاجز اور مسکین کے حال پر رحم فرما کر بامُراد فرما دیں آپ کا احسان ہوگا۔

☆......☆......☆

دارم ز ازل ز لطف بیچون

دردل غم عشق روز افزون

ترجمہ: اے میرے مہربان میں روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے بغیر کسی وجہ کے اپنے دل میں عشق رکھتا ہوں اور میرا عشقِ غم روز بروز ترقی پذیر ہے۔

چون کوہ نشستہ ام دو زانو

در کوئے غمِ تو ھمچو گردون

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حضور دو زانو ہو کر پہاڑ کی مثل ساکت بیٹھا ہوں اور اے محبوب میں تیرے غم کے کوچہ میں مثل آسمان گردش کرتا رہتا ہوں۔ شاید کہ تجھ سے کسی موڑ پر آمنا سامنا ہو جائے۔

ازھر بن موئے من بصد جوش

جاری شدہ صد ھزار جیحون

ترجمہ: میرے جسم کے ہر بال کی جڑ سے سو جوش و خروش کے ساتھ ہزار دریائے جیحون کی مثل دریا جاری ہیں۔

صحرائے جھان زگریۂ من

سیراب شدہ زاشك گلگون

ترجمہ: میرے رونے کے نتیجہ میں دُنیا کے ریت کے میدان بھی میرے سُرخ آنسوؤں کے پانی سے سیراب ہو گئے ہیں۔

صد شکر کہ لشکر غم و درد

در شہر دلم نمود شب خون

ترجمہ: میں سینکڑوں بار اپنے غم اور درد کے لشکر کے احسان پر شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے میرے دل کے شہر پر شب خون مارا ہے۔

مجنونی من اگر بداند

لیلے گردد ز ذوق مجنون

ترجمہ: اگر انہیں میری جنونی حالت کا علم ہو جائے تو یقین کر لیں کہ اس ذوق شوق کو دیکھ کر لیلیٰ بھی میری مجنون بن جائے۔

انداختہ عاشق از سر ذوق

لختے جگر از دد دیدہ بیرون

ترجمہ: ایک عاشق بھی میرا حال دیکھ کر نہایت ذوق شوق سے اپنی دونوں پیاری آنکھوں سے اپنی دونوں آنکھیں باہر نکال کر رکھ دے۔

در ہر دو جہاں عزیز دلہاست

ہر کس کہ زمہر تست محزون

ترجمہ: دونوں جہاں میں سبھی کو اپنے اپنے دل بہت عزیز و پیارے ہیں مگر ہر کوئی تیری محبت میں زخمی ہو چکا ہے۔

قد ھا چو الف زیاد عشقت

صابرؔ بنگر کہ گشتہ چون نون

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے قد لمبے اور حسین ہیں اور مثل فرد فرید ہیں۔ مگر جس نے بھی تجھے دیکھا وہ الف سے نون ہو کر رہ گیا نون سے مراد کُبڑا۔

.......☆......☆......☆.......

من ببوئے تو رسیدم بدرپیر مغان

تابہ بینم رخ زیبائے تو خویش بینان

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے سہارے سے آتش پرستوں کے پیر کے در پر پہنچا تا کہ میں تیرا منور چہرہ اپنی پہچان کرنے والوں کی مثل دیکھ سکوں۔

گر جمال تو بودد نظر من از ذوق

تاکسم گر بکنم روئے بگلزار جھان

ترجمہ: اگر تیرا جمال میرے شامل حال ہو اور میری نظر میں تیری دید کا ذوق شوق ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس طرح سے تیرے گلزار مثل چہرہ سے اپنا رُخ کہیں اور کرلوں۔

گر خیال تو کند جان و دلم ھمچون ماہ

بر فلک تابدم حشر شوم نور فشان

ترجمہ: اگر تیرا خیال میری جان اور دل کو چاند کی مثل روشن و منور کر دے۔ تو یقینی بات ہے کہ میں آسمان پر آخر دم تک نور ہی نور بکھیرتا رہوں۔

چشم دل پی س من از جان عزیزست عزیز

کز ازل تا بہ ابد هست بسویت نگران

ترجمہ: میرے نزدیک میرے دل کی پیاری آنکھ اس جان سے بھی زیادہ عزیز ہے یہی وجہ ہے کہ میں آغاز سے آخر تک تیرے گرد گھومتا پھرتا تیرا دیدار کرتا رہتا ہوں۔

خضر گوید بتو ای شاهد معنی بشنو

عمر تو درین نشۂ دنیا چندان

ترجمہ: اے بندے تجھ سے حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حقیقت کے دیکھنے والے مُجھ سے سُن کہ تیری ساری زندگی دُنیاداری کے نشہ میں کب تک رہے گی میں تجھے بتاؤں کہ یہ کُچھ بھی نہیں۔

من ازین غم همه شب برسر کویت سوزم

غم عشقت نتوان کرد پسینه پنهان

ترجمہ: میں اس غم سے ساری رات تیری گلی کے کنارے پر چلتا رہتا ہوں۔ پھر بھی تیرے عشق کا غم میرے پسینے کو چھپا نہیں سکتا ہے میں پریشانی کے عالم میں شرابور رہتا ہوں۔

با چنین عزو کمال که تو واری دو دین

باش در عالم جان همچو خداوند جهان

ترجمہ: اے بندے یہ عزت و بلندی جو تجھے اِن دین میں نصیب ہے تو اس طرح دنیا میں ڈرے ہوؤں کی مثل رہ جیسے تو اپنے اللہ سے ڈرتا ہے۔

من بسودائے توتا روز جزامی بینم
روئے بنما کہ طرفِ کویتو مستم حیران

ترجمہ: میں روزِ قیامت تک تیرے خیالوں میں ہی ڈوبا ہوا رہوں گا۔ ایک لمحہ کیلئے ہی مجھے اپنا دیدار دے دے کیونکہ میں تیری جانب مست و حیران ہو کر دیکھتا ہی رہتا ہوں۔

روئے بنما کہ شوم ھمچو تو فارغ از غم
چند صابرؔ ز فراق تو کند شور و فغان

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنا چہرہ دکھا تا کہ میں غموں سے نجات پالوں۔ کیونکہ میں تجھ سے دور اور آنکھوں سے اوجھل حال شور و غل ہی کرتا رہتا ہوں تو براہ مہربانی اپنا دیدار دے۔

......☆......☆......☆......

خدایا بدہ زوو صابر علی را
زاحسان و ایمان ز انوار ایقان

ترجمہ: اے میرے اللہ تو علی احمد صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو جلد اپنی کرم فرمائی اور احسان سے ایمان بخش اور اُسے پختہ یقین کا نور دے۔

بصد غربت و غم بہ پیشت رسیدم
غریبم غریبم بجان غریبان

ترجمہ: اے آقا میں تیرے حضور ہزار غم و تکلیف سے پہنچا ہوں۔ میں غریب ہوں غریب ہوں اور غریب حال ہوں۔

بصد درد و الفت رسیدم بسویت

تو خودمی شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور بڑی تکلیف اور پیار سے حاضر ہوا ہوں یہ تجھے بتانے کی کیا ضرورت ہے تو آپ فقیر لوگوں کی درد بھری آوازیں سُن لیتا ہے۔

بجز تو کسے نیست اندر دو عالم

رحیمی کریمی حکیمی و رحمان

ترجمہ: اے میرے اللہ دونوں جہاں میں کوئی ایسا نہیں جو تجھ سا رحیم ہو۔ کریم ہو۔ حکیم ہو یا مہربان۔

بدہ عشق خود خاص صابرؔ علی را

بعز محمدؐ با اسرار قرآن

ترجمہ: اے اللہ تو اپنا خاص عشق و احسان علی احمد صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو عطا فرما دے تجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے اور تو قرآن مجید کے احکام کے صدقہ کرم فرما دے۔

بصدق ابو بکر صدیق اکبر

بعدل عمر بخش اورا دل و جان

ترجمہ: اے اللہ تو صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات کے صدقہ نواز دے کیونکہ وہ صاحب صدق و صفا ہیں اور بخدا اُسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کے صدقہ وہ دل و جان عطا کر جو تجھے پسند ہے۔

بحلمے کہ وادی بعثمان عفان
بسرِّ علی دلے شیر یزدان

ترجمہ: اے اللہ تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو حلم و حیا عطا فرمایا اُس کے صدقہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اللہ کے شیر ہیں اُن کے صدقہ میں ایسا دل دے جو تجھے پسند ہے۔

توئی خالق توئی رازق ما
بدہ آبِ حیوان بدہ آب حیوان

ترجمہ: اے اللہ تو ہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی ہمارا رازق ہے تجھے واسطہ ہے کہ تو ہمیں آبِ حیوان سے ہمیشہ کی زندگی کا جام پلا دے۔ اے اللہ تو ہمیں آبِ حیوان بخش دے۔

منم بندۂ خاص تو از جان و دل را
بکف بر نہادہ شود ھر چہ فرمان

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا دل و جان سے بندہ ہوں میں نے تیرے احکام کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہے جو بھی ترا فرمان ہے میں اُس پر عمل پیرا ہوں تو مُجھ سے راضی ہو جا۔

بدرگاہ تو سر نہادہ است صابرؔ
بدرد و دل و جان او بخش درمان

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے تیرے حضور سر سجدہ میں رکھا ہے اُس کے دُکھ درد سے جان کو امان عطا فرما دے۔

......☆......☆......☆......

اگر بار یابم بکوئے تو جانان

بعرش برین میخرامم چو ستان

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر مجھے تیری گلی میں جانے کا شرف حاصل ہو جائے تو میں خوش و مست لوگوں کی مثل عرشِ بریں پر خوش ہو کر ٹہلتے پھروں۔

درین تنگئ جان اگر رُخ نمائی

شود برمن از لطف تو کار آسان

ترجمہ: اگر میری اِس تنگ حالت میں تو مجھے زیارت کرا دے تو مجھ پر ساری مشکلات تیری مہربانی سے آسان ہو جائیں۔

ازین لطف ھائے کہ کردی بصد ذوق

ببازم بکویت ھزاران دل و جان

ترجمہ: وہ مہربانیاں جو تُو نے میرے حال پر خوشی سے کی ہیں۔ میں تیرے اِس احسان پر اپنی ہزاروں جانیں اور دل قربان کرتا ہوں۔

چہ شد گر زحسن تو گل گل شگفتم

ز حسن رُخ تو جھان شد گلستان

ترجمہ: کیا ہی اچھا ہو کہ تو مجھ پر مہربان ہو جائے تو میرے دل کے پھول کھل جائیں۔ کیونکہ تیرے رُخِ انور کے جمال سے سارا جہان باغ بن گیا ہے۔

نگروم بجز جان لعلِ تو مدھوش
بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: تیرے سُرخ ہونٹ ایسے ہیں کہ میں اُن کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتا ہوں براہ مہربانی تو اگر میرے منہ میں گھونٹ بھر محبت کی شراب ڈال دے تو میرا گلا بھی شراب خانہ بن جائے۔

زدستت بنوشم ھرانچہ دھی تو
اگر زھر باشد دگر آبِ حیوان

ترجمہ: میں تو تیرے ہاتھ مبارک کی ہر چیز پی لیتا ہوں جو تو مجھے بخشے۔ اگر تو مجھے زہر بھی دے تو یہ میرے لئے آبِ حیوان وہمیشہ کی زندگی کا جام ہے۔

بکن رحم برحالِ من زانکہ ھستم
مسلمان مسلمان مسلمان مسلمان

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ پر اپنا رحم وکرم فرما کیونکہ کچھ بھی ہے میں ہوں تو تیرا مسلمان بندہ مسلمان مسلمان بندہ۔

اگر رخ نمائی بصد ذوق و مستی
شوم برتو قربان شوم بر قربان

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تو مجھے اپنا چہرہ دکھا دے تو میں ہزار خوشی سے تیری ذات پر قربان قربان۔ قربان۔

زعکس رخت ہمچو خورشید گردم

درخشان درخشان درخشان درخشان

ترجمہ: میں تیرے چہرہ انور کے عکس سے مثل سورج روشن دل ہو جاتا ہوں سورج کی مثل روشن روشن۔

فدائے تو سازم دل و جان خود را

چو در عہد قربان چو در عید قربان

ترجمہ: میں تیری ذات پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہوں جیسے لوگ قربانی کے وقت میں اور جیسے قربانی کی عید کے وقت میں لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔

زحالِ دِل خود بہ پیشت چہ گویم

کہ تو می شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور اپنے دل کا حال کیا بیان کروں کیونکہ تُو تو فقیر لوگوں کی آہ اور رونے کی آواز تک جانتا ہوں۔

چہ پرسی ز احوال صابرؒ نگارا

زتو نیست پنہاں

ترجمہ: اے محبوب تو صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے احوال کی بابت کیا معلومات لیتا ہے تجھ سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں پوشیدہ نہیں۔

☆☆☆

از کـــرم خـــرد ســطـــانِ دیـــن
یـــافتـــه ام گـــوهـــر کـــان یـــقیـــن

ترجمہ: مجھے دین کے عالی قدر سلطان کی مہربانی نصیب ہے میں نے اُن کی مہربانی سے یقین کی کان سے موتی لے لئے ہیں۔

شـــکـــر کـــنـــم از دل و جـــان تـــا ابـــد
یـــافتـــه ام رتبـــه حـــق الیـــقیـــن

ترجمہ: میں تو آخری دم تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے حق الیقین کا مقام اِس وسیلہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

گـــرد ســـر روضـــه چـــو گشتـــم نـــمـــود
در نـــظـــرم غیـــرت خـــلـــد بـــریـــن

ترجمہ: میں نے جب شکر کی حالت میں اُن کے در دولت کا طواف کیا تو میری نظر میں خُلد بریں کو بھی غیرت آ گئی یعنی میرے لئے خُلد بریں کی رفعت تیرے در سے کمتر ہے۔

بـــر دل مـــن از کـــرم خـــاص خـــود
کـــرد خـــدائـــے دو جـهـــان آفـــریـــن

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے میرے دل پر اپنا خاص کرم فرمایا۔ میں اُس اللہ کریم کے اِس احسان پر بے حد خوش ہوں۔

از ازل تا بہ ابد یافتم

نیست کسے ذات ترا ھم قرین

ترجمہ: میں نے اول سے آخر تک کسی ذات کو تیری ذات کے برابر اور ہم پلہ نہیں پایا ہے۔

سر نکند از رہ شرمندگی

پیش جمالت ھمہ خوبانِ چین

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے حُسن و جمال کے سامنے چین کے حسین وجمیل بھی شرمندگی سے سر نہیں اُٹھاتے یعنی تیرا جمال وحُسن دُنیا میں سب سے اعلیٰ ترین ہے۔

چون نشوی قطب زمین و زبان

ہست ترا جلوئہ حق ھمنشین

ترجمہ: تیری ذات کے برابر دُنیا کے قطب مقابل نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ تیری ذات پر حق تعالیٰ کی پاک ذات کا خصوصی جلوہ اور کرم ہے۔

بخش بصابرؔ تو ز ملکِ سخن

ز آنکہ توئی خسرو روئے زمین

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے خاص کرم سے صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کو اپنے سخن مبارک سے ارشاد فرما کیونکہ تو ہی وہ ذات ہے جو زمین وزمان کی بادشاہ و با اختیار ہے۔

......☆......☆......☆......

لطف کن لطف یا معین الدین

توئی مشکل کشا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ حضرت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ مہربانی فرمائیں مہربانی فرمائیں کیونکہ آپ مشکل کام میں مدد کرنے والے مددگار ہیں۔

او فتاد بصد ہزار امید

بر درت بینوا معین الدین

ترجمہ: میں ہزاروں اُمیدوں سے آپ سے توقع کرتا ہوں میں بے نوا ہوں اور آپ کے در پر پڑا ہوں میری مدد فرمائیں۔

جز تو کس نیست دستگیری کُن

ساز برپا مرا معین الدین

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ کے سوا میرا کوئی حمایتی نہیں۔ آپ میری مدد فرمائیں میری امداد فرمائیں مجھے سہارا دیں آپ مہربانی فرمائیں۔

او فتادم زبے مدد ہایت

در جفا در جفا معین الدین

ترجمہ: میرے خواجہ میں بے بسی کے عالم میں گرا پڑا ہوں میری کوئی امداد نہیں ہے۔ میں سختیوں میں گھرا ہوں۔ سختیوں میں ہوں از راہ مہربانی امداد فرمائیں۔

من نـــه دارم بـجـز کـرم هـایـت

در جهـــان آشـنـــا مـعـیـن الـدیـن

ترجمہ: یا میرے خواجہ اِس دنیا میں میں مُجھ پر تیری شفقت اور مہربانیوں کے کوئی اور بندہ مہربانی کرنے والا نہیں ہے تو میرے غریب نواز معین الدین رحمۃ اللہ علیہ میری مدد فرما۔

هسـت در کـارخـانـه لـطـفـت

گـنـج هـائـے دوا مـعـیـن الـدیـن

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز تیرے لطف و احسان کے خزانہ و گھرانہ میں تیری مہربانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تو بڑا شفقت کرنے والا اور امداد دینے والا شفیق و مہربان ہے۔

بـده از لـطـفِ خـویـش تـا هستم

از جهـانِ فـنـا مـعـیـن الـدیـن

ترجمہ: اے خواجہ اپنی شفقت اور نوازش مُجھ پر فرما میں اِس دُنیا کے کارخانہ میں جب تک ہوں تو مُجھ پر مہربان رہ اے خواجہ تو امداد کرنے والا مہربان ہے مہربان۔

جـز تـو کـس نیـسـت آشـکـار و نهـان

در مـقـامِ بـقـا مـعـیـن الـدیـن

ترجمہ: اے خواجہ تیرا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند و بالا ہے تجھ پر اللہ تعالیٰ کا

کرم ہے اس مقام بقا میں اللہ نے تجھے اپنے پوشیدہ و ظاہر اُمور سے آگاہ فرما رکھا ہے اس لئے میری عرض ہے تو میرے حال پر مہربان ہو جا۔

جلوئہ ذاتِ پاک حضرت تو
هست در چشم ما معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ ہمیں آپ کی ذات میں ذاتِ پاک الٰہی نظر آتی ہے اور ہماری آنکھوں میں آپ کی شفیق ذات درد کو دُور کرنے والی نظر پڑتی ہے۔

یافتم من ترا بهر دوسرا
سوے حق رهنما معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ غریب نواز میں آپ کو دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رہبری کرنے والا پاتا ہوں پس میری بھی امداد فرمائیں امداد فرمائیں۔

کے گزارم ز دست دامن تو
یافتم مدعا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ میں اپنے ہاتھ سے آپ کا مبارک دامن کیسے چھوڑ دوں۔ کیونکہ تیری ذات سے میری مدعا اور خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے رحمت کیلئے آپ کی ذات میرا سہارا ہے۔

هست از جلوئه رُخ خوبت
مهر و مه را ضیا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کو وہ مقام و رفعت بخشی ہے کہ تیرے

نورانی چہرہ سے چاند و سورج پر تیرا نور پڑتا ہے اے خواجہ میری امداد فرما دے میرے خواجہ میری مدد فرما۔

گفت از زبان سرِّ خودت

مرحبا مرحبا معین الدین

ترجمہ: آپ کی زبان مبارک سے ہمیں خودی کا بھید اور درس ملا ہے میں آپ کی اِس ذرہ نوازی پر آپ کو مرحبا مرحبا پیش کرتا ہوں۔

یافت صابر ز صدق یقین

سرور اولیاء معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ صابر بڑے صدق اور یقین سے آپ کی بزرگی کا معتقد ہے آپ بلاشبہ اولیاء اللہ کے سردار ہیں آپ میری امداد فرمائیں۔

......☆......☆......☆......

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقان

ذاتِ تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

ترجمہ: یا خواجہ آپ عاشق لوگوں کے سلطان و بادشاہ ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں بصد عقیدت و احترام آیا ہوں آپ کی ذات بلاشبہ اہل ایمان عاشقوں کا قابلِ احترام قبلہ ہے۔

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم ایجانِ عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ دونوں جہان میں سوائے آپ کی ذات کے میرا کوئی امداد کرنے

والا نہیں ہے۔ اے خواجہ از راہ مہربانی میری دستگیری فرمائیں کیونکہ آپ بلاشبہ عاشق لوگوں کی جان ہیں۔

دارم امید از کرم لعل روح بخش

مرہم بنہ بسینہ بریان عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ میں آپ سے لعل بخش شفقت وکرم کی اُمید کرتا ہوں۔ آپ اپنی شفقت سے سینہ جلے عاشقوں کے سینے کے زخم پر مرہم کریں تاکہ اُنہیں دُکھ درد سے آرام ملے۔

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام

یک لحظہ گوش نہ تو افغان عشقان

ترجمہ: یا میرے خواجہ میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر آپ کے درِ اقدس پر سر نیاز جھکا دیا ہے۔ میں آپ کے در کی خاک پر پڑا ہوں۔ بخدا ایک لحہ کیلئے ہی آہ وبکا کرنے والے عاشقان کی آوازوں پر کان دھریں۔

از خنجر نگاہ تو مجروح عالمے

شد نطق روح بخش تو درمانِ عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ تیری نگاہِ پاک سے ایک جہاں مجروح وبے حال پڑا ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے ایک لفظ اور بول بھی عاشق لوگوں کے دُکھ اور درد کا روح پرور اور روح بخش علاج ہے۔

کوئے تو هست غیرت جنت بصد شرف

حسن و جمال روی تو بستان عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ آپ کی گلی کو جنت سے سو درجہ بلند عزت و غیرت حاصل ہے۔ بلاشبہ آپکی ذاتِ گرامی اور چہرۂ انور عاشق لوگوں کیلئے باغ اور گلستان کی سیر و لطف سے افضل و برتر ہے۔

صابر بخاك كوئے تو سر برنهاده ام

زان رو کـه هست کوئے تو سامان عاشقان

ترجمہ: یا خواجہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے آپ کی مبارک گلی کی مٹی اپنے سر پر لے رکھی ہے۔ یعنی اس پر صابر بدل و جان قربان ہے یہ اس لئے کہ تیری گلی تو عاشق لوگوں کے سکون و آرام کا سامان رکھتی ہے۔

......☆......☆......☆......

ای دل بنـه سرت را در کوئے جانِ بازان

باشد کـه راه یابی در بزم دل گدازان

ترجمہ: اے دل تو اپنے آپ کو اپنے مہربان جانبازوں کی گلی میں جُھکا دے یا رکھ دے ہوسکتا ہے کہ اِس طرح کرنے سے دل گدازوں کی محفل میں تجھے جانے کا رستہ مل جائے۔

از گلشن غم تـو گـر در بهشت آرند

هرگز بردن نـه آیم چون بلبل از گلستان

ترجمہ: اگر مجھے غم کی دنیا سے نکال کر جنت میں لے آئیں تو بھی میں وہاں سے

ہرگز نہ آؤں گا۔ جیسے ایک بُلبُل باغوں سے باہر نہیں آنا پسند کرتی۔ ایسے ہی میں تیرے ہجر و عشق کے غم سے باہر آنا پسند نہیں کرتا ہوں۔

سر بردرت نہادم چون بندگانِ عاجز
گیری زلطف و ستم ای قطب دین سلیمان

ترجمہ: اے خواجہ میں نے آپ کے در دولت پر عاجز و بے کس لوگوں کی مثل سر رکھ دیا ہے۔ پس میرے خواجہ شہنشاہ قطب دین اپنی مہربانی اور کرمِ عام اور شفقت سے مجھے سہارا دیں۔

از من تو درگزر کن ای محتسب نیابی
کز خویشتن نہانم در کوئے میفروشان

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا تو میرے اعمال کے احتساب سے مجھے نہ پکڑ بلکہ معاف فرمادے کیونکہ میں نے تیری جناب میں اپنی کوئی بات وحال کو نہیں چھپایا ہے کیونکہ میں شراب والوں کی گلی میں ہوں۔

بودم بخاک کویت افتادہ ہمچو ذرہ
از طلعت جمالت گشتم چو مہر تابان

ترجمہ: یاغریب نواز میں آپ کی گلی میں ذرہ کی مثل گرا پڑا ہوں۔ مہربانی فرمادے تاکہ میں تیرے حسن اور جمال کے عکس سے روشن سورج کی مثل چمکدار ہو جاؤں۔

قطرہ بہ بحر اندر افتد چو بجز گردد
آن قطرہ یقین شد در ذات شیخ عثمان

ترجمہ: جب بارش یا پانی کا ایک قطرہ سمندر میں پڑتا ہے تو وہ اس کا ایک جز یا حصہ

بن جاتا ہے۔ وہی رحمت کا ایک قطرہ جو حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ وہ یقینی طور پر اُس کی ذات سے حصہ ہو گیا وہ عطا فرما دے۔

صابر ہر انچہ گفتم از صدق دل بگفتم

تو گوش جان فراکن منیوش ز بحر عرفان

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے جو کچھ کہا اُنہوں نے اپنے صدق دل سے ارشاد فرمایا۔ تو اس بات کو ذہن میں رکھ اور اسے اپنے رب تعالیٰ کے عرفان کے سمندر سے نوش جان کر یعنی تو اُن کی بات کو اللہ تعالیٰ کی بات جان کر دل میں اسے جگہ دے کیونکہ وہ سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتے۔

......☆......☆......☆......

از کمال لطف حق در ملك دین

همقرنیم همقرنیم همقرین

ترجمہ: اے دوستو! میں دینِ حق کی راہ میں اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے اس کے قریب ہوں۔ قریب اور قریب تر۔

باغم و غربت بصد ذوق و طرب

همنشینم همنشینم همنشین

ترجمہ: میں غم اور دُکھ اور مسافری میں بڑے ذوق اور اطمینان سے ہوں یہ میرے قریب ہیں بے حد قریب اور بہت ہی قریب میرے ساتھی۔

درمیـــــان گـــلشـــن روحـــانیـــاں
یـــا سـمیـنـم یـــا سـمیـنـم یـــاسـمیـن

ترجمہ: روحوں کے آرام کے مقام اعلیٰ باغات میں مثل گل یاسمین کے ہوں۔ چنبیلی کا پھول اور بے حد مہک دینے والا پسندیدہ پھول ہوں۔

تـــاشـوی مــقبــول حــق شــوبــے نــوا
در هـــمیـــنـــم در هـــمیـــنـــم درهـــمیـــن

ترجمہ: اے بے یارو بے کس دوست کوشاں ہو۔ تاکہ تو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہو جائے اُن لوگوں میں ہو جا اُن میں چلا جا اور اُن میں ہو جا۔

هـــست جـــایـم عـــرش اکبـــر گـــرچـــه مـن
بـــرزمیـــنـــم بـــرزمیـــنـــم بـــر زمیـــن

ترجمہ: اے دوست میرا مسکن و رہائش اور اصل مقام تو عرشِ بریں ہے۔ کیا ہوا کہ میں زمین پر آباد ہوں زمین پر رہ رہا ہوں اور زمین پر ہوں۔

کشـــت زار از ازل از مـــصـــطـــفـــی
خـوبـه حشـنیـم خـوبـه خشنیم خوشه چین

ترجمہ: اے دوست میں اصل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و نسل سے ہوں میں نے اُن سے ہی سب کچھ اخذ کیا ہے۔ میں نے سب کچھ اُن کی ذات سے حاصل کیا ہے۔

در دو چشمِ دشمنان از روے حق
خار کنیم خار کنیم خار کین

ترجمہ: میں دُشمنوں کی آنکھ میں درحقیقت ایک خاردار کانٹے اُٹھانے والا اور کانٹے جمع کرنے والا اور کانٹے اکٹھے کرنے والا مرد ہوں میری اُن کے نزدیک کوئی قدر و قیمت و منزلت نہیں۔

دستِ قدر را بصد عز و شرف
آستینم آستینم آستین

ترجمہ: میں وہ مردِ فرید ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور قدرت میں عزت و قدر رکھتا ہوں میرا بازو اللہ کی رحمت و قابو سے ہے میں اُس کی رحمت سے باہمت ہوں۔

درھمہ خوبان عالم تا بہ حشر
بہ جنیم بہ جنیم مہ جبین

ترجمہ: اے دوستو! میں تا قیامت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہوں گا۔ جو دُنیا بھر میں سب سے حسین ہیں میں اُس کے حسن کا شہہ کار ہوں بے حد حسین و مقبول و مقرب ہوں۔

خاتم حسن ترا از بہرِ زیب
من نگینم من نگینم من نگین

ترجمہ: اے میرے محبوب حُسن و جمال کی انگوٹھی تجھے درکار ہے تا کہ تو اپنا حُسن اور

زینت زیادہ دکھا سکے میں تیرے حُسن کی انگوٹھی کیلئے حسین نگینہ ہوں حسین نگینہ۔ بے حد خوبصورت نگینہ۔

صابر از یاد لب شیریں یار

انگبینم انگبینم انگبین

ترجمہ: دوستو! صابر اپنے پیارے محبوب کے پیارے ہونٹوں کیلئے ایک میٹھا شہد ہے میٹھا شہد، مٹھاس بھرا شہد۔

......☆......☆......☆......

بیا در کوی ما اگر عاشقی تو

بکن رو سوئے ما اگر عاشقے تو

ترجمہ: اے دوست آ اور ہماری گلی میں آ اگر تو عشق کے حال میں ہے ہماری طرف رُخ پھیر لے۔ اگر تو عشق کرنے والا ہے۔

بده جان و دل و دین هرچه داری

بیا در روئے ما اگر عاشقے تو

ترجمہ: اے دوست تو اپنی جان اور دل اور دین قربان کر دے اور آ اگر تو عاشق ہے تو ہماری طرف رُخ کر۔

شو از سودا بیسار کفر زلفم

زدل هندوئے ما اگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عاشق زار ہے تو اس بات کا خیال کر لے اور ہماری سیاہ زلف کی کشش دل میں رکھ لے ہمارے جلے دل کی طرف آ اگر تجھے عشق کی لگن اور محبت ہے۔

بصد ذوق و طرب مست و خرامان

بیا بر بوئے ماگر عاشقی تو

ترجمہ: اگر تو عشق و محبت والا ہے تو ہزار خوشیوں اور شوق سے مستی کی حالت میں اور ٹہلتا ٹہلتا ہوا ہماری جانب آ اور ہماری خوشبو پر فریفتہ ہو کر ہماری جانب آ جا۔

ز چشمہ دل ہزاران چشمہ خون

رسان در جوئے ماگر عاشقی تو

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو آ اور دیکھ ہمارے دل کے چشمہ سے ہزاروں خون کی ندیاں جاری ہیں اگر تجھے ایسا شوق و لگن ہے تو آ اور نظارہ کر۔

پریشان شو پریشان شو پریشان

بعشق موئے ماگر عاشقی تو

ترجمہ: اگر تو ہمارے عشق و محبت میں ہے اور تجھے ہماری زلفوں سے عشق ہے تو نظارہ کر اور پریشان و حیران ہو۔ حیران و پریشان ہو کر رہ۔

اگر خواہی تو محراب حقیقت

ببین ابروئے ماگر عاشقی تو

ترجمہ: اگر تو حقیقت کی محراب کی دید کا خواہش مند ہے تو آ کر ہمارے ابرو دیکھ اور اِس نظارہ میں گم ہو جا۔ تجھے دلی مدعا حاصل ہو گا آ اور دیکھ اگر تو عاشق ہے۔

بدہ جانے گرت ہست آرزوئے

بیا بین روئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تجھے ہماری ملاقات کی آرزو اور تمنا ہے تو جان قربان کر اور آ اور دیکھ ہمارے چہرہ کو تاکہ تجھے جلوے حاصل ہوں اگر تو عاشق ہے تو ایسا کر اور دیکھ۔

کشے چون روکشان صابر و لیکن

مکش از کوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنا منہ موڑ لے جیسا کہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں لیکن ہم سے اپنا رُخ نہ موڑ اور ہماری گلی سے نہ مُڑ۔ اگر تو عاشق ہے تو ایسا نہ کر جیسا دوسری دُنیا کرتی ہے۔

......☆......☆......☆......

زخوبان دو عالم بہتری تو

بچشم عاشقان پیغمبری تو

ترجمہ: اے محبوب تو دونوں جہاں کے حسین بندوں سے زیادہ دلرُبا ہے اور اپنے عاشقوں کیلئے تیرا مقام پیغمبر کی مثل اعلیٰ ہے۔

بہر صورت ظہورِ تست ظاہر

بحسن خویشتن خود ناظری تو

ترجمہ: ہر حال میں تیرا ظہور سب پر ظاہر و واضح ہے تو اپنے حال اور صورت میں بے مثل ہے اور اپنے حسن کی خود تصویر ہے اور تو ہی اپنا آپ چاہنے والا ہے۔

زنورتست روشن ہر دو عالم
گہے خورشید مہ گہ اختری تو

ترجمہ: آپ کی ذات کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں۔تو بعض اوقات سورج کی مثل، کبھی چاند کی مثل اور کبھی ستارہ بن کر اُبھرتا ہے اور روشنی بخشتا ہے۔

نہ پرسد ایزد از عصیان کسے را
باین حسن از بمحشر بگوری تو

ترجمہ: تیرے جیسے حسین کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اِس شکل کے لوگوں سے گناہوں کی پرسش نہیں کرتا اور ایسے حُسن والے تا قیامت قبر میں بھی نہیں پوچھے جاتے۔

بکن رحمے بحال درد مندان
بہ لطف حق تعالیٰ سروری تو

ترجمہ: اے مہربان تو دُکھی لوگوں کے حال پر رحم کئے جا کیونکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اِس انعام کی بدولت تو بادشاہ ہے۔

ستان نقد دلم در رونمائی
بیائو رونما خوش دلبری تو

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنا چہرہ دکھا اور اِس چہرہ دکھانے کے عوض میرا دل معاوضہ کے طور پر لے جا آ اور اے پیارے مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا۔

چنان در دل خیالت جا گرفتہ

کہ در چشم ہمیشہ حاضری تو

ترجمہ: اے محبوب تیرا خیال میرے دل میں ایسا گھر کر گیا ہے کہ تیری تصویر میری آنکھوں کے سامنے ہمہ وقت رہتی ہے۔

بچشمِ عارفانِ حق شناسان

گھے پنہان و گاھے ظاھری تو

ترجمہ: اے دوست حق کی پہچان کرنے والے لوگوں کی آنکھ میں تو کبھی ظاہر ہے اور کبھی پوشیدہ ہے اور تیرا مقام پہچان کے مقام سے بالاتر ہے۔

بگوش من ندا آمد بھر سو

کہ اندر عاشق صادق تری تو

ترجمہ: میرے کانوں میں ہر جانب سے یہی آواز آئی کہ تو بلاشبہ عاشق صادق لوگوں میں سے ہے۔

اگر خواھی کہ گردی محرم راز

مکن در کوے ماشیون گری تو

ترجمہ: اے دوست اگر تو راز کا محرم ہونا چاہتا ہے تو چُپ رہ اور ہماری گلی میں آکر شور اور غُل نہ کر اِس طرح تو اپنے مقصد و مدعا میں کامیاب ہو جائے گا۔

بیابی وصل ما آخر تو صابرؔ

کہ اندر درد و غم صابر تری تو

ترجمہ: صابرؔ رحمۃ اللہ علیہ آ اور دیکھ کہ ہماری ملاقات کے بغیر تو درد، دُکھ اور غم کی حالت میں رہے گا پس آ اور ہمارے پاس آ کر سکون حاصل کر لے۔

......☆......☆......☆......

عاشقم برزخ زیبائی تو

جانفشانی میکنم برپائی تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے حسین وجمیل چہرہ پر عاشق ہوں اس لئے میں تیرے قدموں پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

گشت از بہرِ تماشا عالمی

مست بود این غمزئہ خود رائی تو

ترجمہ: آپ کی ذات گرامی ایک جہان کیلئے دیکھنے کی انمول چیز ہے اسی لئے تو یہ غموں کا مارا مست حال ہو گیا ہے۔

باچنین حسن و جمال از چشم دل

من نہ دیدم در جہان ہمتائی تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں اپنے دل کی آنکھ سے تجھے دیکھ کر کہتا ہوں کہ تو بڑی ہی جمیل وحسین ہستی ہے اور میں نے تو آج تک دنیا میں تیری مثل حسین چہرہ نہیں دیکھا ہے۔

از کمال حسن تو تا روزِ حشر

هست در کون و مکان غوغائے تو

ترجمہ: قیامت کے دن تک تیرے اعلیٰ حُسن کی باتیں ہوتی رہیں گی۔ اوراب بھی تیرا ہی شور اور آوازہ دُنیا اور جہان میں ہو رہا ہے۔

چست آید خلعت پیغمبری

بر بسر و قامت رعنائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ کے اوصاف کی بنا پر تجھے پیغمبر ہونے کا لبادہ پہنا دینا بالکل مناسب نظر پڑتا ہے کیونکہ تو اپنے قد وقامت اور خدوحال کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

گفتہ بامن کہ فروا بار تست

جان و هم بر وعدہ فردائے تو

ترجمہ: اے محبوب تو نے مجھے یہ کہا کہ کل تمہاری باری ہے میں تو تیرے کل کے وعدہ پر جان قربان کیے ہوں۔

چون ننازم درمیانِ عاشقانِ

گنج ها دارم من از غم هائے تو

ترجمہ: میں عاشقوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی فخر وناز نہیں کرتا۔ کیونکہ میں تیرے غموں کے خزانے رکھتا ہوں۔

آشکارا و نہان در بزم عشق

رقص ہا کردم من از سودائے تو

ترجمہ: میں نے سامنے ہو کر اور چھپ کر بھی عشق کی بزم میں رقص کیا۔ کیونکہ یہ میرا عمل تیرے خیال وفکر سے ہے۔

از سر مستی چو صابرؔ بہر وصل

سر نہادم در رہ یغمائے تو

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے اپنے محبوب کے وصل کے سودا اور عزم سے اُس کی لوٹ مار کی راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے تا کہ جو محبوب چاہتا ہے کرتا رہے۔

......☆......☆......☆......

دلربا شمع جاودانی تو

مطلع نور آسمانی تو

ترجمہ: اے میرے مہربان تو دل کو خوش کرنے والی اور ہمیشہ روشن رہنے والی شمع ہے تو میرے لئے آسمان پر نور کی چمک کا آغاز کرنے والی ہستی ہے۔

در ہمہ کائنات ازرہ حسن

گوہر کان لا مکانی تو

ترجمہ: اے میرے مہربان حُسن کی دُنیا میں اِس ساری کائنات کے نظام میں تو ایک نایاب موتی کی مثل ہے تو گویا لا مکان کا بھی نایاب موتی ہے۔

محرم سرِّ راز حق گردی
سورۂ عشق او بخوانی تو

ترجمہ: تُو تو حق کے اسرار اور مخفی اُمور کے علم والی عالی ذات ہے تُو تو اُس کے عشق کی سورتیں اور آیات تلاوت کرتا ہے۔

میرساند ترا بعرش برین
مرکب عشق گر بدانی تو

ترجمہ: تجھے حق تعالیٰ نے عرش بریں پر پہنچا دیا۔ تُو عشق کا گھوڑا ہے اگر تو اِس قسم کی بات جانے۔

درد اَز درد عاشقان خدا
گر ترا هست در نمانی تو

ترجمہ: تیرے دل میں ایک درد ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عاشقوں والا درد ہے اگر یہ تیرے دل میں ہے تو تُو نے اِسے یقیناً چھپا رکھا ہے یہ سب تجھ سے ظاہر ہے۔

جلوه عشق ظاهر و پیدا
چه کنم من اگر ندانی تو

ترجمہ: تیرا عشق ظاہر اور صاف نظر آتا ہے میں کیا کروں کہ وہ تجھے کیوں کر معلوم نہیں ہوتا کہ تیرا عشق ظاہر و باہر بکھرا پڑا ہے۔

من هم از تو امیدها دارم
زانکه بر خلق مهربانی تو

ترجمہ: میں بھی تو آپ سے سینکڑوں اُمیدیں وابستہ کئے ہوں کیونکہ تو بلاشبہ تمام لوگوں پر مہربان ہے۔

با چنین حسن در جهان امروز
رونق باغ بوستانی تو

ترجمہ: آج اس دور میں تو بے حد حسین وجمیل ہستی ہے تو بلاشبہ وہ پھول ہے جو سارے باغ کی رونق ہوتی ہے۔

گر در آئی ببزم مه رویان
هان یقین دان که خود نمانی تو

ترجمہ: اگر تو حسین وجمیل بندوں کی محفل میں آنکلے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ تیرا آنا دیدنی ہے۔

عالم هر دو کون بندهٔ تست
سرور جمله سرورانی تو

ترجمہ: اس دُنیا جہاں کے لوگ سبھی کے سبھی تیرے غلام ہیں تو بادشاہ ہے اور تم بادشاہوں کے بادشاہ ہو۔

دامنت راز کف نہ بگزارم

مرہم درد بیدلانی تو

ترجمہ: میں تیرا دامن اپنے ہاتھ سے ہر گز نہیں جانے دیتا۔ کیونکہ تو بلاشبہ مایوس لوگوں کے درد کی مرہم اور علاج ہے۔

ہر چہ خواہی بکن ترا زیبد

بادشاہی جہان ستانی تو

ترجمہ: اے محبوب تو جو چاہے کر کیونکہ ایسے کرنا تجھے زیب دیتا ہے کیونکہ تو جہانوں پر بادشاہی کرنے والی ہستی ہے۔

چون توانم جمال تو دیدہ

زانکہ از خویشتن نہانی تو

ترجمہ: میں تیرا حُسن و جمال کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ کیونکہ تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چُھپا رکھا ہے۔

عالمی روئی سوئی تو دارد

در جہان قبلہ جہانی تو

ترجمہ: اے محبوب سارا جہاں تیری طرف نظر کئے ہے۔ کیونکہ دُنیا میں تو دُنیا کا قبلہ بنا ہے۔

سوئی حق صابرؔ از کمال کرم

ہادی جملہ عشقانی تو

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ لگائے بیٹھا ہے اور اُس کے کرم کا اُمیدوار ہے کیونکہ میرا محبوب تمام محبت کرنے والوں کا ہادی و رہبر ہے۔

☆......☆......☆......

مزار شر حسودان نگاهدار الله

که هست باطن ما بر تو آشکار الله

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے حاسدوں کے شر اور خرابی کے دُکھ سے اپنی امان میں رکھ۔ اس لئے کہ ہمارے باطن کے حال سے تو خوب واقف ہے۔

چگونه عرض کنم حال خود تو میدانی

بکن تو رحم باین خسته جان نثار الله

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں تُو تو مجھے اور میرے حال کو جانتا ہے اے اللہ میں تیرے حضور قربان جاؤں تو اِس غریب اور خستہ حال بندے پر اپنا رحم فرما۔

رسم ببدرتقه کار ساز تو بمراد

تو باش درهمه کارم زلطف یار الله

ترجمہ: اے میرے مالک تو کارساز ہے اور مُرادیں پُوری فرمانے والا بے مثل ہے۔ تُجھ سے عرض ہے کہ تُو اپنے فضل سے میرے سارے کاموں میں میری مدد فرمادے۔

دوابنه تو بریش دلم زحقهٔ لطف

رسیده ام بتواز صدقِ دل نگار الله

ترجمہ: اے میرے مولا اپنی خصوصی کرم فرمائی سے میرے زخمی دل پر دوا رکھ تا کہ

تکلیف رفع ہو اے اللہ میں صدقِ دل سے تیرے حضور آیا ہوں تو میری حفاظت فرما۔

بجز تو کس نبود دستگیر جان و دلم
بکن تو رحم برین زارو بیقرار اللّٰہ

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں میری جان اور میرے دل پر رحم فرما۔ اے اللہ میری دُعا ہے کہ میں بڑا دُکھی اور بے قرار فرد ہوں تو مُجھ پر اپنا رحم وکرم فرما۔

ترحمے بکن از لطف برمن صابرؔ
در آمدم بہ پناہ تو اشکبار اللّٰہ

ترجمہ: اے میرے اللہ تُو اپنے خصوصی فضل وکرم سے صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ پر اپنا کرم فرما اے میرے اللہ میں روتے روتے تیرے حضور تیری پناہ میں آیا ہوں مجھے اپنی رحمت میں پناہ دے۔

......☆......☆......☆......

قبلۂ کون و مکان شاہِ ولایت توئی
کعبۂ ہر دو جہان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کون ومکان کے قبلہ اور اللہ کی ولایت وسلطنت کے بادشاہ ہیں۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کی سلطنت کے کعبہ اور سلطان ہیں۔

در صفتِ ذاتِ تو جملہ جہاں ابکم است

سرّ شہ سروران شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ یہ دُنیا جہان میں تعریف آپ ﷺ کی صفات کے بیان میں ہو نہیں سکتی ہے۔ آپ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں بادشاہوں کے بادشاہ اور سردار ہیں۔

ہستیت راست حق گشت عیان در جہان

نورِ زمین و زمان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ کی ذات بلاشبہ جہان میں تیری حقیقت کی گواہ ہے تیری ذات زمین اور زمان کی سلطنت میں بادشاہ ہے۔

دیدہ ام از چشم دل ظاہر پر آشکار

ہادی ہر انس و جان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ میری آنکھ تو ظاہر کو دیکھتی ہے اُسے ہر ظاہر دل کی آنکھ بھی دیکھتی ہے آپ ﷺ تو تمام انسانوں اور جانداروں کی ولایت کے رہبر اور پیشوا ہیں۔

در صفت ذات تو نیست کسے در سخن

محرم رازِ نہان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ آپ ﷺ کی صفات حمیدہ کے بیان

میں کسے کوئی طاقت حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشک وشبہ اللہ کے تمام پوشیدہ اُمور کی سلطنت وقدرت کے بادشاہ ہیں۔

چون نوازی چارہ نسازی مرا
ای کس ما بیکساں شاہ ولایت توئی

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے حال پر ذرہ نوازی فرما ہوں تو وہاں کسی کو کیا مجال ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مدد نہ فرمائیں تو اور کون ہے کیونکہ ہم بے کس لوگوں کے حال پر رحم کرنے والے بادشاہ اور حکم والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

صابر شوریدہ راگفت کسے ازشما
صاحب قصر جہان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صابر سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اِس دُنیا کے کارخانہ کے بادشاہ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب کُچھ کرنے کے مجاز ہیں۔پس رحم فرمائیں۔

......☆......☆......☆......

زائد او نظام الدین چشتی
بہشتی ام بہشتی ام بہشتی

ترجمہ: اے دوست سُن کہ اُن کے تربیت یافتہ حضرت نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جن کا سلسلہ بے حدوشمار ہے اور میں بھی اُن کی تربیت سے ہوں۔ میں تربیت سے بہشتی ہوا بہشتی ہوا۔

زفیض خاص سلطان مشائخ

عجب مطلع ز شرق دل نوشتی

ترجمہ: وہ اُن کی نگاہِ شفقت سے سلطانِ مشائخ ہو گئے۔ یہ کیا ہی عجیب بات ہے کہ اُن کا نصیب اُن کے دل کی نوشت ہوا ہے۔

لباس عشق واری در بر خود

صفاك الله پاکیزه سرشتی

ترجمہ: وہ بذاتِ خود عشق کے لباس میں ملبوس ہیں۔ اُن کا حال یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے اُنہیں نہایت پاکیزہ خصائل عطا فرما دیئے ہیں۔

اگر لطفے تو کشتی بان نباشد

بساحل کے رسد این کہنہ کشتی

ترجمہ: اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احسان اُن کی کشتی کا ملاح نہ ہوتا تو یہ پُرانی اور کم مایہ کشتی کیسے ساحل پر لگتی۔

بکن سودائے گندم گشتہ ارزان

همان خود روے کس چیزی کہ گشتی

ترجمہ: اے مہربان اب تو گندم کا سودا کر لے اِس لئے کہ اب یہاں اس کی فروخت سستی ہو گئی ہے یہ تو اب خودرو پیداوار کی مثل ہو گئی ہے جو ایسے ہو جائے اُس کا خرید کر لینا ہی بہتر ہے وہ خرید لینی بہتر ہے۔

نمیدانم چہ خواهد شد لمحشر

کنشتی ام کنشتی ام کنشتی

ترجمہ: میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ قیامت کے روز میرا کیا حشر ہوگا۔ میں تو اب یہود و نصاریٰ کے چرچ میں بیٹھ گیا ہوں میں چرچ میں بیٹھ گیا۔ گویا چرچ کا باسی ہوں۔

مشو دل تنگ از نایافت مقصود

چہ چارہ از نصیبے سر نوشتی

ترجمہ: اے دوست اپنے دل کے مقصد کو نہ پانے پر مایوس اور تنگ دل نہ ہو۔ جب جو کوئی نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہو۔ وہی ملتا ہے اس پر بے صبر ہونا اور افسوس کرنا مناسب و جائز نہیں ہوتا۔

هزاراں شکر احسانت کنم یاد

کہ صابر رابکنج غم بهشتی

ترجمہ: میں آپ کے ہزاروں احسان اور نیکیاں یاد کرتا ہوں اور اعتراف بھی ہے صابر کے لئے غم کا گوشہ ہی جنت ہے۔

......☆......☆......☆......

دلا بیدار شو از خواب هستی

بدرد و غم بساز از مرد هستی

ترجمہ: اے دل تو اپنی حالت سے ہوش میں آ غافل نہ ہو اور مرد حق سے درد و غم سے کام لینا سیکھ۔

شراب بیخودی درکام جان کن

بکن یک دم زهستی ترک هستی

ترجمہ: اے دوست بے خودی کی شراب پی لے اور اس سے کام چلا میرا مشورہ ہے کہ تو اپنی ذات کو بالکل بھول جا اور اپنی ہستی کو مٹا دے۔

بکن کاریکه تا آید بکارت

چرا از خویشتن غافل نشستی

ترجمہ: اے دوست وہ کام کر جو تیرے کام آئے اور تیرے لئے مفید ہو۔ تو اپنی ذات کو کیوں کر بھلا بیٹھا ہے۔

رسی کے پیشگاہِ بزم وحدت

اگر داری خیال بت پرستی

ترجمہ: اے دوست وحدیت کے ایمان کی محفل کے سامنے تو کیسے جا سکتا ہے جب کہ تیرے دل میں ہمہ وقت بُت پرستی ہے پس دل سے دُنیا کے بُت اور امورِ دُنیا نکال دے۔

چه رو خواهی تو مقصود از خداوند

تو دل را با خدا هرگز نه بستی

ترجمہ: اے بندے تو کون سا منہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا تو اپنے دل میں تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے لو نہیں لگاتا اور نہ ہی تجھے اللہ کے احکام کی تعمیل کی فکر ہوتی ہے۔

بزن بر نفس کافر کیش صابر
ببازوے قوی تیغ دو دستی

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اپنے کالے نفس پر اپنا قوت کا بازو مار اور قوت والے بازو سے تلوار چلا کر اِس کی سرکوبی کرتا کہ تو اپنے رب کو راضی کرنے میں کامران ہو۔

......☆......☆......☆......

رسیدم بر در برہان دھلی
سلیمانِ منت ایمان دھلی

ترجمہ: اے مہربان میں دہلی کی دلیل کے دروازے پر گیا۔ کیونکہ وہ مقام میرا سلطان ہے اور ان پر یقین والوں کا ایمان۔

جمالِ حضرت سلطان دیدم
شدم از صدق دل قربان دھلی

ترجمہ: میں نے وہاں اپنے خواجہ سلطان کا جمال و نور دیکھا اور میں سچے دل سے دہلی کی سرزمین پر قربان ہوں۔

ندارم ہیچ غم از لطف یزدان
مددگارم شدہ سلطان دھلی

ترجمہ: مجھے اپنے اللہ کی رحمت کے نہ ملنے کا کوئی فکر و غم نہیں وہ ضرور ملے گا یہ میرا ایمان ہے وہ اِس لئے میری مدد پر میرا خواجہ سلطانِ دہلی موجود ہے۔

کنم بر سر ہمہ اعدائے خودرا

ظفر باماست در میدانِ دھلی

ترجمہ: میں اپنے تمام حاسدوں اور دشمنوں کی کوئی پروانہیں کرتا کیونکہ اِس میدان میں خواجہ کی طرف سے امداد ہمارے ساتھ ہے۔

زنور روضہ قطب منور

بھشت آمد بچشم شان دھلی

ترجمہ: میں نے حضرت خواجہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ انور کو دیکھا اُس کے نور سے فیض پایا میری آنکھوں نے بہشت دیکھ لیا یہ ہے دہلی کی افضل و برتر شان جو اُن کی دید سے ملتی ہے۔

بجز ذات نصیرالدین محمود

ندیدم در جھان سامانِ دھلی

ترجمہ: میں نے دہلی کے اندر حضرت خواجہ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی میں نے دہلی میں اور کوئی دُنیا نہ دیکھی وہ مجھے اللہ والے کی ذات اور سامانِ کل نظر پڑا۔

زبھر حفظ وصونِ من ز آفت

رسیدند از کرم مردان دھلی

ترجمہ: دہلی کی دید میرے لئے حفاظت ہے اور ہر قسم کی آفات سے بچاؤ۔ اُنہوں نے اپنے کرم وشفقت سے مجھے ہر بلا سے بچا کر کرم ورحم میں بٹھا دیا۔

حسودان مرادر ہر دو عالم

بسوزد غیرت پیران دہلی

ترجمہ: میرے دونوں جہاں میں جو حسد کرنے والے ہیں اُن کا خاتمہ میرے خواجگانِ دہلی نے کر دیا ہے اب فکر نہیں۔

شدم آرایشِ گلزار جنت

چو آمد در نظر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے جب نگاہ اُٹھا کر دہلی کو دیکھا تو مجھے وہاں جنت سجی ہوئی اور مہکتے باغ کی مثل نظر آئی اور یہ سب میرے خواجگانِ دہلی کے مست لوگوں کی نگاہِ فیض کا ثمرہ ہے۔

جہان و اہل آن دیدم ندیدم

بعالم ہمسر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے دُنیا کو اور اہلِ دُنیا کو ہرگز نہ پایا کہ وہ میرے خواجگانِ دہلی کے مست و مدہوش غلاموں کی ہمسری و برابری کر پائیں۔

نیم من طالب زہد ریائی

نیم ہمشرب رندان دہلی

ترجمہ: میں ریا کار نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں میں نہ زہد کو پسند کرتا ہوں میں تو دہلی کے اندر لوگوں کے سات بیٹھ کر شراب خوری کی بھی ہمت و طاقت نہیں رکھتا۔

بزم شیخ ابو احمد بصد ذوق

نشینم مست در ایوان دهلی

ترجمہ: میں تو حضرت ابو احمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھنے کا شوقین ہوں میں اُن کے حضور اُن کے ایوان میں بیٹھنا فخر جانتا ہوں اور اِس حال سے مست حال ہوں۔

بود این شیخ ممدوح و مکرم

چو بسم اللّٰہ بر قرآن دهلی

ترجمہ: میرے یہ خواجہ بڑی تعریف و تکریم والی ذات تھے۔ اُن کا مقام بندوں میں ایسا ہے جیسے قرآن میں بسم اللہ کو لکھا اور پڑھا جاتا ہے ایسے ہی میرے خواجہ دہلی باقدر و منزلت ہستی ہیں۔

چو او کس نیست چون در دهر امروز

ندارد طاقت هجرانِ دهلی

ترجمہ: آج اِس دور میں آپ کا وہ مقام ہے کہ اُن کی ذات جیسا اور کوئی نہیں اب مُجھ میں دہلی والوں کی ذات سے جُدائی اور دُوری کی طاقت نہیں ہے۔

هزاران شکر ایزد کن چو صابر

که آمد در کفت دامان دهلی

ترجمہ: اے صابر تو اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کر کیونکہ تجھے خواجگانِ دہلی کا دامن تھامنا تمہارا نصیبہ ہو گیا ہے۔

.......☆.......☆.......☆.......

دلا گر عاشق بت نا پرستی
مشو غافل ازین ره تا تو هستی

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی کا عاشق ہو گیا اور اس سے تجھے والہانہ عشق ہے تو تُو اِس طریق زندگی سے غافل نہ ہو اور تُو ایسے ہی گزر بسر کئے جا۔

بجز من در دو عالم کو بجوید
نمیداند کسے سرِّ الستی

ترجمہ: دونوں جہانوں میں میرے سوا جو بھی تلاش کرتا ہے وہ کلمہ الست کے بھید کو نہیں جانتا یعنی ہر بندے کی فکر اور سوچ اللہ کی تلاش کے سوا اور کوئی نہیں چاہیے۔

شدی سر حلقہ رندان و لیکن
زدست نفس امارہ نرستی

ترجمہ: تحقیق تو رند لوگوں کے حلقہ کا سردار بنا ہے۔ لیکن اِس کے باوجود بھی تو نے نفسِ امارہ سے جان نہیں چھڑائی۔

مشو بیدل اُمید وصل میباش
چرا در کنج غم تنہا نشستی

ترجمہ: اے دوست بے دل اور مایوس نہ ہو اور وصل کی اُمید رکھ اور یہ کہوں کہ تو نے کیونکر غم کا گوشہ اختیار کر لیا ہے غم نہ کر اُمید رکھ تو بامراد ہو گا۔

ندارى لذتِ زخم دلا رام

كه تو از بيدلى مرهم نه بستى

ترجمہ: اے پیارے تجھے اور تیرے دل کو عشق کے زخم کی لذت نہیں آئی یہ اسلئے کہ تو بے دلی سے اپنے زخم پر مرہم رکھتا ہے۔

هزاران جان دهى از بهر جرع

اگر واقف شوى از سرِ مستى

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی مستی کے راز کو سمجھ لے تو تو یقیناً ایک گھونٹ پینے کیلئے بھی ہزاروں جانیں قربان کر دے۔

مگر صابر بسوائے محبت

تو از دنيا و مافيها بجستى

ترجمہ: صابر تیری محبت کے سودا اور خیال سے دُنیا اور اُس کی ہر چیز کو تلاش کرتا ہے شاید کہ تیرا وصل کسی شے کے وسیلہ سے نصیب ہو جائے۔

......☆......☆......☆......

دارم خبر از بحر الٰهى

ايدل تو بخواه هر چه خواهى

ترجمہ: اے دوست میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمندر سے واقف ہوں اے دل تو اس سے مانگ جو تُو چاہتا ہے۔

خواهم دادن بلا تردد

از شک تــــو مبـــاش در تبـــاهـــی

ترجمہ: میں بلا کسی حیل و حجت کے ہر قسم کی قربانی اُس کی راہ میں دیتا ہوں۔ اس سے دُور نہ ہو ورنہ تباہ حالی ہو گی۔ اللہ کی راہ میں دینے سے تنگی نہیں فراوانی نصیب ہوتی ہے۔

جــــز قــــدرت او نـــظـــر نیـــامـــد

از مــــاه ببیـــن تــــا بــمــــاهـــی

ترجمہ: مجھے تو سوائے اُس کی قدرت کے کرشمہ کے اور کچھ نظر نہیں پڑتا۔ خواہ چاند سے لے کر مچھلی ہو یعنی زمین کی تہہ سے آسمان کی بلندیوں تک کرشمے ہیں۔

کـــــام دل تـــو بــــر آدرم مـــن

تــــو از غـــم او چــــرا سیـــاهـــی

ترجمہ: میں تیرے دل کی ہر مراد پوری کرنے کیلئے تیار ہوں تو پھر اُس کے غم میں اپنا چہرہ کیوں سیاہ کرتا ہے۔

مـــحـــرم کــــروی ز ســــرّ هستـــی

بــــر بـــنـــد بـــدل ره مـــنـــاهـــی

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے اپنے اسرار سے واقف فرما دیا اور مجھے آگاہی بخشی ہے اس لئے بندے تجھے ضروری ہے کہ تو اس کی اس راہ سے دُور رہ جو اس نے منع فرما رکھی ہے۔

با فقر بساز گر توانی

پرور از دل ہوای شاہی

ترجمہ: اے بندے تو اللہ کے فقر سے دوستی بنا اگر تو ایسے کر سکتا ہے تو اور خدارا اپنے دل سے تکبر اور غرور کی ہوا نکال دے تا کہ تیرے کام تیرے اللہ کو پسند ہوں۔

کی رہ یابی بہ بزم رندان

صابر تو ہنوز غرق چاہی

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو رند لوگوں کی محفل میں کیسے رسائی حاصل کر سکتا ہے تُو تو ابھی تک اِس راہ اور منزل میں ایک کنوئیں میں ہے نہ کہ تو سمندر کا تیراک ہے۔

......☆......☆......☆......

بجز شکر تو مارا نیست کاری

دو عالم را توئی آمد نگاری

ترجمہ: اے اللہ ہمیں تیری نعمتوں پر شکر گزاری کے علاوہ اور کام نہیں ہے تو ہی بلاشبہ دونوں جہانوں میں پوجا کے لائق ہے تو ہی دنیا کی نعمتوں کا معشوق ہے۔

بدرگاہ تو رہ آوردہ ام من

کہ جز تو نیست کس پروردگاری

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جناب کی طرف منہ کر لیا ہے اور تیرے سوا اور کوئی ہمارا پروردگار نہیں ہے۔

بسودائے محبت درد و عالم
چو من دیگر نباشد خاکسارے

ترجمہ: اے اللہ دونوں جہاں میں تیری محبت کے سوا اور کسی سے محبت نہیں ہے میں تیرا خاکسار بندہ ہوں مجھ جیسا تیرا کوئی حقیر و کمتر بندہ نہیں ہے۔

اگر زین غم نگویم جائے آنست
بدرگاهت کسے رانیست کارے

ترجمہ: اگر میں یہ غم کی بات نہ کہوں جہاں مجھے کہنی چاہیے تو میری غلطی ہے کیونکہ تیری درگاہ کے علاوہ کسی اور مقام پر یہ عرض کی نہیں جاسکتی ہے۔

مرا در کنج تنہائی نگارا
بجز دردت نباشد غمگسارے

ترجمہ: اے میرے محبوب تنہائی کے گوشہ کے سوا میرے لئے اور کوئی جگہ نہیں ہے اور تیرے در پر گرا پڑا ہوں اس کے سوا اور کوئی میرا غم گسار نہیں ہے۔

بکن تو هر چه خواهی رطب و یابس
به پیشت نیست مارا اختیارے

ترجمہ: اے میرے آقا جو تو چاہے کرے خواہ تر و تازہ اور نئی ہو یا پرانی۔ سب کے کرنے کا تجھے اختیار ہے۔

ہــر آنکــو از کمــال خــویــش دم زد

چــنیــن کــس رانبــاشــد اعتبــارے

ترجمہ: جس کسی نے اپنی من مانی یا دل سے جو چاہا سو کرلیا۔ ایسے بندے کا کیا اعتبار ہے کہ وہ کسی کا ہو جائے گا۔

نــدارد بــاغبــان هشــت جنــت

ببــاغ حســن چــون تــو گــلــغــدارے

ترجمہ: باغبان کے آٹھوں جنت بھی ایسے نہیں ہیں جن میں سے کسی ایک میں بھی تیرے جیسا حسین پھول بھی موجود ہو۔

کــنــم کشتــه هــمــه اعدائے خــود را

کــه دارم در کفِ دل ذوالــفــقــارے

ترجمہ: میں اپنے تمام دشمنوں کو قتل کرسکتا ہوں کیونکہ کہ میرے دل کی ہتھیلی میں تیری تلوار ہے۔

هــمیــن خــواهــم نشیــنــم بــر درِ تــو

نــه بیــنــی بــر دلــت از مــن غبــارے

ترجمہ: میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تیرے در پر پڑا رہوں تیرے دل پر تو نہیں دیکھتا کہ میں مثل غبار کے پڑا ہوں۔

بیـــا صـــابـــر نشیـــن بـــر مســـنـــد عشـــق

اگـــــر هستـــــی تـــــو غـــم از دوســـــت دارے

ترجمہ: صابر آ اور عشق و محبت کے تخت پر بیٹھ جا اگر تجھے دوستی رکھنے کا غم ہے اور تجھے دوستی کا فکر ہے تو آ۔

......☆......☆......☆......

نـــوشتـــه انـــد ز ازل بـــلـــوحِ پیشـــانـــی

زهستـــی تـــو بهشتـــی شـــدیـــم اعـــلانـــی

ترجمہ: اے مہربان دوست سُن اللہ تعالیٰ نے تیری پیشانی پر روز اوّل کو ہی لکھ دیا تھا کہ تیری ذات کو ہم نے جنتی بنایا ہے یہ ہمارا اعلان ہے۔

بهـــر دو کـــون ظهـــور تـــو ظـــاهـــر و پیـــد اســـت

بـــدیـــده دل مَـــن طـــــاهـــــر ستـــو پـــنهـــائـــی

ترجمہ: اے اللہ دو جہاں میں تیری قدرت ظاہر و باہر ہے تو وہ ذات ہے جس کا ظہور میرے دل پر ظاہر ہے اگر چہ تو آنکھوں سے غائب ہے اور پوشیدہ ہے۔

تـــوئـــی تـــو عـــالـــم اســـرار عشق از ســـر صـــدق

اگـــــر کتـــــاب مـــــحبـــــت بـــــچشـــم دل خـــوانـــی

ترجمہ: اے بندے اگر تو صدق و صفا کے اسرار سے دیکھے تو تجھے پتہ چل جائے کہ تو عشق کی دنیا کے اسرار سے ہے یہ نکتہ اُسے نظر پڑتا ہے جو دل کی آنکھ سے اپنے من کی کتاب کو پڑھے۔

اگر تجلی عشق بر دلم تابد

دلم بمہر نہد داغ از درخشانی

ترجمہ: اگر میرے دل پر عشق کی تجلی چمک جائے تو بلاشبہ میرے دل پر اُس کی روشنی کا داغ میرے دل پر لگ جائے۔

بحق سر تو خفی زانکہ از تومی تابد

جہان صورت معنی بنور یزدانی

ترجمہ: اے اللہ تیرا راز دُنیا سے مخفی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دُنیا پر چمکتا ہے۔ یہ دُنیا کا نظام اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن وبارونق ہے۔

ہزار جان بہد ہند اہل ذوق از مستی

کنی چو بلبل شوریدہ گر نواخوانی

ترجمہ: اہل ذوق وعشق مستی کے عالم میں اللہ کی ذات پر ہزار بار جانیں قربان کرتے ہیں تو بھی بُلبُل عاشق زار کی مثل اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل ادا کئے جا۔

اگر بخاك در تو است جاتوانی کرد

مکن ہوس تو بتاج سر سلیمانی

ترجمہ: اگر تیرے در کی مٹی ہونا نصیب ہو جائے تو تُو مٹی ہو کر رہ جا۔ مگر یاد رکھ کہ تو بادشاہ کے تاج کا طرہ بننے کی خواہش ہرگز نہ کر۔

وگر تو خواهی که درپیش حق شوی مقبول
بحکم شرع عمل کن اگر مسلمانی

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کا مقبول و پسندیدہ ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو اُس کی دی ہوئی شرع کے مطابق عمل پیرا رہ یہ تیری اطاعت کی نشانی ہے۔

بخواه هر چه نخواهی تو صابر از دل خود
مگر تو سرِّ دل خویش رانمیدانی

ترجمہ: اے صابر جو تیرے دل میں ہے یا جو نہیں ہے وہ بھی تجھے اللہ تعالیٰ سے ملے۔ مگر افسوس کہ تو اپنے دل کے بھید کو تلاش نہیں کرتا دل کے بھید میں سب تیرے لئے اللہ نے رکھ دیا ہے اس سے تلاش کر کے حاصل کر لے۔

......☆......☆......☆......

ای عشق بیاکه ناگزیری
ای درد بیاکه دلپذیری

ترجمہ: اے عشق و محبت دل میں آ کہ یہ نہ ہونے والا معاملہ ہے اے دردِ دل تو دل میں آ کہ تو میرا پسندیدہ ہے۔

در کون و مکان چو تو وگر نیست
در عشق خدا اگر بمیری

ترجمہ: اے عشق و محبت تیرے جیسا دُنیا اور اگلے جہان میں کوئی نہیں۔ اگر کوئی عشقِ الٰہی میں مر جائے تو اِس جیسی کوئی موت اور چیز نہیں ہے۔

در زیر فلك تو بے نشانی

کز حسن و جمال بے نظیری

ترجمہ: اے عشق اور محبت تو وہ چیز ہے جو زیرآسمان دکھائی نہیں دیتی ہے اور یہ وہ حسین اور خوبصورت شے ہے جس کی ساری دُنیا میں کوئی ہم مثل شے نہیں ہے۔

غم نیست مرا ز روزِ محشر

در هر دو جهان چو دستگیری

ترجمہ: مجھے قیامت کے دن کی ہولنا کیوں کا ذرا بھر بھی غم وفکر اور پریشانی نہیں ہے اور محبت وہ چیز ہے جس جیسی دونوں جہاں میں عزیز کوئی اور شے نہیں یہ بندے کا سہارا ہے۔

شد از تو جهان جهان معطر

تو دردی یا مشك یا عبیری

ترجمہ: اے محبوب تو وہ شے ہے جس کی خوشبو سے سارا جہاں خوشبودار ہو گیا ہے اے محبت تو ایک درد ہے یا کوئی خوشبودار شے یا خوشبو بھرا عطر جو سارے عالم کو معطر کر رہا ہے۔

هرگز نشوی خلاص زین غم

در عشق بتان تو خود اسیری

ترجمہ: اے دوست محبت وہ شے ہے جس سے بندے کی جان چھوٹ نہیں سکتی ہے یہ غم ہے جسے محبت کہتے ہیں۔ اے بندے تو کیا کرتا ہے تو خود بتوں کے عشق

میں مبتلا ہے جو محبت کرتا ہے وہ کسی مجسم کے تصور سے محبت کرتا ہے ایسی محبت بتوں کی محبت ہے۔

صابر بدر تو چون گدایان
تو خرد عالم و امیری

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو اپنے محبوب کے در پر گداگر کی حیثیت سے ہے اور وہ اِس حالِ محبت میں امیر بھی ہے اور دُنیا جس میں وہ موجود ہے وہ کائنات بھی ہے۔

......☆......☆......☆......

بیا بیا کہ غلام تو ام بیا ساقی
بدہ شراب محبت باین گدا ساقی

ترجمہ: اے شراب پلانے والے آجا آجا کیونکہ میں تیرا غلام ہوں میں تیرا گداگر ہوں تو آ اور مجھے شراب محبت کا جام پینے کے لئے دے۔

اگر بگوشہ چشمے بسوے مانگری
کنم بھر موے تو جان فدا ساقی

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنی آنکھیں چُرا کر ہی مجھے دیکھ لے۔ تیرا یہ فعل میرے لئے باعث فخر ہے۔ میں تیری اِس مہربانی پر اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں بلکہ تیرے ایک ایک بال پر بھی جان قربان کرتا ہوں۔

فتادہ ام بسر کوئے تو بصد عزت
غریب عاجز و مسکین و بینوا ساقی

ترجمہ: اے ساقی میں تری گلی کے کونے میں بڑی عزت سے پڑا ہوں اگر چہ میں

بڑا غریب، عاجز اور مسکین و بے یارومددگار ہوں مگر تیری ذرہ نوازی پر عزت یافتہ ہوں۔

بیاد بادہ کہ من از خمار بیجانم
دربن دیار کسم نیست آشنا ساقی

ترجمہ: اے میرے محبوب آ اور مجھے شراب کا جام عطا کر کیونکہ میں نشے میں بے جان پڑا ہوں اِس ملک میں تیری زُلف کا کوئی واقف نہیں اس لئے آ اور مجھے جلوہ دے۔

کلید مخزن اسرار داری اندر کف
تو خود کشا در میخانہ بہر ما ساقی

ترجمہ: اے محبوب اور شراب کا جام پلانے والے تیرے ہاتھ میں بھیدوں کے خزانے کی چابی ہے تو خود ہی شراب خانے کا دروازہ کھول اور ہمیں شراب دے۔ اِس میں ہماری خوشی اور حیات ہے۔

زکاخ سینہ من خواہ ہر چہ میخواہی
کہ ہست مخزن در و دغم و بلا ساقی

ترجمہ: اے ساقی میرے سینہ کے محل میں ہر چیز موجود ہے جو تجھے مطلوب ہے آ اور دیکھ کہ یہ دردوغم اور بلاؤں کا خزانہ ہے تجھے اِس میں ہر اِس قسم کا سودا ملے گا۔

اگــر نــگـــاہ تــو افتــد بســوے مــن از ذوق
شــوم ز ذوق هــولے تــو در هــوا ســاقــی

ترجمہ: اے ساقی اگر تو خوش ہو کر میری طرف ایک بار ایک نگاہ اُٹھا کر دیکھ لے تو تیری مہربانی۔ تیری اِس مہربانی پر میں خوشی سے ہوا میں لہرا جاؤں گا۔

بــزن بــه تیغ کــه بــوئے زخــون کــس نــاید
کــنــم بــدستِ صـفـائے تـو پــر ضیـا ساقی

ترجمہ: اے ساقی تو اپنی نگاہ کی تلوار چلا کر میرا خون کر دے کیونکہ تیرے ہاتھ سے میرا خون ایسا صاف ہوگا کہ اُس کا نشان بھی کسی جگہ نہ پڑے گا اور تو صاف صاف بچ بھی جائے گا اور میری مراد بھی پوری ہوگی۔

دهــم هــزار دل و جــان چــو صــابــر از ســر ذوق
اگــر شــوی بــخــرابــات رهــنـمــا ســاقــی

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ بڑے ذوق وشوق سے تیرے قدموں میں ہزاروں جانیں اور دل قربان کرتا ہے یہ تیری بڑی مہربانی ہوگی تو اگر شراب خانہ کی جانب میری رہبری کر دے۔

......☆......☆......☆......

پــئــے آرام ظــاهــر رد بــخــوابــی
یــقــین میدان کــه خــود راخــود حــجــابی

ترجمہ: ظاہری آرام کی خاطر تو نیند کر۔ مگر اس بات کا یقین کر لے کہ تو اپنے آپ سے

پردہ میں ہے یعنی تجھے اپنا آپ پتہ نہیں ہے کہ تو کیا ہے اور کیا کیے جا رہا ہے۔

بگو با من تو از اسرار مکنون
کتابی ہان کتابی ہان کتابی

ترجمہ: اے دوست تو مجھے مخفی و پوشیدہ بھیدوں سے آگاہ کر۔ تو نے انہیں کتاب میں پڑھا ہے ہاں تو اسے پڑھ چکا ہے ہاں تجھے اِن کا کتاب سے علم ہے۔

بجز یاد خدا شاہین نباشی
غرابی ہان غرابی ہان غرابی

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کی یاد و حمد سے ہرگز ناآشنا و غافل نہ رہ اگر تو ایسا ہے تو یقیناً تو گستاخ ہے غافل ہے لاپرواہ ہے۔

مرا با این شغلے کہ داری
نیابی ہان نیابی ہان نیابی

ترجمہ: شغل اور مصروفیات جو تو میرے ساتھ رکھتا ہے۔ تجھے اِن کی تاب و طاقت نہیں ہے تو اس قسم کی قوت نہیں رکھتا کہ تو میری ہاں میں تو عمل دخل دے۔

رُخ خود را ز سوئے ما بصد رنج
نتابی ہان نتابی ہان نتابی

ترجمہ: تجھے میری طرف آنے میں اور میری طرف متوجہ ہونے میں سینکڑوں رنج ملتے ہیں تو میری طرف متوجہ ہونے کی تاب و طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں واقعی تجھ میں میری طرف آنے کی تاب نہیں ہے۔

توئی کاندر بود حرص دنیا
حجابی هان حجابی هان حجابی

ترجمہ: تو ہی وہ ہے جسے دُنیا کی حرص و لالچ ہے اور اسی وجہ سے کسی اور طرف رُخ نہیں پھیرتا۔ واقعی تیرے حال پر پردہ ہے تو اصل روپ سے آگاہ و آشنا نہیں واقعی تیری یہ غفلت ہے اے بندے سمجھ لے۔

تو خود از خود ببزم وحدتِ ما
شرابی هان شرابی هان شرابی

ترجمہ: تو بذات خود ہماری وحدت کی بزم کا فرد ہے پھر تو ایسے حال میں کیوں ہے گویا کہ تو شرابی اور مستی کے حال میں ہے تو مست حال ہو کر رہ گیا ہے۔

توئی تو مهر و مه صابر اگرچه
ترابی هان ترابی هان ترابی

ترجمہ: اگر چہ صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ تو بذات خود سورج اور چاند کی مثل روشن ہے مگر تو ایک خالی برتن کی مثل ہے جس سے پانی ٹپکتا ہے یعنی تو خالی برتن ہے تو اپنے ظرف سے آگاہ ہو بیدار ہو غافل نہ ہو اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کر۔

......☆......☆......☆......

چو در وحدت سرائے ما رسیدی
پدیدی انچه تو هرگز ندیدی

ترجمہ: تو جب ہماری وحدت کی سرائے میں آئے گا تو دیکھے گا تو وہ ہو جائے گا جو تو

نے نہیں دیکھا تیرے من کو بہتر حال ملے گا اور تیرا حال و قال بدل کر رہ جائے گا۔ ذرا ہماری محفل میں تو آ کر دیکھ۔

مگو باہیچکس از حالت خود
تو از ہستی خود چون وا رہیدے

ترجمہ: اے دوست و آشنا تو اپنی حالت کسی سے بھی ہرگز نہ کہہ۔ تو اپنی ہستی سے آگاہ رہ جب کہ تو اپنی ہستی سے دُور اور غافل ہے۔

چو در ہر شے ظہور اوست پیدا
چرا پیراہن ہستی دریدے

ترجمہ: اے انسان جب اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہر شے سے ملتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ تو اپنی ہستی کو پھاڑ رہا ہے۔ یعنی تو اِس قدر مشقت و تنگی کیوں کرتا ہے غور و فکر سے کام لے۔

ببزم بادہ نوشانِ حقیقت
بصد ذوق و طرب خم ہا کشیدے

ترجمہ: حقیقت کے جام پینے والے بزم میں جا کر سینکڑوں خوشیوں اور شوق سے شراب کے پیالے پی جاتے ہیں۔ اُنہیں پھر اس حال میں خوشی ہوتی ہے۔

تعیش پردہ بر رویت افگند
چرا یا نفس بد خو آرمیدے

ترجمہ: اے بندے تیرے حال پر اور تیرے چہرے پر کیوں غفلت اور عیاشی کا پردہ

پڑا ہے اور تو اپنے بُرے نفس کے ہمراہ عیش و آرام میں ہے نفس امارہ کو اتنا آرام و عیش نہ دے یہ تیرے حق میں نامناسب اور غیر مفید ہے۔

تو از ترس حزن چون بلبل خام
کہ باغ الفت ما بر پریدے

ترجمہ: تُو تو ایک بُلبل کی مثل خوفزدہ ہے کہ بہار چلی گئی تو کیا ہوگا۔ تو آ اور ہماری محبت کے باغ میں اُڑ کر دیکھ لے یہاں تیرے حال جیسا خوف و ہراس اور تنگی نہیں ہے۔

بیابی ہر چہ خواہی زدد صابرؔ
چو در وحدت سرائے ما رسیدے

ترجمہ: اے غافل صابرؔ (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس آ تجھے اُس کے پاس ہر وہ چیز ملے گی جو تُو خواہش کرتا ہے۔ پس آ اور ہماری وحدت سرائے میں آ۔ تجھے تیری منشاء کے مطابق ہر چیز ملے گی۔

......☆......☆......☆......

مصطفٰی مصطفٰی بہر دو سرائے
نیست جز تو کسے بہر دو سرائے

ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں جہان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہیں اور دونوں جہان میں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے کوئی اور بڑا نہیں ہے۔

تا شوم مست از شراب طهور

رخ خود را دمے بمن بنمائے

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنے حوض سے پاکیزہ مشروب نوش کرنے کیلئے دیں۔ اور خدارا ایک لحہ کیلئے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرۂ انور کی زیارت کرادیں۔

جز تو کس نیست دست من برگیر

او فتادم ز درد و غم از پائے

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا میرا کوئی امداد کرنے والا نہیں ہے۔ میں اپنے پاؤں سے گر چکا ہوں میں درد و غم میں مبتلا ہوں خدارا میری دستگیر فرمائیں۔

هست در ذات تو کشایش کار

گره از رشته و لم بکشائے

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو یہ طاقت اللہ کی طرف سے عطا ہے کہ آپ لوگوں کی مشکلات میں اُن کی مشکل حل کردیں اس لئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عرض کرتا ہوں کہ میرے دل کی گرہ کو اپنی شفقت سے کھول دیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی جانب سے رؤف اور رحیم صفات وقدرت والے ہیں۔

کار من ساز آشکار و نہاں

نیست ذاتت گھے جدا ز خدائے

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُمور اور مشکلات کو جو

دُنیا کے سامنے ہیں یا اُن سے پوشیدہ اُن سب کی مشکل کشائی فرمادیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کسی لحہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات سے دُور نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہمہ وقت آپ ﷺ پر مہربان اور راضی ہے۔

همچو موسے روو دو کون از هوش
پرده از روئے خود دمے بکشائے

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر بھی اللہ کی تجلی سے اپنے ہوش کھو بیٹھتے ہیں اللہ کا درجہ بڑا بلند ہے آپ ﷺ ایک لحہ کیلئے ہی اپنے چہرۂ انور سے پردہ ہٹا کر ہمیں زیارت کرادیں۔

نتوان کرو وصف ذات ترا
مظهر حق توئی زسرتا پائے

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ آپ ﷺ کے خُلق اور خَلق کے اوصاف کوئی کیسے بیان کرسکتا ہے آپ ﷺ تو سراپا اللہ تعالیٰ کا مظہر اور اس کا خاص نشان ہیں۔

هر دو عالم زذات تو روشن
نیست خالی زنور تو یکجائے

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ کی ذات سے دونوں جہاں میں روشنی ہے اور دونوں جہاں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ ﷺ کا نور ظاہر و باہر نہیں ہے۔

صابرؔ از روئے عجز میگوید

مصطفیٰ مصطفیٰ مدد فرمائے

ترجمہ: صابر﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نہایت عاجزی و نیازمندی سے کہتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدارا میری مدد فرمائیں مدد۔

......☆......☆......☆......

یارب بنما جمال دہلی

یاربّ بنما کمال دہلی

ترجمہ: اے اللہ میری تیرے حضور دُعا ہے کہ میرے حال کو دہلی کی برکات و جمال دکھا دے۔ اے میرے اللہ میں دُعا کرتا ہوں کہ مجھے دہلی کے کمالات و رفعت دکھا دے۔ کیونکہ وہاں تیرے بندوں کو تیرے حضور بڑا درجہ اور قدر و منزلت نصیب ہے۔

ہستم زشام تا دم صبح

در آرزوئے وصال دہلی

ترجمہ: اے میرے اللہ میں شام سے صبح تک تیری عبادت کے بعد دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے اللہ اپنے پیارے اور مقبول بندوں کے شہر دہلی کو دکھا کہ میری یہ آرزو اور تمنا ہے۔

بهتــــر بـــود از درخـــت طـــوبـــی

انـــدر نـــظـــرم نهـــال دهـــلـــی

ترجمہ: اے میرے اللہ دہلی شہر کے درخت جو تیرے نیک اور مقبول بندوں کی آرام گاہ ہے وہ جنت کے طوبیٰ درخت سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے تو وہ درخت طوبیٰ کی مثل نظر پڑتے ہیں۔

از ســـر تـــاپـــا شـــوم فـــدایـــش

هـــر کـــس کـــه کـــنـــد مـقـــال دهـــلـــی

ترجمہ: میں اُس بندے پر سر سے پاؤں تک اپنا آپ قربان کرتا ہوں جس کی زبان پر دہلی اور دہلی والے خواجگان کا ذکر اور بیان رہتا ہے۔

غـــم نیـــســـت مـــراز شـــرِ دُشـــمـــن

در دم مـــســـوزد جـــلال دهـــلـــی

ترجمہ: مجھے اِس شہر میں رہنے والے دُشمن سے کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں مجھے دہلی شہر کا جلال ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہیں جلاتا اور نہ تکلیف دیتا ہے۔

دیـــدم هـــمـــه جـــا نیـــافتـــم مَـــن

در هـــر دو جـهـــان مثـــال دهـــلـــی

ترجمہ: میں نے اللہ کی دُنیا میں چکر لگا کر جگہ جگہ کو دیکھا اور مجھے کہیں بھی دہلی کی مثل کوئی مقام نہ نظر آیا ہے۔

لــذت بــخشــد چــو آب حیــوان

صــابــر بــدلــم زلال دھــلــی

ترجمہ: مجھے دہلی شہر کے پانی پینے سے بڑی لذت ملتی ہے وہ میرے لئے مثل آبِ حیوان ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ زندگی بخشنے والا پانی۔ وہاں کا پانی صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے دل کو مثل آبِ زلال کے سکون اور راحت بخش ہے۔

......☆......☆......☆......

نــدارم بــجــز ذات پــاکــت پــنــاھــی

تــرا یــافــتــم در جھــاں تــکــیــہ گــاھــی

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کی پناہ مجھے تیری پاک ذات کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے میں صرف اور صرف تیری ذات کو اس دنیا میں زندگی کا سہارا پاتا ہوں تیرے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔

مــن از روز اوّل بــچــشــم خــدا بیــن

نــدیــدم بــعــالــم چــو تــو بــادشــاھــی

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنی آنکھ سے جو صرف تیری ذات پر نگاہ کرتی ہے۔ اس آنکھ سے اوّل روز سے آج تک تیرے جیسا بادشاہ دُنیا میں نہیں دیکھا۔ یہ میری باطنی آنکھ اور بصیرت کا فیصلہ اور عمل ہے۔

مـــرا در جهـــانـــت چـــرا ره نـــدارد
بـــجـــز عشـــق و مستـــی نـــدارم گـــنـــاهـــے

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے جہاں میں کوئی اور راہ نہیں دیکھی ہے تیرے عشق اور تیری اطاعت کی مستی کے علاوہ میں نے کوئی فعل نہیں کیا۔ تو مجھ سے یہ قبول فرما۔

بـــصـــد ســـوز غـــربـــت بـــسوئے تـــو جـــانـــان
شـــرر بـــار گشتـــم ز افـــغـــان و آهـــے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں سو بار سوز و گداز اور تیری جدائی میں جلتا ہوں۔ میں اتنی آہ و فغان کرتا ہوں کہ میرا سینہ شرر بار ہو گیا ہے۔

شـــوم بـــر تـــو قـــربـــان شـــوم بـــر تـــو قـــربـــان
بـــکـــن از ســـر لـــطف بـــســـویـــم نـــگـــاهـــے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ پر سو بار قربان جاؤں قربان مہربانی فرما کر نہایت لطف و کرم سے میری طرف ایک نگاہ فرما تا کہ میں خوش حال اور مسرور ہو جاؤں۔

ز بهـــر قـــدمـــبـــوس تـــو شـــوق گشتـــه
کشیـــدم ســـر از خـــاك هـــمـــچـــون گـــیـــاهـــے

ترجمہ: مجھے تیری قدم بوسی کا بے حد شوق ہو گیا ہے اس غرض سے میں نے اپنا سر مثل گھاس کے تنکے کے زمین سے اوپر اُٹھایا ہے۔

چگونہ نہان مانم از چشم مردم

کہ خورشید و مہ شد مرا بارگاہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں دُنیا کی آنکھوں سے کیسے چُھپ سکتا ہوں یہ اِس لئے کہ سورج اور چاند میری آماجگاہ بن گئے ہیں یعنی میرا مقام سورج اور چاند کی مثل بلند اور روشن ہے۔

بصد شکر درد و غم ہمچو مستان

در آیم بکویت بصد عزو جاہے

ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل دردوغم کا سو بار شکریہ ادا کرتا ہوں اسی وجہ سے میں تیری گلی میں سو بار عزت وجاہ سے حاضر ہوتا ہوں۔

ازین لطف در خویشتن می نگنجم

زمن جملہ عصیان و تو عذر خواہے

ترجمہ: میں تیری مہربانی کے روا رکھنے سے بے حد خوش ہوں اور خوشی سے پھولا نہیں سماتا میں سراپا گناہ ہوں اور تجھ سے عرض ہے کہ تو میرا عذر قبول کرنے والا ہے۔

چگویم زحال دل خود بہ پیشت

ندارم بجز درد و غم دستگاہے

ترجمہ: میں تیرے پاس کیسے اپنے دل کا حال پیش کروں۔ میری رسائی میں دردوغم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

چگونہ فتادی تو صابرؒ بقیدم

بنودم بجز حسن و غمزہ سیاہے

ترجمہ: اے محبوب تو نے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو کیسے قید میں ڈال دیا ہے وہ تو حُسن اور دلربا ادا اور آنکھ کی سیاہی کے سوا کچھ نہیں۔

......☆......☆......☆......

امروز شاہِ شاہان مہمان شد است مارا

جبریل با ملائك دربان شد است مارا

ترجمہ: آج بادشاہوں کا بادشاہ ہمارا مہمان ہوا ہے گویا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ملائکہ سمیت ہمارے گھر پر دربان کی حیثیت سے آئے ہیں۔

در جلوہ گاہِ وحدت کثرت کجا بہ گنجد

ہژدہ ہزار عالم یکسان شد است مارا

ترجمہ: وحدت میں کثرت کیسے سما جائے۔ یہ ایسے ہے جیسے اٹھارہ ہزار جہاں یک جا ہو کر سما جائیں۔

ماخانہ جہان رابسیار سیر کردہ‌ایم

اے شیخ بت پرستی ایمان شد است مارا

ترجمہ: ہم نے دُنیا بھر کی خوب سیر کر لی ہے اے شیخ اب تو بُت پرستی ہمارا ایمان ہو گیا ہے۔

در محفلِ گدایاں مرسل کجا بہ کنجد؟

بے برگ و بے نوائے سامان شد است مارا

ترجمہ: گداگروں کی مجلس میں پیغام دینے والے کیسے سما جائیں ہم تو بے سروسامان ہوکر رہ گئے ہیں۔

احمدؔ بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است

ہر دم رضائے جانان رضوان شداست مارا

ترجمہ: احمد ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ عاشق لوگوں پر جنت اور دوزخ دونوں حرام ہیں اُنہیں دونوں کی ضرورت نہیں وہ تو ہر لحظہ محبوب کی رضا تلاش کرتے ہیں یہی اُن کی جنت ہے۔

......☆......☆......☆......

من زسودائے محبت والا و دیوانہ ام

عاشق شوریدہ سر محوِ رُخ جانانہ ام

ترجمہ: مجھے تو محبت کا سودا ہو گیا ہے اور یہ محبت بہت عالی ہے میں اِس میں دیوانہ وار پڑ گیا ہوں میں شور مچانے والا بھگوڑا عاشق ہوں اور میں اپنے محبوب کے چہرہ کی دید میں غرق ہوں۔

قبلہ گویم یا پیغمبر یا خدا یا مصطفی

اِستیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام

ترجمہ: میں اپنے محبوب کو اپنا قبلہ کہوں یا اپنا پیغمبر یا خُدا کا روپ یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بے مثل کہوں مجھ پر بے حد غلبہ ہے میں اُس کی محبت کا شوق رکھتا ہوں میں اُس پر دیوانہ وار قربان ہوں۔

من بہ قربانت شوم اے ساقیِ بادہ فروش
از شراب بے خودی لبریز کن پیمانہ ام

ترجمہ: اے ساقی تو شراب پلانے والا ہے میں تجھ پر قربان جاؤں میں تیری دی ہوئی شراب سے بے خودی کے عالم میں ہوں مجھے از راہ مہربانی بے خودی کی شراب کا جام بھر کر دے تا کہ میں اِس سے سیراب ہو جاؤں۔

عشقِ آن شوخ پری رُو جانِ صابرؔ سوختہ
من نہ دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام

ترجمہ: صابرؔ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی جان اُس حسین وجمیل پری کی مثل ہے جسے ذات کا عشق ہے وہ اُس کے عشق میں جل کر رہ گیا ہے اب مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ میں شمع ہوں یا میں شمع کا پروانہ۔

......☆......☆......☆......

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقان
ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

ترجمہ: اے عاشقوں کے بادشاہ میں تیرے حضور حاضر ہوں تیری ہستی اور ذات تو عاشق لوگوں کے ایمان کا قبلہ وکعبہ ہے۔

در هر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقان

ترجمہ: دونوں جہان میں تیرے سوا میرا کوئی مددگار اور ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے اے میرے محبوب تجھ سے عرض ہے کہ مہربانی فرما کر میری مدد کریں میرا ہاتھ پکڑیں کیونکہ تو عاشق لوگوں کی جان ہے۔

از هر طرف بخاك درت سر نهاده ام

يك لحظه گوش نه تو بر افغان عاشقان

ترجمہ: میں نے ہر طرف سے ہٹ کر تیرے در کی خاک پر اپنا سر رکھ دیا ہے مہربانی کر کے تو ایک لمحہ بھر کیلئے ہی اپنے عاشقوں کی آہ وزاری اور چیخ وپکار پر کان دھر کر سُن لے۔

صابرؔ بخاك كوئے تو سرّ بر نهاده ام

زان روكه هست كوئے تو سامانِ عاشقان

ترجمہ: صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ عرض گزار ہے کہ ہم نے تیرے کوچے کی خاک پر اپنا سر رکھ دیا ہے اس لئے عرض ہے کہ یہ تیرے کوچہ کی خاک ہی عاشق لوگوں کیلئے زندگی کا سامان واثاثہ ہے تو اِن کا خیال کر لے۔

......☆......☆......☆......

منقبت حضرت مخدوم پاکؒ

میرے صابرؒ تیری چوکھٹ کی قسم کھاتا ہوں
یاد کلیر کی جب آتی ہے تڑپ جاتا ہوں

دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کیلئے
پاکپتن تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں

نہ جبیں قابو میں رہتی ہے نہ بس میں سجدے
جب تصور میں وہ دربار تیرا لاتا ہوں ! ! !

بھر دو بھر دو میرے صابر میری جھولی بھر دو
بات رہ جائے کہ منگتا تیرا کہلاتا ہوں

آرزو یہ ہے کہ موت آئے تیرے کوچے میں
رشکِ جنت تیرے کلیر کی گلی پاتا ہوں ! !

واسطہ گنج شکرؒ سن لو دہائی میری ! ! !
حسرتِ دید میں سرکار مٹا جاتا ہوں ! !

اِس امیرِ دل خستہ کی تمہیں لاج رہے
صابری خادموں میں مَیں بھی گنا جاتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود پاک سے روحانی علاج

مرتّب

سیّد ذیشان نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرسول و صحابہ

مرتب

سید ذیشان نظامی عفی عنہ



مزارِ پُرانوار حضرت علی احمد صابر کلیری ؒ



چلہ گاہ صابر پیا ؒ پاکپتن



جامع مسجد پیرانِ کلیر شریف

ادارہ پیغامِ القرآن

۴۰۔ اُردو بازار ○ لاہور Ph:042-37323241